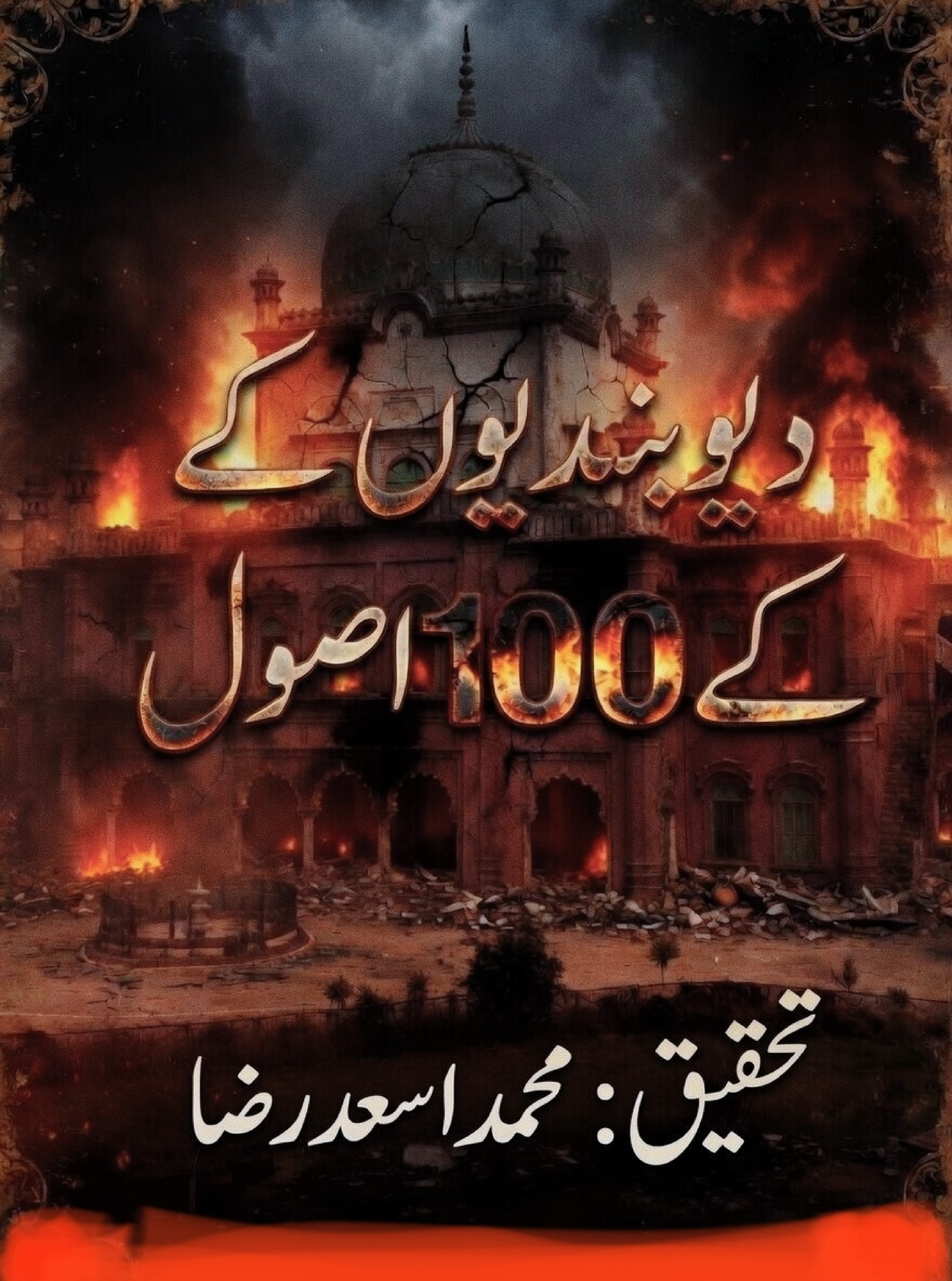

دیوبندیوں کے
کے 100 اصول

تحقیق: محمد اسعد رضا

duroose munazra | pg | 141

Aise hazraat Kan kholkar sun le, hum Aapki peeri Aapke kadardaan tab tak hain jab tak aap akabire deoband ke dar ke gulam hain, jis din aapne akabir ki tehqeeqat ko apni khudsakhta tehqeeq or kutubkhane ke ghamand me rondna shuru kar diya to wahi haal karenge jo Ahle batil ka kiya..

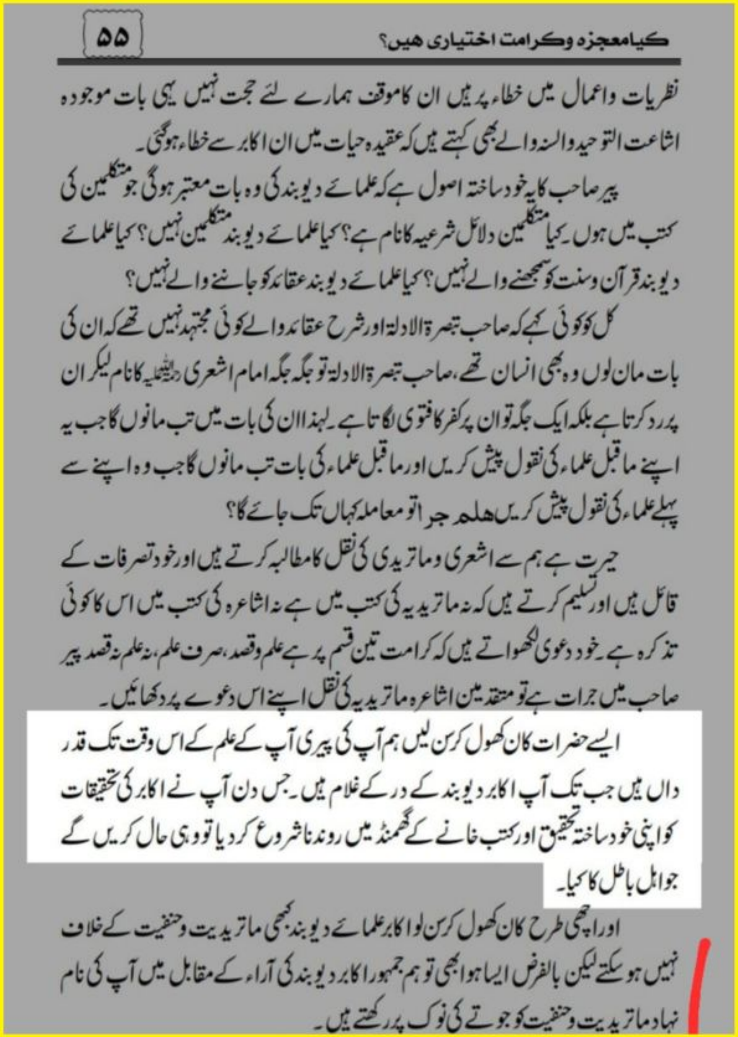

نظریات واعمال میں خطاء پر ہیں ان کا موقف ہمارے لئے حجت نہیں یہی بات موجودہ اشاعت التوحید والسنہ والے بھی کہتے ہیں کہ عقیدہ حیات میں ان اکابر سے خطاء ہوگئی۔

پیر صاحب کا یہ خود ساختہ اصول ہے کہ علمائے دیوبند کی وہ بات معتبر ہوگی جو متکلمین کی کتب میں ہوں۔ کیا متکلمین دلائل شرعیہ کا نام ہے؟ کیا علمائے دیوبند متکلمین نہیں؟ کیا علمائے دیوبند قرآن وسنت کو سمجھنے والے نہیں؟ کیا علمائے دیوبند عقائد کو جاننے والے نہیں؟

کل کو کوئی کہے کہ صاحب تبصرۃ الادلۃ اور شرح عقائد والے کوئی مجتہد نہیں تھے کہ ان کی بات مان لوں وہ بھی انسان تھے، صاحب تبصرۃ الادلۃ تو جگہ جگہ امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیکر ان پر رد کرتا ہے بلکہ ایک جگہ تو ان پر کفر کا فتوی لگاتا ہے۔ لہذا ان کی بات میں تب مانوں گا جب یہ اپنے ماقبل علماء کی نقول پیش کریں اور ماقبل علماء کی بات تب مانوں گا جب وہ اپنے سے پہلے علماء کی نقول پیش کریں ھلم جرا تو معاملہ کہاں تک جائے گا؟

حیرت ہے ہم سے اشعری وماتریدی کی نقل کا مطالبہ کرتے ہیں اور خود تصرفات کے قائل ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ نہ ماتریدیہ کی کتب میں ہے نہ اشاعرہ کی کتب میں اس کا کوئی تذکرہ ہے۔ خود دعوی لکھواتے ہیں کہ کرامت تین قسم پر ہے علم وقصد، صرف علم، نہ علم نہ قصد پیر صاحب میں جرات ہے تو متقدمین اشاعرہ ماتریدیہ کی نقل اپنے اس دعوے پر دکھائیں۔

ایسے حضرات کان کھول کر سن لیں ہم آپ کی پیری آپ کے علم کے اس وقت تک قدر داں ہیں جب تک آپ اکابر دیوبند کے در کے غلام ہیں۔ جس دن آپ نے اکابر کی تحقیقات کو اپنی خود ساختہ تحقیق اور کتب خانے کے گھمنڈ میں روندنا شروع کر دیا تو وہی حال کریں گے جو اہل باطل کا کیا۔

اور اچھی طرح کان کھول کر سن لو اکابر علمائے دیوبند کبھی ماتریدیت وحنفیت کے خلاف نہیں ہو سکتے لیکن بالفرض ایسا ہوا بھی تو ہم جمہور اکابر دیوبند کی آراء کے مقابل میں آپ کی نام نہاد ماتریدیت وحنفیت کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔

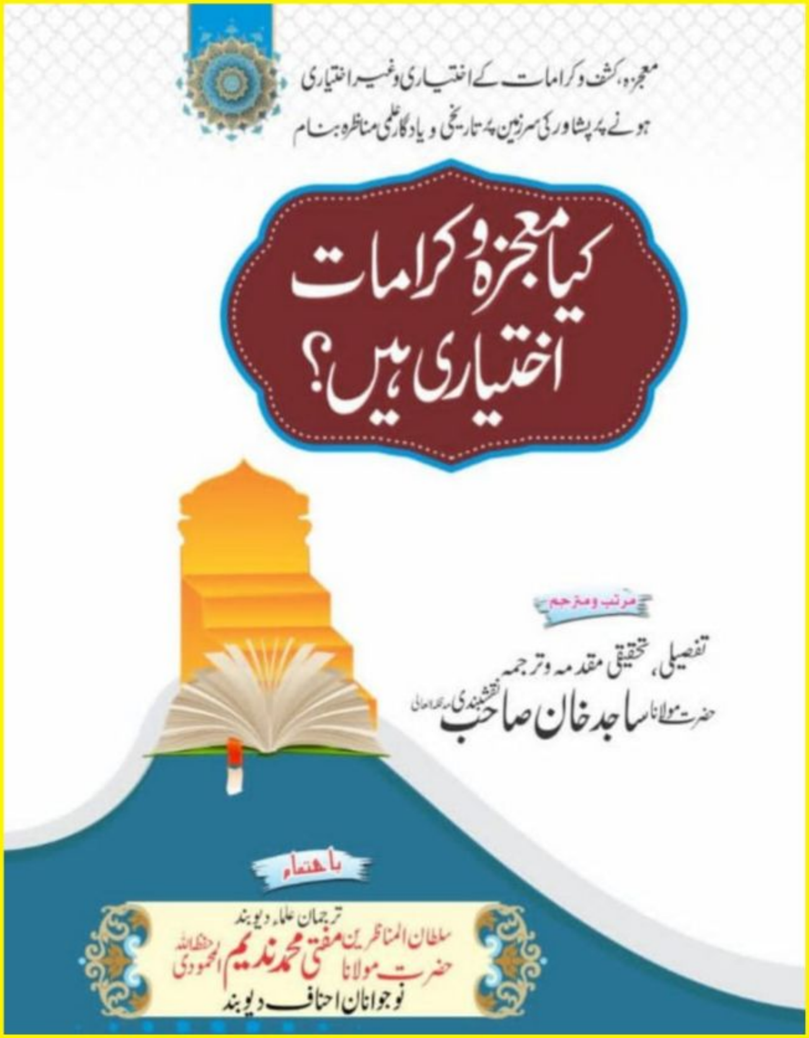

معجزہ، کشف وکرامات کے اختیاری وغیر اختیاری
ہونے پر پشاور کی سرزمین پر تاریخی و یادگار علمی مناظرہ بنام

کیا معجزہ و کرامات اختیاری ہیں؟

مرتب ومترجم

تفصیلی، تحقیقی مقدمہ وترجمہ
حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

باہتمام

ترجمان علماء دیوبند
سلطان المناظرین
حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ
نوجوانان احناف دیوبند

Hum Asr ulama ki jarah Qabile qubool nahie hoti

duroose munazra | pg | 141

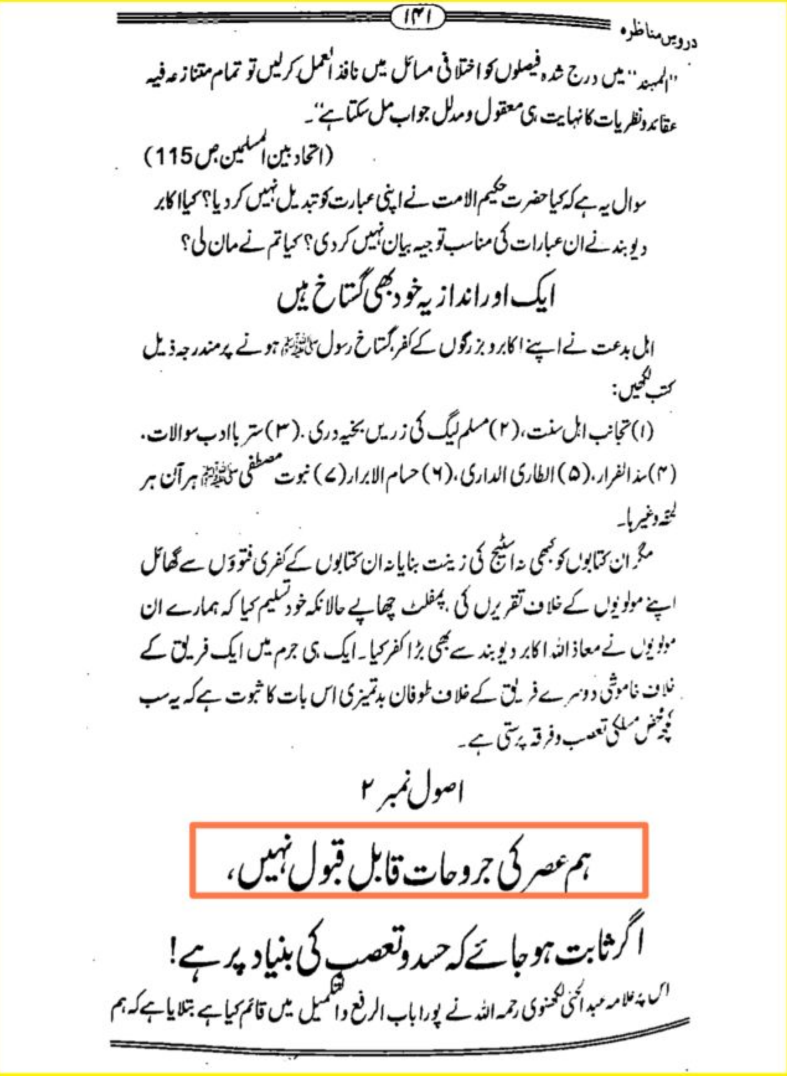

"المہند" میں درج شدہ فیصلوں کو اختلافی مسائل میں نافذ العمل کر لیں تو تمام متنازعہ فیہ عقائد ونظریات کا نہایت ہی معقول ومدلل جواب مل سکتا ہے"۔

(اتحاد بین المسلمین ، ص 115)

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت حکیم الامت نے اپنی عبارت کو تبدیل نہیں کر دیا؟ کیا اکابر دیوبند نے ان عبارات کی مناسب توجیہ بیان نہیں کر دی؟ کیا تم نے مان لی؟

ایک اور انداز یہ خود بھی گستاخ ہیں

اہل بدعت نے اپنے اکابر و بزرگوں کے کفر، گستاخ رسول ﷺ ہونے پر مندرجہ ذیل کتب لکھیں:

(۱) تجانب اہل سنت، (۲) مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری . (۳) ستر باادب سوالات. (۴) سد الفرار، (۵) الطاری الداری، (۶) حسام الابرار (۷) نبوت مصطفی ﷺ ہر آن ہر لحظہ وغیرہا۔

مگر ان کتابوں کو کبھی نہ اسٹیج کی زینت بنایا نہ ان کتابوں کے کفری فتووں سے گھائل اپنے مولویوں کے خلاف تقریریں کی. پمفلٹ چھاپے حالانکہ خود تسلیم کیا کہ ہمارے ان مولویوں نے معاذ اللہ اکابر دیوبند سے بھی بڑا کفر کیا۔ ایک ہی جرم میں ایک فریق کے خلاف خاموشی دوسرے فریق کے خلاف طوفان بدتمیزی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ محض مسلکی تعصب و فرقہ پرستی ہے۔

اصول نمبر ۲

ہم عصر کی جروحات قابل قبول نہیں،

اگر ثابت ہو جائے کہ حسد و تعصب کی بنیاد پر ہے!

اس پہ علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ نے پورا باب الرفع والتکمیل میں قائم کیا ہے بتلایا ہے کہ ہم

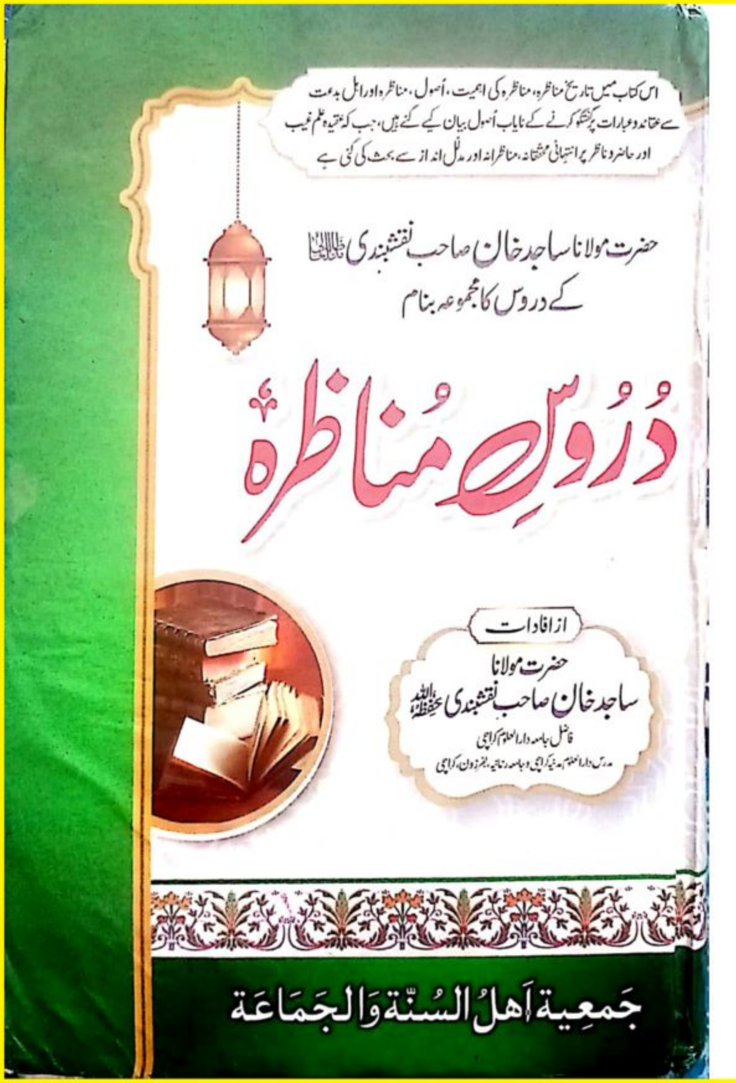

اس کتاب میں تاریخ مناظرہ، مناظرہ کی اہمیت، اُصول، مناظرہ اور اہل بدعت سے عقائد وعبارات پر گفتگو کرنے کے نایاب اُصول بیان کیے گئے ہیں، جب کہ عقیدہ علم غیب اور حاضر و ناظر پر انتہائی محققانہ، مناظرانہ اور مدلل انداز سے بحث کی گئی ہے

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی دامت برکاتہم
کے دروس کا مجموعہ بنام

دُرُوسِ مُناظرہ

از افادات
حضرت مولانا
ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مدرس دارالعلوم مدنیہ کراچی و جامعہ رضانیہ، نیو کراچی

جَمعِیۃ اَھلُ السُنّۃ وَالجَمَاعَۃ

علماء کسی کو کافر بناتے نہیں صرف "بتاتے" ہیں

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علما لوگوں کو کافر بناتے نہیں ہیں، بلکہ کافر بتاتے ہیں، جب کسی...... علما پر بھی یہ الزام نہیں لگانا چاہیے کہ انہوں نے کافر یا فاسق بنا دیا، اور ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کا احسان ماننا چاہیے کہ انہوں نے ہمارا عیب بتا دیا، اب ہم اس کی اصلاح کریں گے۔

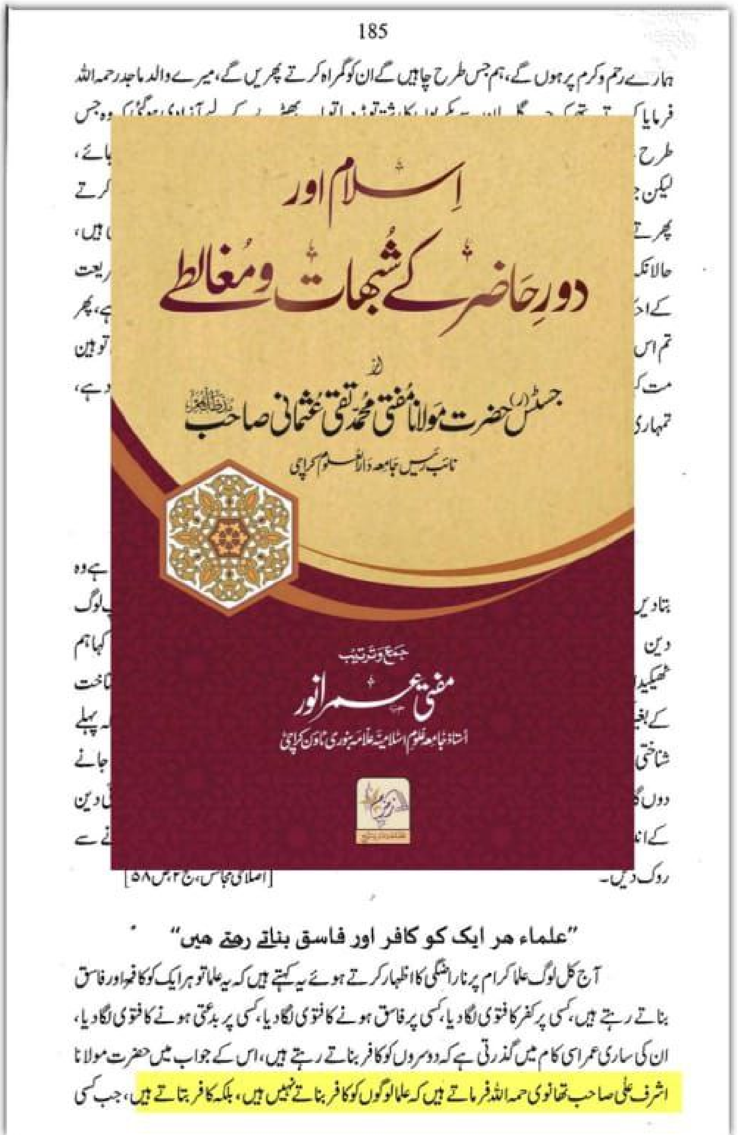

185

ہمارے رحم وکرم پر ہوں گے، ہم جس طرح چاہیں گے ان کو گمراہ کرتے پھریں گے، میرے والد ماجد رحمہ اللہ

روک دیں۔

[اصلاحی مجالس، ج ۲، ص ۵۸]

”علماء ہر ایک کو کافر اور فاسق بناتے رہتے ہیں“

آج کل لوگ علما کرام پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ یہ علما تو ہر ایک کو کافر اور فاسق بناتے رہتے ہیں، کسی پر کفر کا فتوی لگا دیا، کسی پر فاسق ہونے کا فتوی لگا دیا، کسی پر بدعتی ہونے کا فتوی لگا دیا، ان کی ساری عمر اسی کام میں گذرتی ہے کہ دوسروں کو کافر بناتے رہتے ہیں، اس کے جواب میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علما لوگوں کو کافر بناتے نہیں ہیں، بلکہ کافر بتاتے ہیں، جب کسی

اسلام اور
دورِ حاضر کے شبہات و مغالطے
از
جسٹس (ر) حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
نائب رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی
جمع و ترتیب
مفتی عمر انور
استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

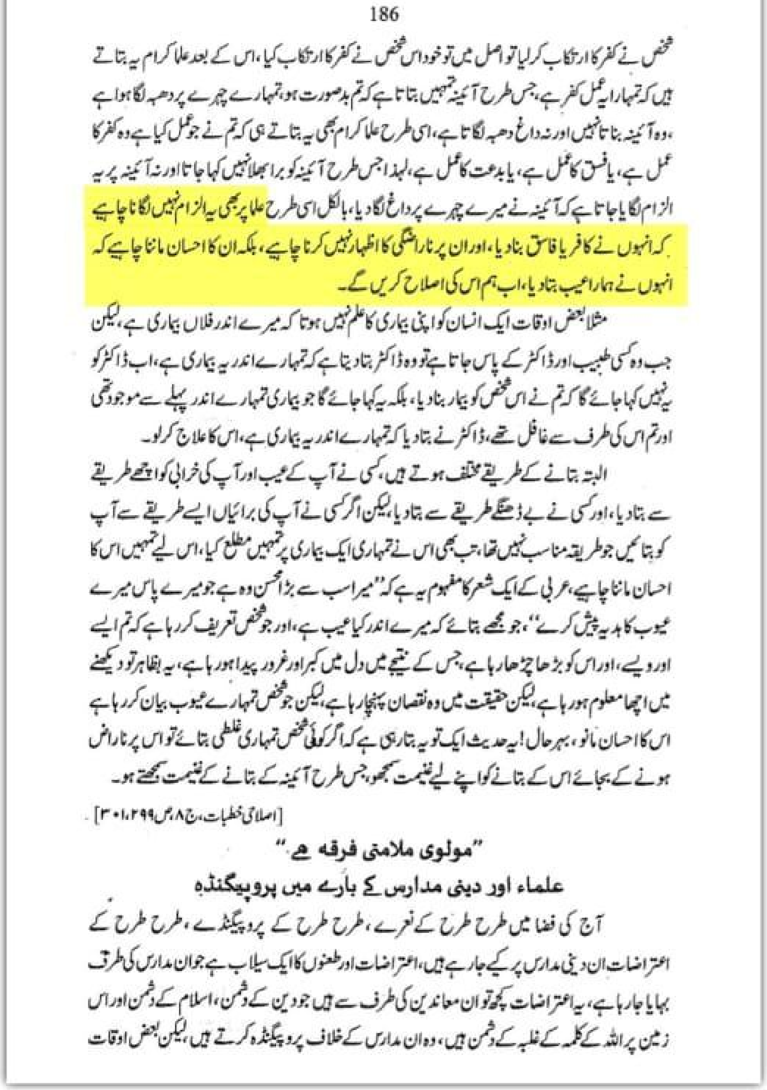

186

شخص نے کفر کا ارتکاب کرلیا تو اصل میں تو خود اس شخص نے کفر کا ارتکاب کیا، اس کے بعد علما کرام یہ بتاتے ہیں کہ تمہارا یہ عمل کفر ہے، جس طرح آئینہ تمہیں بتاتا ہے کہ تم بدصورت ہو، تمہارے چہرے پر دھبہ لگا ہوا ہے، وہ آئینہ بناتا نہیں اور نہ داغ دھبہ لگاتا ہے، اسی طرح علما کرام بھی یہ بتاتے ہی کہ تم نے جو عمل کیا ہے وہ کفر کا عمل ہے، یا فسق کا عمل ہے، یا بدعت کا عمل ہے، لہذا جس طرح آئینہ کو برا بھلا نہیں کہا جاتا اور نہ آئینہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آئینہ نے میرے چہرے پر داغ لگا دیا، بالکل اسی طرح علما پر بھی یہ الزام نہیں لگانا چاہیے کہ انہوں نے کافر یا فاسق بنا دیا، اور ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کا احسان ماننا چاہیے کہ انہوں نے ہمارا عیب بتا دیا، اب ہم اس کی اصلاح کریں گے۔

مثلاً بعض اوقات ایک انسان کو اپنی بیماری کا علم نہیں ہوتا کہ میرے اندر فلاں بیماری ہے، لیکن جب وہ کسی طبیب اور ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ ڈاکٹر بتا دیتا ہے کہ تمہارے اندر یہ بیماری ہے، اب ڈاکٹر کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم نے اس شخص کو بیمار بنا دیا، بلکہ یہ کہا جائے گا جو بیماری تمہارے اندر پہلے سے موجود تھی اور تم اس کی طرف سے غافل تھے، ڈاکٹر نے بتا دیا کہ تمہارے اندر یہ بیماری ہے، اس کا علاج کرلو۔

البتہ بتانے کے طریقے مختلف ہوتے ہیں، کسی نے آپ کے عیب اور آپ کی خرابی کو اچھے طریقے سے بتا دیا، اور کسی نے بے ڈھنگے طریقے سے بتا دیا، لیکن اگر کسی نے آپ کی برائیاں ایسے طریقے سے آپ کو بتائیں جو طریقہ مناسب نہیں تھا، تب بھی اس نے تمہاری ایک بیماری پر تمہیں مطلع کیا، اس لیے تمہیں اس کا احسان ماننا چاہیے، عربی کے ایک شعر کا مفہوم یہ ہے کہ ”میرا سب سے بڑا محسن وہ ہے جو میرے پاس میرے عیوب کا ہدیہ پیش کرے“، جو مجھے بتائے کہ میرے اندر کیا عیب ہے، اور جو شخص تعریف کر رہا ہے کہ تم ایسے اور ویسے، اور اس کو بڑھا چڑھا رہا ہے، جس کے نتیجے میں دل میں کبر اور غرور پیدا ہو رہا ہے، یہ بظاہر تو دیکھنے میں اچھا معلوم ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ نقصان پہنچا رہا ہے، لیکن جو شخص تمہارے عیوب بیان کر رہا ہے اس کا احسان مانو، بہر حال! یہ حدیث ایک تو یہ بتا رہی ہے کہ اگر کوئی شخص تمہاری غلطی بتائے تو اس پر ناراض ہونے کے بجائے اس کے بتانے کو اپنے لیے غنیمت سمجھو، جس طرح آئینہ کے بتانے کو غنیمت سمجھتے ہو۔

[اصلاحی خطبات، ج ۸، ص ۲۹۹، ۳۰۱]

”مولوی ملامتی فرقہ ہے“

علماء اور دینی مدارس کے بارے میں پروپیگنڈہ

آج کی فضا میں طرح طرح کے نعرے، طرح طرح کے پروپیگنڈے، طرح طرح کے اعتراضات ان دینی مدارس پر کیے جا رہے ہیں، اعتراضات اور طعنوں کا ایک سیلاب ہے جو ان مدارس کی طرف بہایا جا رہا ہے، یہ اعتراضات کچھ تو ان معاندین کی طرف سے ہیں جو دین کے دشمن، اسلام کے دشمن اور اس زمین پر اللہ کے کلمہ کے غلبہ کے دشمن ہیں، وہ ان مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں، لیکن بعض اوقات

Ahsan Ul Fatawa (Jild: 1 | Page: 210)

(Mufti Rasheed Ahmad Ludhyanvi Deobandi)

Muqallid Kay Liye Sirf Imam Ka Qoul Hujjat Hota Hai

Tousi Majaal Ki Khatir Ahl E Biddat Fiqh Hanafi Ko Chordh Kar Quran Wa Hadees Say Istadlaal Karta Hai Aur Arkha Anaan Kay Liye Hum Bhi Yeh Tarz Qabool Kar Leytay Hai. Warna Muqallid Kay Liye Sirf Qoul Imam He Hujjat Hota Hai.

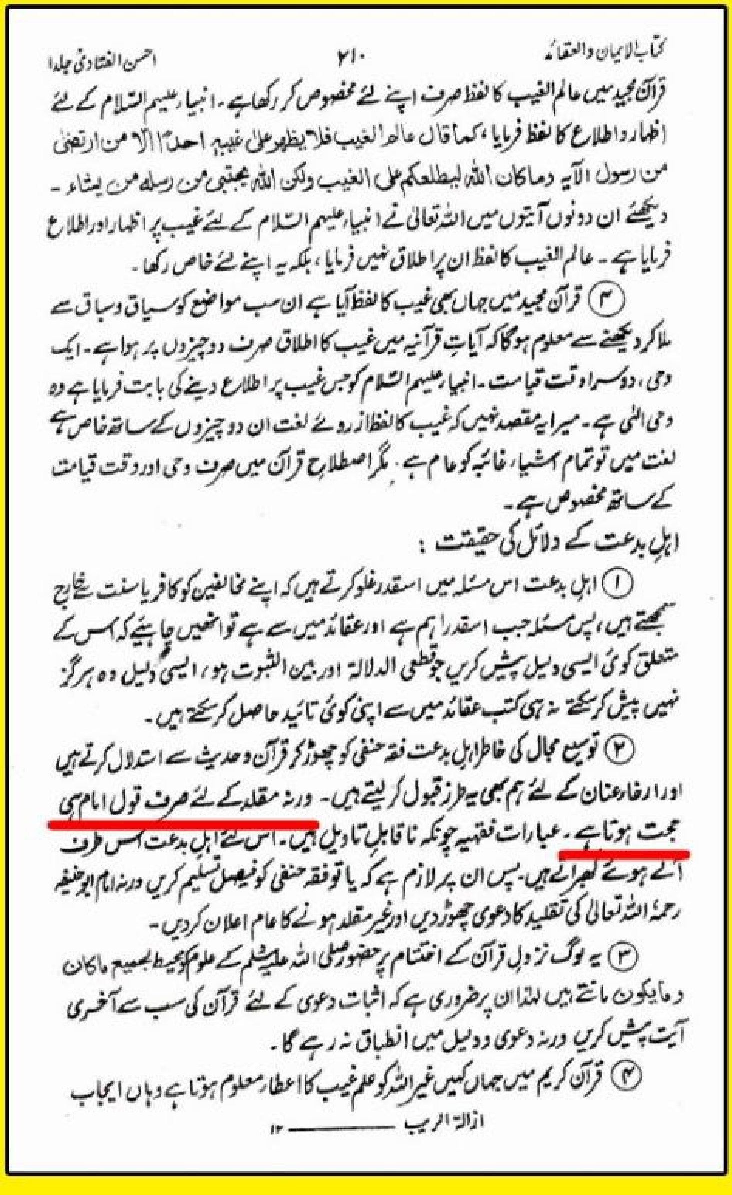

کتاب الایمان والعقائد ۲۱۰ احسن الفتاوی جلد۱

قرآن مجید میں عالم الغیب کا لفظ صرف اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے لئے اظہار و اطلاع کا لفظ فرمایا، کما قال عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے لئے غیب پر اظہار اور اطلاع فرمایا ہے۔ عالم الغیب کا لفظ ان پر اطلاق نہیں فرمایا، بلکہ یہ اپنے لئے خاص رکھا۔

(۳) قرآن مجید میں جہاں بھی غیب کا لفظ آیا ہے ان سب مواضع کو سیاق و سباق سے ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ آیاتِ قرآنیہ میں غیب کا اطلاق صرف دو چیزوں پر ہوا ہے۔ ایک وحی، دوسرا وقت قیامت۔ انبیاء علیہم السلام کو جس غیب پر اطلاع دینے کی بابت فرمایا ہے وہ وحی الٰہی ہے۔ میرا یہ مقصد نہیں کہ غیب کا لفظ از روئے لغت ان دو چیزوں کے ساتھ خاص ہے لغت میں تو تمام اشیاء غائبہ کو عام ہے۔ مگر اصطلاحِ قرآن میں صرف وحی اور وقت قیامت کے ساتھ مخصوص ہے۔

اہلِ بدعت کے دلائل کی حقیقت :

(۱) اہلِ بدعت اس مسئلہ میں اسقدر غلو کرتے ہیں کہ اپنے مخالفین کو کافر یا سنت سے خارج سمجھتے ہیں، پس مسئلہ جب اسقدر اہم ہے اور عقائد میں سے ہے تو انھیں چاہیئے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی دلیل پیش کریں جو قطعی الدلالۃ اور بین الثبوت ہو، ایسی دلیل وہ ہرگز نہیں پیش کرسکتے نہ ہی کتب عقائد میں سے اپنی کوئی تائید حاصل کرسکتے ہیں۔

(۲) توسیع مجال کی خاطر اہلِ بدعت فقہ حنفی کو چھوڑ کر قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور ارخاء عنان کے لئے ہم بھی یہ طرز قبول کرلیتے ہیں۔ ورنہ مقلد کے لئے صرف قول امام ہی حجت ہوتا ہے۔ عبارات فقہیہ چونکہ ناقابلِ تاویل ہیں۔ اس لئے اہلِ بدعت اس طرف آتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ پس ان پر لازم ہے کہ یا تو فقہ حنفی کو فیصل تسلیم کریں ورنہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید کا دعوی چھوڑ دیں اور غیر مقلد ہونے کا عام اعلان کردیں۔

(۳) یہ لوگ نزولِ قرآن کے اختتام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو محیط بجمیع ماکان ومایکون مانتے ہیں لہٰذا ان پر ضروری ہے کہ اثبات دعوی کے لئے قرآن کی سب سے آخری آیت پیش کریں ورنہ دعوی و دلیل میں انطباق نہ رہے گا۔

(۴) قرآن کریم میں جہاں کہیں غیر اللہ کو علم غیب کا اعطاء معلوم ہوتا ہے وہاں ایجاب

ازالۃ الریب ——— ۱۲

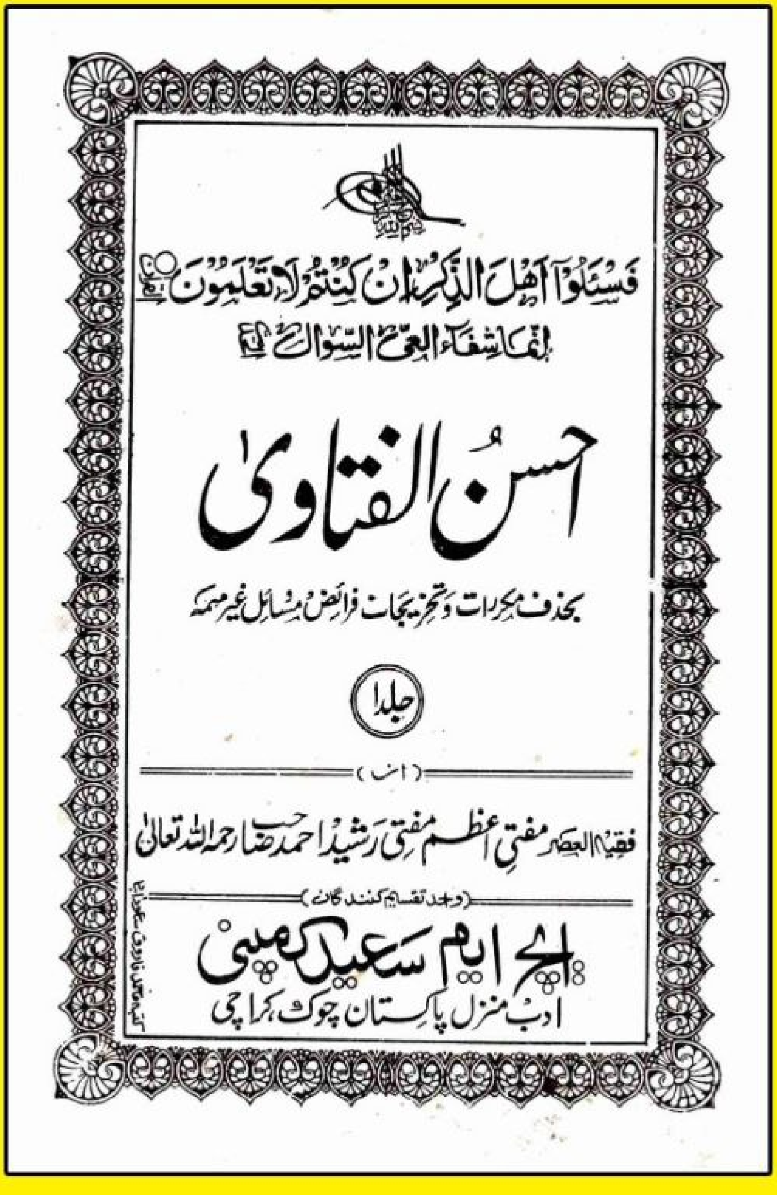

فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ

احسن الفتاوی

بحذف مکررات و تخریجات فرائض مسائل غیر مہمہ

جلد۱

(از)

فقیہ العصر مفتی اعظم مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

(وحید تقسیم کنندگان)

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک، کراچی

سوط الحق ، شمارہ ۲ ص ۲۵ سن اشاعت ۲۰۲۰)

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کو رضا خانی بھی اپنے اکابر میں سے مانتے ہیں اس پر فی الحال صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔۔۔ لہذا اس کا جواب صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں بلکہ رضا خانیوں کے ذمہ بھی بنتا ہے

شمارہ نمبر 2

سوط الحق بر میثم رضاخانی کلب

رضاخانی نام نہاد "کلمہ حق" کا منہ توڑ سلسلہ وار جواب بنام

سوط الحق

شمارہ نمبر 2

مرتب

پروفیسر ابو احمد رضا خان

اداریہ

جس میں آپ پڑھ سکیں گے

رضاخانی کتاب "مولوی الیاس گھمن دیوبندی اپنے کردار کے آئینے میں" کا منہ توڑ اصولی جواب
کلمہ حق کا خصوصی شمارہ شائع نہ ہونے پر میثم رضاخانی کے دجل کا جائزہ
مناظر اسلام قاطع رضاخانیت حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب زید مجدہ کے خلاف مضامین کا منہ توڑ جواب
دیوبندی بریلوی اختلاف اور مولوی طارق انور مصباحی کا دجل وفریب
مولوی الطاف تونسوی رضاخانی کے مضمون کا منہ توڑ جواب
نئے آنے والی کتب

(اور بہت کچھ۔۔۔۔)

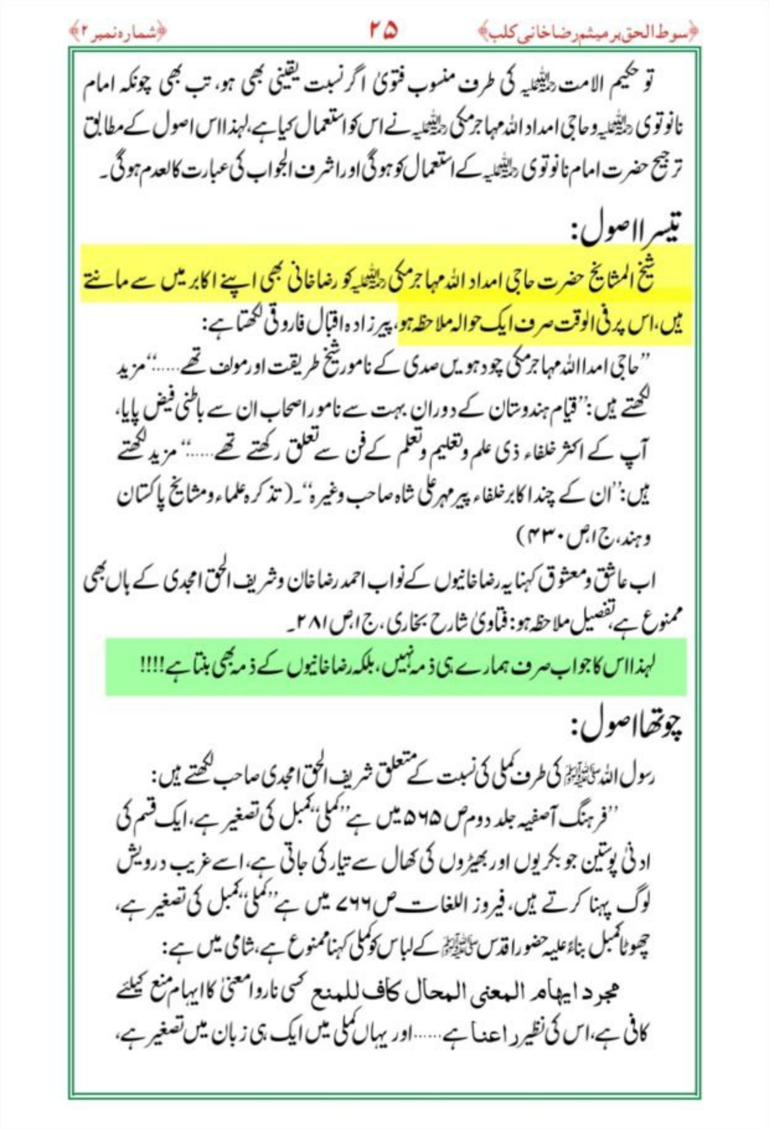

﴿سوط الحق بر میثم رضاخانی کلب﴾ ۲۵ ﴿شمارہ نمبر ۲﴾

تو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب فتویٰ اگر نسبت یقینی بھی ہو، تب بھی چونکہ امام نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وحاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو استعمال کیا ہے، لہذا اس اصول کے مطابق ترجیح حضرت امام نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کو ہوگی اور راشرف الجواب کی عبارت کالعدم ہوگی۔

تیسرا اصول:

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو رضاخانی بھی اپنے اکابر میں سے مانتے ہیں، اس پر فی الوقت صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو، پیرزادہ اقبال فاروقی لکھتا ہے:

"حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چودہویں صدی کے نامور شیخ طریقت اور مولف تھے......" مزید لکھتے ہیں: "قیام ہندوستان کے دوران بہت سے نامور اصحاب ان سے باطنی فیض پایا، آپ کے اکثر خلفاء ذی علم وتعلیم وتعلم کے فن سے تعلق رکھتے تھے......" مزید لکھتے ہیں: "ان کے چند اکابر خلفاء پیر مہر علی شاہ صاحب وغیرہ"۔ (تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، ج ۱، ص ۴۳۰)

اب عاشق ومعشوق کہنا یہ رضاخانیوں کے نواب احمد رضا خان وشریف الحق امجدی کے ہاں بھی ممنوع ہے، تفصیل ملاحظہ ہو: فتاوی شارح بخاری، ج ۱، ص ۲۸۱۔

لہذا اس کا جواب صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں، بلکہ رضاخانیوں کے ذمہ بھی بنتا ہے!!!!

چوتھا اصول:

رسول اللہ ﷺ کی طرف کملی کی نسبت کے متعلق شریف الحق امجدی صاحب لکھتے ہیں:

"فرہنگ آصفیہ جلد دوم ص ۵۶۵ میں ہے "کملی" کمبل کی تصغیر ہے، ایک قسم کی ادنیٰ پوستین جو بکریوں اور بھیڑوں کی کھال سے تیار کی جاتی ہے، اسے غریب درویش لوگ پہنا کرتے ہیں، فیروز اللغات ص ۷۶۶ میں ہے "کملی" کمبل کی تصغیر ہے، چھوٹا کمبل بناء علیہ حضور اقدس ﷺ کے لباس کو کملی کہنا ممنوع ہے، شامی میں ہے:

مجرد ایھام المعنی المحال کاف للمنع کسی ناروا معنیٰ کا ایہام منع کیلئے کافی ہے، اس کی نظیر راعنا ہے......اور یہاں کملی میں ایک ہی زبان میں تصغیر ہے،

Tohfa Qadiyaniyat | Yusuf ludhiyanvi | pg 247

Buzurgo ki tasdeeq ke baghair apni baat Qabil e Aitmad nahie ,, khas tor par nojawan ulama e kiram meri ye baat sun len ke jo baat tumhare muh se nikle, jab tak uske liye apne bado se sanad na lao us waqt tumhari wo baat Qabile Aitmad nahie, balke mustarad karne ke Qabil hai

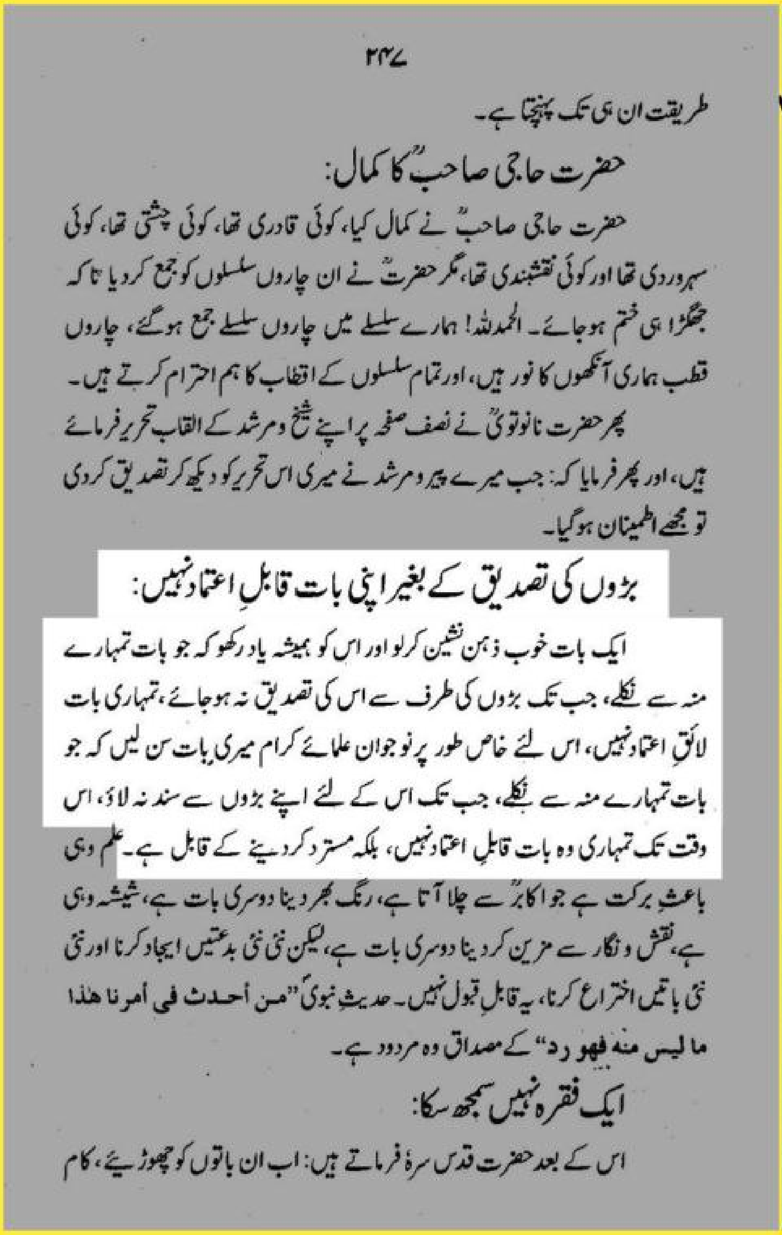

۲۴۷

طریقت ان ہی تک پہنچتا ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کا کمال:

حضرت حاجی صاحبؒ نے کمال کیا، کوئی قادری تھا، کوئی چشتی تھا، کوئی سہروردی تھا اور کوئی نقشبندی تھا، مگر حضرتؒ نے ان چاروں سلسلوں کو جمع کردیا تاکہ جھگڑا ہی ختم ہوجائے۔ الحمدللہ! ہمارے سلسلے میں چاروں سلسلے جمع ہوگئے، چاروں قطب ہماری آنکھوں کا نور ہیں، اور تمام سلسلوں کے اقطاب کا ہم احترام کرتے ہیں۔

پھر حضرت نانوتویؒ نے نصف صفحہ پر اپنے شیخ و مرشد کے القاب تحریر فرمائے ہیں، اور پھر فرمایا کہ: جب میرے پیر و مرشد نے میری اس تحریر کو دیکھ کر تصدیق کردی تو مجھے اطمینان ہوگیا۔

بڑوں کی تصدیق کے بغیر اپنی بات قابلِ اعتماد نہیں:

ایک بات خوب ذہن نشین کرلو اور اس کو ہمیشہ یاد رکھو کہ جو بات تمہارے منہ سے نکلے، جب تک بڑوں کی طرف سے اس کی تصدیق نہ ہوجائے، تمہاری بات لائقِ اعتماد نہیں، اس لئے خاص طور پر نوجوان علمائے کرام میری بات سن لیں کہ جو بات تمہارے منہ سے نکلے، جب تک اس کے لئے اپنے بڑوں سے سند نہ لاؤ، اس وقت تک تمہاری وہ بات قابلِ اعتماد نہیں، بلکہ مسترد کردینے کے قابل ہے۔ علم وہی باعثِ برکت ہے جو اکابرؒ سے چلا آتا ہے، رنگ بھر دینا دوسری بات ہے، شیشہ وہی ہے، نقش و نگار سے مزین کردینا دوسری بات ہے، لیکن نئی نئی بدعتیں ایجاد کرنا اور نئی باتیں اختراع کرنا، یہ قابلِ قبول نہیں۔ حدیثِ نبویؐ "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" کے مصداق وہ مردود ہے۔

ایک فقرہ نہیں سمجھ سکا:

اس کے بعد حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں: اب ان باتوں کو چھوڑیئے، کام

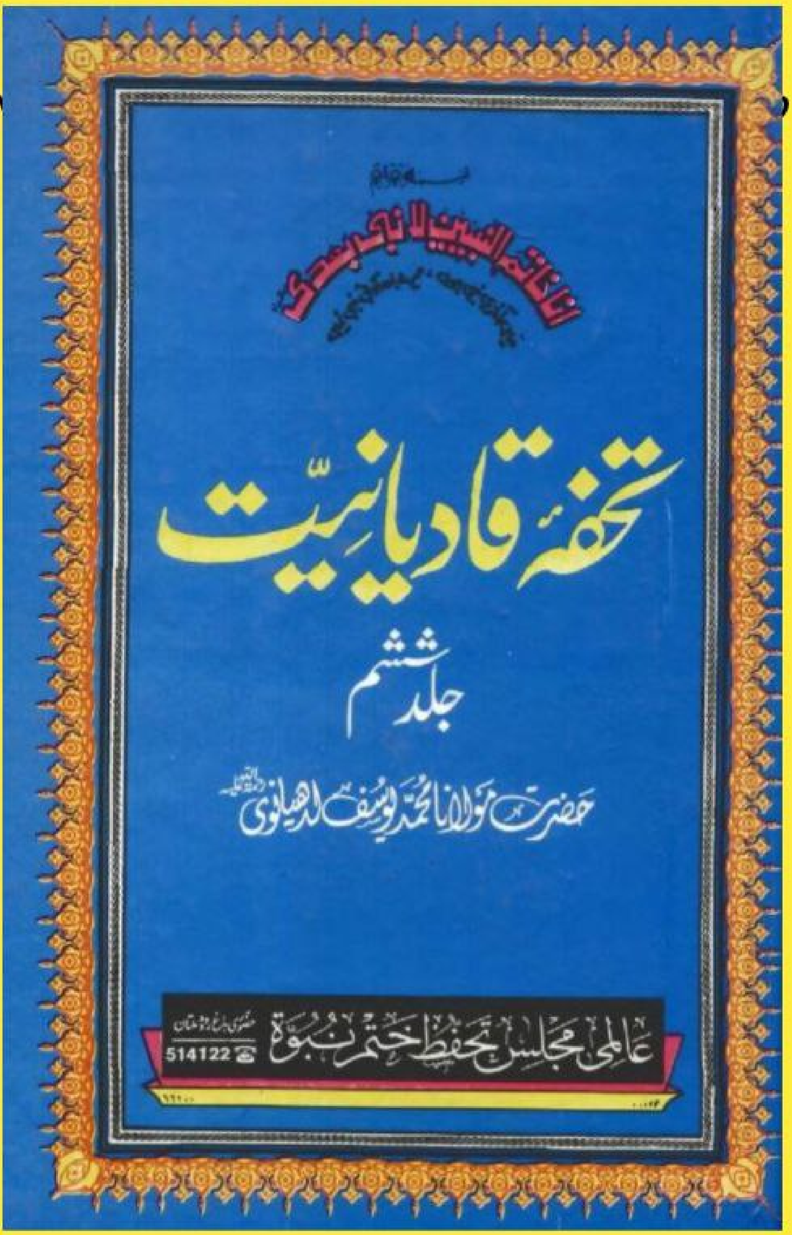

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تحفۂ قادیانیت

جلد ششم

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

☎ 514122

باطل فرقوں اور اہل حق کہ ساتھ عقائد میں یکسانیت بھی ہو تو یہ اہل حق کے دلائل مضبوط ہونے کی علامت ہے....(سرفراز خان صفدر دیوبندی)

اگر بعض باطل فرقے بھی ..... اہل حق کی طرح ... عقید.....رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس .... کے دلائل اتنے قوی مضبوط اور صحیح ہیں کہ باطل فرقے بھی اس کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں پاتے اور اہل حق کی ہمنوائی پر مجبور ہیں نہ یہ کہ اہل حق نے باطل فرقوں کا نظر یا پنایا ہے (المسلک المنصور ص۴۰ : دیو بندی امام سرفراز خان صفدر)

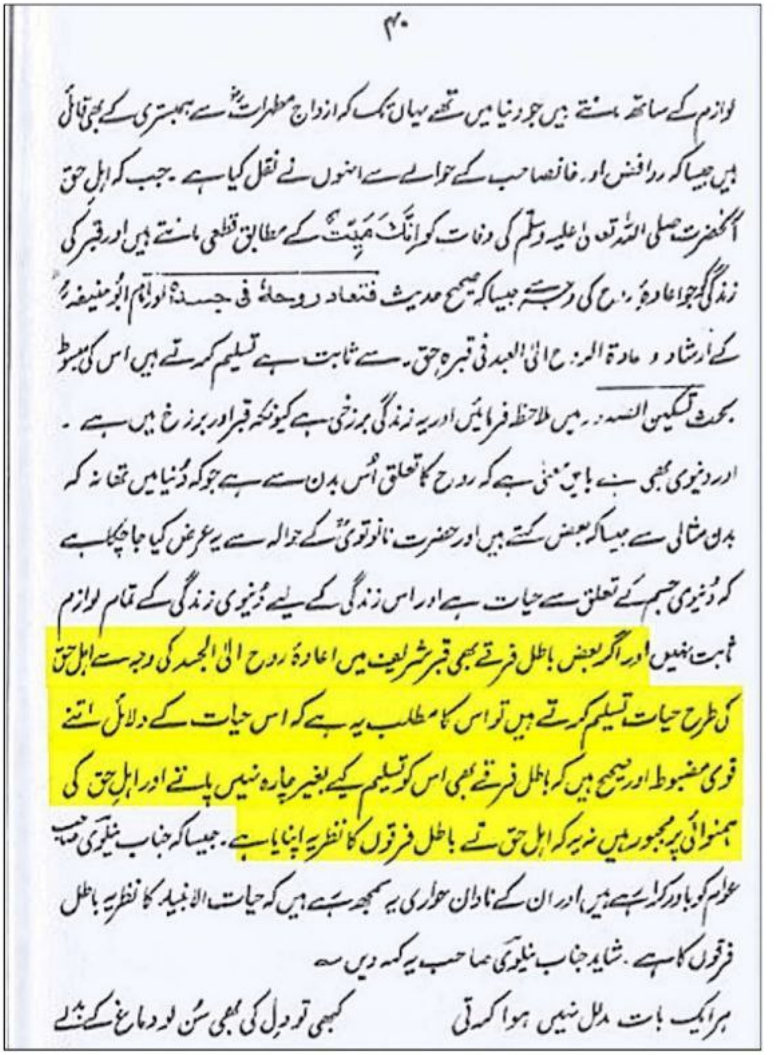

۴۰

لوازم کے ساتھ مانتے ہیں جو دنیا میں تھے یہاں تک کہ ازواج مطہراتؓ سے ہمبستری کے بھی قائل ہیں جیسا کہ روافض اور خانصاحب کے حوالے سے انہوں نے نقل کیا ہے۔ جب کہ اہل حق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کو اِنَّکَ مَیِّتٌ کے مطابق قطعی مانتے ہیں اور قبر کی زندگی کو جو اعادۂ روح کی وجہ سے جیسا کہ صحیح حدیث فتعاد روحہ فی جسدہٖ اور امام ابو حنیفہؒ کے ارشاد و اعادۃ الروح الی العبد فی قبرہ حق۔ سے ثابت ہے تسلیم کرتے ہیں اس کی مبسوط بحث تسکین الصدور میں ملاحظہ فرمائیں اور یہ زندگی برزخی ہے کیونکہ قبر اور برزخ ہی میں ہے۔ اور دنیوی بھی بایں معنیٰ ہے کہ روح کا تعلق اُس بدن سے ہے جو کہ دُنیا میں تھا نہ کہ بدن مثالی سے جیسا کہ بعض کہتے ہیں اور حضرت نانوتویؒ کے حوالہ سے یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ دُنیوی جسم کے تعلق سے حیات ہے اور اس زندگی کے لیے دُنیوی زندگی کے تمام لوازم ثابت نہیں اور اگر بعض باطل فرقے بھی قبر شریف میں اعادۂ روح الی الجسد کی وجہ سے اہل حق کی طرح حیات تسلیم کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حیات کے دلائل اتنے قوی مضبوط اور صحیح ہیں کہ باطل فرقے بھی اس کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں پاتے اور اہل حق کی ہمنوائی پر مجبور ہیں نہ یہ کہ اہل حق نے باطل فرقوں کا نظریہ اپنایا ہے۔ جیسا کہ جناب نیلوی صاحب عوام کو باور کرا رہے ہیں اور ان کے نادان حواری یہ سمجھ رہے ہیں کہ حیات الانبیاء کا نظریہ باطل فرقوں کا ہے۔ شاید جناب نیلوی صاحب یہ کہہ دیں ؎

ہر ایک بات مدلل نہیں ہوا کرتی
کبھی تو دل کی بھی سُن لو دماغ کے بدلے

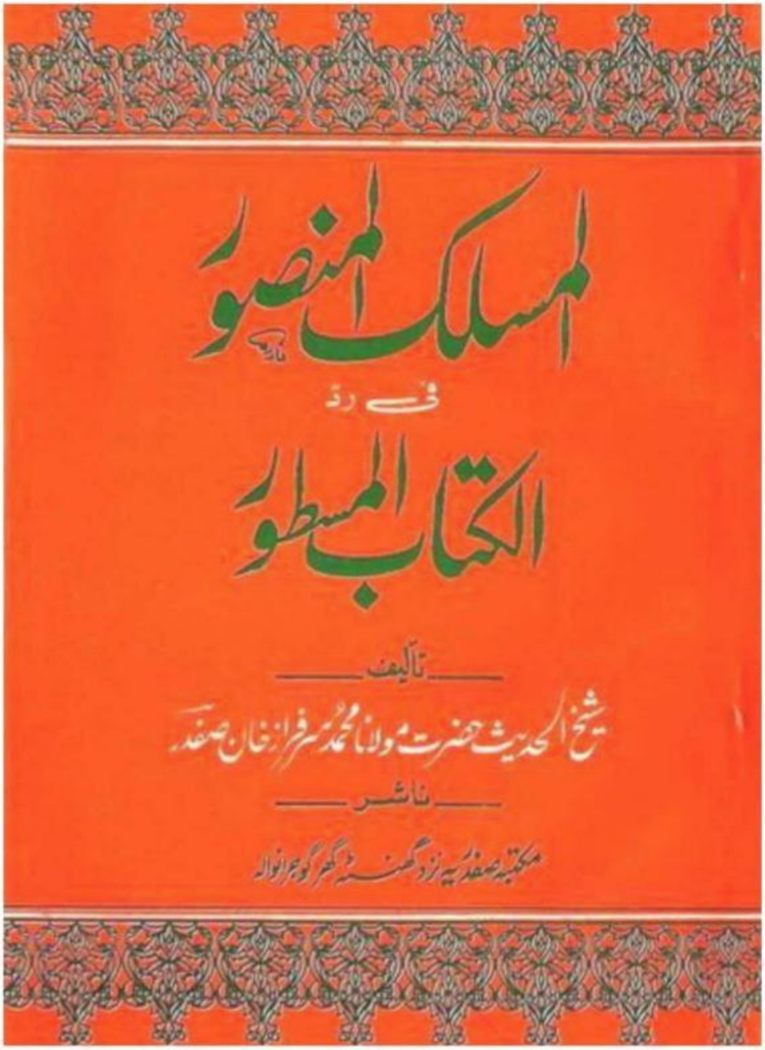

المسلک المنصور
فی رد
الکتاب المسطور

تالیف
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر
ناشر
مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

باطل فرقوں اور اہل حق کے بعض عقائد میں یکسانیت بھی ہو تب بھی اہل حق کے لئے کوئی نقصان والی بات نہیں....(اشرف علی تھانوی دیوبندی)

”ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ معلوم نہیں یہ بدعتی لوگ ہم (دیوبندیوں کو وہابی کیسے کہتے ہیں.. ہمارے عقائد بھی تو ان (وہابیوں) جیسے نہیں۔ اگر کوئی کہے بعض (عقائد) تو (ان جیسے ہیں؟ سو بعض تو تمہارے بھی (ان جیسے ہیں مثلا محمد بن عبد الوہاب اسلام کو حق سمجھتا ہے (اور تم بھی حق سمجھتے ہو، وہ رسالت کو حق سمجھتا ہے تم بھی حق سمجھتے ہو تو اس سے کیا نقصان ہوا؟ (ملفوظات تھانوی جلد ۸ صفحہ ۲۵۹)

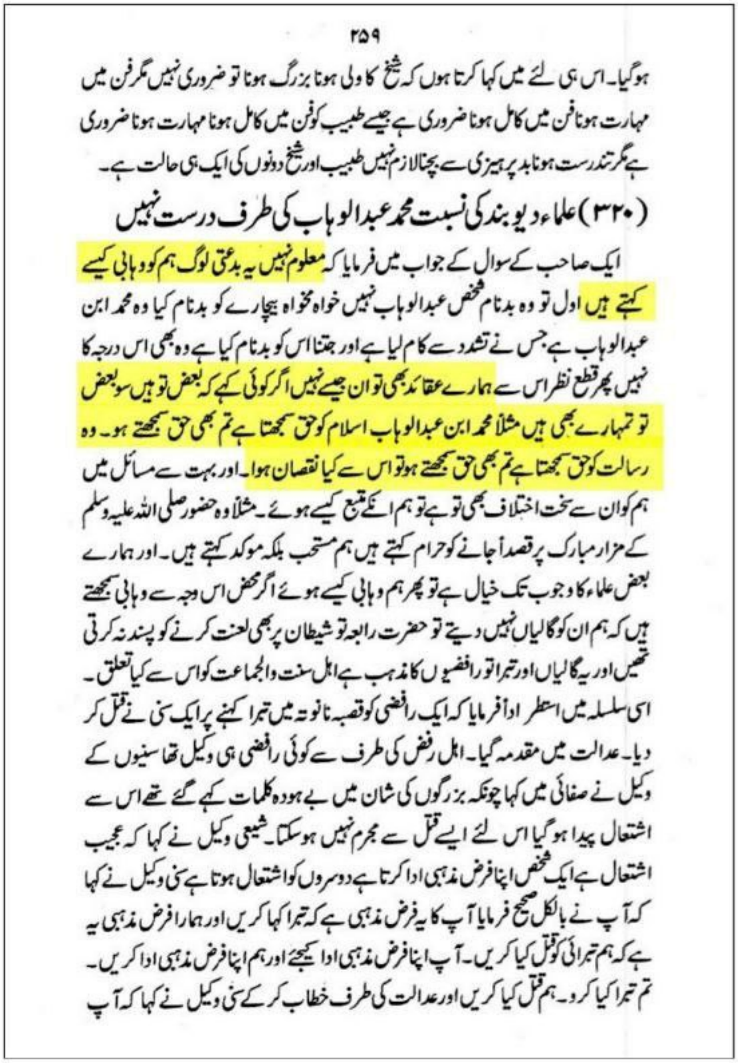

۲۵۹

ہوگیا۔ اس ہی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ شیخ کا ولی ہونا بزرگ ہونا تو ضروری نہیں مگر فن میں مہارت ہونا فن میں کامل ہونا ضروری ہے جیسے طبیب کو فن میں کامل ہونا مہارت ہونا ضروری ہے مگر تندرست ہونا بد پرہیزی سے بچنا لازم نہیں طبیب اور شیخ دونوں کی ایک ہی حالت ہے۔

(۳۲۰) علماء دیوبند کی نسبت محمد عبدالوہاب کی طرف درست نہیں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ معلوم نہیں یہ بدعتی لوگ ہم کو وہابی کیسے کہتے ہیں اول تو وہ بدنام شخص عبدالوہاب نہیں خواہ مخواہ بیچارے کو بدنام کیا وہ محمد ابن عبدالوہاب ہے جس نے تشدد سے کام لیا ہے اور جتنا اس کو بدنام کیا ہے وہ بھی اس درجہ کا نہیں پھر قطع نظر اس سے ہمارے عقائد بھی تو ان جیسے نہیں اگر کوئی کہے کہ بعض تو ہیں سو بعض تو تمہارے بھی ہیں مثلاً محمد ابن عبدالوہاب اسلام کو حق سمجھتا ہے تم بھی حق سمجھتے ہو۔ وہ رسالت کو حق سمجھتا ہے تم بھی حق سمجھتے ہو تو اس سے کیا نقصان ہوا۔ اور بہت سے مسائل میں ہم کو ان سے سخت اختلاف بھی تو ہے تو ہم انکے متبع کیسے ہوئے۔ مثلاً وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر قصداً جانے کو حرام کہتے ہیں ہم مستحب بلکہ موکد کہتے ہیں۔ اور ہمارے بعض علماء کا وجوب تک خیال ہے تو پھر ہم وہابی کیسے ہوئے اگر محض اس وجہ سے وہابی سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو گالیاں نہیں دیتے تو حضرت رابعہ تو شیطان پر بھی لعنت کرنے کو پسند نہ کرتی تھیں اور یہ گالیاں اور تبرا تو رافضیوں کا مذہب ہے اہل سنت والجماعت کو اس سے کیا تعلق۔ اسی سلسلہ میں استطراداً فرمایا کہ ایک رافضی کو قصبہ نانوتہ میں تبرا کہنے پر ایک سنی نے قتل کر دیا۔ عدالت میں مقدمہ گیا۔ اہل رفض کی طرف سے کوئی رافضی ہی وکیل تھا سنیوں کے وکیل نے صفائی میں کہا چونکہ بزرگوں کی شان میں بے ہودہ کلمات کہے گئے تھے اس سے اشتعال پیدا ہو گیا اس لئے ایسے قتل سے مجرم نہیں ہو سکتا۔ شیعی وکیل نے کہا کہ عجیب اشتعال ہے ایک شخص اپنا فرض مذہبی ادا کرتا ہے دوسروں کو اشتعال ہوتا ہے سنی وکیل نے کہا کہ آپ نے بالکل صحیح فرمایا آپ کا یہ فرض مذہبی ہے کہ تبرا کہا کریں اور ہمارا فرض مذہبی یہ ہے کہ ہم تبرائی کو قتل کیا کریں۔ آپ اپنا فرض مذہبی ادا کیجئے اور ہم اپنا فرض مذہبی ادا کریں۔ تم تبرا کیا کرو۔ ہم قتل کیا کریں اور عدالت کی طرف خطاب کر کے سنی وکیل نے کہا کہ آپ

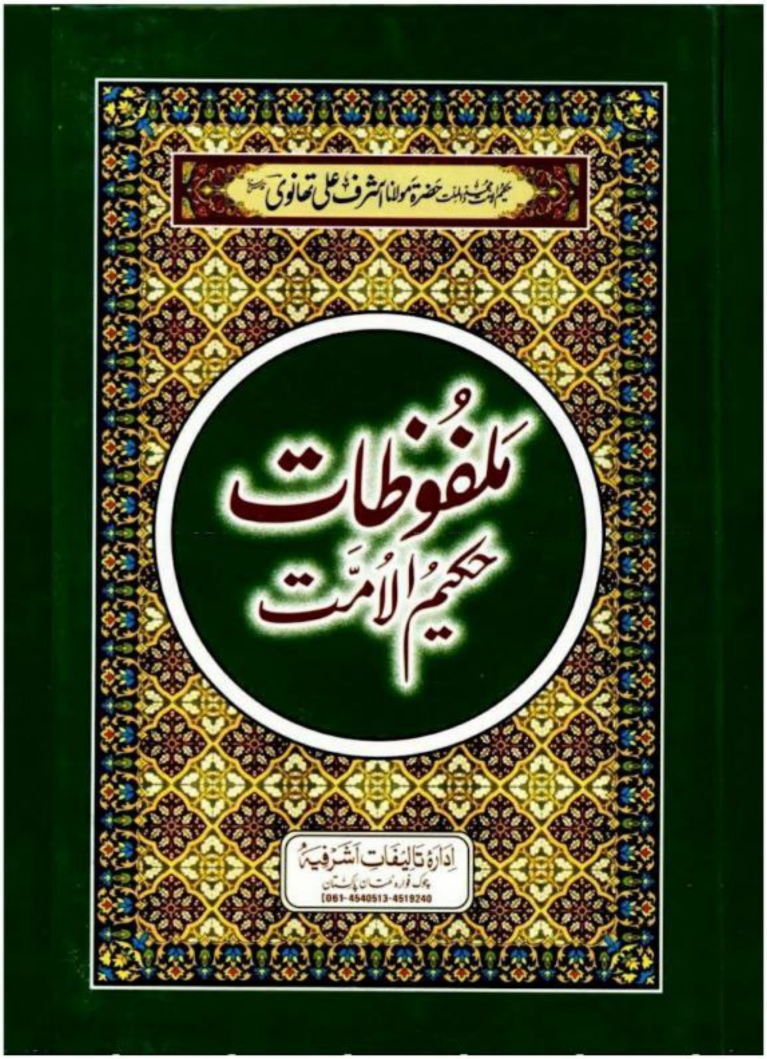

Dastane farar Abdul Ahad Qasmi | pg 103

kitab ke muatbar wa gair muatbar hone ka madar ya to uske musannif par hota hai ke musannif muatbar hai to Zahir hai ke uski tasneef bhi muatbar hogi , ya is baat par hota hai ke agarche musannif to itna zyada maroof wa muatbar nahie , lekin jamat ke muatbar wa maroof shakhsiyaat uski kisi tehreer ya tasneef ki taeed wa toseek kar den to bhi uski tehreer ya tasneef muatbar tasleem ki jayegi...

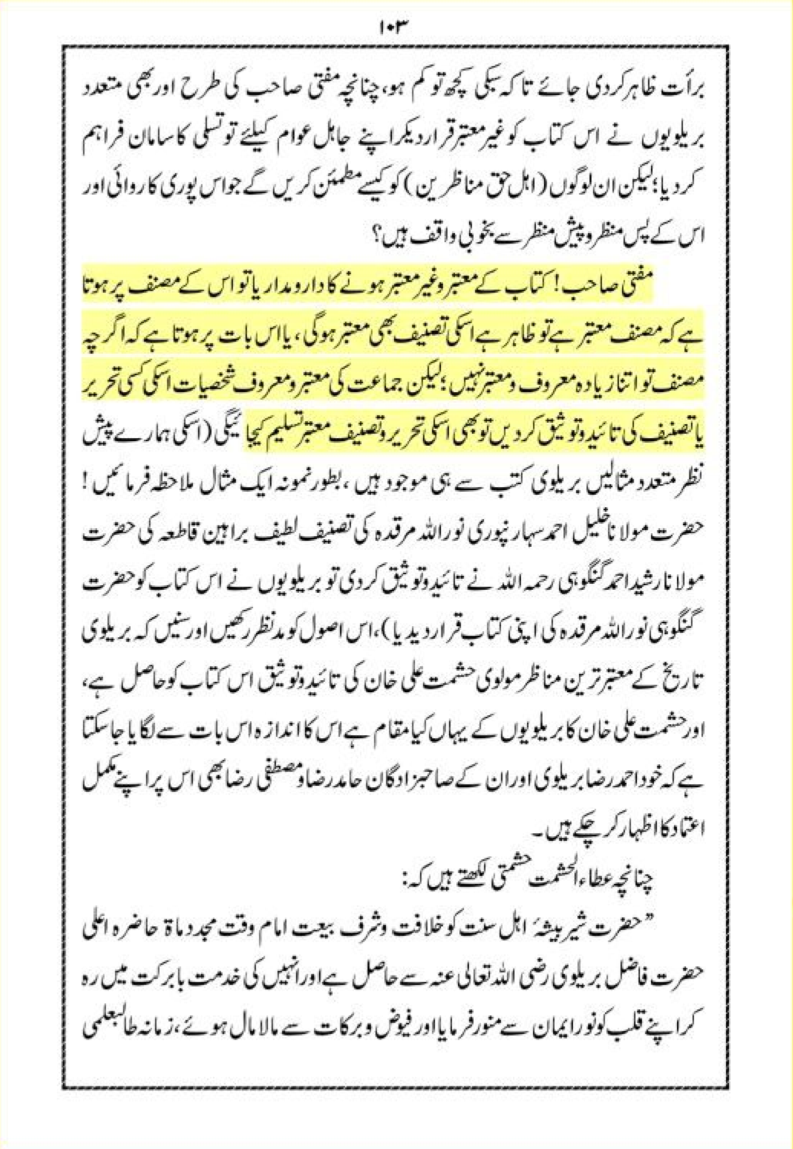

١٠٣

برائت ظاہر کردی جائے تاکہ سبکی کچھ تو کم ہو، چنانچہ مفتی صاحب کی طرح اور بھی متعدد بریلویوں نے اس کتاب کو غیر معتبر قرار دیکر اپنے جاہل عوام کیلئے تو تسلی کا سامان فراہم کردیا؛ لیکن ان لوگوں (اہل حق مناظرین) کو کیسے مطمئن کریں گے جو اس پوری کاروائی اور اس کے پس منظر و پیش منظر سے بخوبی واقف ہیں؟

مفتی صاحب! کتاب کے معتبر و غیر معتبر ہونے کا دارومدار یا تو اس کے مصنف پر ہوتا ہے کہ مصنف معتبر ہے تو ظاہر ہے اسکی تصنیف بھی معتبر ہوگی، یا اس بات پر ہوتا ہے کہ اگرچہ مصنف تو اتنا زیادہ معروف و معتبر نہیں؛ لیکن جماعت کی معتبر و معروف شخصیات اسکی کسی تحریر یا تصنیف کی تائید و توثیق کردیں تو بھی اسکی تحریر و تصنیف معتبر تسلیم کیجا ئیگی (اسکی ہمارے پیش نظر متعدد مثالیں بریلوی کتب سے ہی موجود ہیں، بطور نمونہ ایک مثال ملاحظہ فرمائیں! حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نور اللہ مرقدہ کی تصنیف لطیف براہین قاطعہ کی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے تائید و توثیق کردی تو بریلویوں نے اس کتاب کو حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہ کی اپنی کتاب قرار دیدیا)، اس اصول کو مدنظر رکھیں اور سنیں کہ بریلوی تاریخ کے معتبر ترین مناظر مولوی حشمت علی خان کی تائید و توثیق اس کتاب کو حاصل ہے، اور حشمت علی خان کا بریلویوں کے یہاں کیا مقام ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود احمد رضا بریلوی اور ان کے صاحبزادگان حامد رضا و مصطفی رضا بھی اس پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرچکے ہیں۔

چنانچہ عطاء الحشمت حشمتی لکھتے ہیں کہ:

”حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو خلافت و شرف بیعت امام وقت مجدد ماۃ حاضرہ اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ سے حاصل ہے اور انہیں کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے، زمانہ طالبعلمی

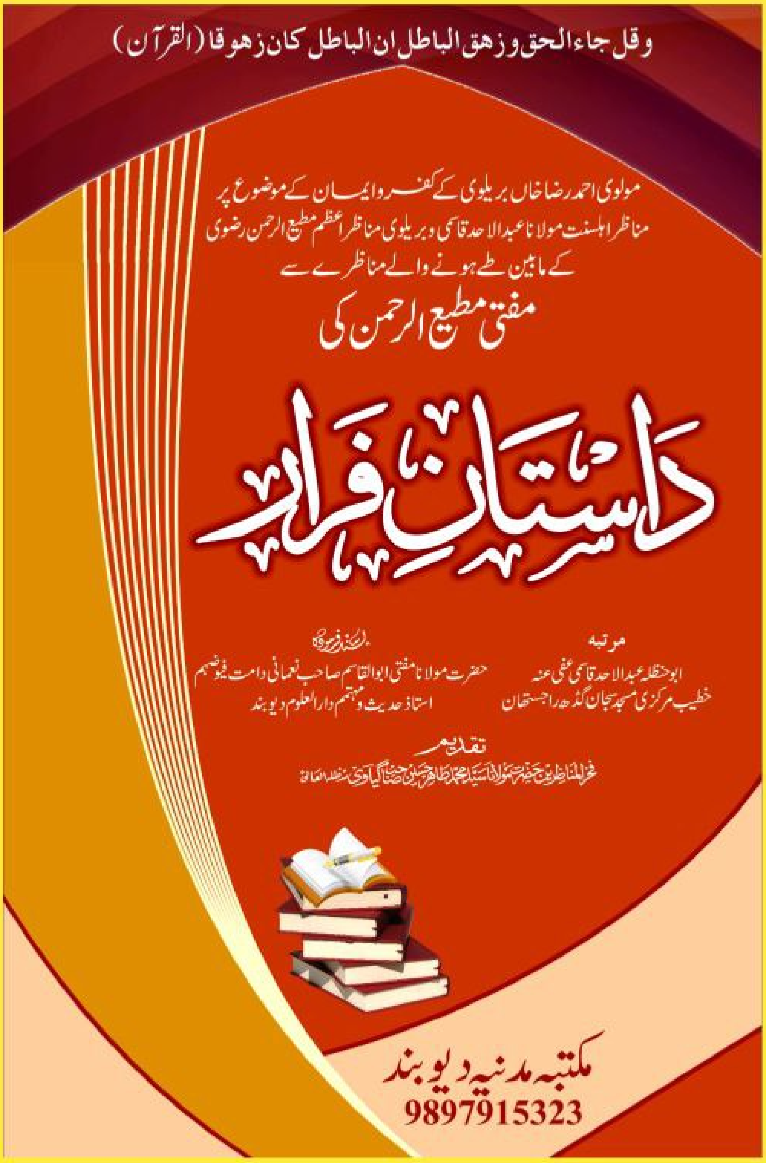

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا (القرآن)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے کفر و ایمان کے موضوع پر
مناظر اہلسنت مولانا عبدالاحد قاسمی و بریلوی مناظر اعظم مطیع الرحمن رضوی
کے مابین طے ہونے والے مناظرے سے
مفتی مطیع الرحمن کی

داستانِ فرار

مرتبہ
ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی عفی عنہ
خطیب مرکزی مسجد سجان گڈھ راجستھان

پسندفرمودہ
حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت فیوضہم
استاذ حدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند

تقدیم
فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی

مکتبہ مدنیہ دیوبند
9897915323

Anwarate Safdar Ameen okadvi pg 119

Jab Aap unse pehle Sawalat karenge to unko apni safayi Deni padegi wo safayi Dene me lag jayenge bilaakhir tumhari Jaan chhut jayegi

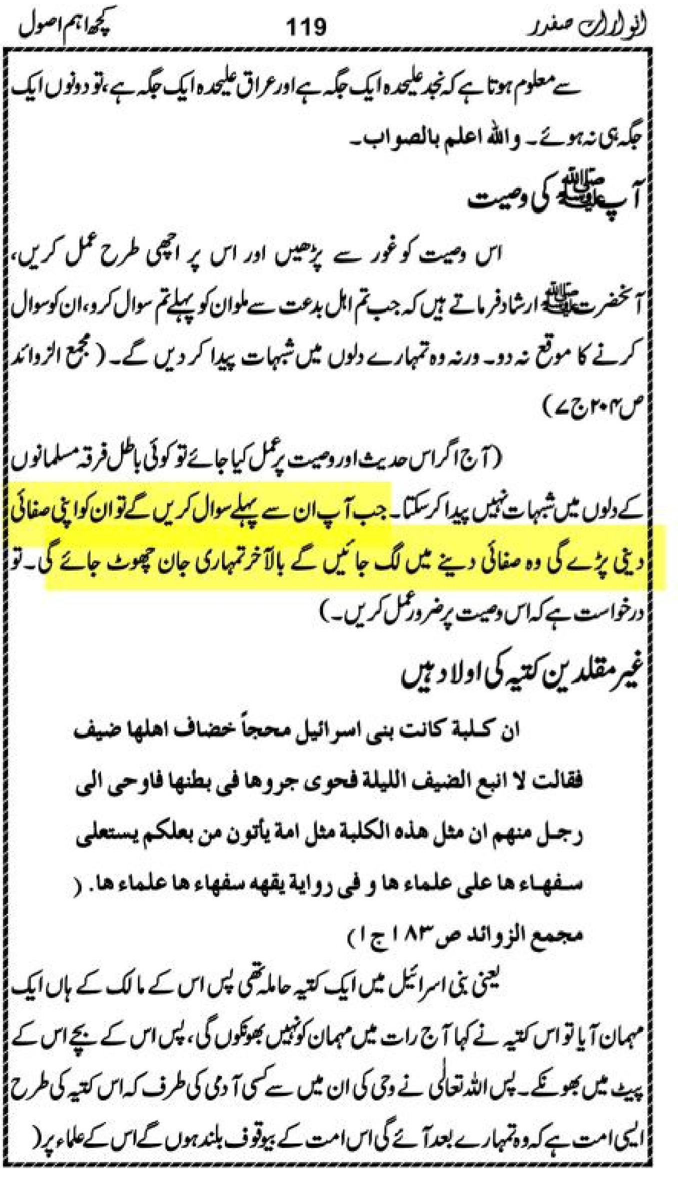

سے معلوم ہوتا ہے کہ نجد علیحدہ ایک جگہ ہے اور عراق علیحدہ ایک جگہ ہے، تو دونوں ایک جگہ ہی نہ ہوئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آپ ﷺ کی وصیت

اس وصیت کو غور سے پڑھیں اور اس پر اچھی طرح عمل کریں، آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم اہل بدعت سے ملو ان کو پہلے تم سوال کرو، ان کو سوال کرنے کا موقع نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے دلوں میں شبہات پیدا کر دیں گے۔ (مجمع الزوائد ص۲۰۴ ج۷)

(آج اگر اس حدیث اور وصیت پر عمل کیا جائے تو کوئی باطل فرقہ مسلمانوں کے دلوں میں شبہات نہیں پیدا کر سکتا۔ جب آپ ان سے پہلے سوال کریں گے تو ان کو اپنی صفائی دینی پڑے گی وہ صفائی دینے میں لگ جائیں گے بالآخر تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔ تو درخواست ہے کہ اس وصیت پر ضرور عمل کریں۔)

غیر مقلدین کتیہ کی اولاد ہیں

ان کلبة كانت بنی اسرائيل محجاً خضاف اهلها ضيف فقالت لا انبح الضيف الليلة فحوى جروها فی بطنها فاوحى الى رجل منهم ان مثل هذه الكلبة مثل امة يأتون من بعلكم يستعلى سفهاء ها على علماء ها و فی رواية يقهه سفهاء ها علماء ها. (مجمع الزوائد ص ۱۸۳ ج ۱)

یعنی بنی اسرائیل میں ایک کتیہ حاملہ تھی پس اس کے مالک کے ہاں ایک مہمان آیا تو اس کتیہ نے کہا آج رات میں مہمان کو نہیں بھونکوں گی، پس اس کے بچے اس کے پیٹ میں بھونکے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی کی ان میں سے کسی آدمی کی طرف کہ اس کتیہ کی طرح ایسی امت ہے کہ وہ تمہارے بعد آئے گی اس امت کے بیوقوف بلند ہوں گے اس کے علماء پر (

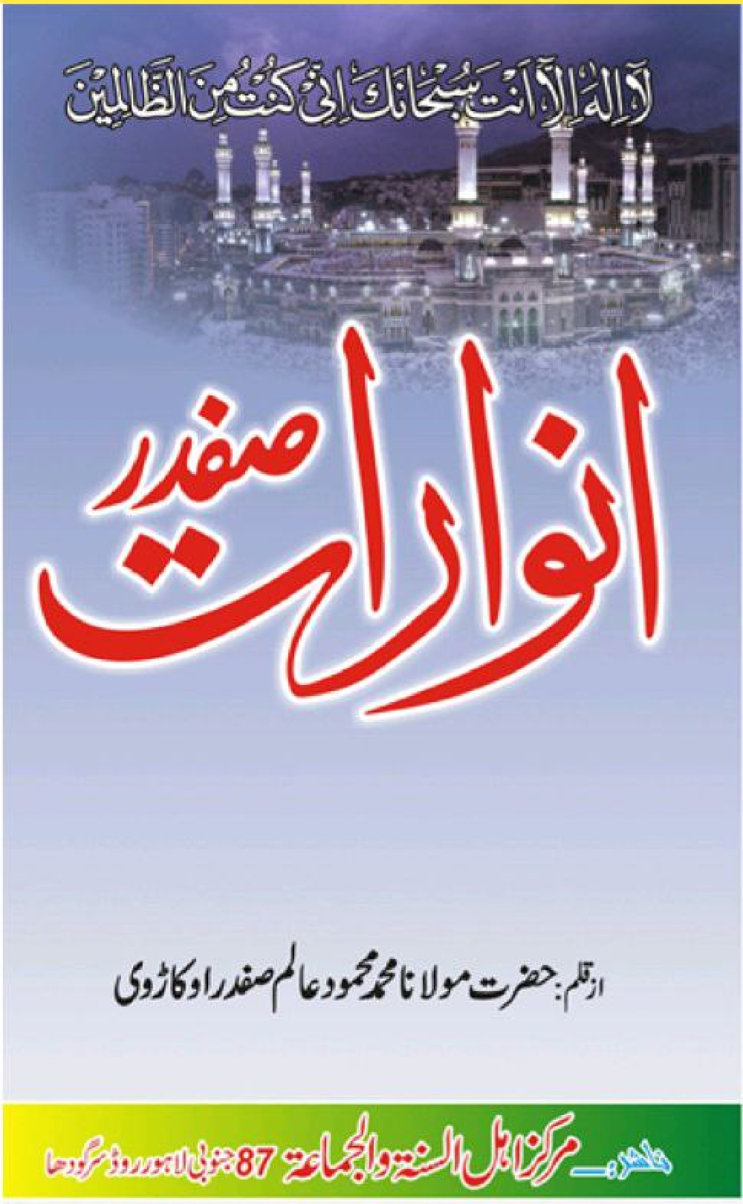

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

انوارات صفدر

از قلم: حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

ناشر:۔ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

Malfoozat Faqeehul ummat 2/298,299

Hafız Muhammad taiyeb Saheb ne arz kiya ke Hazrat Barelvi log behes wa mubahesa me uljha dete hain isse bachne ki kya Surat hai farmaya ke wo log sail bante hain or hame mujeeb banate hain - Aap unhen mujeeb bana dijiye phir dekhiye wo Aise uljhenge ke nikalna mushkil hoga

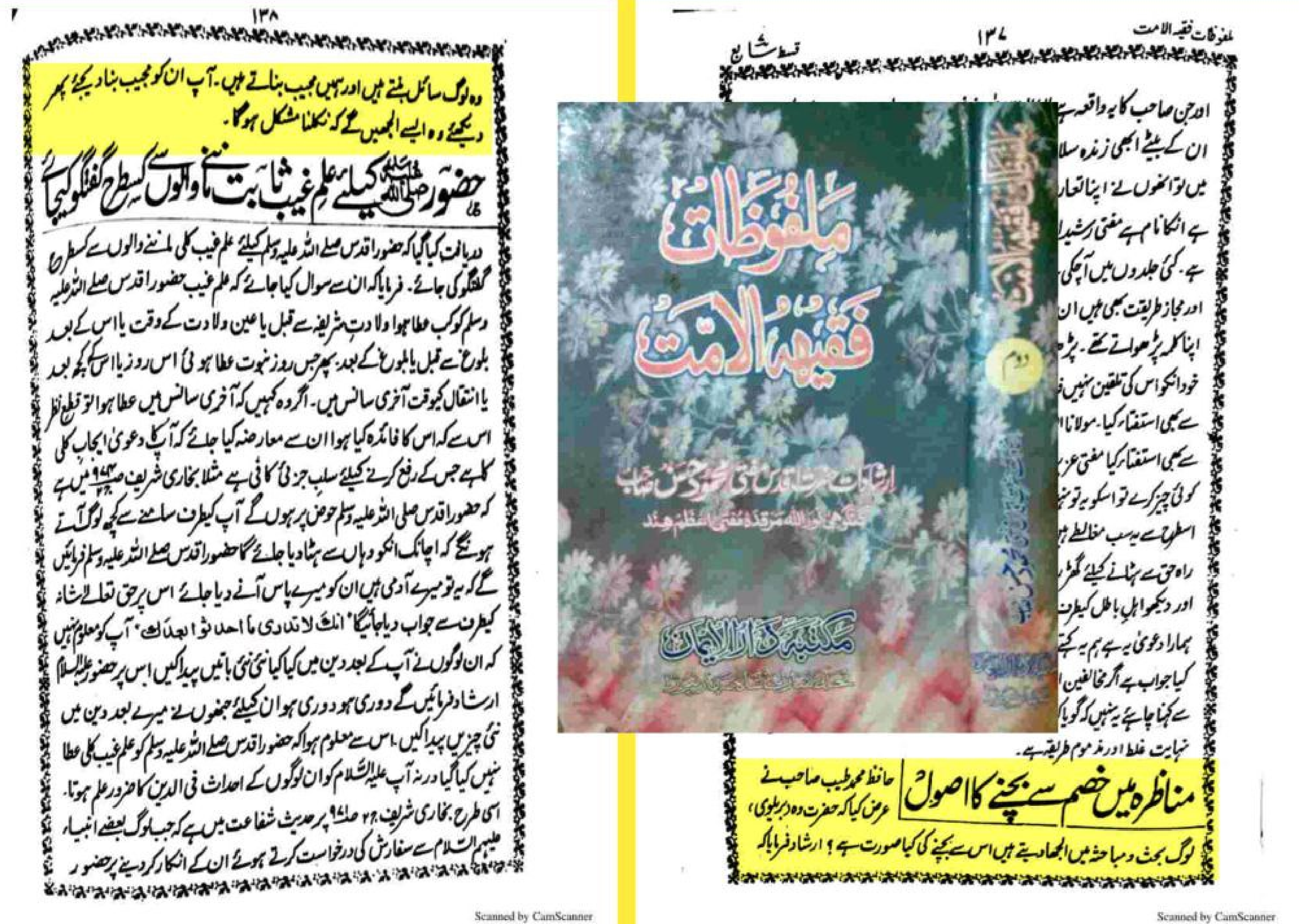
ملفوظات
فقیہ الامت
دوم
ارشادات حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب
گنگوہی نور اللہ مرقدہ مفتی اعظم ہند

اور حسن صاحب کا یہ واقعہ ہے
ان کے بیٹے ابھی زندہ سلا
میں تو انھوں نے اپنا تعار
ہے انکا نام ہے مفتی رشید
ہے۔ کئی جلدوں میں آپکی
اور مجاز طریقت بھی ہیں ان
اپنا گھر پڑھواتے تھے۔ بڑ
خود انکو اس کی تلقین نہیں
سے بھی استفسار کیا۔ مولانا ا
سے بھی استفسار کیا مفتی عز
کوئی چیز کرے تو اسکو یہ تو
اسطرح سے یہ سب مغالطے
راہ حق سے ہٹانے کیلئے گھڑ
اور دیکھو اہل باطل کیطرف
ہمارا دعویٰ یہ ہے ہم یہ کہتے
کیا جواب ہے اگر مخالفین
سے کہنا چاہئے یہ نہیں کہ گویا
نہایت غلط اور مذموم طریقہ ہے۔

مناظرہ میں خصم سے بچنے کا اصول

حافظ محمد طیب صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ (بریلوی) لوگ بحث و مباحثہ میں الجھا دیتے ہیں اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ

Scanned by CamScanner

وہ لوگ سائل بنتے ہیں اور ہمیں مجیب بناتے ہیں۔ آپ ان کو مجیب بنا دیجئے پھر دیکھئے وہ ایسے الجھیں گے کہ نکلنا مشکل ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ثابت ماننے والوں سے کسطرح گفتگو کیجائے

دریافت کیا گیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب کلی ماننے والوں سے کسطرح گفتگو کی جائے۔ فرمایا کہ ان سے سوال کیا جائے کہ علم غیب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو کب عطا ہوا ولادت شریفہ سے قبل یا عین ولادت کے وقت یا اس کے بعد بلوغ سے قبل یا بلوغ کے بعد، پھر جس روز نبوت عطا ہوئی اس روز یا اس کے کچھ بعد یا انتقال کیوقت آخری سانس میں۔ اگر وہ کہیں کہ آخری سانس میں عطا ہوا تو قطع نظر اس سے کہ اس کا فائدہ کیا ہوا ان سے معارضہ کیا جائے کہ آپکا دعویٰ ایجاب کلی ہے جس کے رفع کرنے کیلئے سلب جزئی کافی ہے مثلاً بخاری شریف ص۹۷۴ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حوض پر ہوں گے آپ کیطرف سامنے سے کچھ لوگ آتے ہونگے کہ اچانک انکو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ یہ تو میرے آدمی ہیں ان کو میرے پاس آنے دیا جائے اس پر حق تعالےٰ شانہ کیطرف سے جواب دیا جائیگا "انک لا تدری ما احدثوا بعدک" آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی نئی باتیں پیدا کیں اس پر حضور علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے دوری ہو دوری ہو ان کیلئے جنھوں نے میرے بعد دین میں نئی چیزیں پیدا کیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی عطا نہیں کیا گیا ورنہ آپ علیہ السلام کو ان لوگوں کے احداث فی الدین کا ضرور علم ہوتا۔ اسی طرح بخاری شریف ج۲ ص۹۶۷ پر حدیث شفاعت میں ہے کہ جب لوگ بعضے انبیاء علیہم السلام سے سفارش کی درخواست کرتے ہوئے ان کے انکار کر دینے پر حضور

Scanned by CamScanner

Majmua rasail Ameen okadvi jild 3 pg 119

Munazra sirf tehqeeqi dalail ka name hota hai . isiliye tehqeeqi dalail se Aage nahie badhega . ilzami jawab munazre ka hissa nahie hota. isliye ilzami jawab ke bajaye tehqeeqi jawabat hi honge

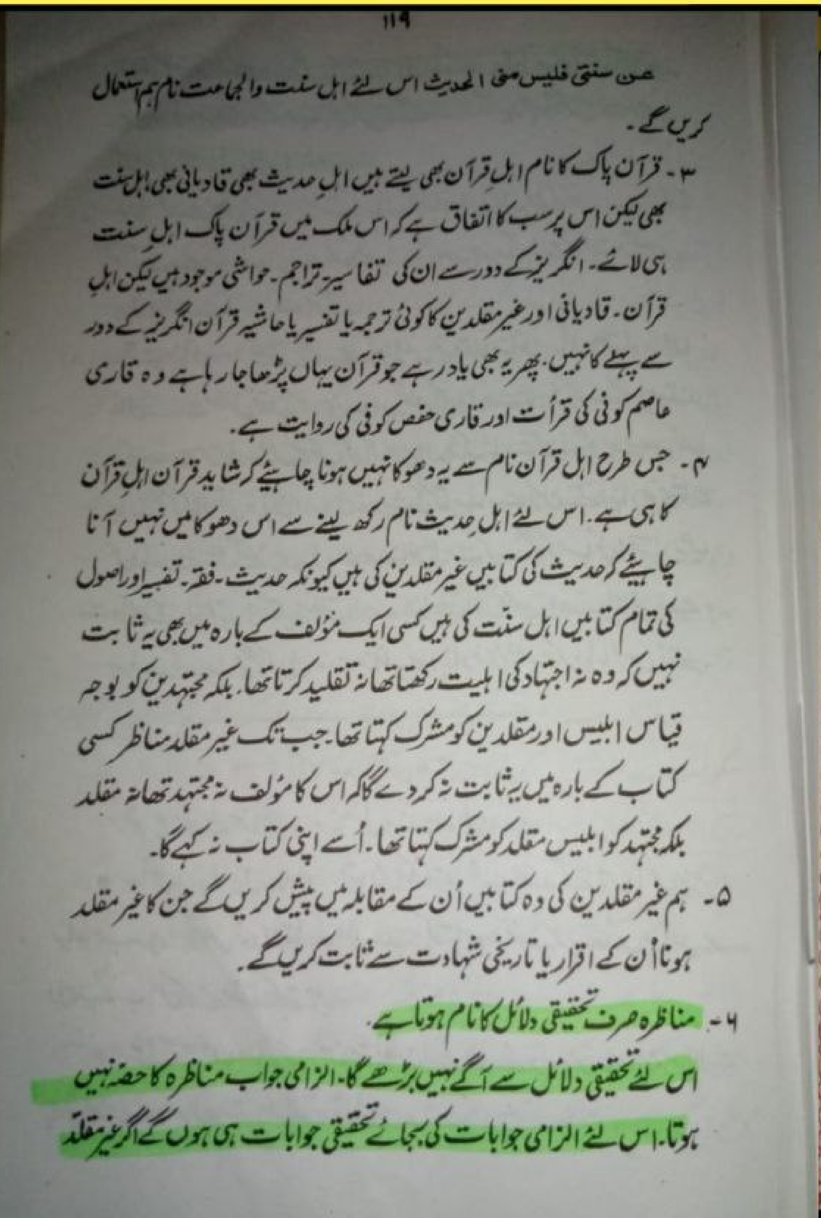

عن سنتی فلیس منی الحدیث اس لئے اہل سنت والجماعت نام ہم استعمال کریں گے۔

۳۔ قرآن پاک کا نام اہلِ قرآن بھی لیتے ہیں اہلِ حدیث بھی قادیانی بھی اہل سنت بھی لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس ملک میں قرآن پاک اہلِ سنت ہی لائے۔ انگریز کے دور سے ان کی تفاسیر۔ تراجم۔ حواشی موجود ہیں لیکن اہلِ قرآن۔ قادیانی اور غیر مقلدین کا کوئی ترجمہ یا تفسیر یا حاشیہ قرآن انگریز کے دور سے پہلے کا نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے جو قرآن یہاں پڑھا جا رہا ہے وہ قاری عاصم کوفی کی قرأت اور قاری حفص کوفی کی روایت ہے۔

۴۔ جس طرح اہل قرآن نام سے یہ دھوکا نہیں ہونا چاہیئے کہ شاید قرآن اہلِ قرآن کا ہی ہے۔ اس لئے اہلِ حدیث نام رکھ لینے سے اس دھوکا میں نہیں آنا چاہیئے کہ حدیث کی کتابیں غیر مقلدین کی ہیں کیونکہ حدیث۔ فقہ۔ تفسیر اور اصول کی تمام کتابیں اہل سنت کی ہیں کسی ایک مؤلف کے بارہ میں بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ نہ اجتہاد کی اہلیت رکھتا تھا نہ تقلید کرتا تھا۔ بلکہ مجتہدین کو بوجہ قیاس ابلیس اور مقلدین کو مشرک کہتا تھا۔ جب تک غیر مقلد مناظر کسی کتاب کے بارہ میں یہ ثابت نہ کر دے گا کہ اس کا مؤلف نہ مجتہد تھا نہ مقلد بلکہ مجتہد کو ابلیس مقلد کو مشرک کہتا تھا۔ اُسے اپنی کتاب نہ کہے گا۔

۵۔ ہم غیر مقلدین کی وہ کتابیں اُن کے مقابلہ میں پیش کریں گے جن کا غیر مقلد ہونا اُن کے اقرار یا تاریخی شہادت سے ثابت کریں گے۔

۶۔ مناظرہ صرف تحقیقی دلائل کا نام ہوتا ہے۔ اس لئے تحقیقی دلائل سے آگے نہیں بڑھے گا۔ الزامی جواب مناظرہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے الزامی جوابات کی بجائے تحقیقی جوابات ہی ہوں گے اگر غیر مقلد

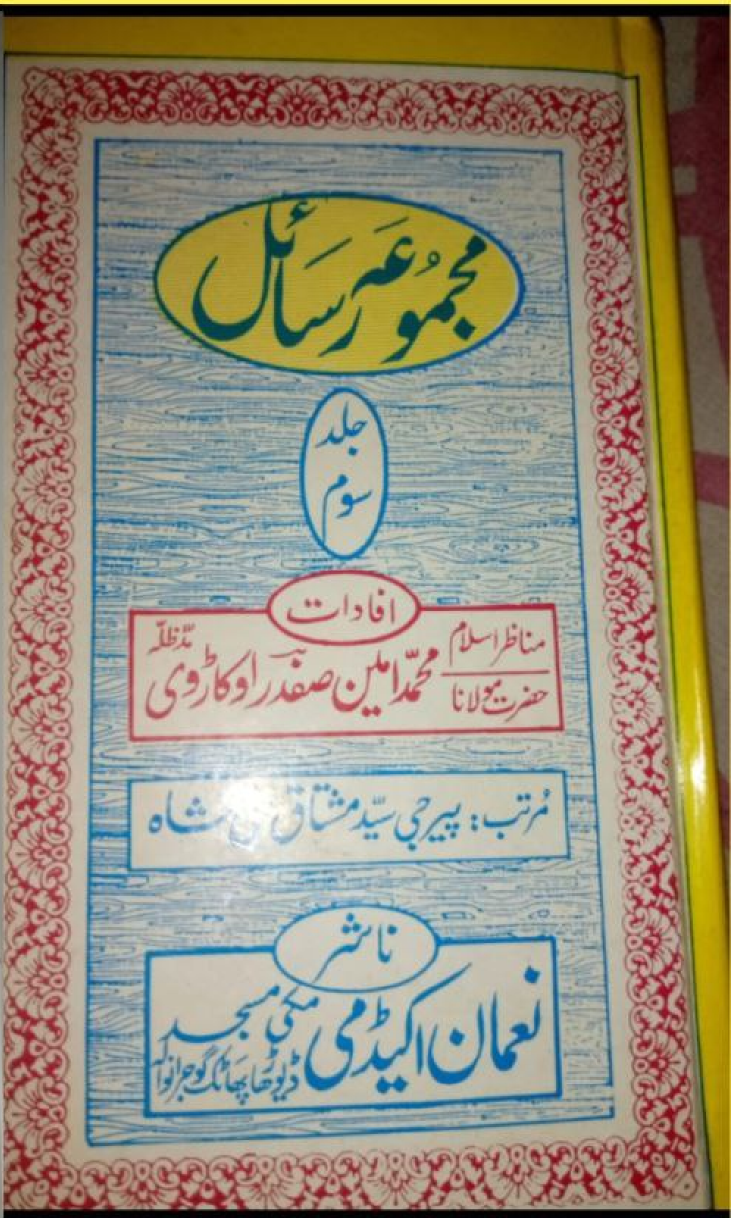

مجموعہ رسائل

جلد
سوم

افادات
مناظر اسلام
حضرت مولانا
محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ

مُرتب: پیرجی سید مشتاق علی شاہ

ناشر
نعمان اکیڈمی
مکی مسجد
ڈبو ڈھا پھاٹک گوجرانوالہ

Tajalliyate safdar Ameen okadvi 2/231

Munazra is baat par hoga ke wo Qur'an hadees se sabit karenge ke Allah , Rasool sallallahu alaihi wasallam ne fiqa ko manne se mana kiya hai or Ahle sunnat wa Jamat sabit karenge fiqa ko manne ka zikr hai Agar unhone Qur'an hadees se sabit kar diya ke fiqa ko manna mana hai to hum fiqa ko chhod denge

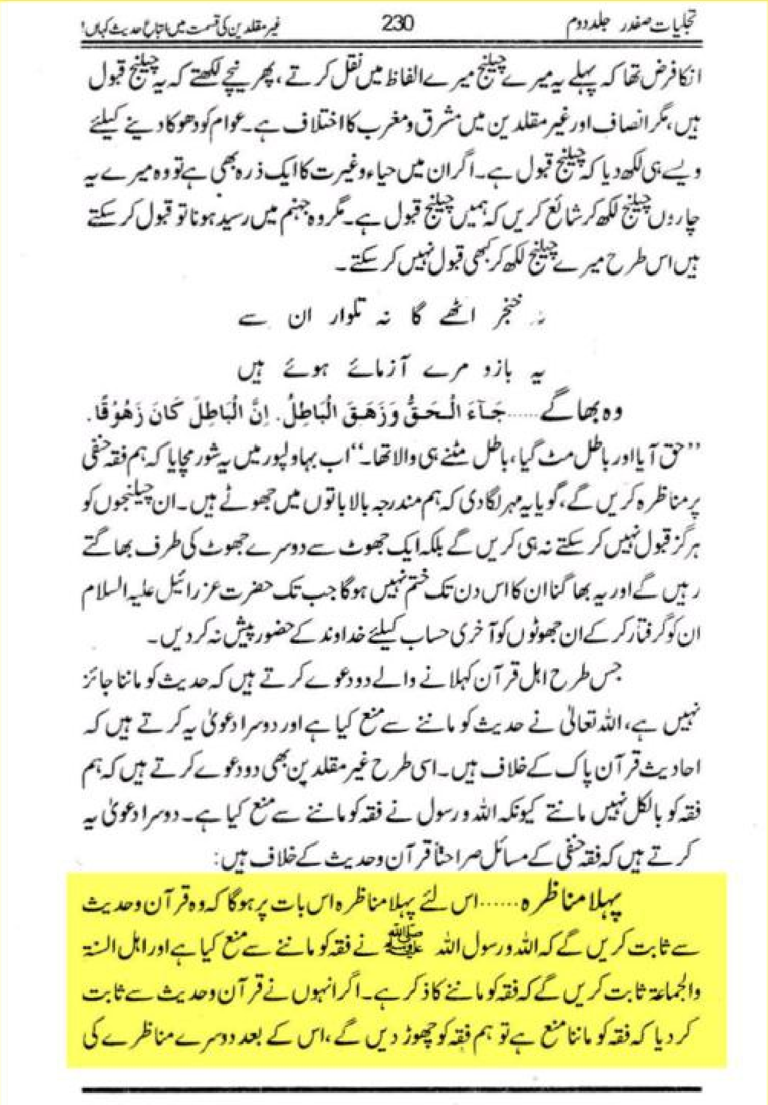

انکا فرض تھا کہ پہلے یہ میرے چیلنج میرے الفاظ میں نقل کرتے، پھر نیچے لکھتے کہ یہ چیلنج قبول ہیں، مگر انصاف اور غیر مقلدین میں مشرق ومغرب کا اختلاف ہے۔ عوام کو دھوکا دینے کیلئے ویسے ہی لکھ دیا کہ چیلنج قبول ہے۔ اگر ان میں حیاء وغیرت کا ایک ذرہ بھی ہے تو وہ میرے یہ چاروں چیلنج لکھ کر شائع کریں کہ ہمیں چیلنج قبول ہے۔ مگر وہ جہنم میں رسید ہونا تو قبول کر سکتے ہیں اس طرح میرے چیلنج لکھ کر کبھی قبول نہیں کر سکتے۔

؎ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

وہ بھاگے...... جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. ''حق آیا اور باطل مٹ گیا، باطل مٹنے ہی والا تھا۔'' اب بہاولپور میں یہ شور مچایا کہ ہم فقہ حنفی پر مناظرہ کریں گے، گویا یہ مہر لگادی کہ ہم مندرجہ بالا باتوں میں جھوٹے ہیں۔ ان چیلنجوں کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے نہ ہی کریں گے بلکہ ایک جھوٹ سے دوسرے جھوٹ کی طرف بھاگتے رہیں گے اور یہ بھاگنا ان کا اس دن تک ختم نہیں ہوگا جب تک حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کو گرفتار کر کے ان جھوٹوں کو آخری حساب کیلئے خداوند کے حضور پیش نہ کردیں۔

جس طرح اہل قرآن کہلانے والے دو دعوے کرتے ہیں کہ حدیث کو ماننا جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے حدیث کو ماننے سے منع کیا ہے اور دوسرا دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ احادیث قرآن پاک کے خلاف ہیں۔ اسی طرح غیر مقلدین بھی دو دعوے کرتے ہیں کہ ہم فقہ کو بالکل نہیں مانتے کیونکہ اللہ ورسول نے فقہ کو ماننے سے منع کیا ہے۔ دوسرا دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ فقہ حنفی کے مسائل صراحتاً قرآن وحدیث کے خلاف ہیں:

پہلا مناظرہ...... اس لئے پہلا مناظرہ اس بات پر ہوگا کہ وہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں گے کہ اللہ ورسول اللہ ﷺ نے فقہ کو ماننے سے منع کیا ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ ثابت کریں گے کہ فقہ کو ماننے کا ذکر ہے۔ اگر انہوں نے قرآن وحدیث سے ثابت کردیا کہ فقہ کو ماننا منع ہے تو ہم فقہ کو چھوڑ دیں گے، اس کے بعد دوسرے مناظرے کی

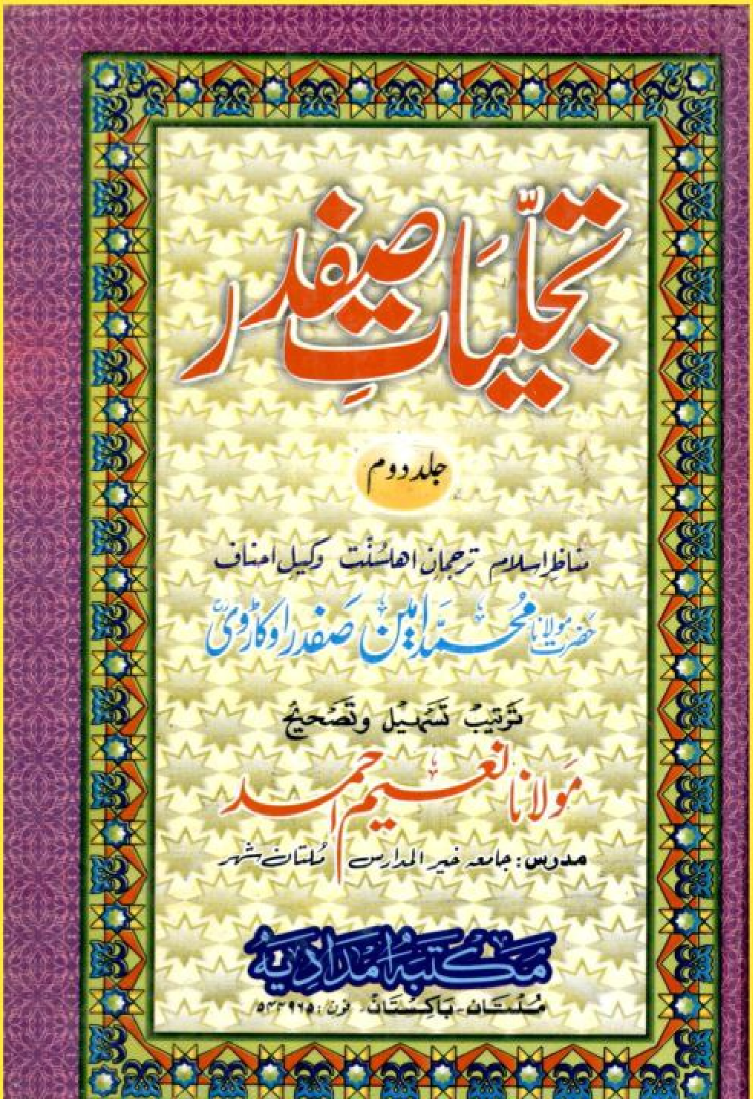

تجلیاتِ صفدر

جلد دوم

مناظر اسلام ترجمان اہلسنّت وکیل احناف
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

ترتیب تسہیل وتصحیح
مولانا نعیم احمد
مدرس: جامعہ خیر المدارس ملتان شہر

مکتبہ امدادیہ
ملتان۔ پاکستان۔ فون: ٥٤٣٩٦٥

لاہوری قادیانیوں کے کافر ہونے کی وجہ

مجموعہ رسائل چاندپوری ۱۰/۲۵۳

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نا مان کر صرف اپنا پیشوا ماننے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو گستاخِ رسول اور کافر نہ ماننے کی وجہ سے تمام لاہوری قادیانی کافر اور مرتد ثابت ہوتے ہیں..

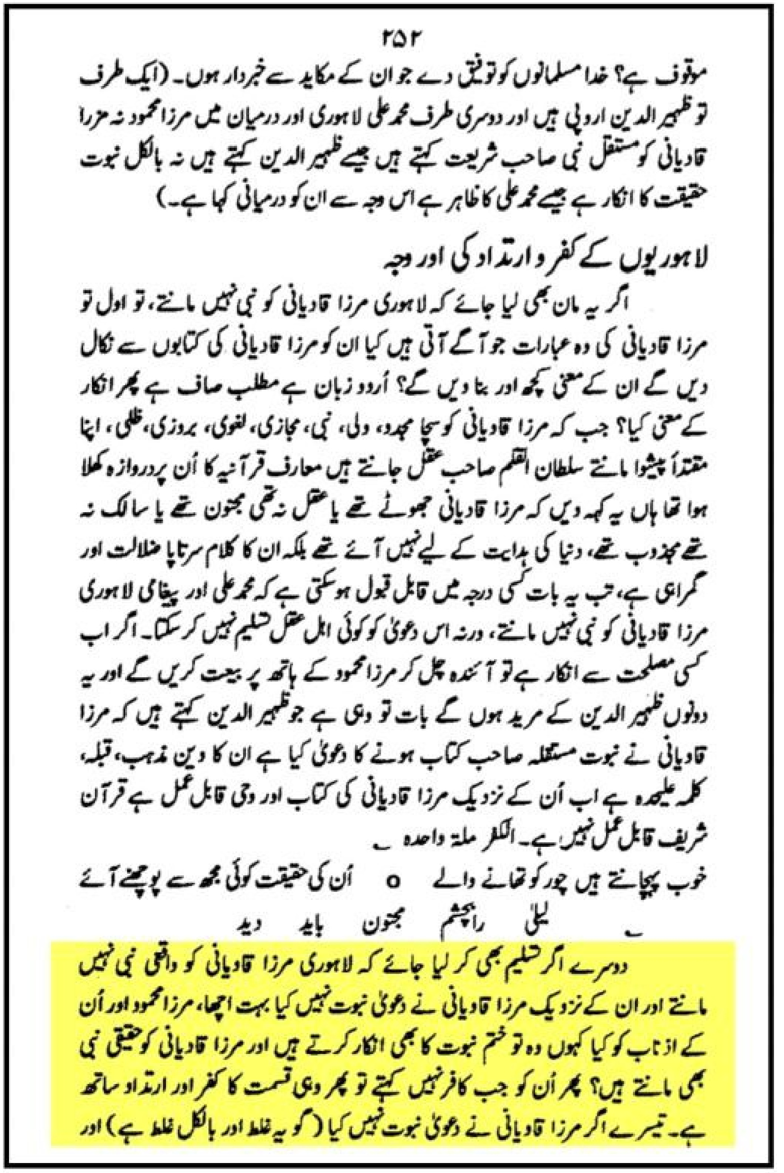

موقوف ہے؟ خدا مسلمانوں کو توفیق دے جو ان کے مکاید سے خبردار ہوں۔ (ایک طرف تو ظہیر الدین اروپی ہیں اور دوسری طرف محمد علی لاہوری اور درمیان میں مرزا محمود نہ مرزا قادیانی کو مستقل نبی صاحب شریعت کہتے ہیں جیسے ظہیر الدین کہتے ہیں نہ بالکل نبوت حقیقت کا انکار ہے جیسے محمد علی کا ظاہر ہے اس وجہ سے ان کو درمیانی کہا ہے۔)

لاہوریوں کے کفر و ارتداد کی اور وجہ

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، تو اول تو مرزا قادیانی کی وہ عبارات جو آگے آتی ہیں کیا ان کو مرزا قادیانی کی کتابوں سے نکال دیں گے ان کے معنی کچھ اور بتا دیں گے؟ اُردو زبان ہے مطلب صاف ہے پھر انکار کے معنی کیا؟ جب کہ مرزا قادیانی کو سچا مجدد، ولی، نبی، مجازی، لغوی، بروزی، ظلی، اپنا مقتدأ پیشوا مانتے سلطان القلم صاحب عقل جانتے ہیں معارف قرآنیہ کا اُن پر دروازہ کھلا ہوا تھا ہاں یہ کہہ دیں کہ مرزا قادیانی جھوٹے تھے یا عقل نہ تھی مجنون تھے یا سالک نہ تھے مجذوب تھے، دنیا کی ہدایت کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ان کا کلام سرتاپا ضلالت اور گمراہی ہے، تب یہ بات کسی درجہ میں قابل قبول ہوسکتی ہے کہ محمد علی اور پیغامی لاہوری مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، ورنہ اس دعویٰ کو کوئی اہل عقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر اب کسی مصلحت سے انکار ہے تو آئندہ چل کر مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور یہ دونوں ظہیر الدین کے مرید ہوں گے بات تو وہی ہے جو ظہیر الدین کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت مستقلہ صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان کا دین مذہب، قبلہ، کلمہ علیحدہ ہے اب اُن کے نزدیک مرزا قادیانی کی کتاب اور وحی قابل عمل ہے قرآن شریف قابل عمل نہیں ہے۔ الکفر ملۃ واحدہ ۔

خوب پہچانتے ہیں چور کو تھانے والے ٥ اُن کی حقیقت کوئی مجھ سے پوچھنے آئے
لیلیٰ راچشم مجنون باید دید

دوسرے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادیانی کو واقعی نبی نہیں مانتے اور ان کے نزدیک مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا بہت اچھا، مرزا محمود اور اُن کے اذناب کو کیا کہوں وہ تو ختم نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کو حقیقی نبی بھی مانتے ہیں؟ پھر اُن کو جب کافر نہیں کہتے تو پھر وہی قسمت کا کفر اور ارتداد ساتھ ہے۔ تیسرے اگر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا (گو یہ غلط اور بالکل غلط ہے) اور

تم بھی اُن کو نبی نہیں مانتے، مگر مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں تو دی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعویٰ تو کیا ہے، قطعیات قرآنی کا انکار تو کیا ہے، تو پھر اب کیا مرزا قادیانی کافر اور مرتد نہ ہوں گے؟ ضرور ہوں گے اور ان کو جب تم کافر مرتد نہیں کہتے تو خود کافر اور مرتد ہو گے۔ لاہوری قادیانیوں میں سخت خطرناک فرقہ اور کفر کے ساتھ منافق بھی ہے۔

جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے

یہ دوسری بات ہے جس کے لیے ان اوراق کی ضرورت ہوئی بہت سے لوگ

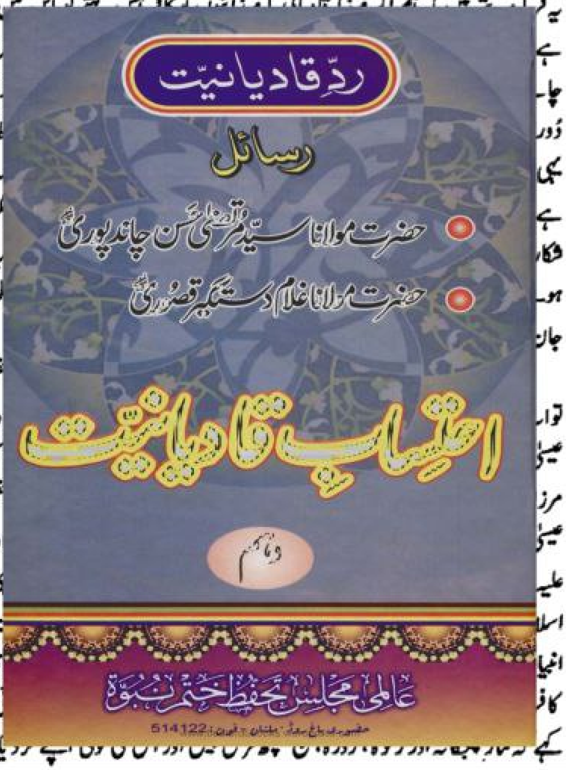
ردِّ قادیانیت
رسائل
حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ
احتساب قادیانیت
دہم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
514122

Deobandiyo ki daleel:MANA KAHA HAI

(Fazle khudawandi Umair Qasmi deobandi | Pg | 287)

--shabe juma ka ijtema nabi ﷺ ne mana nahie kiya--

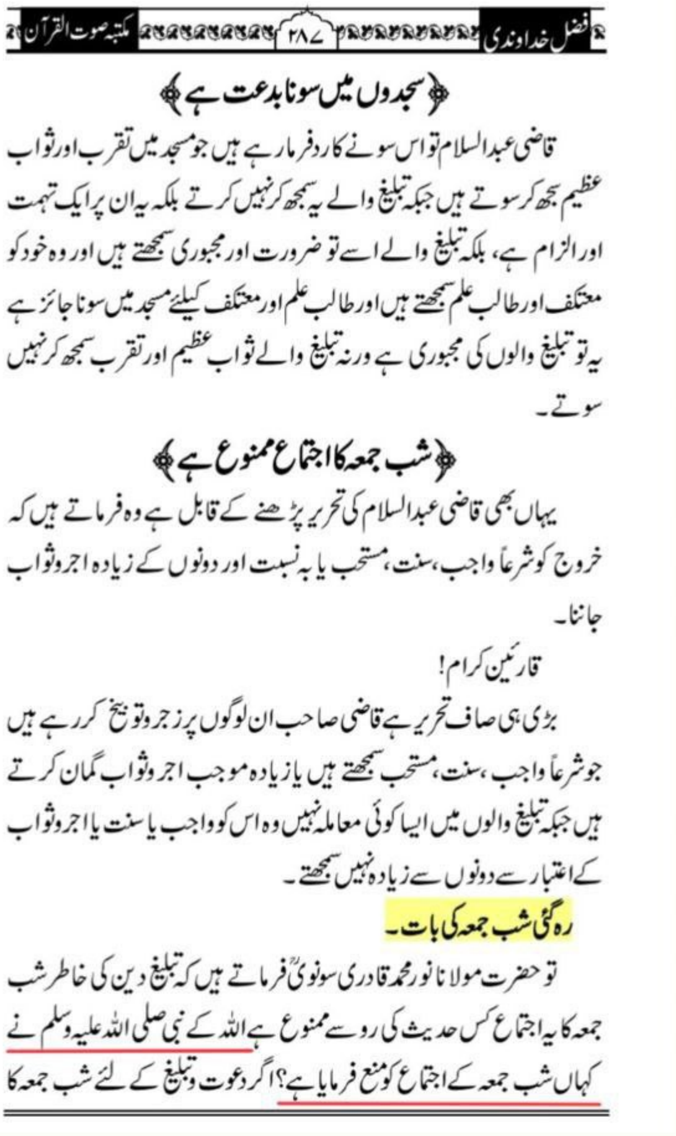

فضل خداوندی ۲۸۷ مکتبہ صوت القرآن

سجدوں میں سونا بدعت ہے

قاضی عبدالسلام تو اس سونے کا رد فرما رہے ہیں جو مسجد میں تقرب اور ثواب عظیم سمجھ کر سوتے ہیں جبکہ تبلیغ والے یہ سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ یہ ان پر ایک تہمت اور الزام ہے، بلکہ تبلیغ والے اسے تو ضرورت اور مجبوری سمجھتے ہیں اور وہ خود کو معتکف اور طالب علم سمجھتے ہیں اور طالب علم اور معتکف کیلئے مسجد میں سونا جائز ہے یہ تو تبلیغ والوں کی مجبوری ہے ورنہ تبلیغ والے ثواب عظیم اور تقرب سمجھ کر نہیں سوتے۔

شب جمعہ کا اجتماع ممنوع ہے

یہاں بھی قاضی عبدالسلام کی تحریر پڑھنے کے قابل ہے وہ فرماتے ہیں کہ خروج کو شرعاً واجب، سنت، مستحب یا بہ نسبت اور دونوں کے زیادہ اجر وثواب جاننا۔

قارئین کرام!

بڑی ہی صاف تحریر ہے قاضی صاحب ان لوگوں پر زجر وتوبیخ کر رہے ہیں جو شرعاً واجب، سنت، مستحب سمجھتے ہیں یا زیادہ موجب اجر وثواب گمان کرتے ہیں جبکہ تبلیغ والوں میں ایسا کوئی معاملہ نہیں وہ اس کو واجب یا سنت یا اجر وثواب کے اعتبار سے دونوں سے زیادہ نہیں سمجھتے۔

رہ گئی شب جمعہ کی بات۔

تو حضرت مولانا نور محمد قادری سونویؒ فرماتے ہیں کہ تبلیغ دین کی خاطر شب جمعہ کا یہ اجتماع کس حدیث کی رو سے ممنوع ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں شب جمعہ کے اجتماع کو منع فرمایا ہے؟ اگر دعوت وتبلیغ کے لئے شب جمعہ کا

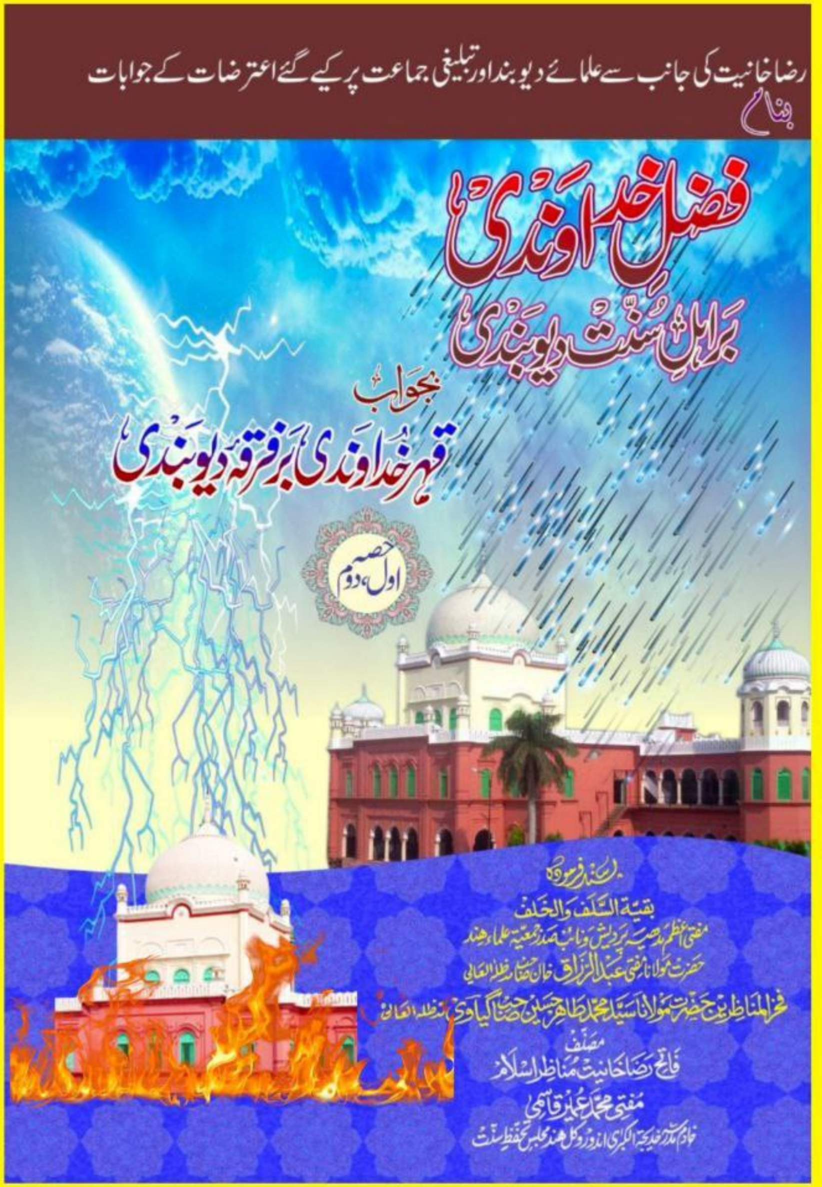

رضاخانیت کی جانب سے علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات

بنام

فضلِ خداوندی

بر اہلِ سنت دیوبندی

بجواب

قہرِ خداوندی بر فرقۂ دیوبندی

حصہ اول، دوم

پسند فرمودہ

بقیۃ السلف والخلف

مفتی اعظم مدھیہ پردیش ونائب صدر جمعیۃ علماء ھند

حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق خان صاحب مدظلہ العالی

فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی

مصنف

فاتح رضاخانیت مناظر اسلام

مفتی محمد عمیر قاسمی

خادم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ اندور وکل ھند مجلس تحفظ سنت

اعلیٰ حضرت پر علمائے دیوبند کی تکفیر "فرض" تھی

مجموعہ رسائل چاندپوری ۲۵۹/۱۰

کیوں کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے

دیوبندی مرتضیٰ حسن دربھنگی لکھتا ہے اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ اُنھوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر اُن علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ اُن کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے

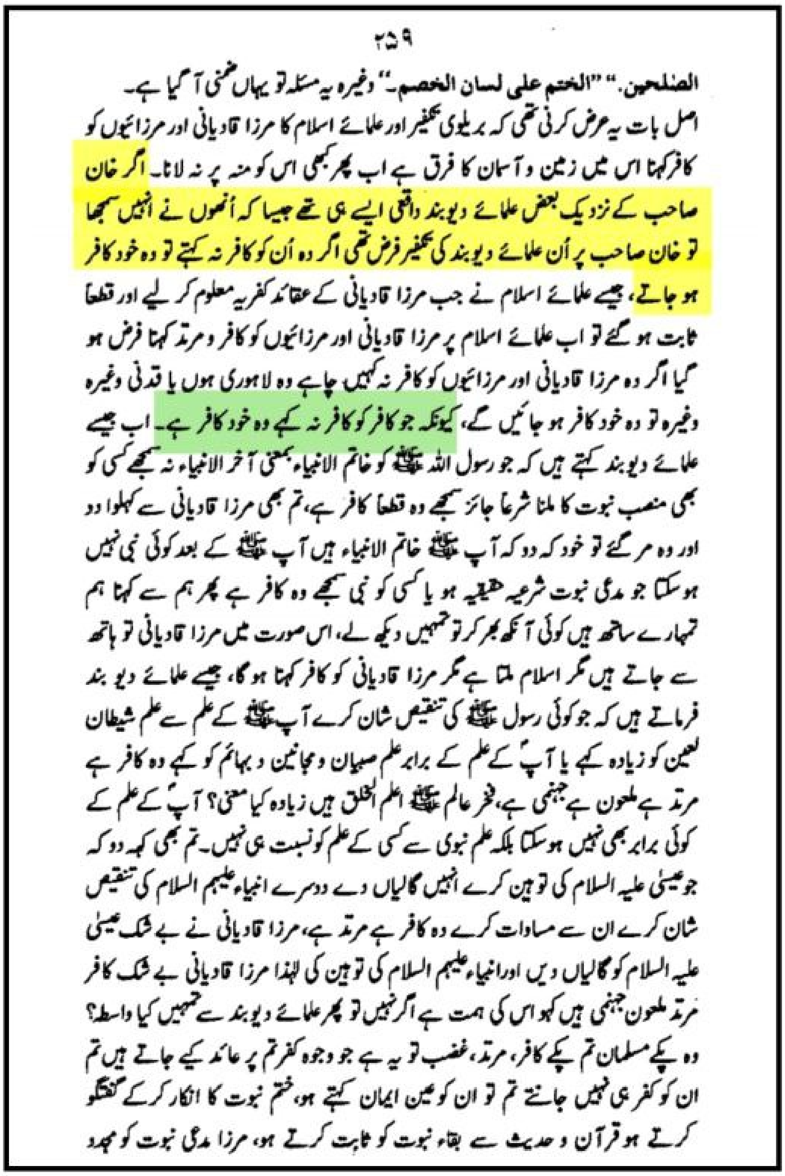

۲۵۹

الصلحین۔ "الختم علی لسان الخصم۔" وغیرہ یہ مسئلہ تو یہاں ضمنی آ گیا ہے۔

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمائے اسلام کا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے اب پھر بھی اس کو منہ پر نہ لانا۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ اُنھوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر اُن علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ اُن کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اب جیسے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء نہ سمجھے کسی کو بھی منصب نبوت کا ملنا شرعاً جائز سمجھے وہ قطعاً کافر ہے، تم بھی مرزا قادیانی سے کہلوا دو اور وہ مر گئے تو خود کہہ دو کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو مدعی نبوت شرعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی سمجھے وہ کافر ہے پھر ہم سے کہنا ہم تمہارے ساتھ ہیں کوئی آنکھ بھر کر تو تمہیں دیکھ لے، اس صورت میں مرزا قادیانی تو ہاتھ سے جاتے ہیں مگر اسلام ملتا ہے مگر مرزا قادیانی کو کافر کہنا ہو گا، جیسے علمائے دیو بند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول ﷺ کی تنقیص شان کرے آپ ﷺ کے علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپؐ کے علم کے برابر علم صبیان و مجانین و بہائم کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے، فخر عالم ﷺ اعلم الخلق ہیں زیادہ کیا معنی؟ آپؐ کے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں۔ تم بھی کہہ دو کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے انہیں گالیاں دے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تنقیص شان کرے ان سے مساوات کرے وہ کافر ہے مرتد ہے، مرزا قادیانی نے بے شک عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کی لہٰذا مرزا قادیانی بے شک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کہو اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند سے تمہیں کیا واسطہ؟ وہ پکے مسلمان تم پکے کافر، مرتد، غضب تو یہ ہے جو وجوہ کفر تم پر عائد کیے جاتے ہیں تم ان کو کفر ہی نہیں جانتے تم تو ان کو عین ایمان کہتے ہو، ختم نبوت کا انکار کر کے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے بقاء نبوت کو ثابت کرتے ہو، مرزا مدعی نبوت کو مجدد

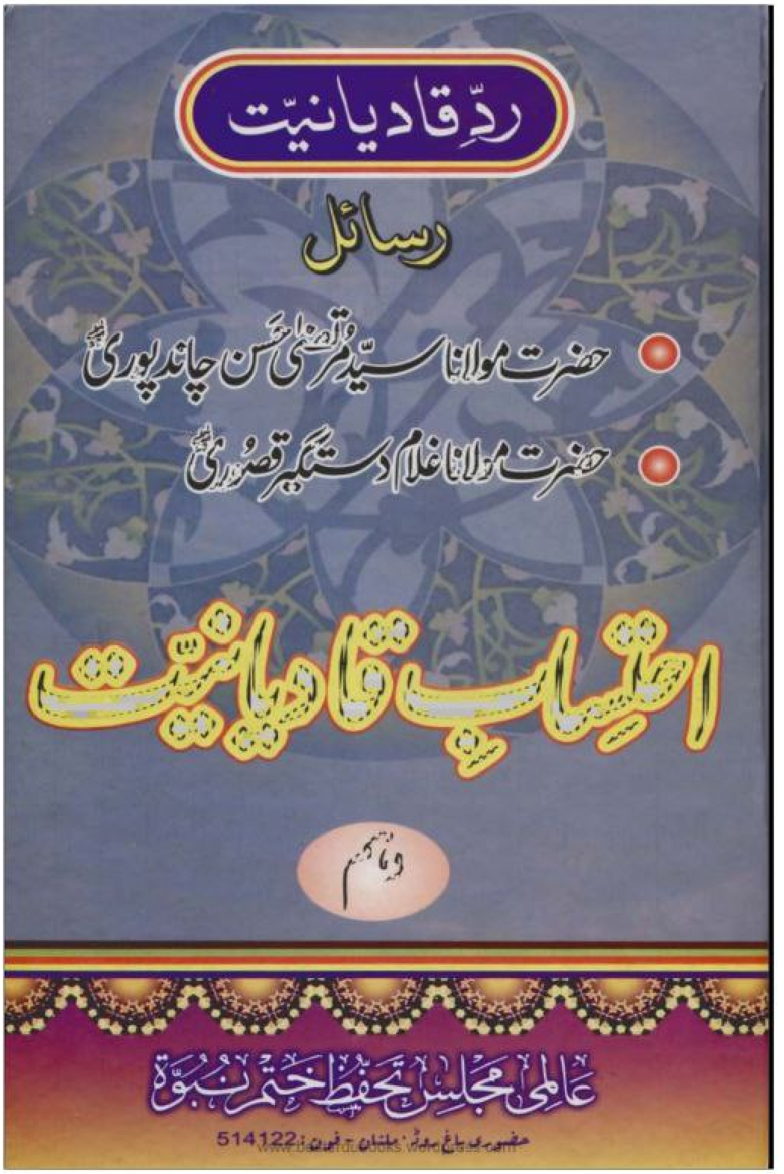
ردِّ قادیانیت
رسائل
حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ
احتساب قادیانیت
دوم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 514122

Aqeeda Qayim karne ke liye daleel Qat'i ki zaroorat hai or nafi ke liye sirf Adme daleel Suboot kafi hai

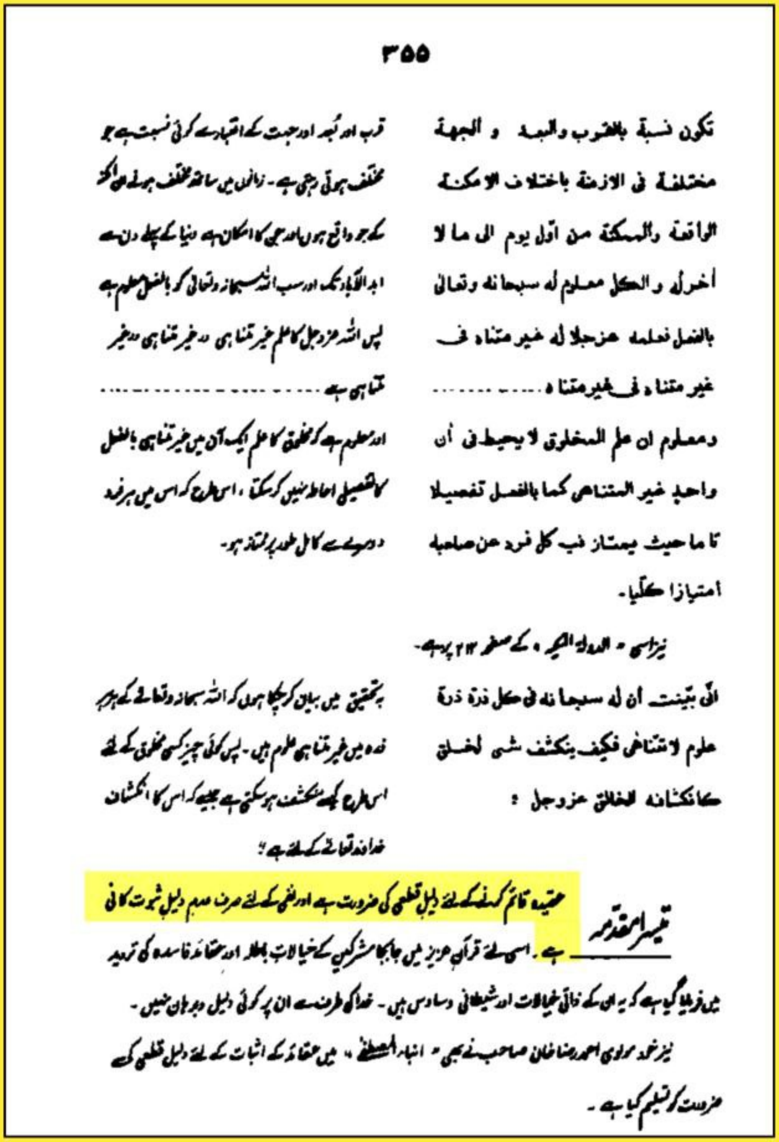

تکون نسبة بالقرب والبعد والجهة مختلفة فی الازمنة باختلاف الامکنة الواقعة والممکنة من اوّل یوم الی ما لا آخر له والکل معلوم له سبحانه وتعالی بالفعل فعلمه عزجلاله غیر متناه فی غیر متناه فی غیر متناه ....

قرب اور بُعد اور جہت کے اعتبار سے کوئی نسبت ہے جو مختلف ہوتی رہتی ہے۔ زمانوں میں ساتھ مختلف ہونے امکنہ کے جو واقع ہوں اور جن کا امکان ہے دنیا کے پہلے دن سے ابد الآباد تک اور سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل معلوم ہے پس اللہ عزوجل کا علم غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے ....

ومعلوم ان علم المخلوق لا یحیط فی آن واحد بغیر المتناهی کما بالفعل تفصیلا تا ما حیث یمتاز فیه کل فرد عن صاحبه امتیازا کلیا۔

اور معلوم ہے کہ مخلوق کا علم ایک آن میں غیر متناہی بالفعل کا تفصیلی احاطہ نہیں کرسکتا، اس طرح کہ اس میں ہر فرد دوسرے سے کامل طور پر ممتاز ہو۔

نیز اسی "الدولۃ المکیہ" کے صفحہ ۲۱۳ پر ہے۔

انّی بیّنت ان له سبحانه فی کل ذرة ذرة علوم لا تتناهی فکیف ینکشف شئ لخلق کانکشافه للخالق عزوجل؛

"میں تحقیق میں بیان کرچکا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علوم ہیں۔ پس کوئی چیز کسی مخلوق کے لئے اس طرح کیسے منکشف ہوسکتی ہے جیسے کہ اس کا انکشاف خداوند تعالیٰ کے لئے ہے"

تیسرا مقدمہ

عقیدہ قائم کرنے کے لئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے اور نفی کے لئے صرف عدم دلیل ثبوت کافی ہے۔ اسی لئے قرآنِ عزیز میں جابجا مشرکین کے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کی تردید میں فرمایا گیا ہے کہ یہ ان کے ذاتی خیالات اور شیطانی وساوس ہیں۔ خدا کی طرف سے ان پر کوئی دلیل وبرہان نہیں۔ نیز خود مولوی احمد رضا خان صاحب نے بھی "انباء المصطفیٰ" میں عقائد کے اثبات کے لئے دلیل قطعی کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔

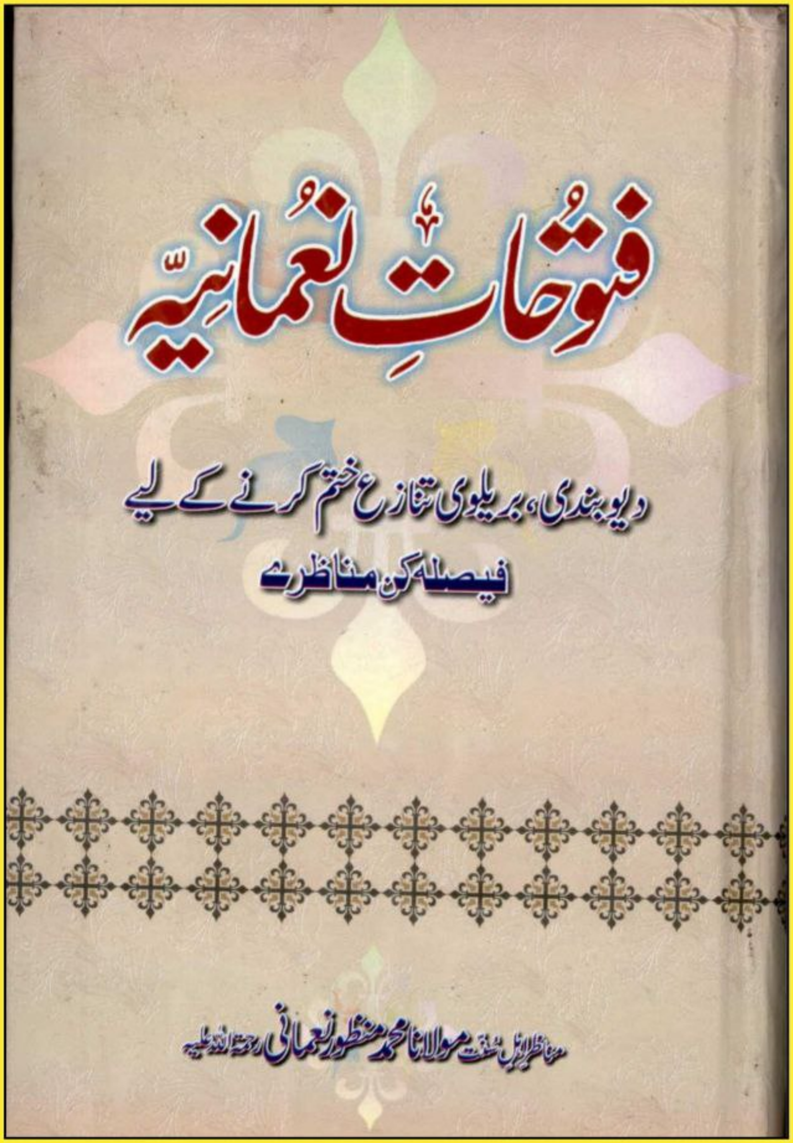

فتوحاتِ نعمانیہ

دیوبندی، بریلوی تنازع ختم کرنے کے لیے
فیصلہ کن مناظرے

مناظر اہل سنت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

Jab hum khud in Aqaid ko kufr or irtedad kehte hain to hum iske motaqid kaise ho sakte hain ❓

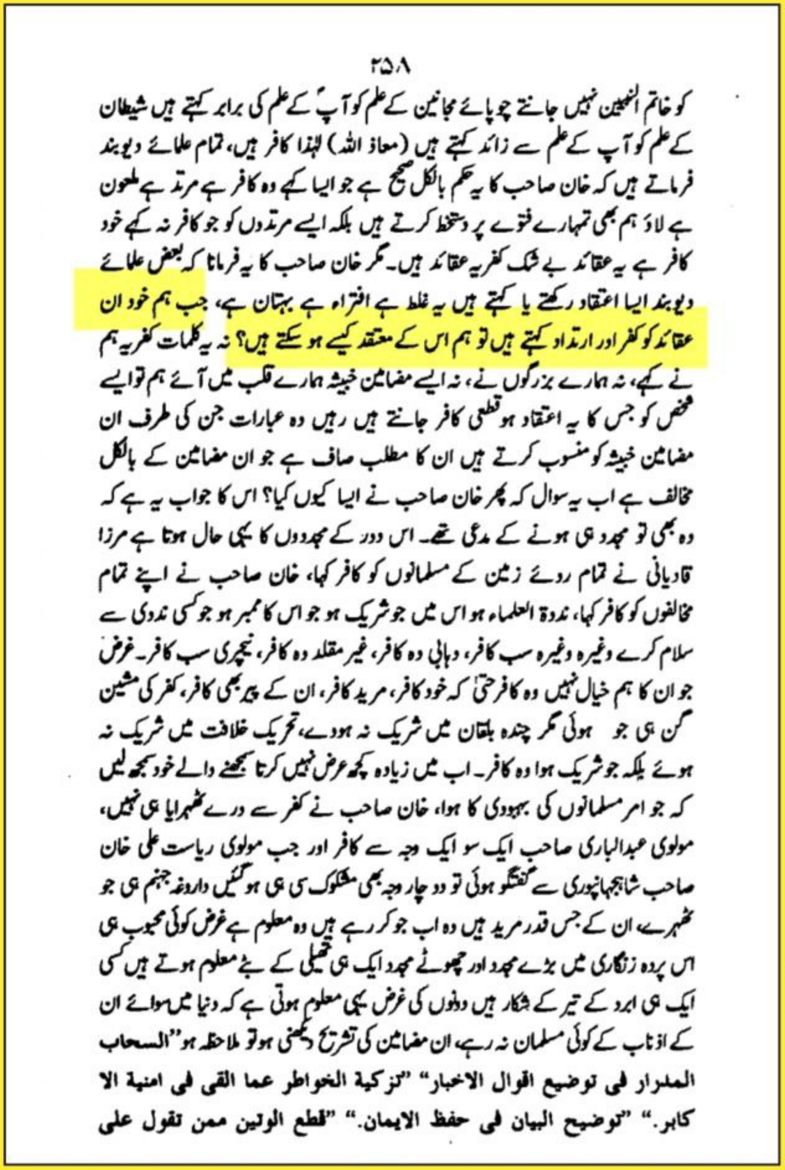

۲۵۸

کو خاتم النبیین نہیں جانتے چوپائے مجانین کے علم کو آپؐ کے علم کی برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ کے علم سے زائد کہتے ہیں (معاذ اللہ) لہٰذا کافر ہیں، تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے یہ عقائد بے شک کفریہ عقائد ہیں۔ مگر خان صاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افتراء ہے بہتان ہے، جب ہم خود ان عقائد کو کفر اور ارتداد کہتے ہیں تو ہم اس کے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں؟ نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے، نہ ہمارے بزرگوں نے، نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جس کا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں رہیں وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں ان کا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف ہے اب یہ سوال کہ پھر خان صاحب نے ایسا کیوں کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تو مجدد ہی ہونے کے مدعی تھے۔ اس دور کے مجددوں کا یہی حال ہوتا ہے مرزا قادیانی نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا، خان صاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا، ندوۃ العلماء ہو اس میں جو شریک ہو جو اس کا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ سب کافر، دہابی وہ کافر، غیر مقلد وہ کافر، نیچری سب کافر۔ غرض جو ان کا ہم خیال نہیں وہ کافر حتیٰ کہ خود کافر، مرید کافر، ان کے پیر بھی کافر، کفر کی مشین گن ہی جو ہوئی مگر چندہ بلقان میں شریک نہ ہووے، تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ جو شریک ہوا وہ کافر۔ اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ جو امر مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا، خان صاحب نے کفر سے ورے ٹھہرایا ہی نہیں، مولوی عبدالباری صاحب ایک سو ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی ریاست علی خان صاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار وجہ بھی مشکوک سی ہی ہو گئیں داروغہ جہنم ہی جو ٹھہرے، ان کے جس قدر مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں وہ معلوم ہے غرض کوئی محجوب ہی اس پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد ایک ہی تھیلی کے بٹے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں سوائے ان کے اذناب کے کوئی مسلمان نہ رہے، ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو "السحاب المدرار فی توضیع اقوال الاخبار" "تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ الا کابر۔" "توضیح البیان فی حفظ الایمان۔" "قطع الوتین ممن تقول علی

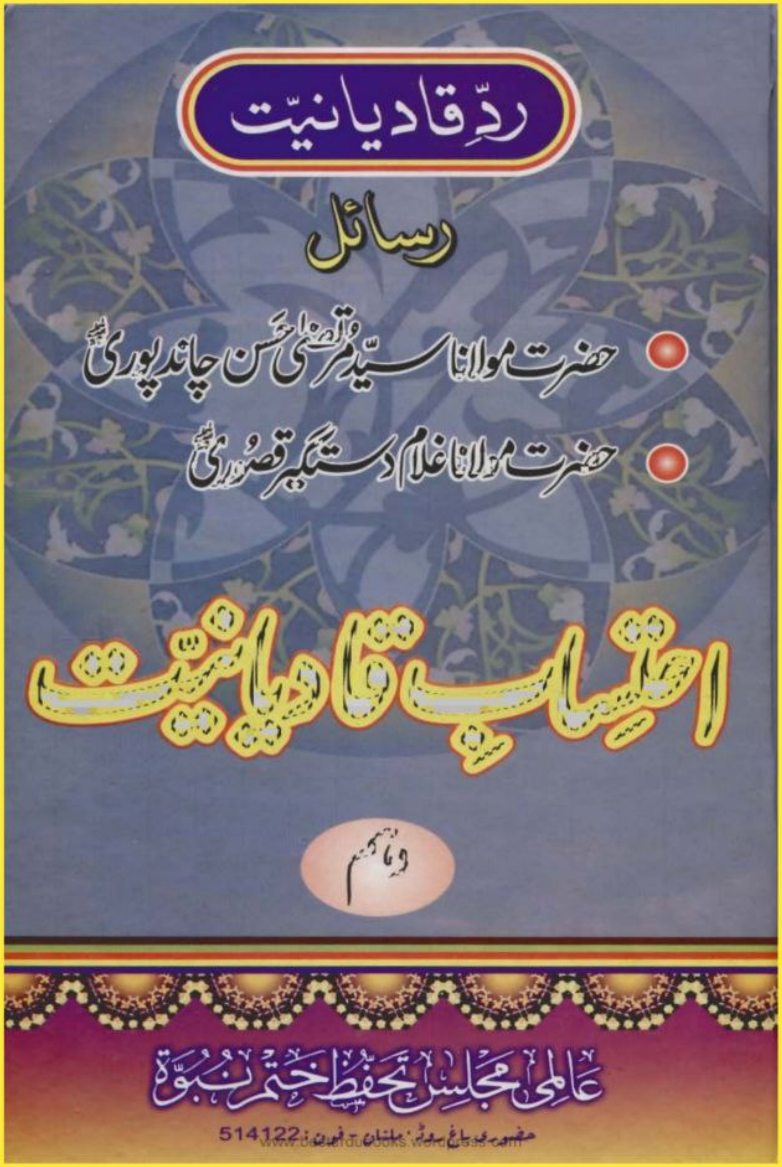

ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

احتسابِ قادیانیت

دہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ فون: 514122

www.besturdubooks.wordpress.com

بسا اوقات کلام کفریہ ہوتا ہے مگر پھر بھی قائل کی تکفیر نہیں کی جاتی قائل کی تحقیق کرنا مفتی کا کام بھی نہیں ہے

احتسابِ قادیانیت مرتضیٰ حسن دربھنگی صفحہ ۲۵۲

رہی یہ بات کہ جس کے متعلق وہ مضمون کفری بیان کیا گیا ہے وہ واقعہ میں ایسا ہے بھی یا نہیں یہ مفتی کا کام نہیں ہے، بسا اوقات کلمہ کفر ہوتا ہے اس پر کفر کا فتوی دیا جاتا ہے، مگر جب قائل معلوم ہوتا ہے تو چونکہ اسے معنی کفری مراد نہیں لیے اس کی مراد اسلامی معنی ہیں اس وجہ سے اسے کافر نہیں کہا جاتا

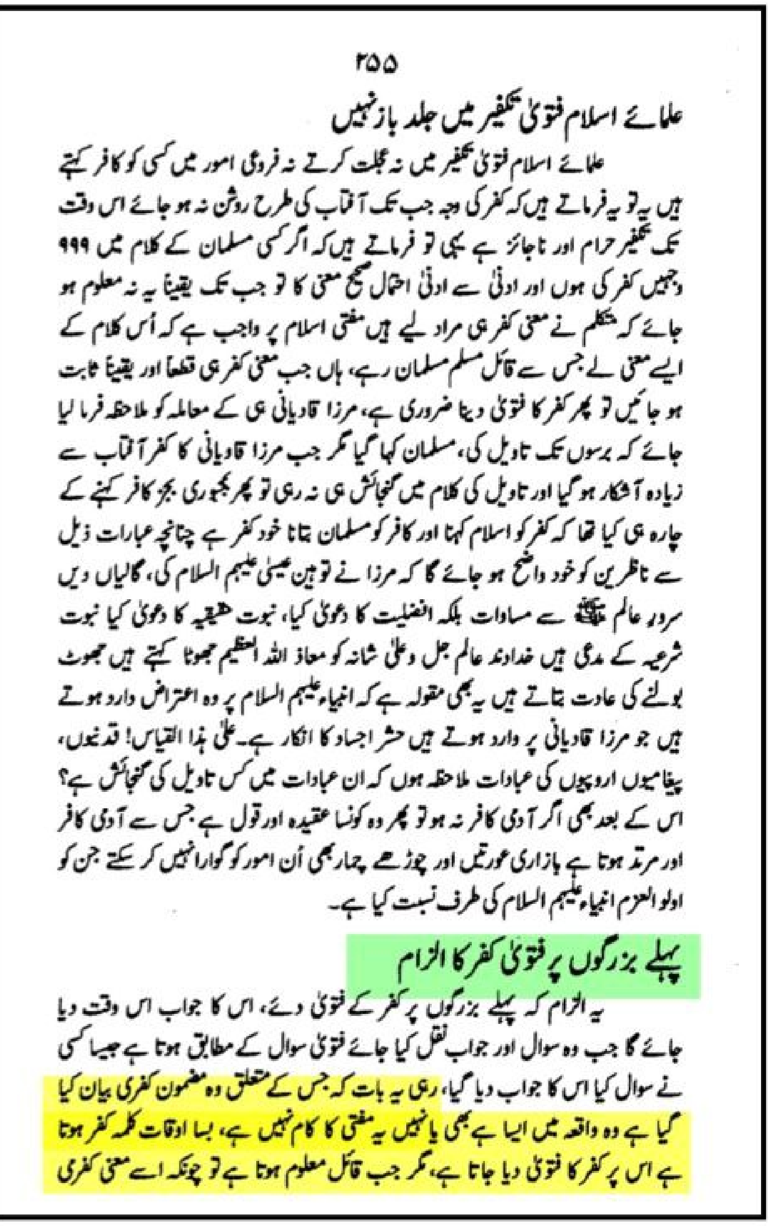

۲۵۵

علمائے اسلام فتوئ تکفیر میں جلد باز نہیں

علمائے اسلام فتوئ تکفیر میں نہ عجلت کرتے نہ فروعی امور میں کسی کو کافر کہتے ہیں یہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کفر کی وجہ جب تک آفتاب کی طرح روشن نہ ہو جائے اس وقت تک تکفیر حرام اور ناجائز ہے یہی تو فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ۹۹۹ وجہیں کفر کی ہوں اور ادنیٰ سے ادنیٰ احتمال صحیح معنی کا تو جب تک یقیناً یہ نہ معلوم ہو جائے کہ متکلم نے معنی کفری مراد لیے ہیں مفتی اسلام پر واجب ہے کہ اُس کلام کے ایسے معنی لے جس سے قائل مسلم مسلمان رہے، ہاں جب معنی کفری قطعاً اور یقیناً ثابت ہو جائیں تو پھر کفر کا فتوئ دینا ضروری ہے، مرزا قادیانی ہی کے معاملہ کو ملاحظہ فرما لیا جائے کہ برسوں تک تاویل کی، مسلمان کہا گیا مگر جب مرزا قادیانی کا کفر آفتاب سے زیادہ آشکار ہو گیا اور تاویل کی کلام میں گنجائش ہی نہ رہی تو پھر بمجبوری بجز کافر کہنے کے چارہ ہی کیا تھا کہ کفر کو اسلام کہنا اور کافر کو مسلمان بتانا خود کفر ہے چنانچہ عبارات ذیل سے ناظرین کو خود واضح ہو جائے گا کہ مرزا نے توہین عیسیٰ علیہم السلام کی، گالیاں دیں سرور عالم ﷺ سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعوئ کیا، نبوت حقیقیہ کا دعوئ کیا نبوت شرعیہ کے مدعی ہیں خداوند عالم جل وعلیٰ شانہ کو معاذ اللہ العظیم جھوٹا کہتے ہیں جھوٹ بولنے کی عادت بتاتے ہیں یہ بھی مقولہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر وہ اعتراض وارد ہوتے ہیں جو مرزا قادیانی پر وارد ہوتے ہیں حشر اجساد کا انکار ہے۔ علیٰ ہذا القیاس! قدنیوں، پیغامیوں اروپیوں کی عبارات ملاحظہ ہوں کہ ان عبارات میں کس تاویل کی گنجائش ہے؟ اس کے بعد بھی اگر آدمی کافر نہ ہو تو پھر وہ کونسا عقیدہ اور قول ہے جس سے آدمی کافر اور مرتد ہوتا ہے بازاری عورتیں اور چوڑھے چمار بھی اُن امور کو گوارا نہیں کر سکتے جن کو اولو العزم انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کیا ہے۔

پہلے بزرگوں پر فتوئ کفر کا الزام

یہ الزام کہ پہلے بزرگوں پر کفر کے فتوئ دیے، اس کا جواب اس وقت دیا جائے گا جب وہ سوال اور جواب نقل کیا جائے فتوئ سوال کے مطابق ہوتا ہے جیسا کسی نے سوال کیا اس کا جواب دیا گیا، رہی یہ بات کہ جس کے متعلق وہ مضمون کفری بیان کیا گیا ہے وہ واقعہ میں ایسا ہے بھی یا نہیں یہ مفتی کا کام نہیں ہے، بسا اوقات کلمہ کفر ہوتا ہے اس پر کفر کا فتوئ دیا جاتا ہے، مگر جب قائل معلوم ہوتا ہے تو چونکہ اسے معنی کفری

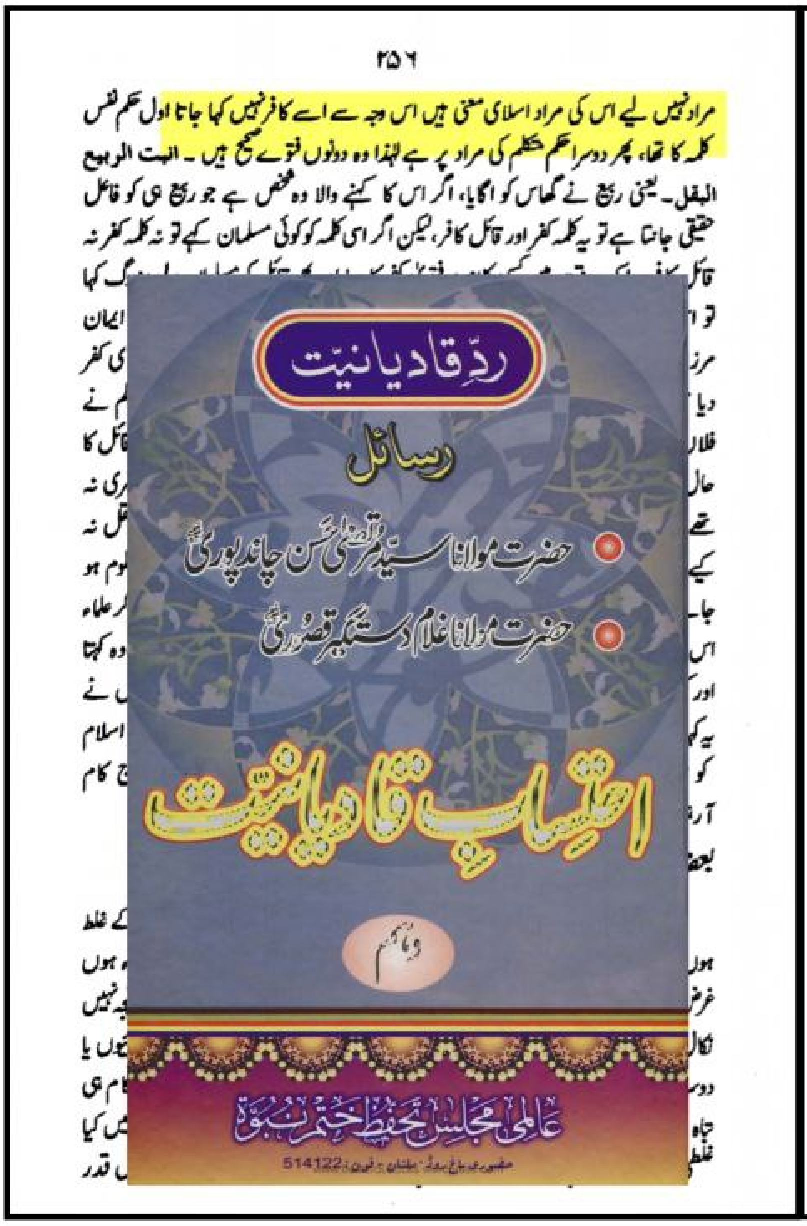

۲۵۶

مراد نہیں لیے اس کی مراد اسلامی معنی ہیں اس وجہ سے اسے کافر نہیں کہا جاتا اول حکم نفس کلمہ کا تھا، پھر دوسرا حکم متکلم کی مراد پر ہے لہٰذا وہ دونوں فتوے صحیح ہیں۔ انبت الربیع البقل۔ یعنی ربیع نے گھاس کو اگایا، اگر اس کا کہنے والا وہ شخص ہے جو ربیع ہی کو فاعل حقیقی جانتا ہے تو یہ کلمہ کفر اور قائل کافر، لیکن اگر اسی کلمہ کو کوئی مسلمان کہے تو نہ کلمہ کفر نہ

ردِّ قادیانیت
رسائل
حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ
احتسابِ قادیانیت
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان، فون: 514122

Duroose munazra Sajid naqshbandi | pg 60

Hamare Han ye mashhoor hai ke daleel sirf muddai ke zimme hai or naafi par sire se daleel ka kisi Surat me pesh karna hi nahie_ magar mere khyal me ye qawl Alal itlaq durust nahie _ balke daleel jis tarah muddai ke zimme hai usi tarah naafi ke zimme bhi hai jab uski nafi mustaqil kisi dawe ko lazım ho _ isiliye ke is Surat me naafi bhi min wajah muddai hai lehaza daleel apne dawe par uske bhi zimme honi chahiye

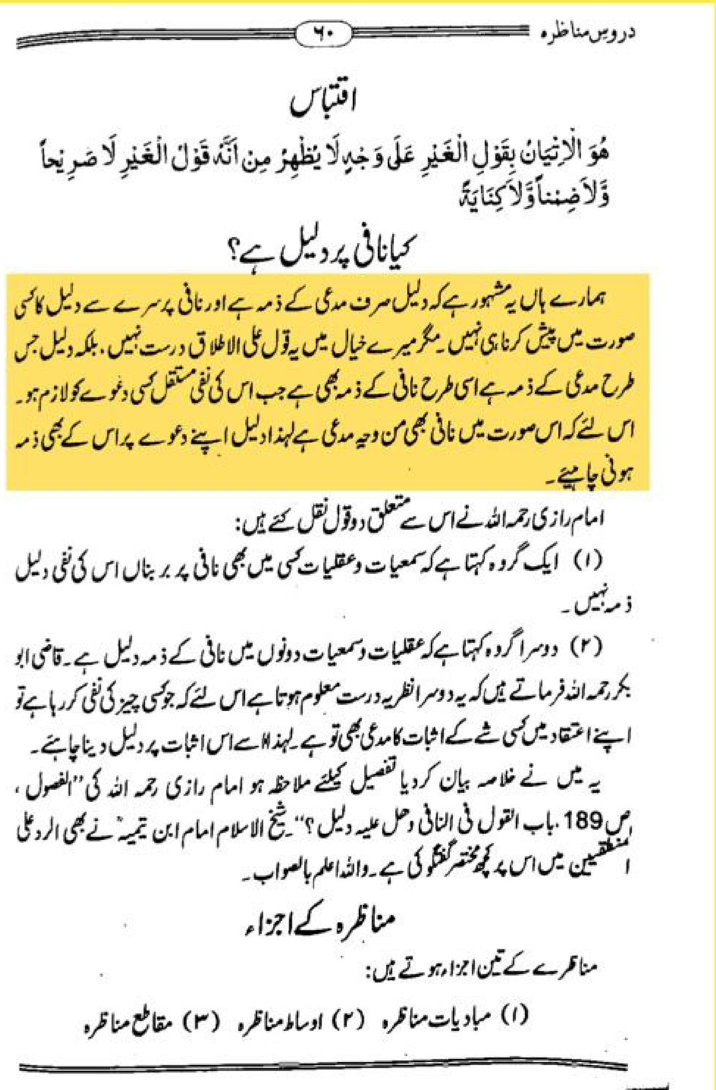

اقتباس

هُوَ الْاِتْيَانُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ عَلَى وَجْهٍ لَا يَظْهَرُ مِنْ اَنَّهٗ قَوْلُ الْغَيْرِ لَا صَرِيْحاً وَّلَا ضِمْناً وَّلَا كِنَايَةً

کیانافی پر دلیل ہے؟

ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ دلیل صرف مدعی کے ذمہ ہے اور نافی پر سرے سے دلیل کا کسی صورت میں پیش کرنا ہی نہیں۔ مگر میرے خیال میں یہ قول علی الاطلاق درست نہیں، بلکہ دلیل جس طرح مدعی کے ذمہ ہے اسی طرح نافی کے ذمہ بھی ہے جب اس کی نفی مستقل کسی دعوے کو لازم ہو۔ اس لئے کہ اس صورت میں نافی بھی من وجہ مدعی ہے لہٰذا دلیل اپنے دعوے پر اس کے بھی ذمہ ہونی چاہیے۔

امام رازی رحمہ اللہ نے اس سے متعلق دو قول نقل کئے ہیں:

(۱) ایک گروہ کہتا ہے کہ سمعیات و عقلیات کسی میں بھی نافی پر بر بناں اس کی نفی دلیل ذمہ نہیں۔

(۲) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عقلیات و سمعیات دونوں میں نافی کے ذمہ دلیل ہے۔ قاضی ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا نظریہ درست معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ جو کسی چیز کی نفی کر رہا ہے تو اپنے اعتقاد میں کسی شے کے اثبات کا مدعی بھی تو ہے۔ لہٰذا اسے اس اثبات پر دلیل دینا چاہیے۔

یہ میں نے خلاصہ بیان کر دیا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو امام رازی رحمہ اللہ کی "الفصول، ص 189، باب القول فی النافی وھل علیہ دلیل؟"۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے بھی الرد علی المنطقیین میں اس پر کچھ مختصر گفتگو کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مناظرہ کے اجزاء

مناظرے کے تین اجزاء ہوتے ہیں:

(۱) مبادیات مناظرہ (۲) اوساط مناظرہ (۳) مقاطع مناظرہ

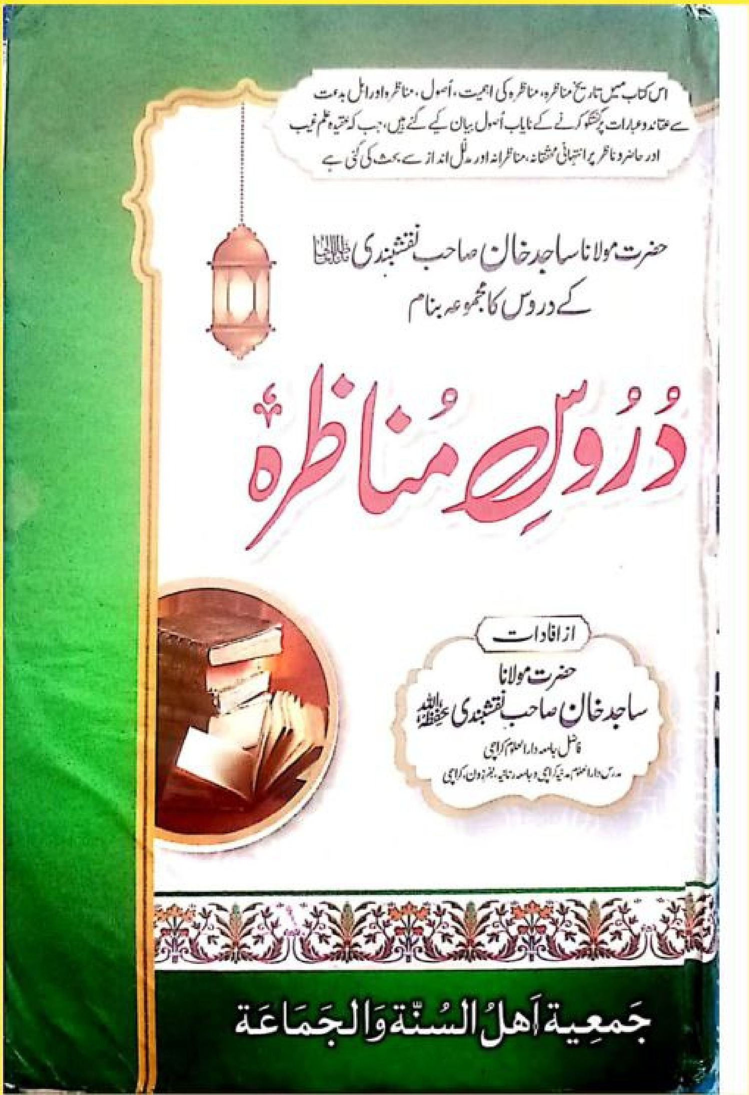

اس کتاب میں تاریخ مناظرہ، مناظرہ کی اہمیت، اصول، مناظرہ اور اہل بدعت سے عقائد و عبادات پر گفتگو کرنے کے نایاب اصول بیان کیے گئے ہیں، جب کہ عقیدہ علم غیب اور حاضر و ناظر پر انتہائی مشفقانہ، مناظرانہ اور مدلل انداز سے بحث کی گئی ہے

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی
کے دروس کا مجموعہ بنام

دُرُوسِ مُناظرہ

از افادات

حضرت مولانا
ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

جَمعِيةُ أَهلُ السُنّةِ وَالجَماعَة

Duroose munazra Sajid naqshbandi | pg 170

Ibarat ki buniyad par kisi ki takfeer nahie kee ja sakti Jab Tak sahibul ibarat khud apna matlab wazeh na kar de ke uski Murad is ibarat se yahi aqeeda kufriya hai

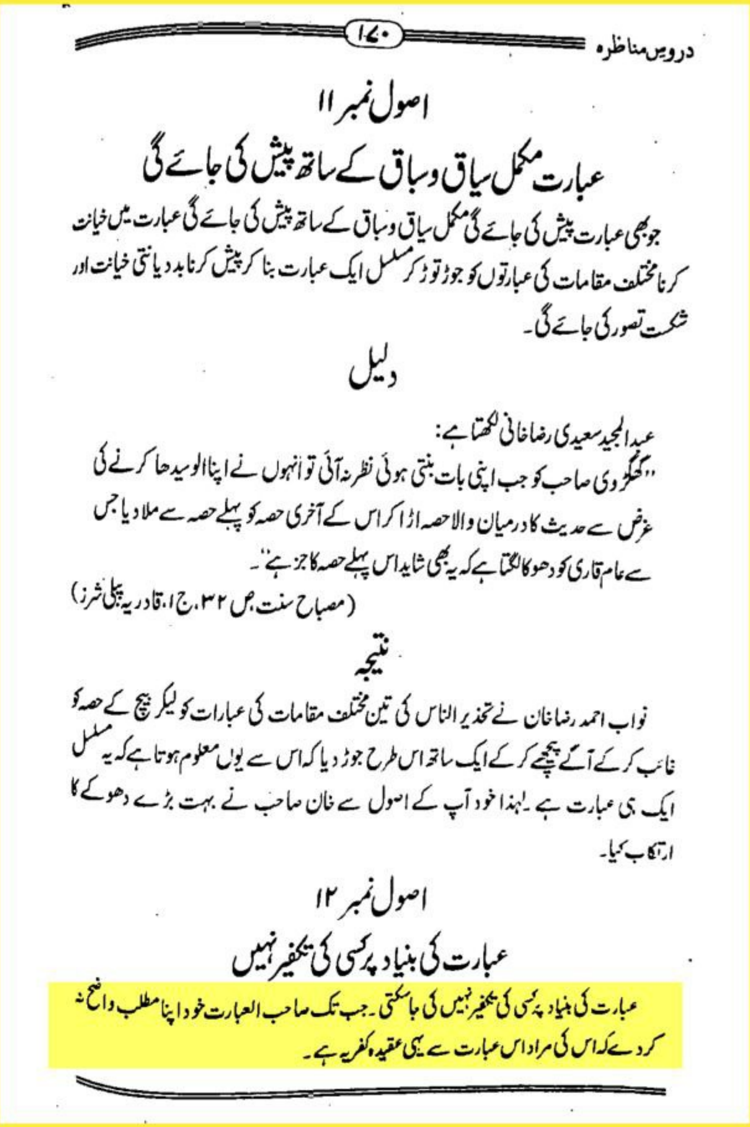

درویس مناظرہ ۱۷۰

اصول نمبر ۱۱

عبارت مکمل سیاق وسباق کے ساتھ پیش کی جائے گی

جوبھی عبارت پیش کی جائے گی مکمل سیاق وسباق کے ساتھ پیش کی جائے گی عبارت میں خیانت کرنا مختلف مقامات کی عبارتوں کو جوڑ توڑ کر مسلسل ایک عبارت بنا کر پیش کرنا بد دیانتی خیانت اور شکست تصور کی جائے گی۔

دلیل

عبدالمجید سعیدی رضاخانی لکھتا ہے:

،،گنگوہی صاحب کو جب اپنی بات بنتی ہوئی نظر نہ آئی تو انہوں نے اپنا الو سیدھا کرنے کی غرض سے حدیث کا درمیان والا حصہ اڑا کر اس کے آخری حصہ کو پہلے حصہ سے ملا دیا جس سے عام قاری کو دھوکا لگتا ہے کہ یہ بھی شاید اس پہلے حصہ کا جز ہے“۔

(مصباح سنت ،ص ۳۲ ،ج ا ،قادریہ پبلی شرز)

نتیجہ

نواب احمد رضاخان نے تحذیر الناس کی تین مختلف مقامات کی عبارات کو لیکر بیچ کے حصہ کو غائب کر کے آگے پیچھے کر کے ایک ساتھ اس طرح جوڑ دیا کہ اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلسل ایک ہی عبارت ہے ۔لہذا خود آپ کے اصول سے خان صاحب نے بہت بڑے دھوکے کا ارتکاب کیا۔

اصول نمبر ۱۲

عبارت کی بنیاد پر کسی کی تکفیر نہیں

عبارت کی بنیاد پر کسی کی تکفیر نہیں کی جا سکتی ۔جب تک صاحب العبارت خود اپنا مطلب واضح نہ کر دے کہ اس کی مراد اس عبارت سے یہی عقیدہ کفریہ ہے۔

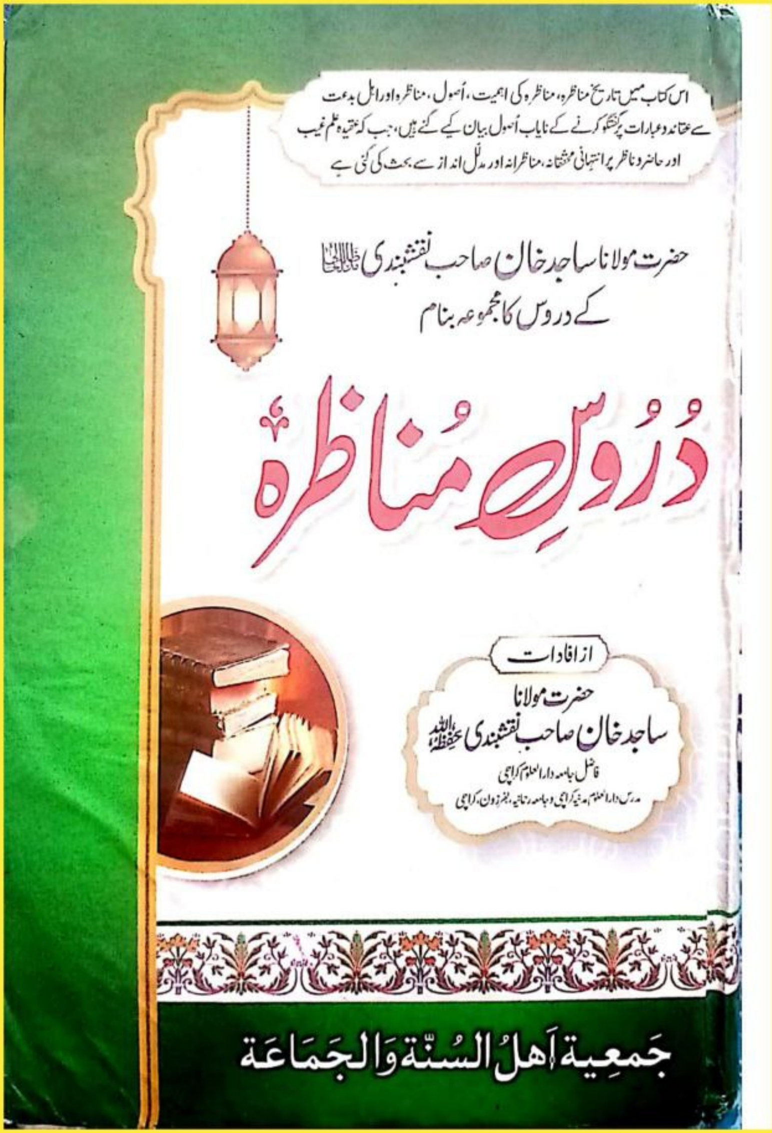

اس کتاب میں تاریخ مناظرہ، مناظرہ کی اہمیت ، اُصول ، مناظرہ اور اہل بدعت سے عقائد وعبارات پر گفتگو کرنے کے نایاب اُصول بیان کیے گئے ہیں، جب کہ عقیدہ علم غیب اور حاضر و ناظر پر انتہائی محققانہ ،مناظرانہ اور مدلل انداز سے ،بحث کی گئی ہے

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی ظلالہ العالی
کے دروس کا مجموعہ بنام

دُرُوسِ مُناظرہ

از افادات
حضرت مولانا
ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مدرس دارالعلوم مدنیہ کراچی و جامعہ رحمانیہ، بفرزون، کراچی

جَمعِيةُ اَهلُ السُنّة وَالجَماعَة

Dast o Gireban Abu Ayub Qadri pg : 70

Or hai bhi yahi baat ke Shah Saheb (Peer mehar Ali Shah) Barelvi na they

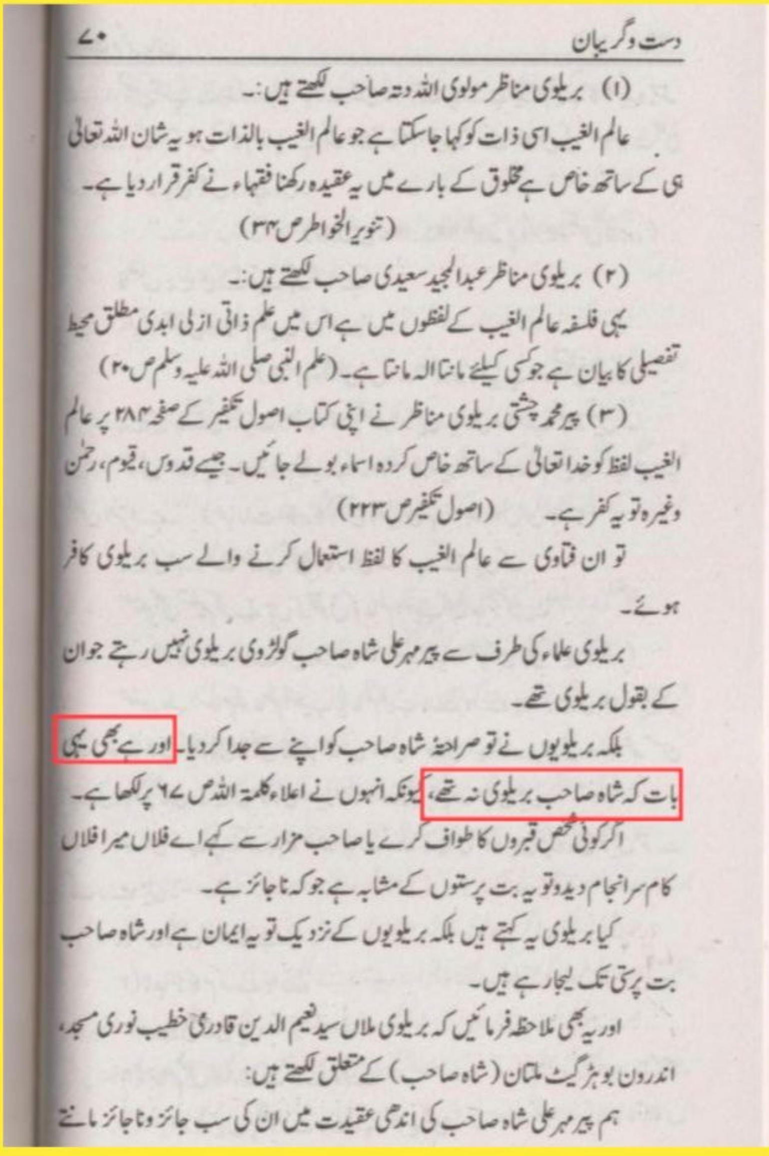

دست وگریبان ۷۰

(۱) بریلوی مناظر مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:۔

عالم الغیب اسی ذات کو کہا جاسکتا ہے جو عالم الغیب بالذات ہو یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے مخلوق کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا فقہاء نے کفر قرار دیا ہے۔

(تنویر الخواطر ص ۳۴)

(۲) بریلوی مناظر عبدالمجید سعیدی صاحب لکھتے ہیں:۔

یہی فلسفہ عالم الغیب کے لفظوں میں ہے اس میں علم ذاتی ازلی ابدی مطلق محیط تفصیلی کا بیان ہے جو کسی کیلئے ماننا الہ ماننا ہے۔ (علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۰)

(۳) پیر محمد چشتی بریلوی مناظر نے اپنی کتاب اصول تکفیر کے صفحہ ۲۸۴ پر عالم الغیب لفظ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص کردہ اسماء بولے جائیں۔ جیسے قدوس، قیوم، رحمٰن وغیرہ تو یہ کفر ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۲۳)

تو ان فتاوی سے عالم الغیب کا لفظ استعمال کرنے والے سب بریلوی کافر ہوئے۔

بریلوی علماء کی طرف سے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بریلوی نہیں رہتے جوان کے بقول بریلوی تھے۔

بلکہ بریلویوں نے تو صراحۃً شاہ صاحب کو اپنے سے جدا کردیا۔ اور ہے بھی یہی بات کہ شاہ صاحب بریلوی نہ تھے، کیونکہ انہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷ پر لکھا ہے۔

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف کرے یا صاحب مزار سے کہے اے فلاں میرا فلاں کام سرانجام دیدو تو یہ بت پرستوں کے مشابہ ہے جو کہ ناجائز ہے۔

کیا بریلوی یہ کہتے ہیں بلکہ بریلویوں کے نزدیک تو یہ ایمان ہے اور شاہ صاحب بت پرستی تک لیجارہے ہیں۔

اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ بریلوی ملاں سید نعیم الدین قادری خطیب نوری مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ ملتان (شاہ صاحب) کے متعلق لکھتے ہیں:

ہم پیر مہر علی شاہ صاحب کی اندھی عقیدت میں ان کی سب جائز وناجائز مانتے

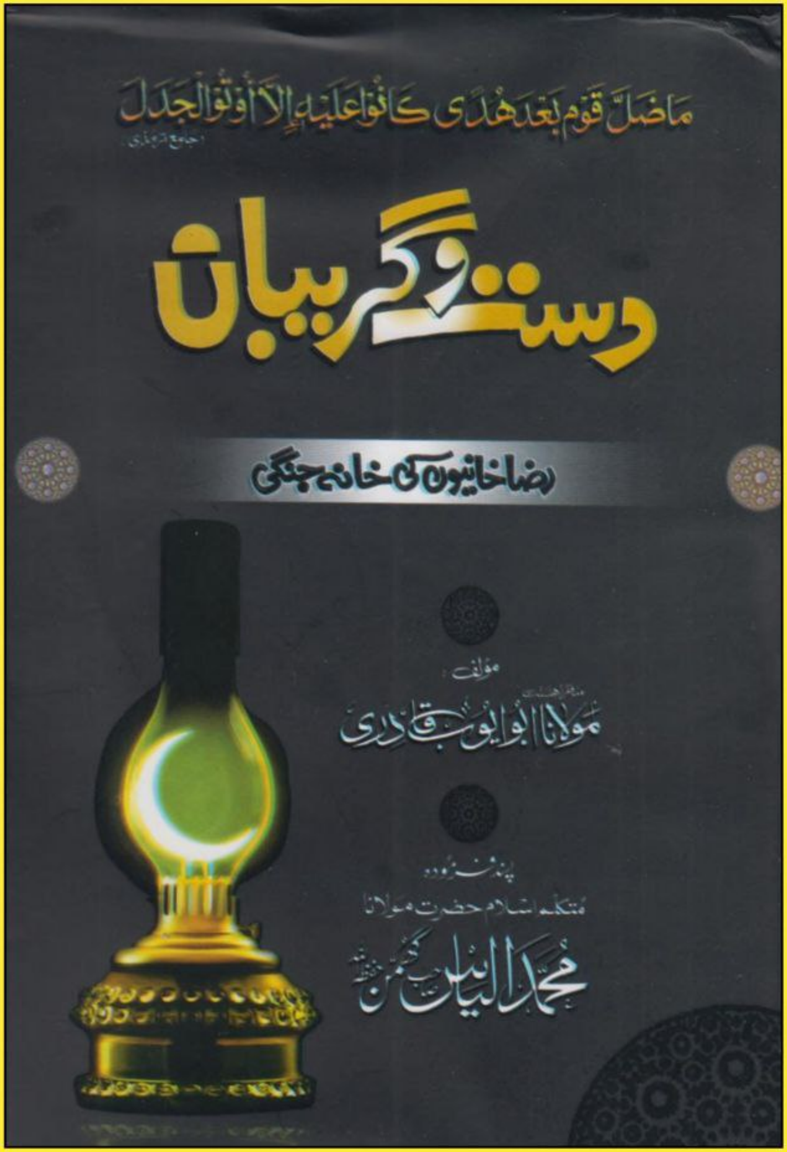
مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ
(جامع ترمذی)
دست وگریبان
رضاخانیوں کی خانہ جنگی
مؤلف
مولانا ابوایوب قادری
پسند فرمودہ
متکلم اسلام حضرت مولانا
محمد الیاس گھمن

Fatoohat safdar Master Amin okadvi pg 558 - 559

pehli baat ye yad rahe ke kisi ka Aqeeda apne iqrar se sabit hota hai na ke kisi doosre ke ilzaam se

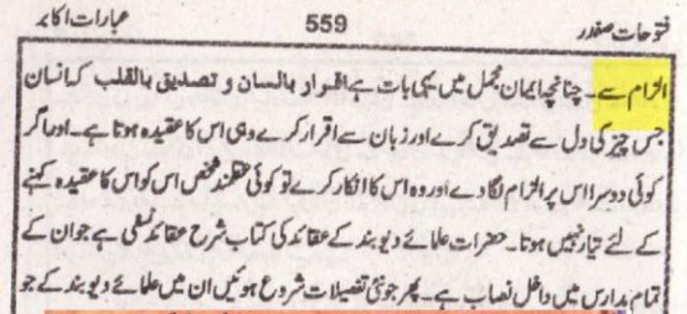

الزام سے۔ چنانچہ ایمان مجمل میں یہی بات ہے اقرار بالسان و تصدیق بالقلب کہ انسان جس چیز کی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے وہی اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا اس پر الزام لگا دے اور وہ اس کا انکار کرے تو کوئی عقلمند شخص اس کو اس کا عقیدہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرات علمائے دیوبند کے عقائد کی کتاب شرح عقائد نسفی ہے جو ان کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔ پھر جونہی تفصیلات شروع ہوئیں ان میں علمائے دیوبند کے جو

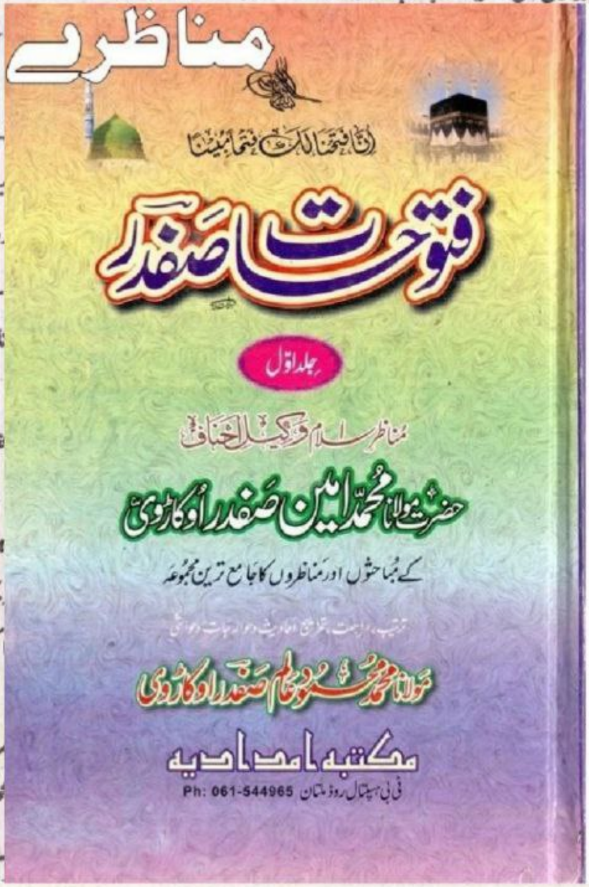

فتوحات صفدر

جلد اول

مناظر اسلام وکیل احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

کے مباحثوں اور مناظروں کا جامع ترین مجموعہ

ترتیب، دراست، تخریج احادیث و حوالہ جات و حواشی

مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان Ph: 061-544965

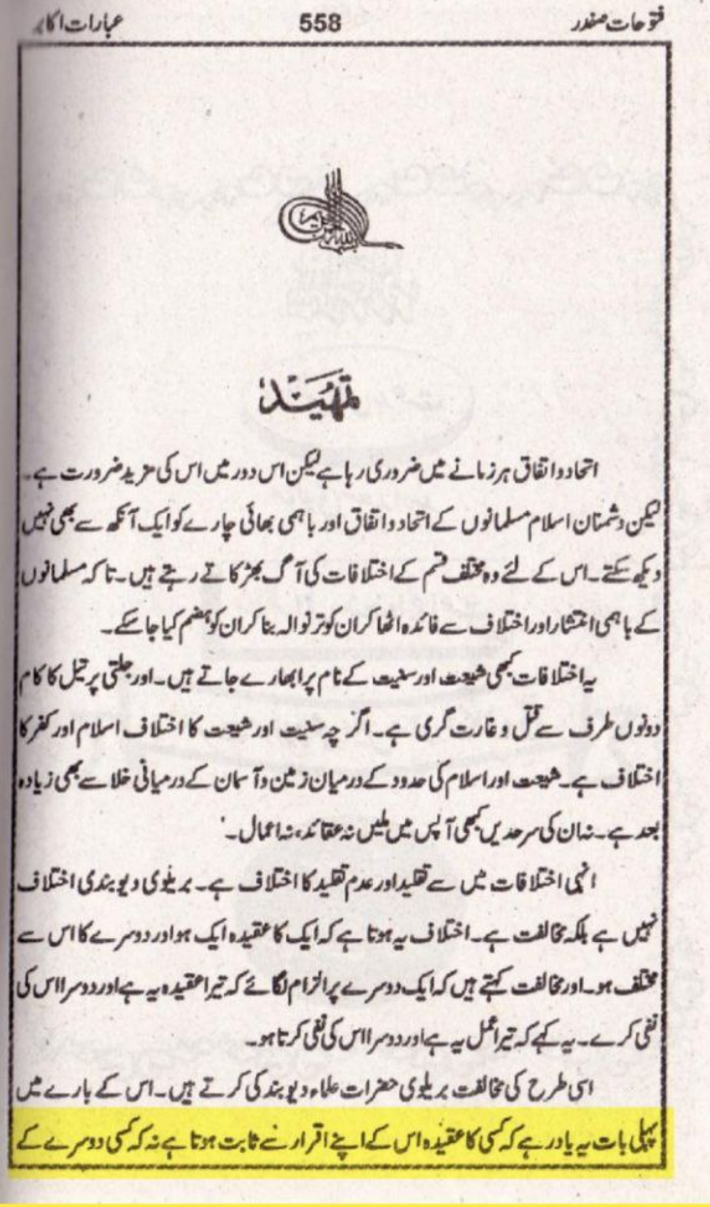

تمہید

اتحاد و اتفاق ہر زمانے میں ضروری رہا ہے لیکن اس دور میں اس کی مزید ضرورت ہے۔ لیکن دشمنان اسلام مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور باہمی بھائی چارے کو ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اس کے لئے وہ مختلف قسم کے اختلافات کی آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے باہمی انتشار اور اختلاف سے فائدہ اٹھا کر ان کو تر نوالہ بنا کر ان کو ہضم کیا جا سکے۔

یہ اختلافات کبھی شیعت اور سنیت کے نام پر ابھارے جاتے ہیں۔ اور جلتی پر تیل کا کام دونوں طرف سے قتل و غارت گری ہے۔ اگر چہ سنیت اور شیعت کا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف ہے۔ شیعت اور اسلام کی حدود کے درمیان زمین و آسمان کے درمیانی خلا سے بھی زیادہ بعد ہے۔ نہ ان کی سرحدیں کبھی آپس میں ملیں نہ عقائد، نہ اعمال۔

انہی اختلافات میں سے تقلید اور عدم تقلید کا اختلاف ہے۔ بریلوی دیوبندی اختلاف نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے۔ اختلاف یہ ہوتا ہے کہ ایک کا عقیدہ ایک ہو اور دوسرے کا اس سے مختلف ہو۔ اور مخالفت کہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر الزام لگائے کہ تیرا عقیدہ یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرے۔ یہ کہے کہ تیرا عمل یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرتا ہو۔

اسی طرح کی مخالفت بریلوی حضرات علماء دیوبند کی کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں پہلی بات یہ یاد رہے کہ کسی کا عقیدہ اس کے اپنے اقرار سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کے

سوط الحق، شمارہ ۲ ص ۲۵ سن اشاعت ۲۰۲۰)

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کو رضا خانی بھی اپنے اکابر میں سے مانتے ہیں اس پر فی الحال صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔۔ لہذا اس کا جواب صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں بلکہ رضا خانیوں کے ذمہ بھی بنتا ہے

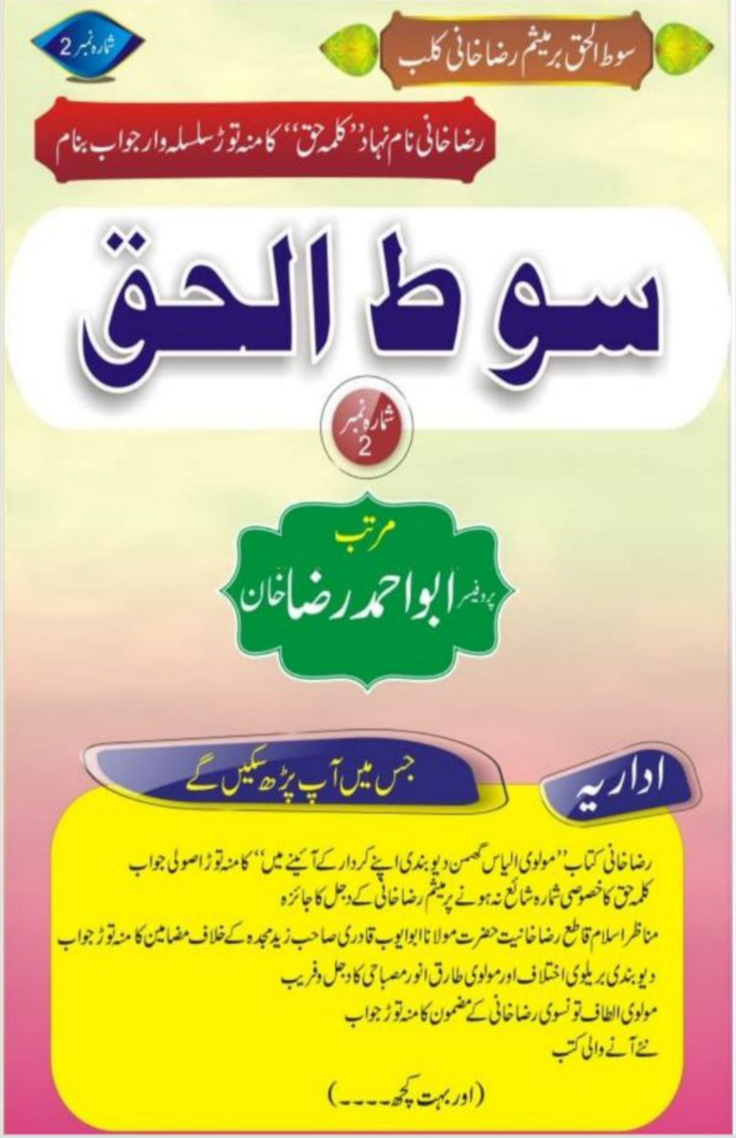

سوط الحق برمیثم رضاخانی کلب

شمارہ نمبر 2

رضاخانی نام نہاد ''کلمہ حق'' کا منہ توڑ سلسلہ وار جواب بنام

سوط الحق

شمارہ نمبر 2

مرتب

پروفیسر ابواحمد رضاخان

اداریہ

جس میں آپ پڑھ سکیں گے

رضاخانی کتاب ''مولوی الیاس گھمن دیوبندی اپنے کردار کے آئینے میں'' کا منہ توڑ اصولی جواب

کلمہ حق کا خصوصی شمارہ شائع نہ ہونے پر میثم رضاخانی کے دجل کا جائزہ

مناظر اسلام قاطع رضاخانیت حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب زید مجدہ کے خلاف مضامین کا منہ توڑ جواب

دیوبندی بریلوی اختلاف اور مولوی طارق انور مصباحی کا دجل وفریب

مولوی الطاف تونسوی رضاخانی کے مضمون کا منہ توڑ جواب

نئے آنے والی کتب

(اور بہت کچھ۔۔۔۔)

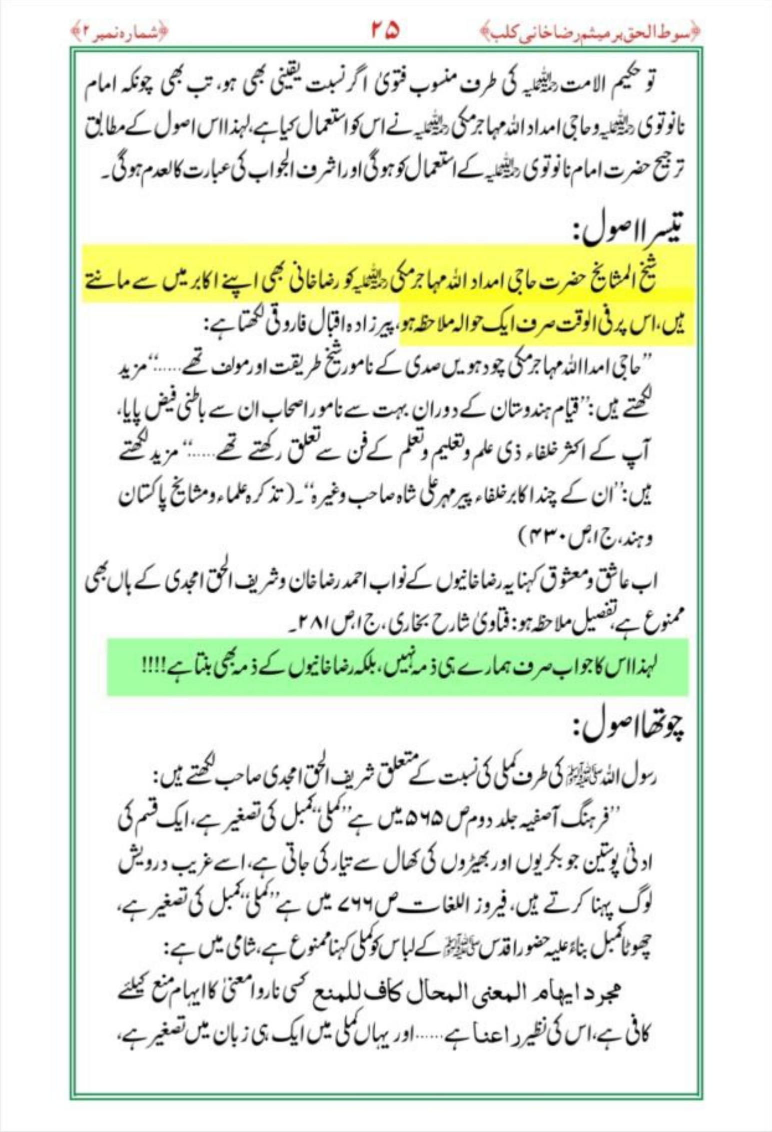

﴿سوط الحق برمیثم رضاخانی کلب﴾ ۲۵ ﴿شمارہ نمبر ۲﴾

تو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب فتویٰ اگر نسبت یقینی بھی ہو، تب بھی چونکہ امام نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وحاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو استعمال کیا ہے، لہٰذا اس اصول کے مطابق ترجیح حضرت امام نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کو ہوگی اور اشرف الجواب کی عبارت کالعدم ہوگی۔

تیسرا اصول:

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو رضاخانی بھی اپنے اکابر میں سے مانتے ہیں، اس پر فی الوقت صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو، پیرزادہ اقبال فاروقی لکھتا ہے:

''حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چودھویں صدی کے نامور شیخ طریقت اور مولف تھے......'' مزید لکھتے ہیں: ''قیام ہندوستان کے دوران بہت سے نامور اصحاب ان سے باطنی فیض پایا، آپ کے اکثر خلفاء ذی علم وتعلیم وتعلم کے فن سے تعلق رکھتے تھے......'' مزید لکھتے ہیں: ''ان کے چند اکابر خلفاء پیر مہر علی شاہ صاحب وغیرہ''۔ (تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، ج ا، ص ۴۳۰)

اب عاشق ومعشوق کہنا یہ رضاخانیوں کے نواب احمد رضاخان وشریف الحق امجدی کے ہاں بھی ممنوع ہے، تفصیل ملاحظہ ہو: فتاویٰ شارح بخاری، ج ا، ص ۲۸۱۔

لہٰذا اس کا جواب صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں، بلکہ رضاخانیوں کے ذمہ بھی بنتا ہے!!!!

چوتھا اصول:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کملی کی نسبت کے متعلق شریف الحق امجدی صاحب لکھتے ہیں:

''فرہنگ آصفیہ جلد دوم ص ۵۶۵ میں ہے ''کملی'' کمبل کی تصغیر ہے، ایک قسم کی ادنیٰ پوستین جو بکریوں اور بھیڑوں کی کھال سے تیار کی جاتی ہے، اسے غریب درویش لوگ پہنا کرتے ہیں، فیروز اللغات ص ۷۶۶ میں ہے ''کملی'' کمبل کی تصغیر ہے، چھوٹا کمبل بناءً علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کو کملی کہنا ممنوع ہے، شامی میں ہے:

مجرد ایھام المعنی المحال کاف للمنع کسی ناروا معنیٰ کا ایہام منع کیلئے کافی ہے، اس کی نظیر راعنا ہے......اور یہاں کملی میں ایک ہی زبان میں تصغیر ہے،

Bahishti zevar : THANVI - hissa 11 Pg 180

Bad namaz Eidain ke or bad khutba ke dua mangna go nabi Sallallahu alaihi wasallam or unke sahaba, tabaeen or taba tabaeen Razi Allahu t'ala anhum se manqool nahie magar chuke umooman namaz ke bad dua mangna masnoon hai isliye bad namaze Eidain bhi dua mangna masnoon hoga

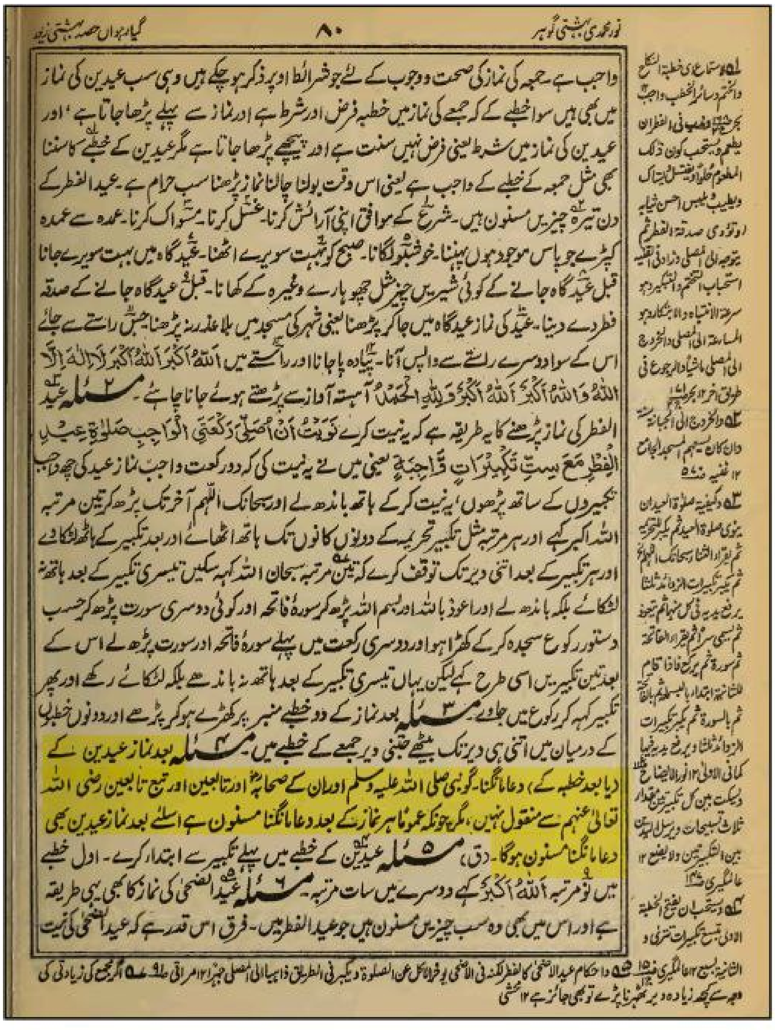

نور محمدی بہشتی گوہر ۸۰ گیارہواں حصہ بہشتی زیور

واجب ہے۔ جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبے کے کہ جمعے کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے۔ عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دے دینا۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔ جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ پا جانا اور راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہئے۔ **مسئلہ ۲** عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَّاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں، یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔ **مسئلہ ۳** بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں۔ **مسئلہ ۴** بعد نماز عیدین کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں، مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔ (ق) **مسئلہ ۵** عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے۔ اول خطبے میں نو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے دوسرے میں سات مرتبہ۔ **مسئلہ ۶** عید الضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں۔ فرق اس قدر ہے کہ عید الضحیٰ کی نیت

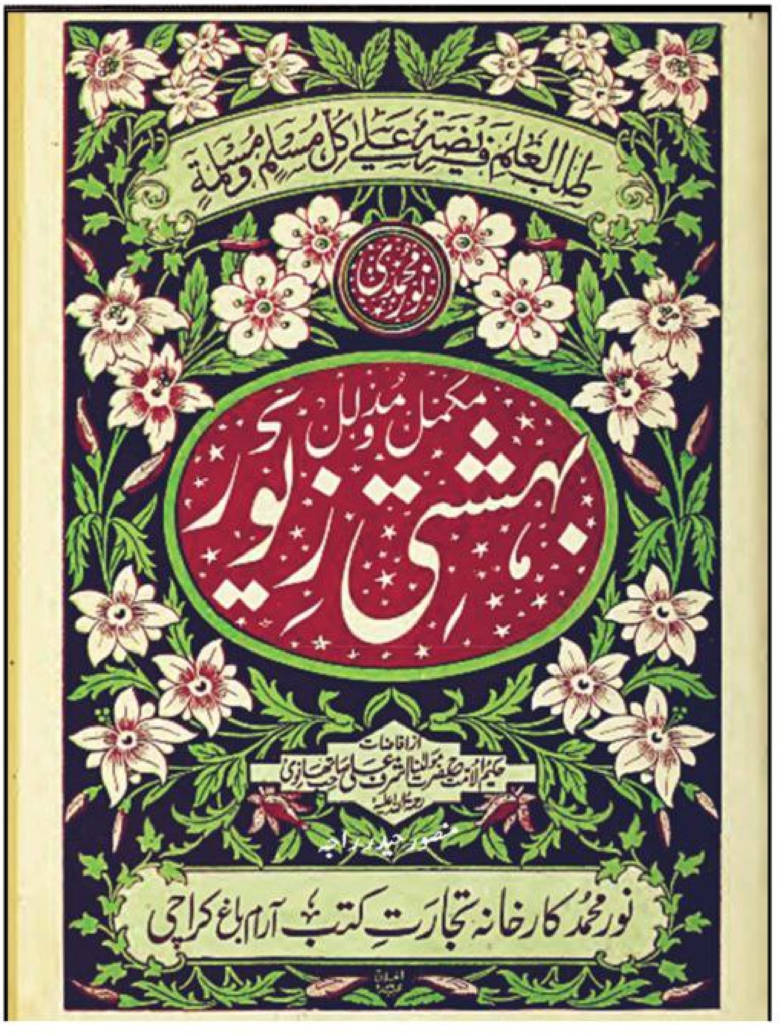

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة

نور محمدی

مکمل و مدلل

بہشتی زیور

از افادات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ

نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی

Bawadirunnawadi : THANVI Pg 458

JAWAZ KI DALEEL YAHI KAFI HAI KE ADM-E-JAWAZ KI KOI DALEEL NAHIE

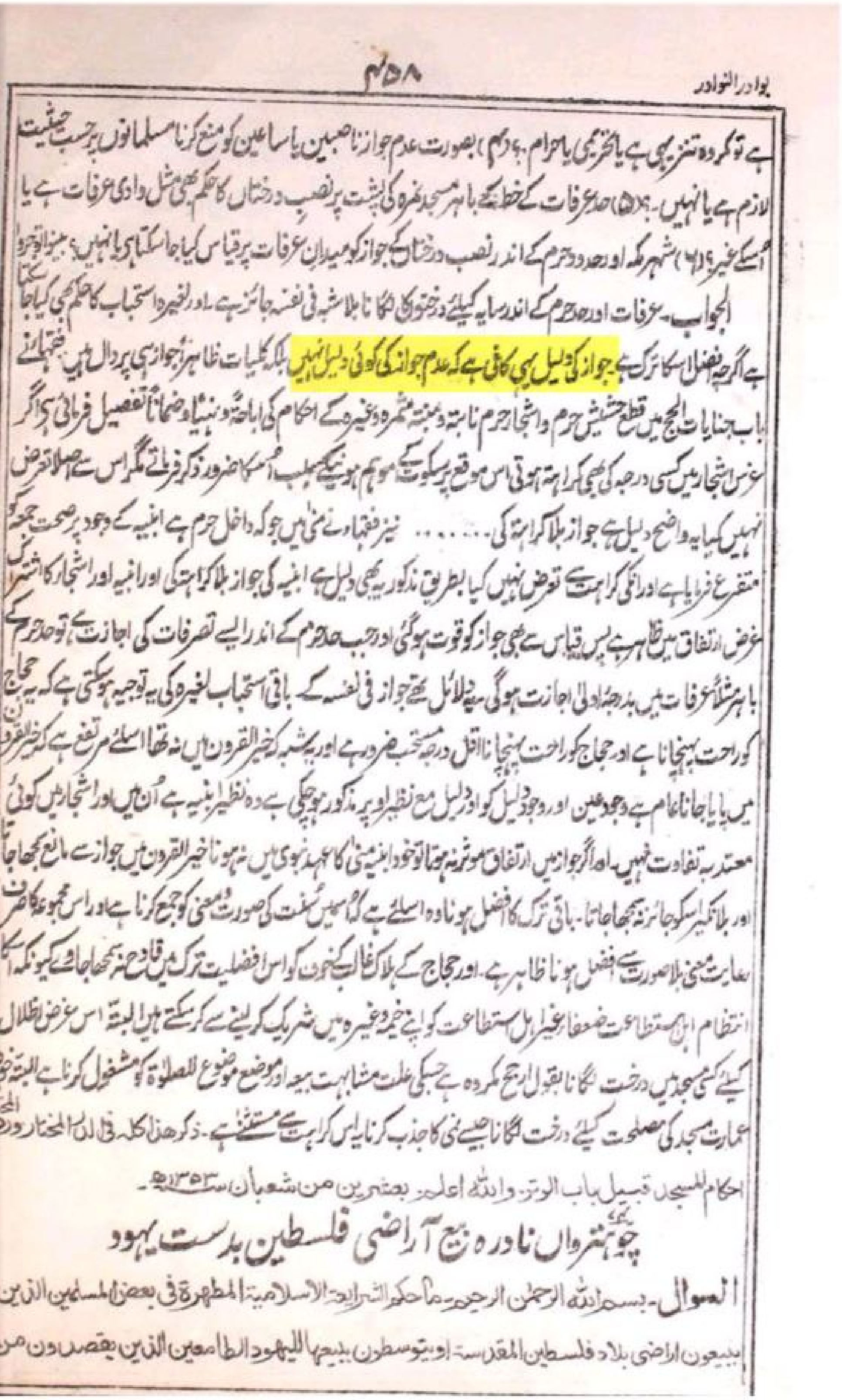

ہے تو مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی یا حرام ۔ (۴) بصورت عدم جواز ناصبین یا ساعین کو منع کرنا مسلمانوں پر حسب حیثیت لازم ہے یا نہیں ۔ (۵) حد عرفات کے خط کے باہر مسجد نمرہ کی پشت پر نصب درختاں کا حکم بھی مثل وادی عرفات ہے یا اسکے غیر؟ (۶) شہر مکہ اور حدود حرم کے اندر نصب درختاں کے جواز کو میدان عرفات پر قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب ۔ عرفات اور حد حرم کے اندر سایہ کیلئے درختوں کا لگانا بلاشبہ فی نفسہ جائز ہے ۔ اور نفس استحباب کا حکم بھی کیا جا سکتا ہے اگرچہ افضل اسکا ترک ہے جواز کی دلیل یہی کافی ہے کہ عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں بلکہ کلیات ظاہر جواز ہی پر دال ہیں ۔ فقہاء نے باب جنایات الحج میں قطع حشیش حرم و اشجار حرم نابتہ و منبتہ مثمرہ وغیرہ کے احکام کی اباحۃً و نہیاً و ضماناً تفصیل فرمائی ہے اگر غرس اشجار میں کسی درجہ کی بھی کراہت ہوتی اس موقع پر سکوت کے موہم ہونیکے سبب اسکا ضرور ذکر فرماتے مگر اس سے اصلاً تعرض نہیں کیا یہ واضح دلیل ہے جواز بلا کراہت کی ۔ ...... نیز فقہاء نے منیٰ میں جو کہ داخل حرم ہے ابنیہ کے وجود پر صحت جمعہ متفرع فرمایا ہے اور انکی کراہت سے تعرض نہیں کیا بطریق مذکور یہ بھی دلیل ہے ابنیہ کی جواز بلا کراہت کی اور ابنیہ اور اشجار کا اشتراک غرض ارتفاق میں ظاہر ہے پس قیاس سے بھی جواز کو قوت ہو گئی اور جب حد حرم کے اندر ایسے تصرفات کی اجازت ہے تو حد حرم کے باہر مثلاً عرفات میں بدرجۂ اولیٰ اجازت ہو گی یہ دلائل تھے جواز فی نفسہ کے ۔ باقی استحباب لغیرہ کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ یہ حجاج کو راحت پہنچانا ہے اور حجاج کو راحت پہنچانا اقل درجہ مستحب ضرور ہے اور یہ شبہ کہ خیر القرون میں نہ تھا اسلئے مرتفع ہے کہ خیر القرون میں پایا جانا عام ہے وجود عین اور وجود دلیل کو اور دلیل مع نظیر اوپر مذکور ہو چکی ہے وہ نظیر ابنیہ ہے اُن میں اور اشجار میں کوئی معتد بہ تفاوت نہیں ۔ اور اگر جواز میں ارتفاق موثر نہ ہوتا تو خود ابنیہ منیٰ کا عہد نبوی میں نہ ہونا خیر القرون میں جواز سے مانع سمجھا جاتا اور بلا نکیر اسکو جائز نہ سمجھا جاتا ۔ باقی ترک کا افضل ہونا وہ اسلئے ہے کہ اسمیں سنت کی صورت و معنی کو جمع کرنا ہے اور اس مجموعہ کا صرف رعایت معنی بلا صورت سے افضل ہونا ظاہر ہے ۔ اور حجاج کے ہلاک کا خوف کو اس افضلیت ترک میں قادح نہ سمجھا جاوے کیونکہ اسکا انتظام اہل استطاعت ضعفاء غیر اہل استطاعت کو اپنے خیمہ وغیرہ میں شریک کر لینے سے کر سکتے ہیں البتہ اس غرض اظلال کیلئے کسی مسجد میں درخت لگانا بقول ارجح مکروہ ہے جسکی علت مشابہت بیعہ اور موضع موضوع للصلوٰۃ کو مشغول کرنا ہے البتہ خود عمارت مسجد کی مصلحت کیلئے درخت لگانا جیسے نمی کا جذب کرنا ایسی کراہت سے مستثنیٰ ہے ۔ ذکر ھذا کلہ فی الدر المختار و رد المحتار احکام المسجد قبیل باب الوتر ۔ واللہ اعلم ۔ بعشرین من شعبان سنہ ۱۳۵۳ھ ۔

چوہترواں نادرہ بیع آراضی فلسطین بدست یہود

السوال ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما حکم الشریعۃ الاسلامیۃ المطہرۃ فی بعض المسلمین الذین یبیعون اراضی بلاد فلسطین المقدسۃ او یتوسطون بیعہا للیہود الطامعین الذین یقصدون من

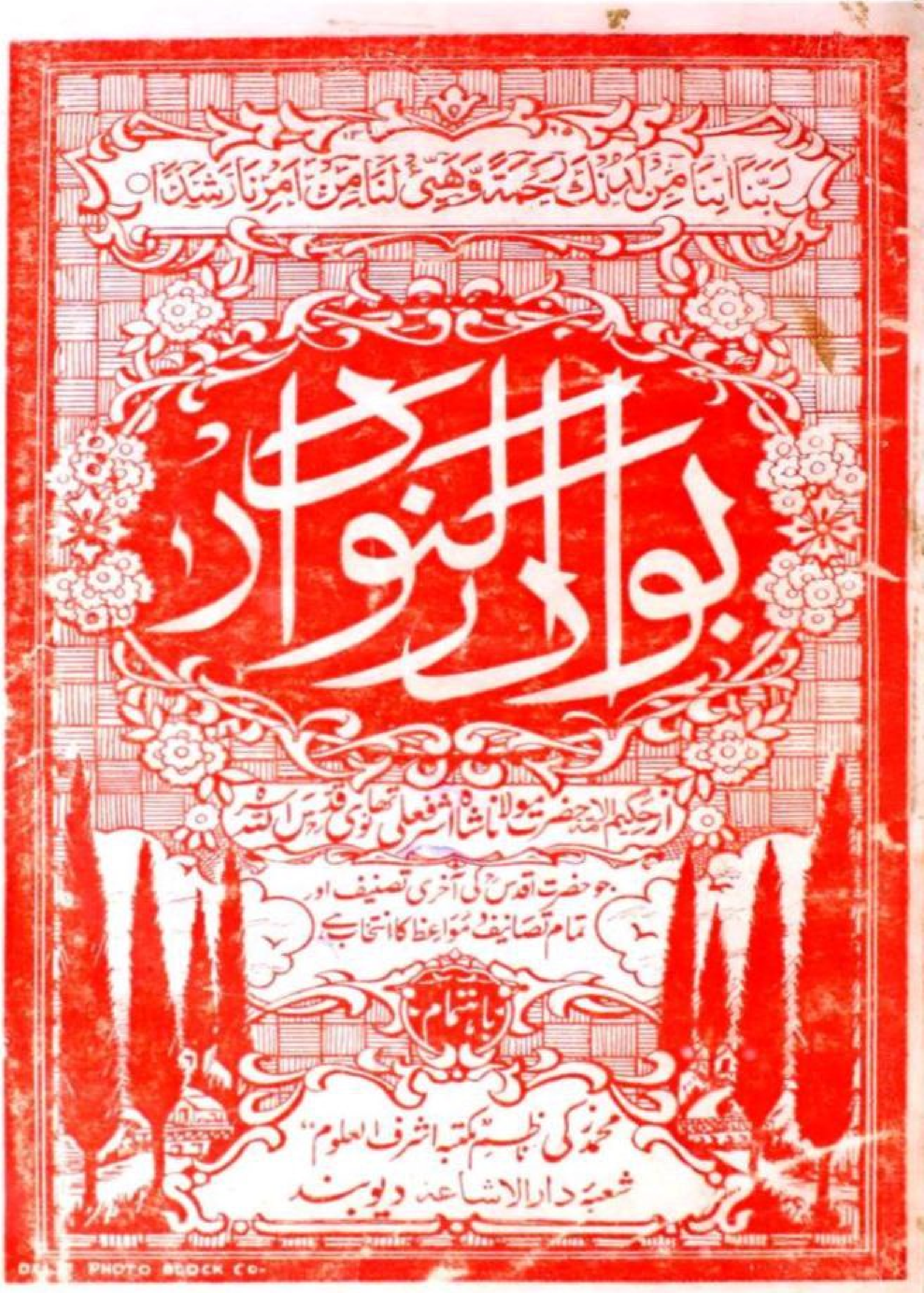

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

بوادر النوادر

از حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ

جو حضرت اقدسؒ کی آخری تصنیف اور
تمام تصانیف و مواعظ کا انتخاب ہے

باہتمام

محمد نبی کی ناظم مکتبہ "اشرف العلوم"
شعبہ دار الاشاعت دیوبند

DELHI PHOTO BLOCK CO.

Almuhannad par Aitrazat ka muhasba | pg 31

hum ne bahut si mashhoor kitabo ka tazkira kar Diya hai gairmuqllideen ko chahiye ke Agar hamare Aqaid maloom karne hain to in kitabo ki taraf rujoo farmaye

Sufiya ki bate pesh na Karen sufiya ki bate deen me hujjat nahie hoti

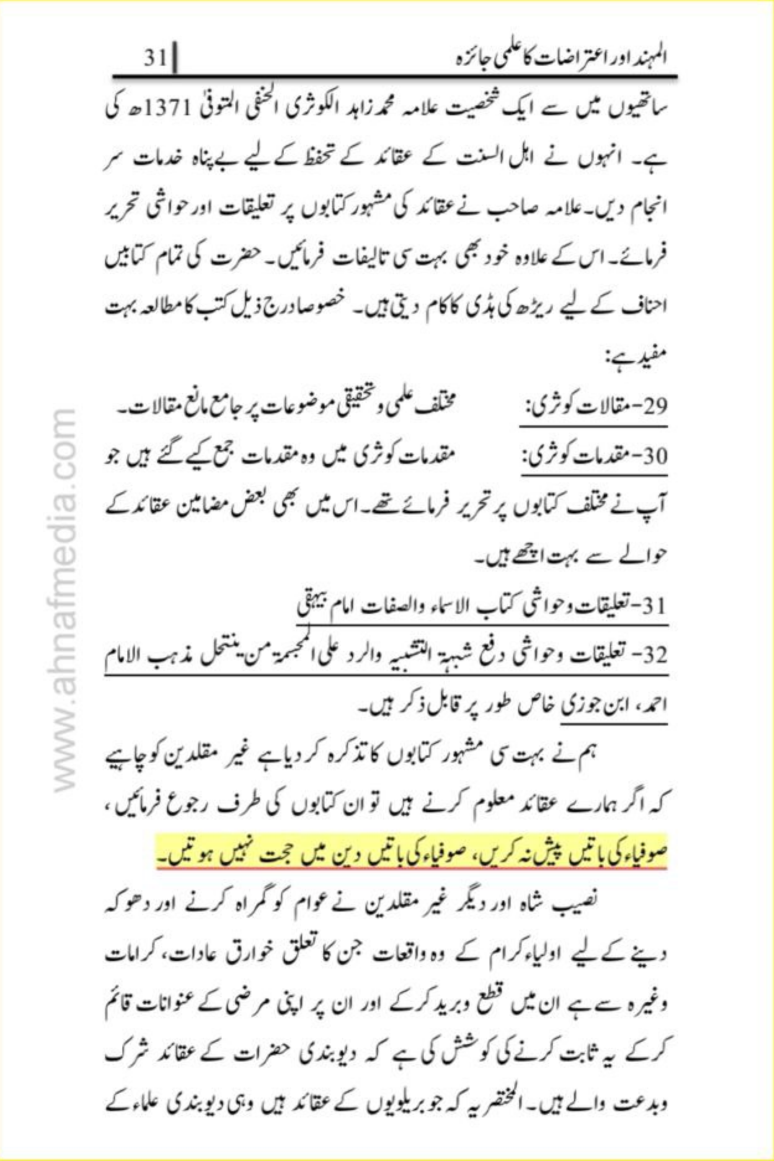

ساتھیوں میں سے ایک شخصیت علامہ محمد زاہد الکوثری الحنفی المتوفیٰ 1371ھ کی ہے۔ انہوں نے اہل السنت کے عقائد کے تحفظ کے لیے بےپناہ خدمات سر انجام دیں۔ علامہ صاحب نے عقائد کی مشہور کتابوں پر تعلیقات اور حواشی تحریر فرمائے۔ اس کے علاوہ خود بھی بہت سی تالیفات فرمائیں۔ حضرت کی تمام کتابیں احناف کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہیں۔ خصوصا درج ذیل کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے:

29-مقالات کوثری: مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر جامع مانع مقالات۔

30-مقدمات کوثری: مقدمات کوثری میں وہ مقدمات جمع کیے گئے ہیں جو آپ نے مختلف کتابوں پر تحریر فرمائے تھے۔ اس میں بھی بعض مضامین عقائد کے حوالے سے بہت اچھے ہیں۔

31-تعلیقات وحواشی کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی

32- تعلیقات وحواشی دفع شبہۃ التشبیہ والرد علی المجسمۃ من ینتحل مذہب الامام احمد، ابن جوزی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ہم نے بہت سی مشہور کتابوں کا تذکرہ کر دیا ہے غیر مقلدین کو چاہیے کہ اگر ہمارے عقائد معلوم کرنے ہیں تو ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں، صوفیاء کی باتیں پیش نہ کریں، صوفیاء کی باتیں دین میں حجت نہیں ہوتیں۔

نصیب شاہ اور دیگر غیر مقلدین نے عوام کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لیے اولیاء کرام کے وہ واقعات جن کا تعلق خوارق عادات، کرامات وغیرہ سے ہے ان میں قطع وبرید کرکے اور ان پر اپنی مرضی کے عنوانات قائم کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی حضرات کے عقائد شرک وبدعت والے ہیں۔ المختصر یہ کہ جو بریلویوں کے عقائد ہیں وہی دیوبندی علماء کے

www.ahnafmedia.com

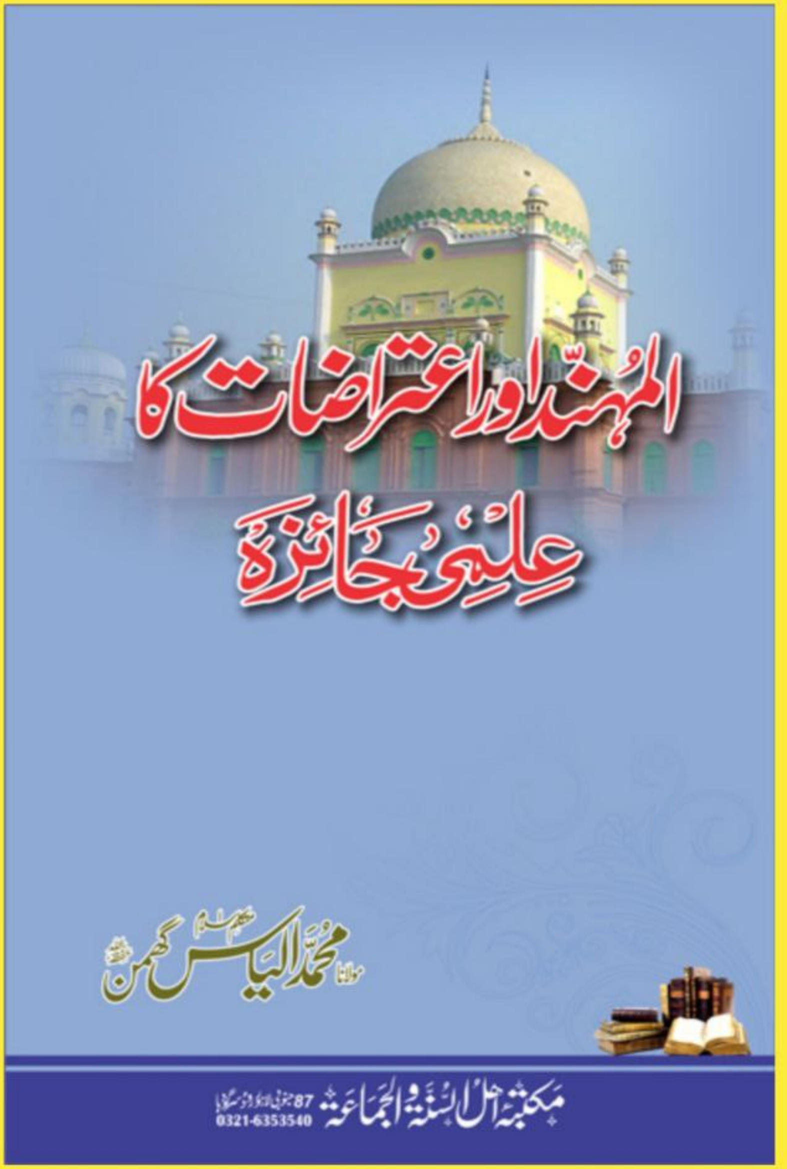

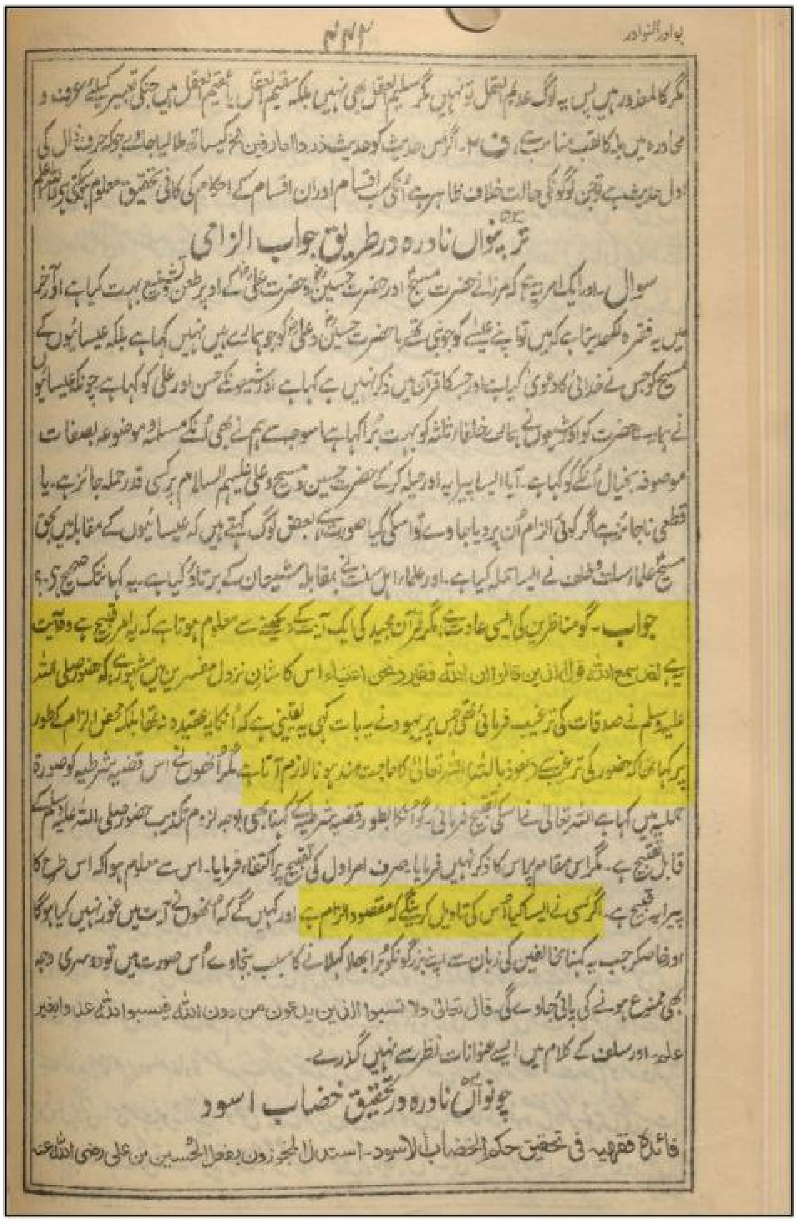

بوادر النوادر ۴۴۲

مگر کالمعذور ہیں بس یہ لوگ عدیم العقل تو نہیں مگر سلیم العقل بھی نہیں بلکہ سقیم العقل یا عقیم العقل ہیں جنکی تعبیر کیلئے عرف و محاورہ میں بلکا لقب مناسب ہے۔ ف ۲۔ اگر اس حدیث کو حدیث ذروا العارفین الخ کیساتھ ملا لیا جاوے جسکا حرف اول کی اول حدیث سبب ہے تو ان لوگوں کی حالت خلاف ظاہر ہے انکی اب اقسام اور ان اقسام کے احکام کی کافی تحقیق معلوم ہوگئی [illegible]

تریپنواں نادرہ در طریق جواب الزامی

سوال۔ ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت حسین و حضرت علی علیہم السلام کے اوپر طعن و تشنیع بہت کیا ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں تو اپنے عیسے کو جو نبی تھے یا حضرت حسین و علی کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے بلکہ عیسائیوں کے مسیح کو جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور جسکا قرآن میں ذکر نہیں ہے کہا ہے اور شیعوں کے حسن اور علی کو کہا ہے چونکہ عیسائیوں نے ہمارے حضرت کو اور شیعوں نے ہمارے خلفاء ثلثہ کو بہت برا کہا ہے اسوجہ سے ہم نے بھی انکے مسلمہ موضوعہ بصفات موصوفہ بخیال انکے کو کہا ہے۔ آیا ایسا پیرایہ اور حیلہ کر کے حضرت حسین و مسیح و علی علیہم السلام پر کسی قدر حملہ جائز ہے یا قطعی ناجائز ہے اگر کوئی الزام ان پر دیا جاوے تو اسکی کیا صورت ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی مسیح علماء سلف و خلف نے ایسا عمل کیا ہے اور علماء اہل سنت نے بمقابلہ شیعیان کے برتاؤ کیا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب۔ گو مناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت یہ ہے لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء اس کا شان نزول مفسرین میں مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی ترغیب فرمائی تھی جس پر یہود نے یہ بات کہی یہ یقینی ہے کہ انکا یہ عقیدہ نہ تھا بلکہ محض الزام کے طور پر کہا تھا کہ حضور کی ترغیب سے نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا حاجت مند ہونا لازم آتا ہے مگر انھوں نے اس قضیہ شرطیہ کو صورۃ حملیہ میں کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی تقبیح فرمائی گو انکا مطلوب قضیہ شرطیہ کہنا بھی بوجہ لزوم تکذیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل تقبیح ہے۔ مگر اس مقام پر اس کا ذکر نہیں فرمایا بصرف امر اول کی تقبیح پر اکتفا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح کا پیرایہ قبیح ہے۔ اگر کسی نے ایسا کیا اُس کی تاویل کرینگے کہ مقصود الزام ہے اور کہیں گے کہ انھوں نے آیت میں غور نہیں کیا ہوگا اور خاص کر جب یہ کہنا مخالفین کی زبان سے اپنے بزرگوں کو برا بھلا کہلانے کا سبب بنجاوے اُس صورت میں تو دوسری وجہ بھی ممنوع ہونے کی پائی جاوے گی۔ قال تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ اور سلف کے کلام میں ایسے عنوانات نظر سے نہیں گزرے۔

چوّنواں نادرہ در تحقیق خضاب اسود

فائدہ فقہیہ فی تحقیق حکم الخضاب الاسود۔ استدل المجوزون بفعل الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

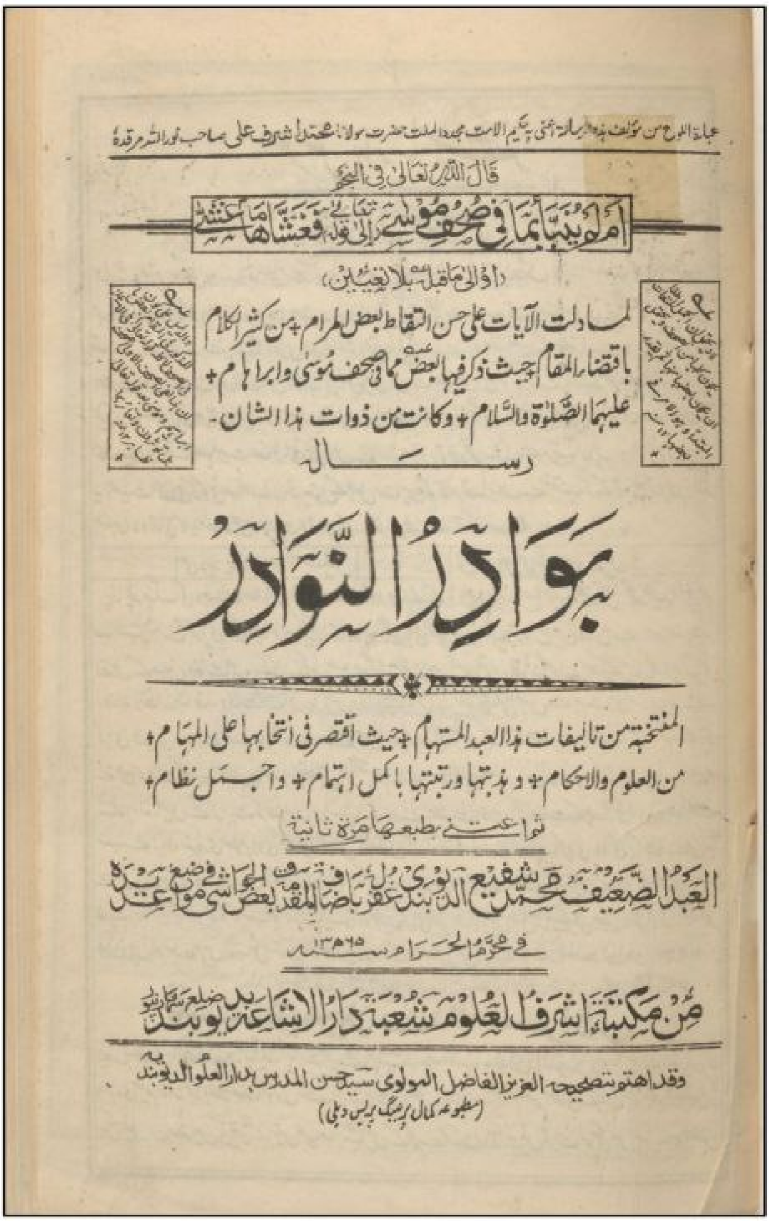

عبارۃ اللوح من مؤلف ہذہ الرسالۃ یعنی حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

قال اللہ تعالیٰ فی النجم
ام لم ینبأ بما فی صحف موسیٰ الی قولہ فغشٰھا ما غشّٰی
(ای الی العاقبۃ بلا تعیین)
لما دلت الآیات علی حسن التقاط بعض المرام ٭ من کثیر الکلام
باقتضاء المقام حیث ذکر فیہا بعض ما فی صحف موسیٰ وابراہیم ٭
علیہما الصلوٰۃ والسلام ٭ وکانت من ذوات ہذا الشان۔

رسالہ

بوادر النوادر

المنتخبۃ من تالیفات ہذا العبد المستہام ٭ حیث اقتصر فی انتخابہا علی المہام ٭
من العلوم والاحکام ٭ وہذبتہا ورتبتہا باکمل اہتمام ٭ واجمل نظام ٭
ثم اعتنی بطبعہا مرۃ ثانیۃ
العبد الضعیف محمد شفیع الدیوبندی عفی عنہ باضافۃ المقدمۃ وبعض الحواشی فی مواضع عدیدۃ
فی محرم الحرام سنۃ ۱۳۶۵ھ

من مکتبۃ اشرف العلوم شعبۃ دار الاشاعۃ دیوبند ضلع سہارنپور
وقد اہتم بتصحیحہ العزیز الفاضل المولوی سید حسن المدرس بدار العلوم الدیوبندیۃ
(مطبوعہ کمال پرنٹنگ پریس دہلی)

الزامی جواب کے تعلق سے دیوبندی مجدّد تھانوی کا حوالہ

اشرف علی تھانوی نے الزامی جواب کے بارے میں لکھا کہ گو مناظرین کی ایسی عادت ہے، مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت یہ ہے "لقد سمع اللہ قول الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء اس کا شان نزول مفسرین میں مشہور ہے کہ حضور ﷺ نے صدقات کی ترغیب فرمائی جس پر یہود نے یہ بات کہی یہ یقینی ہے کہ انکا عقیدہ نہ تھا بلکہ محض الزام کے طور پر کہا تھا کہ حضور کی ترغیب سے [نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا حاجت مند ہونا لازم آتا ہے اگر کسی نے ایسا کیا اُس کی تاویل کرینگے کہ مقصود الزام ہے۔ (بوادر النوادر ۴۴۲)۔

Rahe sunnat Sarfaraz khan safdar page 167

bila shaq harmain sharifain ki nusoos se badi fazilat or rutba sabit hai lekin Shar'i dalayil sirf char hain jinka zikr ho chuka hai Agar harmain sharifain me Achhe kaam ho to Noor Ala Noor warna hargiz hujjat nahie hai

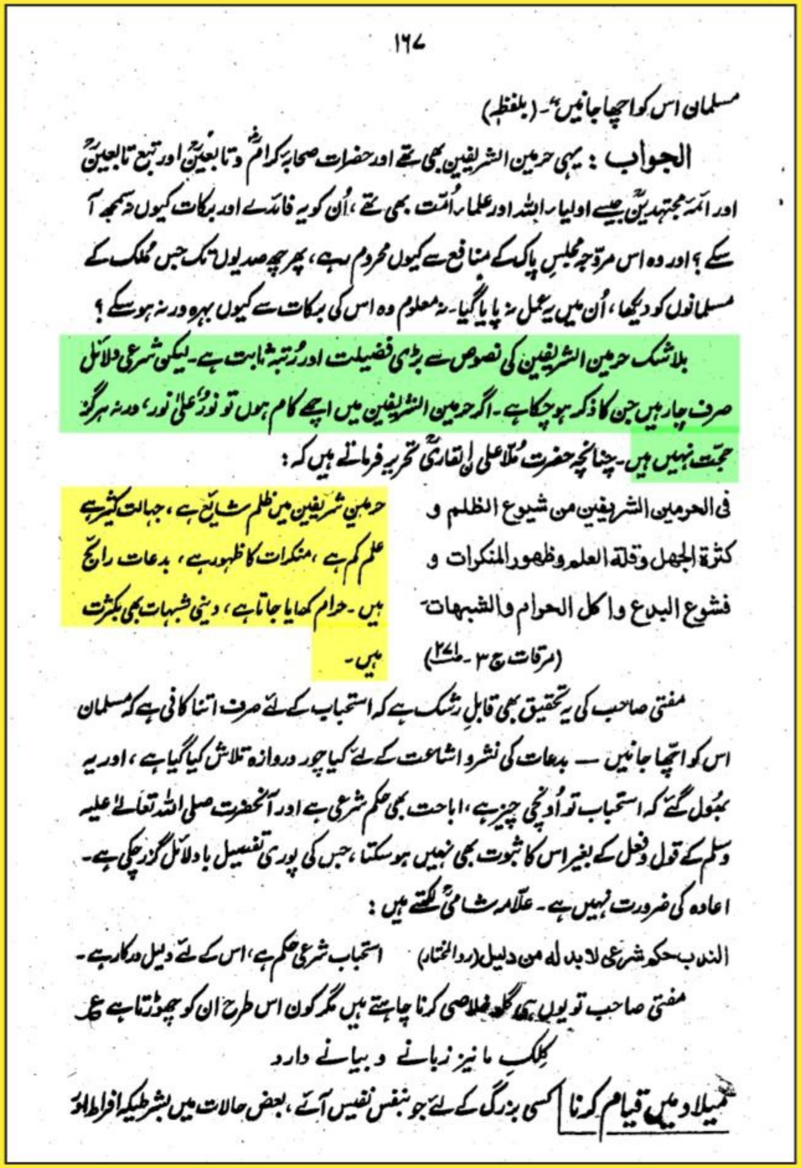

مسلمان اس کو اچھا جانیں"۔ (بلفظہ)

الجواب : یہی حرمین الشریفین بھی تھے اور حضرات صحابۂ کرامؓ و تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ جیسے اولیاء اللہ اور علماء اُمّت بھی تھے، اُن کو یہ فائدے اور برکات کیوں نہ سمجھ آ سکے؟ اور وہ اس مروّجہ مجلسِ پاک کے منافع سے کیوں محروم رہے، پھر چھ صدیوں تک جس ملک کے مسلمانوں کو دیکھا، اُن میں یہ عمل نہ پایا گیا۔ نہ معلوم وہ اس کی برکات سے کیوں بہرہ ور نہ ہو سکے؟ بلاشک حرمین الشریفین کی نصوص سے بڑی فضیلت اور رُتبہ ثابت ہے۔ لیکن شرعی دلائل صرف چار ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اگر حرمین الشریفین میں اچھے کام ہوں تو نورٌ علیٰ نور، ورنہ ہرگز حجّت نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت مُلّا علی القاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم و کثرۃ الجھل وقلۃ العلم وظھور المنکرات و فشوع البدع و اکل الحرام والشبھات (مرقات ج ۳ ۔ ص ۲۷۱)	حرمین شریفین میں ظلم شائع ہے، جہالت کثیر ہے علم کم ہے، منکرات کا ظہور ہے، بدعات رائج ہیں۔ حرام کھایا جاتا ہے، دینی شبہات بھی بکثرت ہیں۔

مفتی صاحب کی یہ تحقیق بھی قابلِ رشک ہے کہ استحباب کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ مسلمان اس کو اچھا جانیں ـــ بدعات کی نشر و اشاعت کے لئے کیا چور دروازہ تلاش کیا گیا ہے، اور یہ بھول گئے کہ استحباب تو اُونچی چیز ہے، اباحت بھی حکم شرعی ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول و فعل کے بغیر اس کا ثبوت بھی نہیں ہو سکتا، جس کی پوری تفصیل با دلائل گزر چکی ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ علّامہ شامیؒ لکھتے ہیں:

الندب حکم شرعی لا بد له من دلیل (رد المختار)	استحباب شرعی حکم ہے، اس کے لئے دلیل درکار ہے۔

مفتی صاحب تو یوں ہی گلو خلاصی کرنا چاہتے ہیں مگر کون اس طرح ان کو چھوڑتا ہے ع

کِلکِ ما نیز زبانے و بیانے دارد

میلاد میں قیام کرنا کسی بزرگ کے لئے جو بنفس نفیس آئے، بعض حالات میں بشرطیکہ افراط او

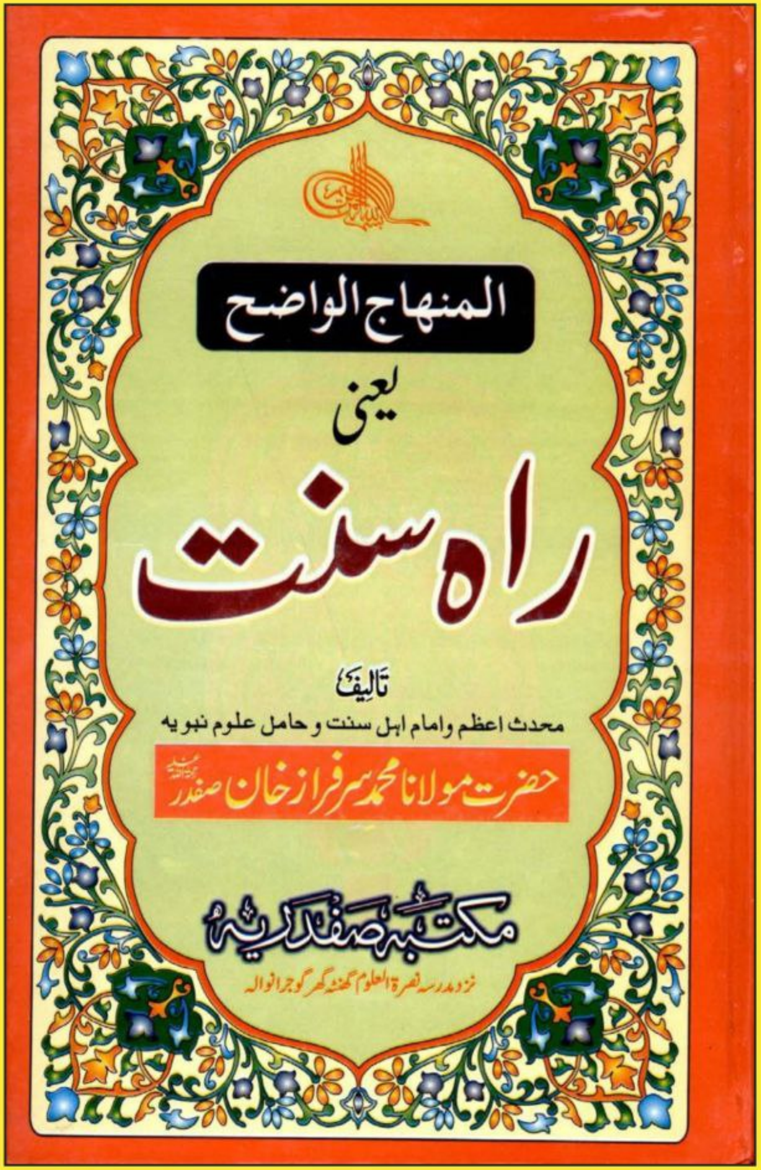

المنہاج الواضح

یعنی

راہ سنت

تالیف

محدث اعظم وامام اہل سنت و حامل علوم نبویہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Fazle khudawandi Umair Qasmi Deobandi | pg 40

Alhamdulillah hum bade fakhr se kehte hain or kehte chale Aaye hain tumhare pas Apna kuchh bhi nahie hai Jo bhi karte ho Ahle Sunnat ki dekha dekhi karte ho...

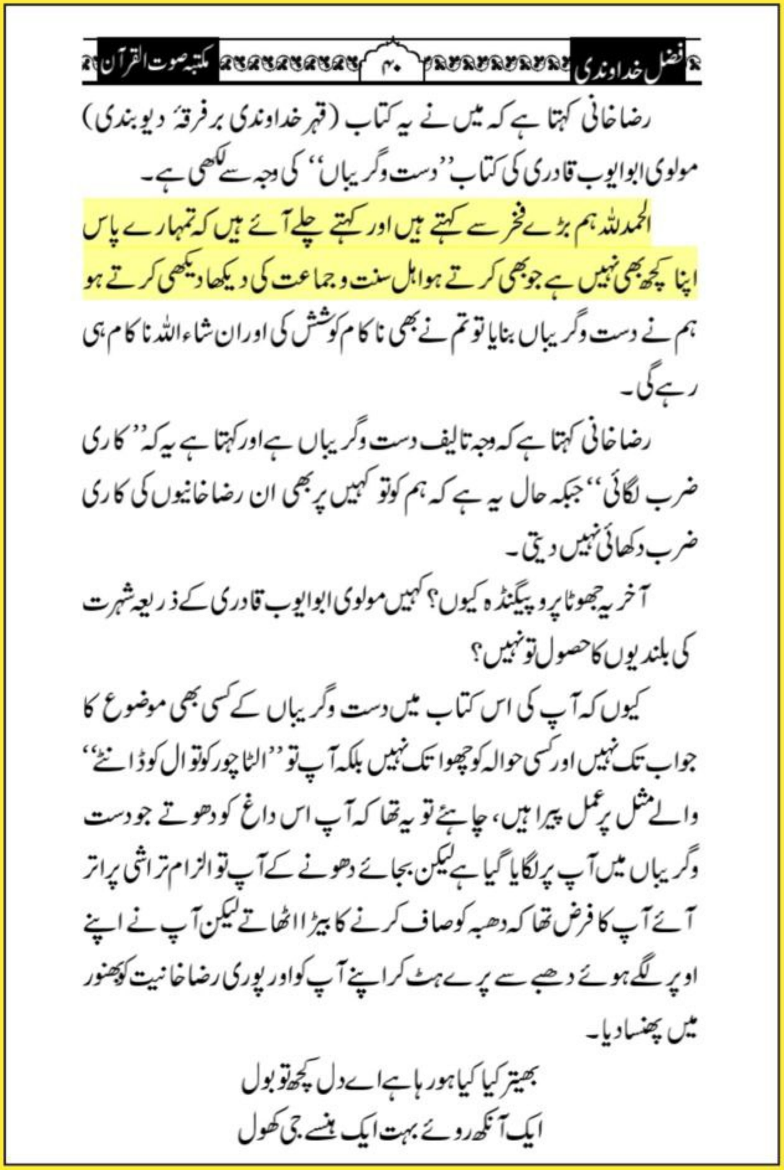

رضا خانی کہتا ہے کہ میں نے یہ کتاب (قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی) مولوی ابوایوب قادری کی کتاب ''دست وگریباں'' کی وجہ سے لکھی ہے۔

الحمدللہ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں اور کہتے چلے آئے ہیں کہ تمہارے پاس اپنا کچھ بھی نہیں ہے جو بھی کرتے ہو اہل سنت و جماعت کی دیکھا دیکھی کرتے ہو ہم نے دست وگریباں بنایا تو تم نے بھی ناکام کوشش کی اور ان شاء اللہ ناکام ہی رہے گی۔

رضا خانی کہتا ہے کہ وجہ تالیف دست وگریباں ہے اور کہتا ہے یہ کہ'' کاری ضرب لگائی'' جبکہ حال یہ ہے کہ ہم کو تو کہیں پر بھی ان رضاخانیوں کی کاری ضرب دکھائی نہیں دیتی۔

آخر یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیوں؟ کہیں مولوی ابوایوب قادری کے ذریعہ شہرت کی بلندیوں کا حصول تو نہیں؟

کیوں کہ آپ کی اس کتاب میں دست وگریباں کے کسی بھی موضوع کا جواب تک نہیں اور کسی حوالہ کو چھوا تک نہیں بلکہ آپ تو ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' والے مثل پر عمل پیرا ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ اس داغ کو دھوتے جو دست وگریباں میں آپ پر لگایا گیا ہے لیکن بجائے دھونے کے آپ تو الزام تراشی پر اتر آئے آپ کا فرض تھا کہ دھبہ کو صاف کرنے کا بیڑا اٹھاتے لیکن آپ نے اپنے اوپر لگے ہوئے دھبے سے پرے ہٹ کر اپنے آپ کو اور پوری رضاخانیت کو بھنور میں پھنسا دیا۔

بھیتر کیا کیا ہو رہا ہے اے دل کچھ تو بول
ایک آنکھ روئے بہت ایک ہنسے جی کھول

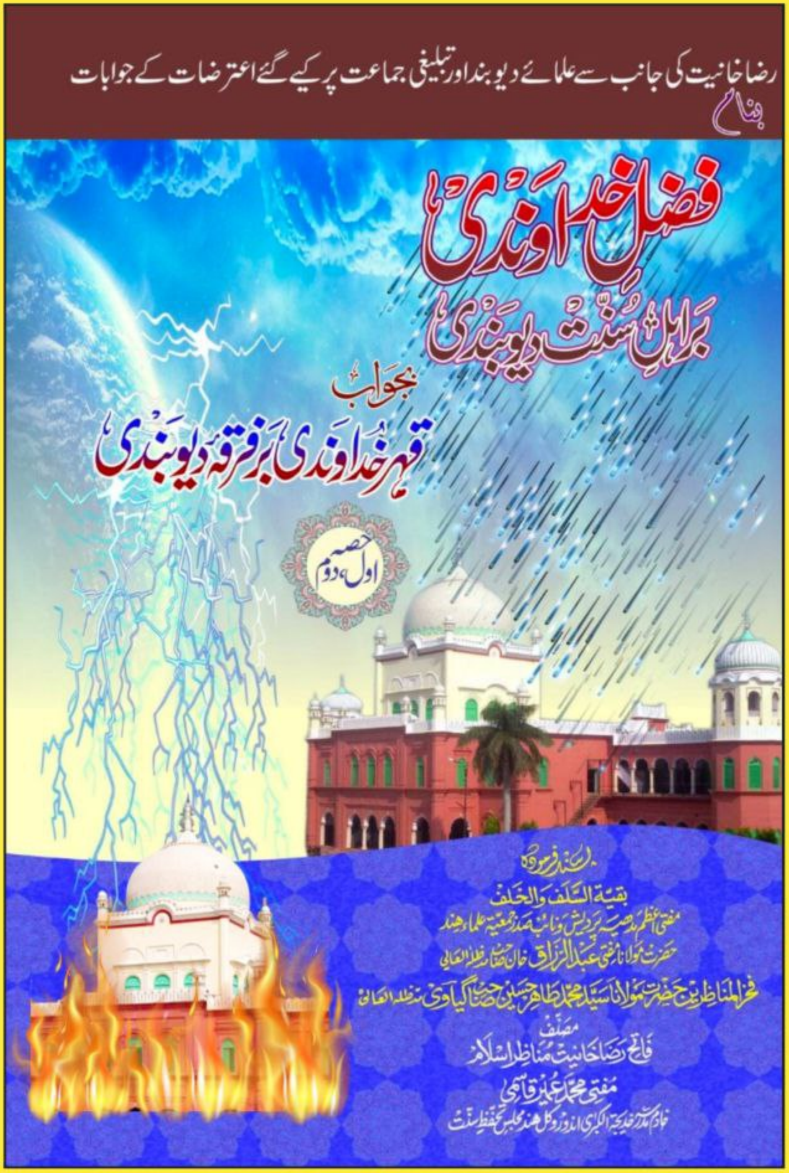

رضاخانیت کی جانب سے علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات

بنام

فضلِ خداوندی
بر اہلِ سُنّت دیوبندی

بجواب

قہرِ خُداوندی بر فرقۂ دیوبندی

حصہ اول، دوم

اسناد فرمودہ
بقیۃ السلف والخلف
مفتی اعظم مدھیہ پردیش ونائب صدر جمعیۃ علماء ہند
حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق خان صاحب مدظلہ العالی
فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی

مصنف
فاتح رضاخانیت مناظر اسلام
مفتی محمد عمیر قاسمی
خادم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ اندور و کل ھند مجلس تحفظ سنت

Tehqeeqat Hakeem ul Islam Qari taiyeb : 1/337

Murattab : Umar Qasmi deobandi

"Awliya Allah ka kashf hujjat nahie hota"

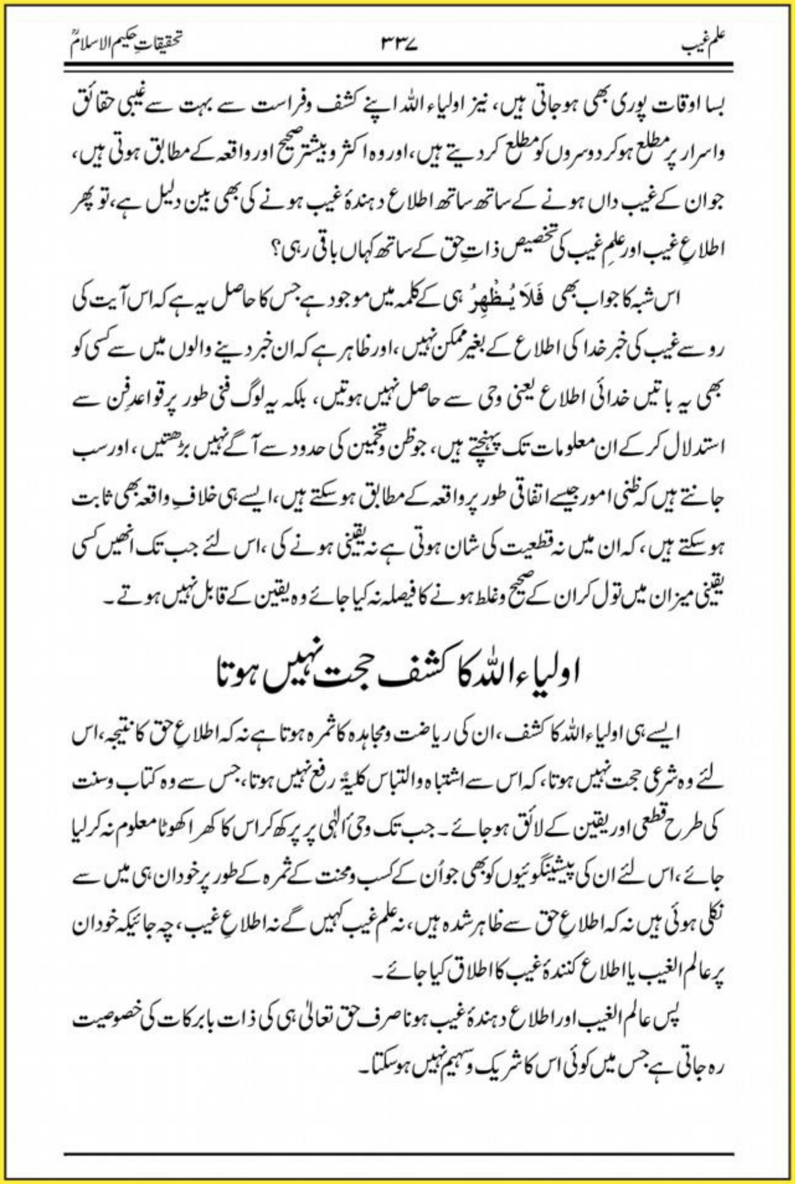

بسا اوقات پوری بھی ہوجاتی ہیں، نیز اولیاء اللہ اپنے کشف وفراست سے بہت سے غیبی حقائق واسرار پر مطلع ہوکر دوسروں کو مطلع کردیتے ہیں، اور وہ اکثر وبیشتر صحیح اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہیں، جو ان کے غیب داں ہونے کے ساتھ ساتھ اطلاع دہندۂ غیب ہونے کی بھی بین دلیل ہے، تو پھر اطلاعِ غیب اور علمِ غیب کی تخصیص ذاتِ حق کے ساتھ کہاں باقی رہی؟

اس شبہ کا جواب بھی فَلَا يُظْهِرُ ہی کے کلمہ میں موجود ہے. جس کا حاصل یہ ہے کہ اس آیت کی رو سے غیب کی خبر خدا کی اطلاع کے بغیر ممکن نہیں، اور ظاہر ہے کہ ان خبر دینے والوں میں سے کسی کو بھی یہ باتیں خدائی اطلاع یعنی وحی سے حاصل نہیں ہوتیں، بلکہ یہ لوگ فنی طور پر قواعدِ فن سے استدلال کرکے ان معلومات تک پہنچتے ہیں، جو ظن وتخمین کی حدود سے آگے نہیں بڑھتیں، اور سب جانتے ہیں کہ ظنی امور جیسے اتفاقی طور پر واقعہ کے مطابق ہوسکتے ہیں، ایسے ہی خلافِ واقعہ بھی ثابت ہوسکتے ہیں، کہ ان میں نہ قطعیت کی شان ہوتی ہے نہ یقینی ہونے کی، اس لئے جب تک انھیں کسی یقینی میزان میں تول کر ان کے صحیح وغلط ہونے کا فیصلہ نہ کیا جائے وہ یقین کے قابل نہیں ہوتے۔

اولیاء اللہ کا کشف حجت نہیں ہوتا

ایسے ہی اولیاء اللہ کا کشف، ان کی ریاضت ومجاہدہ کا ثمرہ ہوتا ہے نہ کہ اطلاعِ حق کا نتیجہ، اس لئے وہ شرعی حجت نہیں ہوتا، کہ اس سے اشتباہ والتباس کلیۃً رفع نہیں ہوتا، جس سے وہ کتاب وسنت کی طرح قطعی اور یقین کے لائق ہوجائے۔ جب تک وحیٔ الٰہی پر پرکھ کر اس کا کھرا کھوٹا معلوم نہ کرلیا جائے، اس لئے ان کی پیشینگوئیوں کو بھی جو اُن کے کسب ومحنت کے ثمرہ کے طور پر خود ان ہی میں سے نکلی ہوئی ہیں نہ کہ اطلاعِ حق سے ظاہر شدہ ہیں، نہ علم غیب کہیں گے نہ اطلاعِ غیب، چہ جائیکہ خود ان پر عالم الغیب یا اطلاع کنندۂ غیب کا اطلاق کیا جائے۔

پس عالم الغیب اور اطلاع دہندۂ غیب ہونا صرف حق تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات کی خصوصیت رہ جاتی ہے جس میں کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں ہوسکتا۔

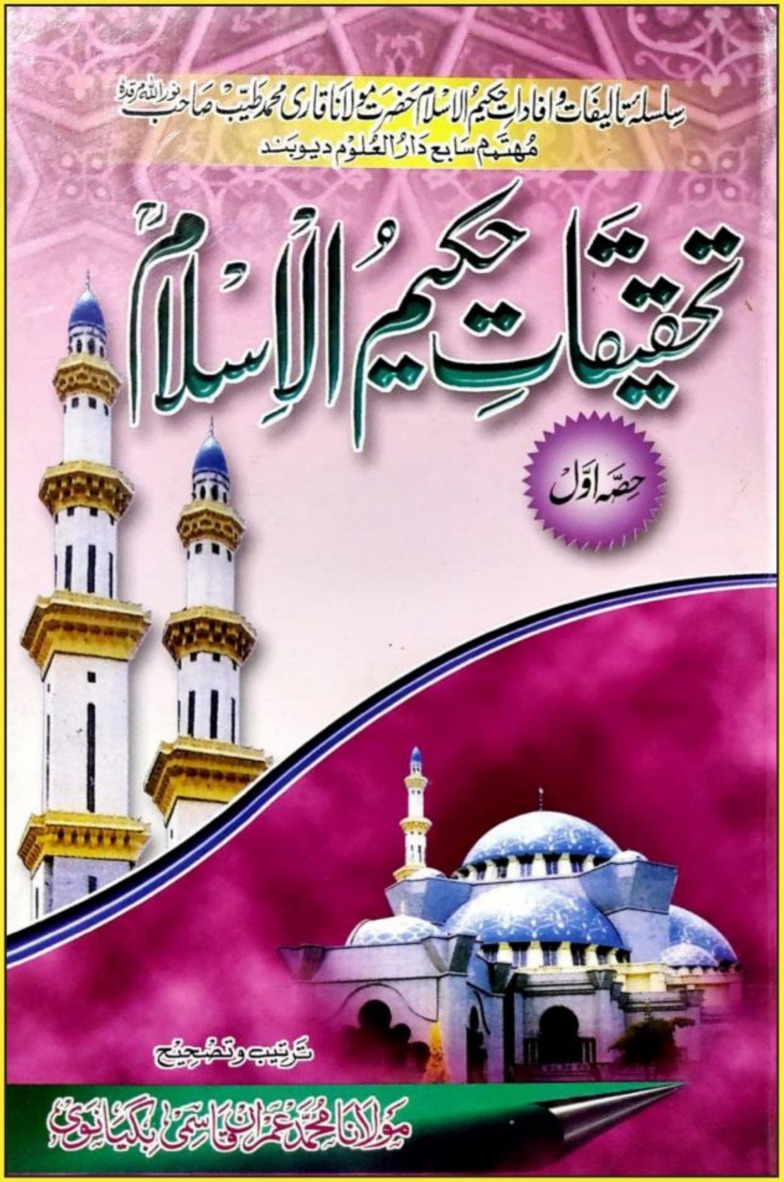

سلسلۂ تالیفات وافاداتِ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ
مُہتمم سابع دارُ العُلوم دیوبند

تحقیقاتِ حکیم الاسلامؒ

حِصّہ اوّل

ترتیب وتصحیح

مولانا محمد عمران قاسمی بگیانوی

Ibarate Akabir Az Sarfaraz Khan safdar pg 28

Agar koi shakhs esa kalam or jumla bolta hai Jiske bahut se pehlu kufr ke or sirf ek hi pehlu islam ka nikalta ho to Aise Shakhs ki takfeer nahie kee jayegi kyonki ho sakta hai ke uski Murad wo pehlu ho jo islam ka pehlu hai....

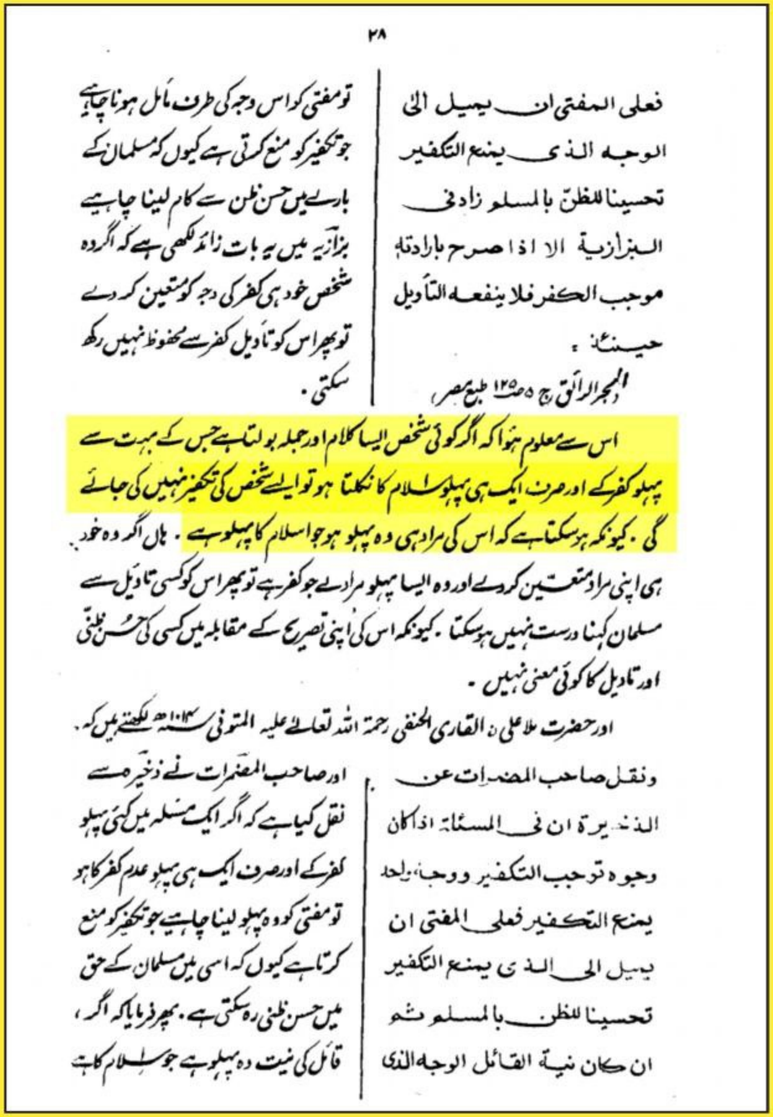

فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم زاد فی البزازیة الا اذا صرح بارادته موجب الکفر فلا ینفعه التأویل حینئذ ؛

(البحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۵ طبع مصر)

تو مفتی کو اس وجہ کی طرف مائل ہونا چاہیئے جو تکفیر کو منع کرتی ہے کیوں کہ مسلمان کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا چاہیے بزازیہ میں یہ بات زائد لکھی ہے کہ اگر وہ شخص خود ہی کفر کی وجہ کو متعین کر دے تو پھر اس کو تأویل کفر سے محفوظ نہیں رکھ سکتی ۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلام اور جملہ بولتا ہے جس کے بہت سے پہلو کفر کے اور صرف ایک ہی پہلو اسلام کا نکلتا ہو تو ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کی مراد ہی وہ پہلو ہو جو اسلام کا پہلو ہے ۔ ہاں اگر وہ خود ہی اپنی مراد متعین کر دے اور وہ ایسا پہلو مراد لے جو کفر ہے تو پھر اس کو کسی تأویل سے مسلمان کہنا درست نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اس کی اپنی تصریح کے مقابلہ میں کسی کی حسن ظنی اور تأویل کا کوئی معنی نہیں ۔

اور حضرت ملا علی ن القاری الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں کہ ۔

ونقل صاحب المضمرات عن الذخیرة ان فی المسئلة اذا کان وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کان نیة القائل الوجه الذی

اور صاحب المضمرات نے ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں کئی پہلو کفر کے اور صرف ایک ہی پہلو عدم کفر کا ہو تو مفتی کو وہ پہلو لینا چاہیے جو تکفیر کو منع کرتا ہے کیوں کہ اسی میں مسلمان کے حق میں حسن ظنی رہ سکتی ہے ۔ پھر فرمایا کہ اگر ، قائل کی نیت وہ پہلو ہے جو اسلام کا ہے

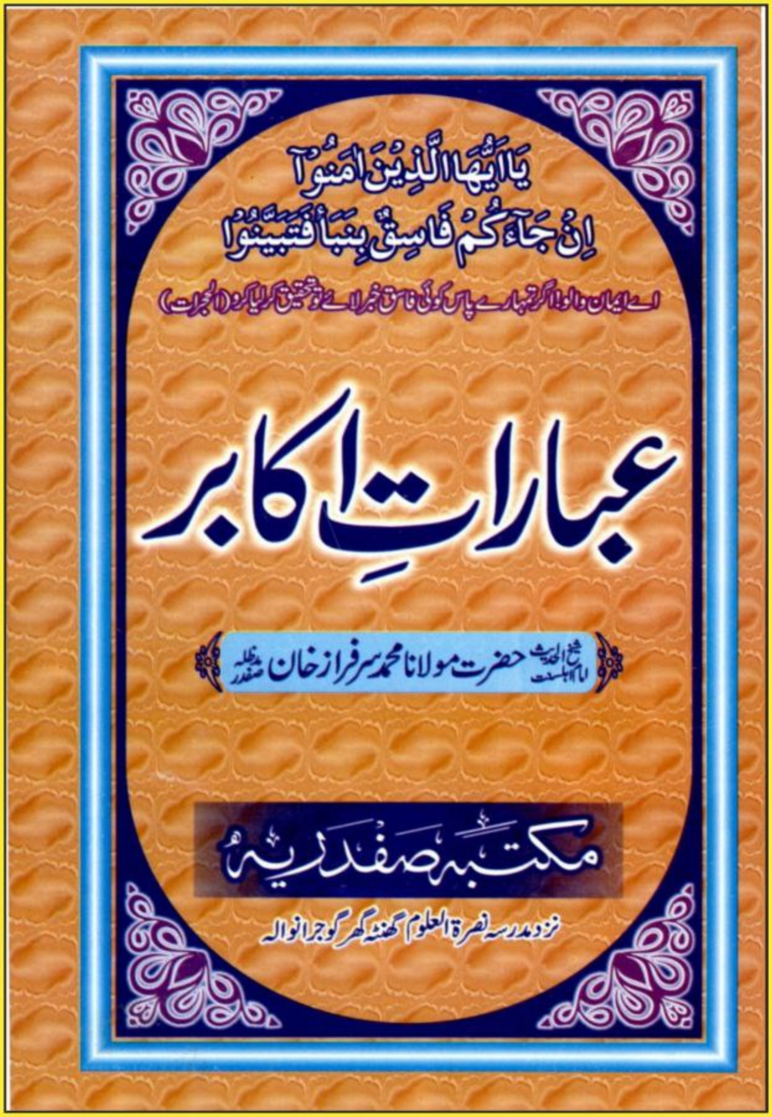

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

عباراتِ اکابر

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Dasta e farar Abdul Ahad Qasmi Pg 182

Kyoke kisi ke Aqaid wa nazariyat ki sahi waqfiyat us ki tasneefat wagerah ke mutal'a Ya bil musharafa guftagu ke bad hi hasil ho sakti hai...

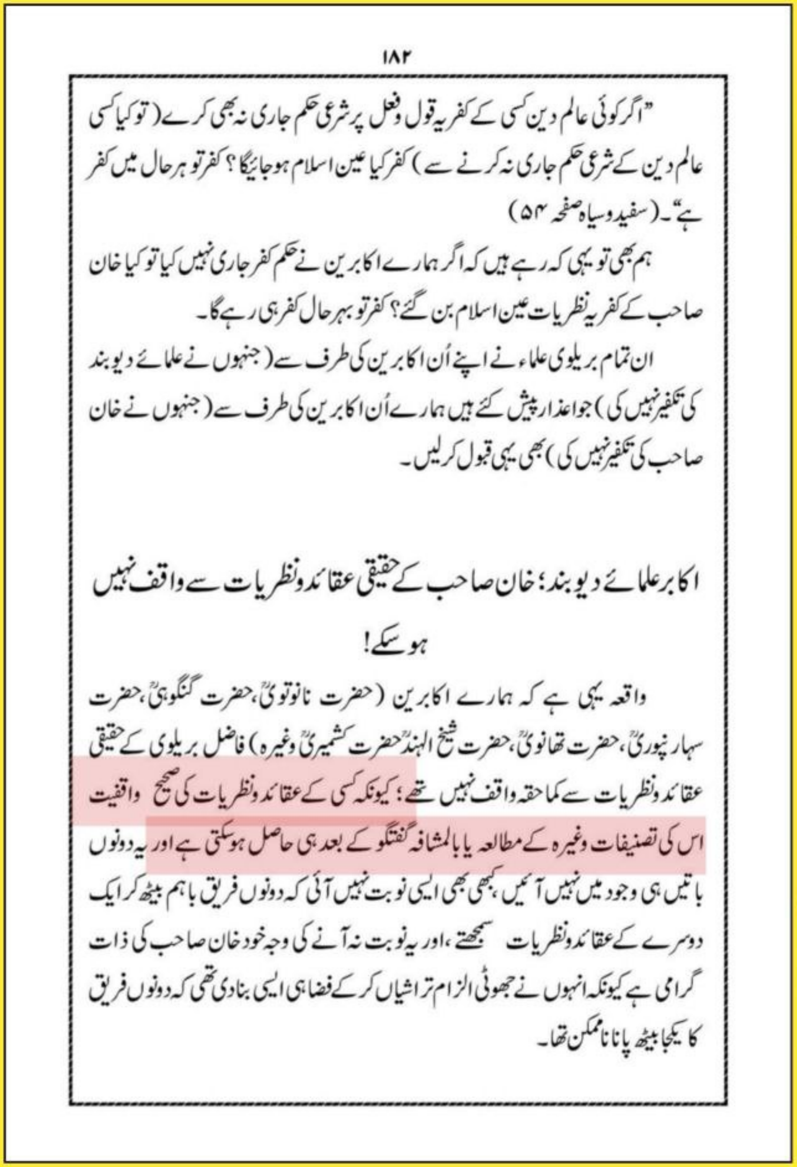

"اگر کوئی عالم دین کسی کے کفریہ قول وفعل پر شرعی حکم جاری نہ بھی کرے (تو کیا کسی عالم دین کے شرعی حکم جاری نہ کرنے سے) کفر کیا عین اسلام ہوجائیگا ؟ کفر تو ہر حال میں کفر ہے"۔ (سفید وسیاہ صفحہ ۵۴)

ہم بھی تو یہی کہ رہے ہیں کہ اگر ہمارے اکابرین نے حکم کفر جاری نہیں کیا تو کیا خان صاحب کے کفریہ نظریات عین اسلام بن گئے؟ کفر تو بہر حال کفر ہی رہے گا۔

ان تمام بریلوی علماء نے اپنے اُن اکابرین کی طرف سے (جنہوں نے علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی) جو اعذار پیش کئے ہیں ہمارے اُن اکابرین کی طرف سے (جنہوں نے خان صاحب کی تکفیر نہیں کی) بھی یہی قبول کر لیں۔

اکابر علمائے دیوبند؛ خان صاحب کے حقیقی عقائد ونظریات سے واقف نہیں ہو سکے!

واقعہ یہی ہے کہ ہمارے اکابرین (حضرت نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ، حضرت سہارنپوریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت شیخ الہندؒ حضرت کشمیریؒ وغیرہ) فاضل بریلوی کے حقیقی عقائد ونظریات سے کماحقہ واقف نہیں تھے؛ کیونکہ کسی کے عقائد ونظریات کی صحیح واقفیت اس کی تصنیفات وغیرہ کے مطالعہ یا بالمشافہ گفتگو کے بعد ہی حاصل ہوسکتی ہے اور یہ دونوں باتیں ہی وجود میں نہیں آئیں، کبھی بھی ایسی نوبت نہیں آئی کہ دونوں فریق باہم بیٹھ کر ایک دوسرے کے عقائد ونظریات سمجھتے، اور یہ نوبت نہ آنے کی وجہ خود خان صاحب کی ذات گرامی ہے کیونکہ انہوں نے جھوٹی الزام تراشیاں کر کے فضا ہی ایسی بنادی تھی کہ دونوں فریق کا یکجا بیٹھ پانا ناممکن تھا۔

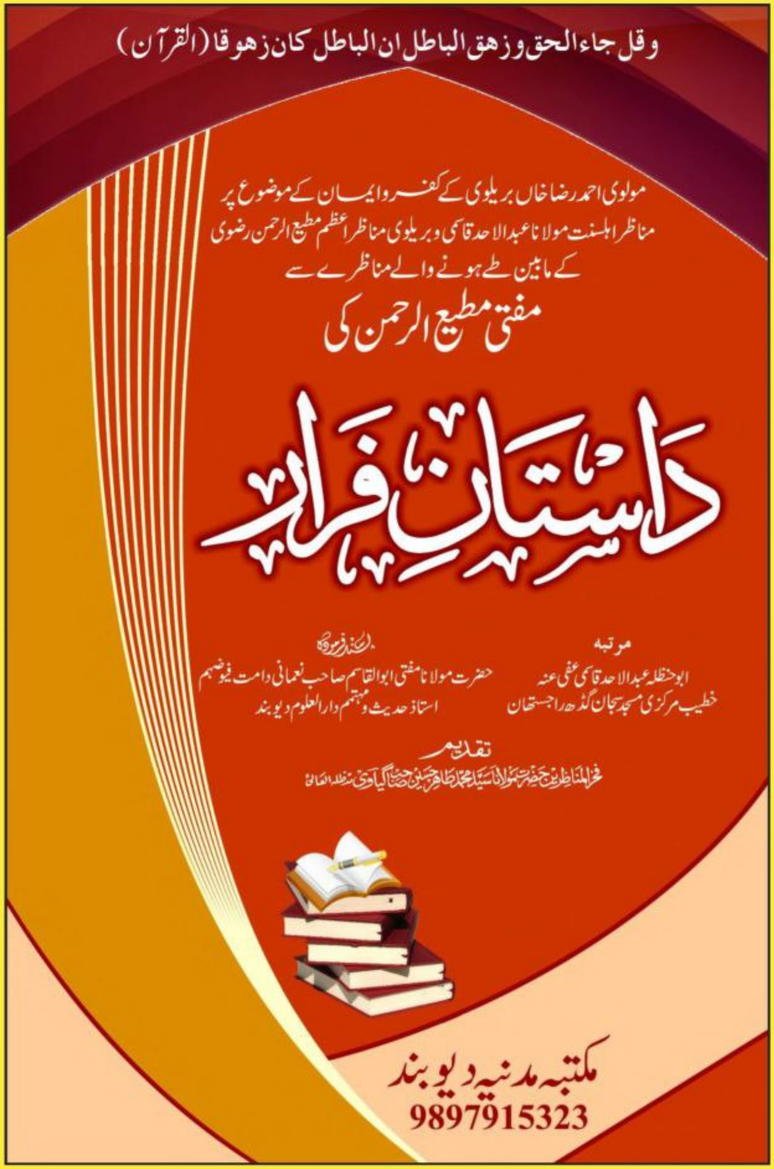

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا (القرآن)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے کفر وایمان کے موضوع پر
مناظر اہلسنت مولانا عبدالاحد قاسمی وبریلوی مناظر اعظم مطیع الرحمن رضوی
کے مابین طے ہونے والے مناظرے سے
مفتی مطیع الرحمن کی

داستانِ فرار

مرتبہ
ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی عفی عنہ
خطیب مرکزی مسجد سجان گڈھ راجستھان

پسند فرمودہ
حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت فیوضہم
استاذ حدیث ومہتمم دارالعلوم دیوبند

تقدیم
فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی

مکتبہ مدنیہ دیوبند
9897915323

Itmam-ul-burhan sarfaraz Khan safdar pg 138

Bilashuba Deobandi hazraat ke liye Hazrat Shah Abdul Aziz Saheb rehmatullah Alaiy ka faisla huqme Aakhirii ki hesiyat rakhta hai

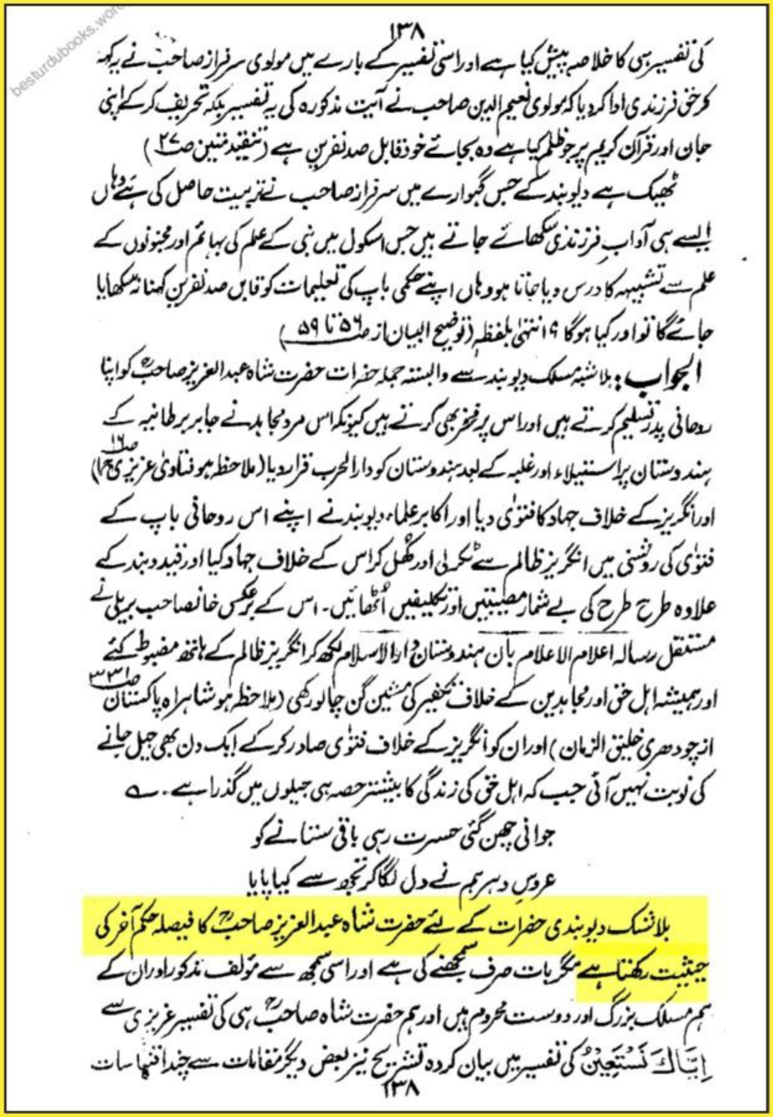

besturdubooks.wor

کی تفسیر ہی کا خلاصہ پیش کیا ہے اور اسی تفسیر کے بارے میں مولوی سرفراز صاحب نے یہ کہہ کر حق فرزندی ادا کر دیا کہ مولوی نعیم الدین صاحب نے آیت مذکورہ کی یہ تفسیر بلکہ تحریف کر کے اپنی جان اور قرآن کریم پر جو ظلم کیا ہے وہ بجائے خود قابل صد نفرین ہے (تنقید متین ص۲۷)

ٹھیک ہے دیوبند کے جس گہوارے میں سرفراز صاحب نے تربیت حاصل کی ہے وہاں ایسے ہی آدابِ فرزندی سکھائے جاتے ہیں جس اسکول میں نبی کے علم کی بہائم اور مجنونوں کے علم سے تشبیہہ کا درس دیا جاتا ہو وہاں اپنے حکمی باپ کی تعلیمات کو قابل صد نفرین کہنا نہ سکھایا جائے گا تو اور کیا ہوگا؟ انتہیٰ بلفظہٖ (توضیح البیان از ص۵۶ تا ۵۹)

الجواب: بلا شبہ مسلک دیوبند سے وابستہ جملہ حضرات حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ کو اپنا روحانی پدر تسلیم کرتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں کیونکہ اس مرد مجاہد نے جابر برطانیہ کے ہندوستان پر استیلاء اور غلبہ کے بعد ہندوستان کو دار الحرب قرار دیا (ملاحظہ ہو فتاویٰ عزیزی ج۱ ص۱۶) اور انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور اکابر علماء دیوبند نے اپنے اس روحانی باپ کے فتویٰ کی روشنی میں انگریز ظالم سے ٹکر لی اور کھل کر اس کے خلاف جہاد کیا اور قید و بند کے علاوہ طرح طرح کی بے شمار مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھائیں۔ اس کے برعکس خانصاحب بریلی نے مستقل رسالہ اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام لکھ کر انگریز ظالم کے ہاتھ مضبوط کیئے اور ہمیشہ اہل حق اور مجاہدین کے خلاف تکفیر کی مشین گن چالو رکھی (ملاحظہ ہو شاہراہ پاکستان ص۳۱۳ از چودھری خلیق الزمان) اور ان کو انگریز کے خلاف فتویٰ صادر کر کے ایک دن بھی جیل جانے کی نوبت نہیں آئی جب کہ اہل حق کی زندگی کا بیشتر حصہ ہی جیلوں میں گذرا ہے۔ ؎

جوانی چھن گئی حسرت رہی باقی سنانے کو
عروسِ دہر ہم نے دل لگا کر تجھ سے کیا پایا

بلا شک دیوبندی حضرات کے لیے حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ کا فیصلہ حکم آخر کی حیثیت رکھتا ہے مگر بات صرف سمجھنے کی ہے اور اسی سمجھ سے مؤلف مذکور اور ان کے ہم مسلک بزرگ اور دوست محروم ہیں اور ہم حضرت شاہ صاحبؒ ہی کی تفسیر عزیزی سے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تفسیر میں بیان کردہ تشریح نیز بعض دیگر مقامات سے چند اقتباسات

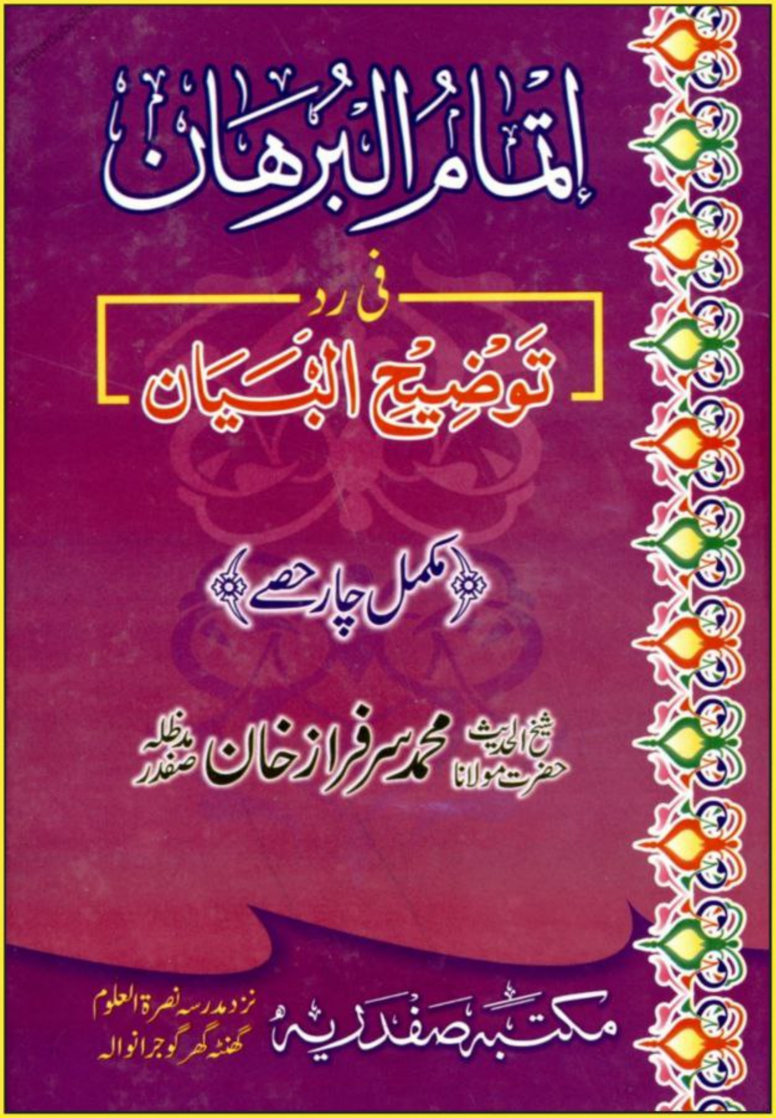

اتمام البرہان

فی رد

توضیح البیان

(مکمل چار حصے)

شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Nawab Ahmed Raza Khan Pg 1024 Sajid naqshbandi

Maine Jo kuchh pesh kiya ilzaman or radde Amal ke tor par pesh kiya lehaza iske Jawab me hamare maslak ke hawalajat hargiz kabile Ahtejaj na honge Jo kuchh hai inke apne ghar ka gand hai lehaza ise apne ghar se saaf karwayen

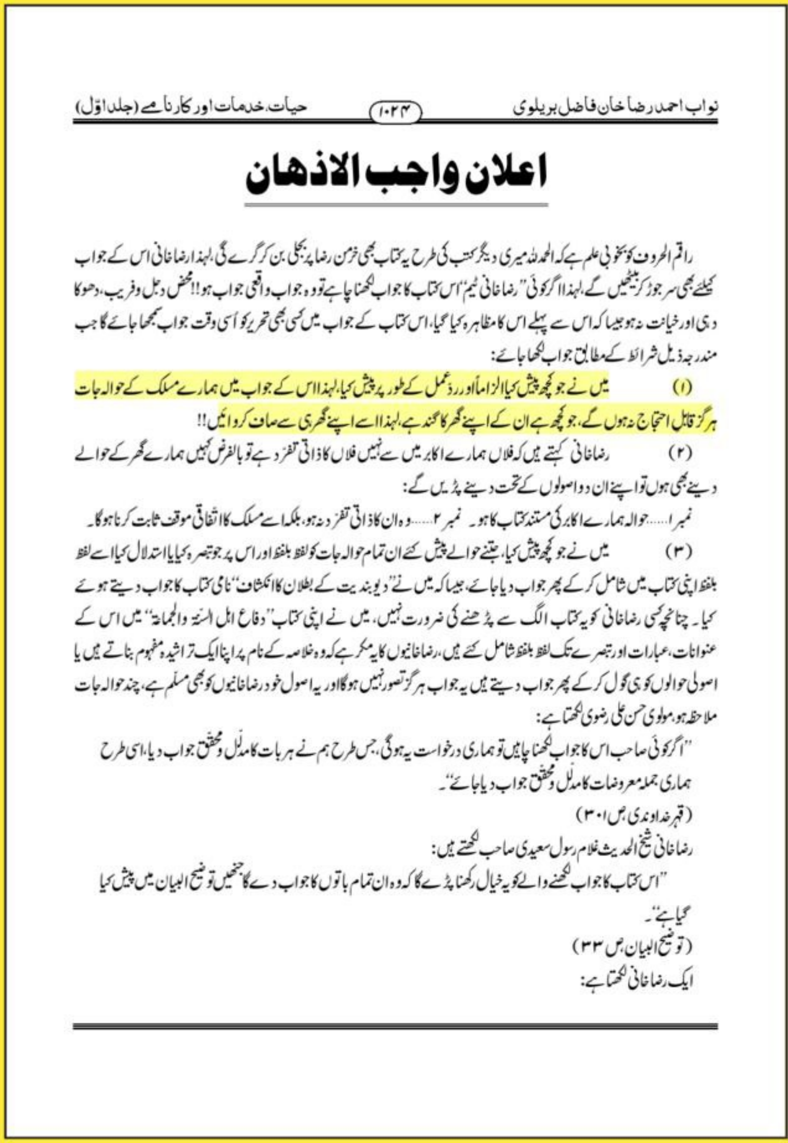

نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی (۱۰۲۴) حیات، خدمات اور کارنامے (جلد اوّل)

اعلان واجب الاذہان

راقم الحروف کو بخوبی علم ہے کہ الحمد للہ میری دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی خرمن رضا پر بجلی بن کر گرے گی، لہٰذا رضاخانی اس کے جواب کیلئے بھی سر جوڑ کر بیٹھیں گے، لہٰذا اگر کوئی "رضاخانی ٹیم" اس کتاب کا جواب لکھنا چاہے تو وہ جواب واقعی جواب ہو!! محض دجل وفریب، دھوکا دہی اور خیانت نہ ہو جیسا کہ اس سے پہلے اس کا مظاہرہ کیا گیا، اس کتاب کے جواب میں کسی بھی تحریر کو اسی وقت جواب سمجھا جائے گا جب مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق جواب لکھا جائے:

(۱) میں نے جو کچھ پیش کیا الزاماً اور ردِ عمل کے طور پر پیش کیا، لہٰذا اس کے جواب میں ہمارے مسلک کے حوالہ جات ہرگز قابل احتجاج نہ ہوں گے، جو کچھ ہے ان کے اپنے گھر کا گند ہے، لہٰذا اسے اپنے گھر ہی سے صاف کروائیں!!

(۲) رضاخانی کہتے ہیں کہ فلاں ہمارے اکابر میں سے نہیں فلاں کا ذاتی تفرد ہے تو بالفرض کہیں ہمارے گھر کے حوالے دینے بھی ہوں تو اپنے ان دو اصولوں کے تحت دینے پڑیں گے:

نمبر ۱...... حوالہ ہمارے اکابر کی مستند کتاب کا ہو۔ نمبر ۲...... وہ ان کا ذاتی تفرد نہ ہو، بلکہ اسے مسلک کا اتفاقی موقف ثابت کرنا ہوگا۔

(۳) میں نے جو کچھ پیش کیا، جتنے حوالے پیش کئے ان تمام حوالہ جات کو لفظ بلفظ اور اس پر جو تبصرہ کیا یا استدلال کیا اسے لفظ بلفظ اپنی کتاب میں شامل کر کے پھر جواب دیا جائے، جیسا کہ میں نے "دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف" نامی کتاب کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ چنانچہ کسی رضاخانی کو یہ کتاب الگ سے پڑھنے کی ضرورت نہیں، میں نے اپنی کتاب "دفاع اہل السنۃ والجماعۃ" میں اس کے عنوانات، عبارات اور تبصرے تک لفظ بلفظ شامل کئے ہیں، رضاخانیوں کا یہ مکر ہے کہ وہ خلاصہ کے نام پر اپنا ایک تراشیدہ مفہوم بناتے ہیں یا اصولی حوالوں کو ہی گول کر کے پھر جواب دیتے ہیں یہ جواب ہرگز تصور نہیں ہوگا اور یہ اصول خود رضاخانیوں کو بھی مسلم ہے، چند حوالہ جات ملاحظہ ہو، مولوی حسن علی رضوی لکھتا ہے:

> "اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھنا چاہیں تو ہماری درخواست یہ ہوگی، جس طرح ہم نے ہر بات کا مدلّل ومحقق جواب دیا، اسی طرح ہماری جملہ معروضات کا مدلّل ومحقق جواب دیا جائے"۔
>
> (قہر خداوندی، ص ۳۰۱)

رضاخانی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

> "اس کتاب کا جواب لکھنے والے کو یہ خیال رکھنا پڑے گا کہ وہ ان تمام باتوں کا جواب دے گا جنھیں توضیح البیان میں پیش کیا گیا ہے"۔
>
> (توضیح البیان، ص ۳۳)

ایک رضاخانی لکھتا ہے:

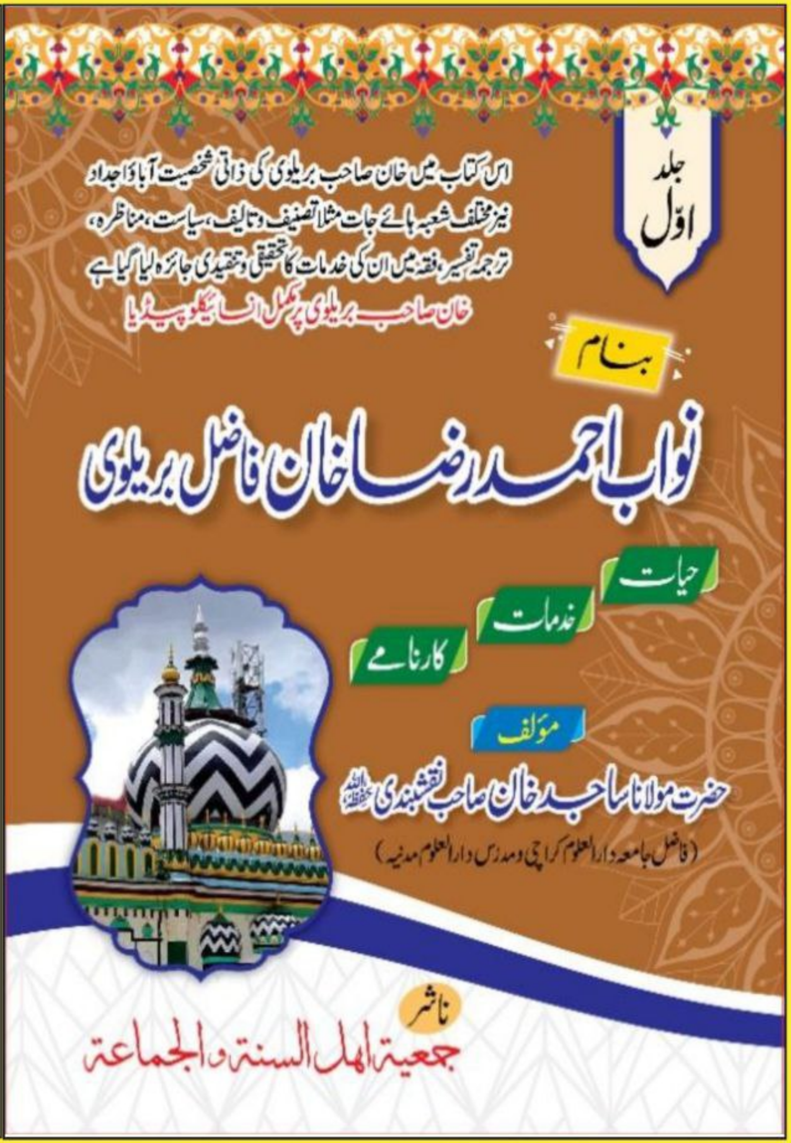

جلد اوّل

اس کتاب میں خان صاحب بریلوی کی ذاتی شخصیت آباؤ اجداد نیز مختلف شعبہ ہائے جات مثلاً تصنیف وتالیف، سیاست، مناظرہ، ترجمہ تفسیر، فقہ میں ان کی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے

خان صاحب بریلوی پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

بنام

نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی

حیات

خدمات

کارنامے

مؤلف

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ

(فاضل جامعہ دار العلوم کراچی ومدرس دار العلوم مدنیہ)

ناشر

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ

Fazle khudawandi Umair Qasmi Deobandi : 196

Ikhtelaf daleel ki bina par ho to rehmat hai or Ye kisi ki be Adbi ya Gustakhi nahie hai_ Tafarrudat to bade bade fuqha muhaddiseen mufassireen ke bhi rahe hain or Ye Aitraz wali bat to hai hi nahie lekin jiski aql ulti ho usko har cheez ulti hi nazar Aati hai

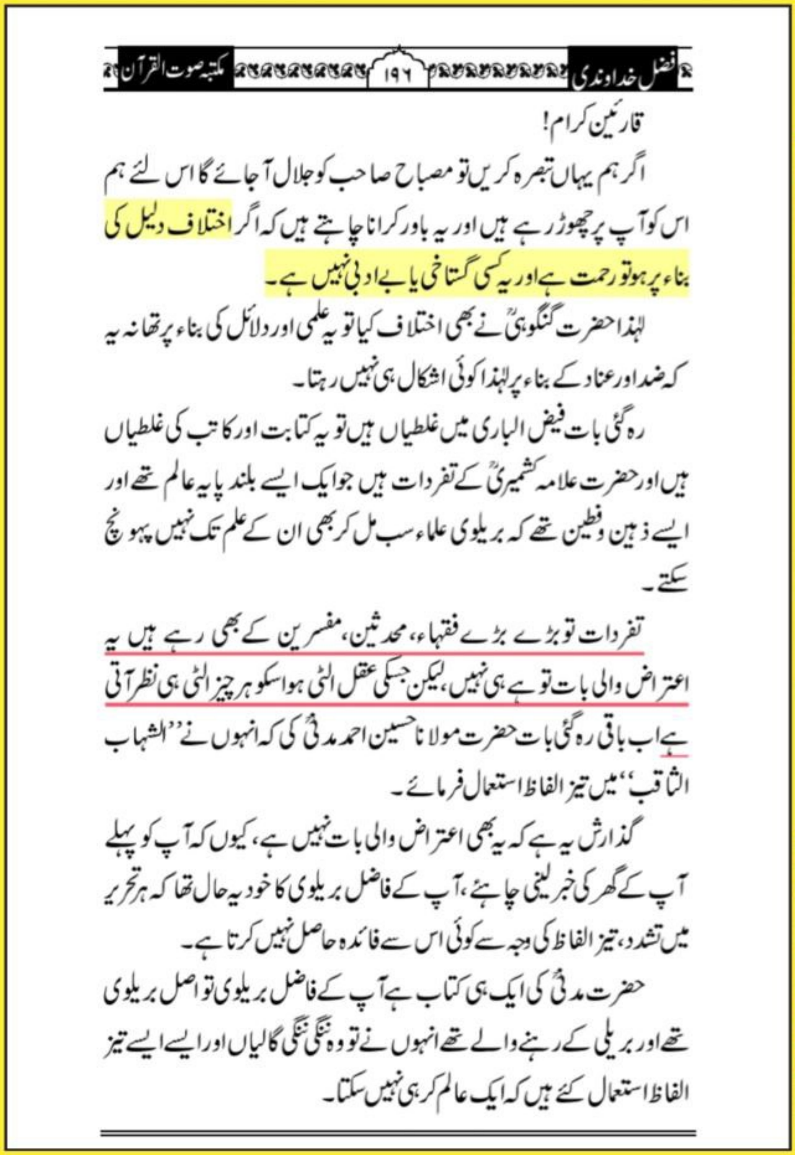

قارئین کرام!

اگر ہم یہاں تبصرہ کریں تو مصباح صاحب کو جلال آجائے گا اس لئے ہم اس کو آپ پر چھوڑ رہے ہیں اور یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اگر اختلاف دلیل کی بناء پر ہو تو رحمت ہے اور یہ کسی گستاخی یا بے ادبی نہیں ہے۔

لہٰذا حضرت گنگوہیؒ نے بھی اختلاف کیا تو یہ علمی اور دلائل کی بناء پر تھا نہ یہ کہ ضد اور عناد کے بناء پر لہٰذا کوئی اشکال ہی نہیں رہتا۔

رہ گئی بات فیض الباری میں غلطیاں ہیں تو یہ کتابت اور کاتب کی غلطیاں ہیں اور حضرت علامہ کشمیریؒ کے تفردات ہیں جو ایک ایسے بلند پایہ عالم تھے اور ایسے ذہین و فطین تھے کہ بریلوی علماء سب مل کر بھی ان کے علم تک نہیں پہونچ سکتے۔

تفردات تو بڑے بڑے فقہاء، محدثین، مفسرین کے بھی رہے ہیں یہ اعتراض والی بات تو ہے ہی نہیں، لیکن جسکی عقل الٹی ہو اسکو ہر چیز الٹی ہی نظر آتی ہے اب باقی رہ گئی بات حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی کہ انہوں نے ’’الشہاب الثاقب‘‘ میں تیز الفاظ استعمال فرمائے۔

گذارش یہ ہے کہ یہ بھی اعتراض والی بات نہیں ہے، کیوں کہ آپ کو پہلے آپ کے گھر کی خبر لینی چاہئے، آپ کے فاضل بریلوی کا خود یہ حال تھا کہ ہر تحریر میں تشدد، تیز الفاظ کی وجہ سے کوئی اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتا ہے۔

حضرت مدنیؒ کی ایک ہی کتاب ہے آپ کے فاضل بریلوی تو اصل بریلوی تھے اور بریلی کے رہنے والے تھے انہوں نے تو وہ ننگی ننگی گالیاں اور ایسے ایسے تیز الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ایک عالم کر ہی نہیں سکتا۔

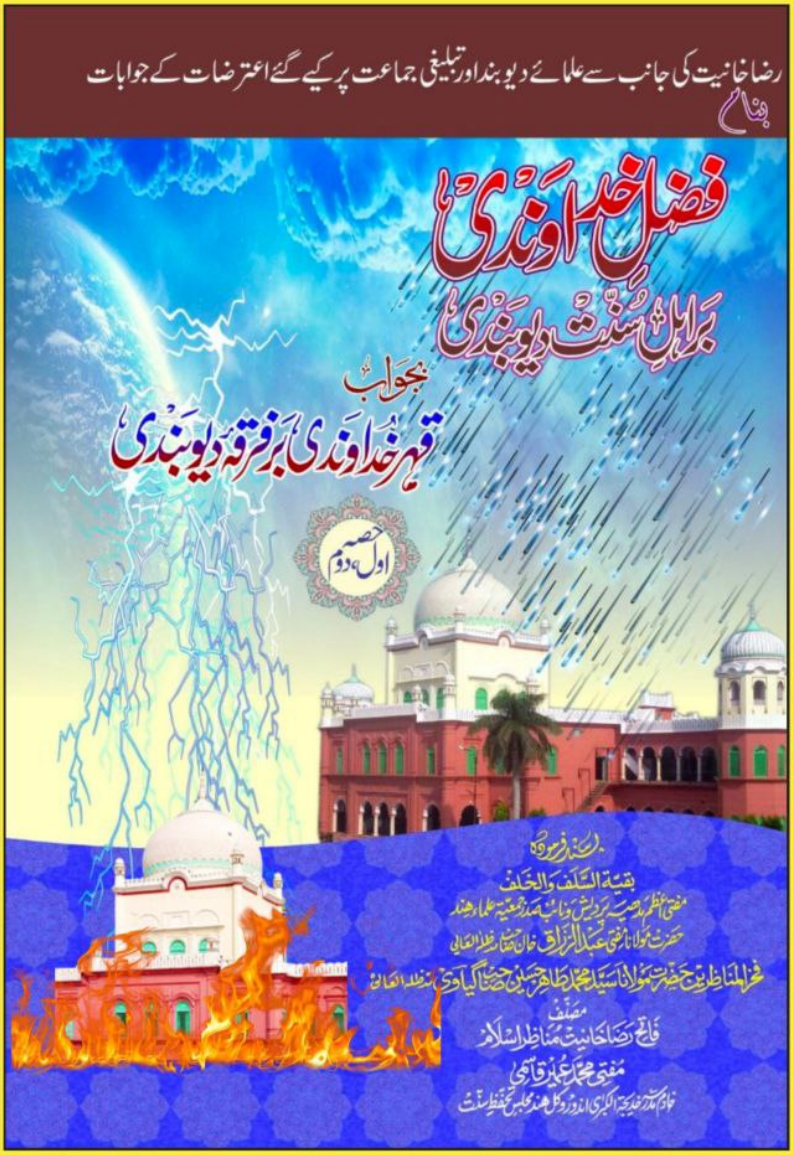
رضاخانیت کی جانب سے علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات
بنام
فضلِ خداوندی
بر اہلِ سُنّت دیوبندی
بجواب
قہرِ خداوندی بر فرقۂ دیوبندی
حصہ اول، دوم
پسند فرمودہ
بقیۃ السلف والخلف
مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش و نائب صدر جمعیۃ علماء ہند
حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق خان صاحب مدظلہ العالی
فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی
مصنف
فاتح رضاخانیت مناظر اسلام
مفتی محمد عمیر قاسمی
خادم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ اندور و کل ہند مجلس تحفظ سنت

Ji ha Fiqh Hanfi Qur'an hadees ka nichod hai pg 22
[Ilyas ghuman Deobandi]

Agar kisi Aalim ki Apne hath se likhi hui kitab or uske malfoozat Ya is qism ki deegar cheezon ka Apas me t'aruz ho to uski Apne hath se likhi hui kitab ka Aetbar hoga

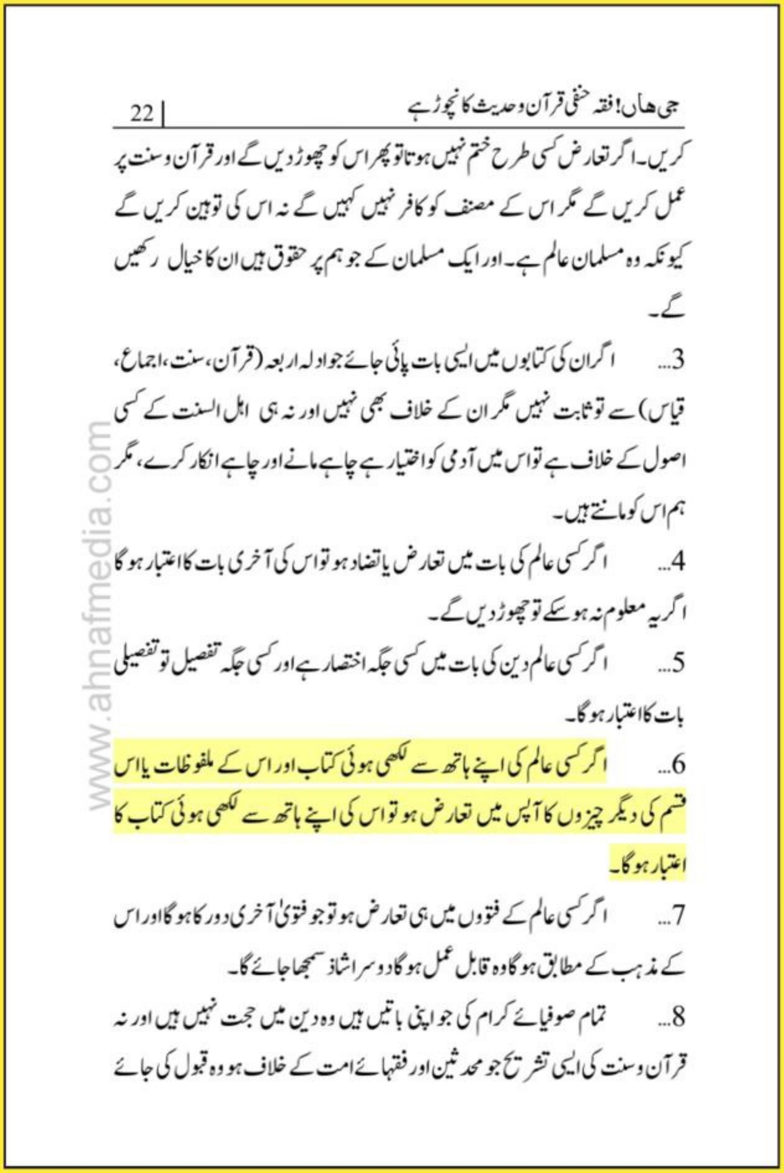

کریں۔ اگر تعارض کسی طرح ختم نہیں ہوتا تو پھر اس کو چھوڑ دیں گے اور قرآن وسنت پر عمل کریں گے مگر اس کے مصنف کو کافر نہیں کہیں گے نہ اس کی توہین کریں گے کیونکہ وہ مسلمان عالم ہے۔ اور ایک مسلمان کے جو ہم پر حقوق ہیں ان کا خیال رکھیں گے۔

3... اگر ان کی کتابوں میں ایسی بات پائی جائے جو ادلہ اربعہ (قرآن، سنت، اجماع، قیاس) سے تو ثابت نہیں مگر ان کے خلاف بھی نہیں اور نہ ہی اہل السنت کے کسی اصول کے خلاف ہے تو اس میں آدمی کو اختیار ہے چاہے مانے اور چاہے انکار کرے، مگر ہم اس کو مانتے ہیں۔

4... اگر کسی عالم کی بات میں تعارض یا تضاد ہو تو اس کی آخری بات کا اعتبار ہو گا اگر یہ معلوم نہ ہو سکے تو چھوڑ دیں گے۔

5... اگر کسی عالم دین کی بات میں کسی جگہ اختصار ہے اور کسی جگہ تفصیل تو تفصیلی بات کا اعتبار ہو گا۔

6... اگر کسی عالم کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب اور اس کے ملفوظات یا اس قسم کی دیگر چیزوں کا آپس میں تعارض ہو تو اس کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب کا اعتبار ہو گا۔

7... اگر کسی عالم کے فتووں میں ہی تعارض ہو تو جو فتویٰ آخری دور کا ہو گا اور اس کے مذہب کے مطابق ہو گا وہ قابل عمل ہو گا دوسرا شاذ سمجھا جائے گا۔

8... تمام صوفیائے کرام کی جو اپنی باتیں ہیں وہ دین میں حجت نہیں ہیں اور نہ قرآن وسنت کی ایسی تشریح جو محدثین اور فقہائے امت کے خلاف ہو وہ قبول کی جائے

www.ahnafmedia.com

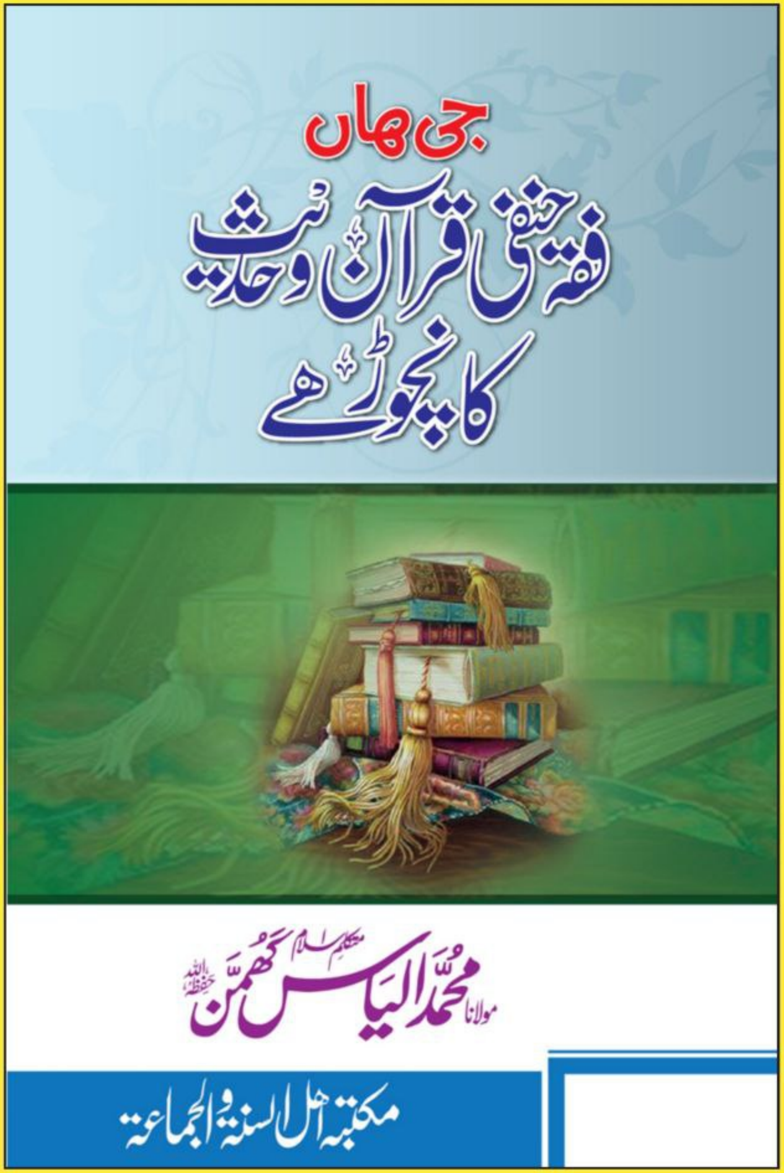

Tohfatul munazir by Manzoor Mengal : 54

Aadabe Munazra: Munazra Nazeer misl ba m'ani Barabar se hai lehaza munazra karne walo ko chahiye ke ilm me Barabar ho.....

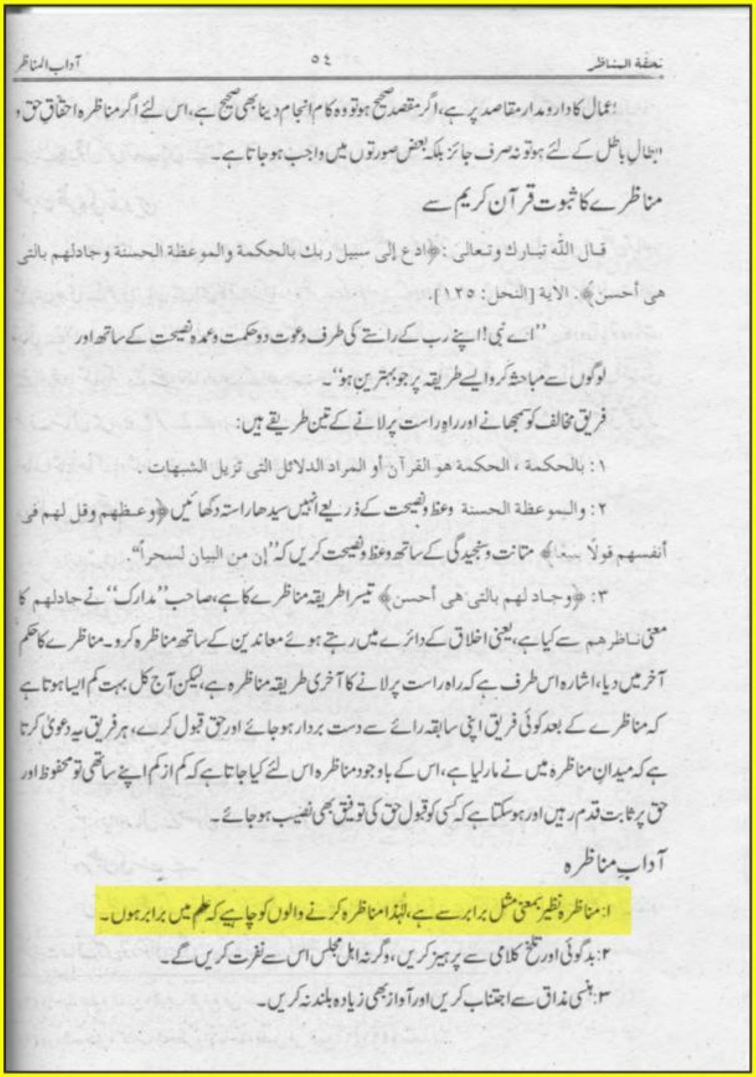

عمال کا دارومدار مقاصد پر ہے، اگر مقصد صحیح ہوتو وہ کام انجام دینا بھی صحیح ہے، اس لئے اگر مناظرہ احقاقِ حق و بطالِ باطل کے لئے ہوتو نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہو جاتا ہے۔

مناظرے کا ثبوت قرآن کریم سے

قال اللّٰه تبارك وتعالى: ﴿ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن﴾. الآية [النحل: ١٢٥].

''اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت وعمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو''۔

فریق مخالف کو سمجھانے اور راہِ راست پر لانے کے تین طریقے ہیں:

١: بالحكمة ، الحكمة هو القرآن أو المراد الدلائل التي تزيل الشبهات.

٢: والموعظة الحسنة وعظ ونصیحت کے ذریعے انہیں سیدھا راستہ دکھائیں ﴿وعظهم وقل لهم في أنفسهم قولاً بليغا﴾ متانت وسنجیدگی کے ساتھ وعظ ونصیحت کریں کہ ''إن من البيان لسحراً''۔

٣: ﴿وجادلهم بالتي هي أحسن﴾ تیسرا طریقہ مناظرے کا ہے، صاحب ''مدارک'' نے جادلهم کا معنی ناظرهم سے کیا ہے، یعنی اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے معاندین کے ساتھ مناظرہ کرو۔ مناظرے کا حکم آخر میں دیا، اشارہ اس طرف ہے کہ راہ راست پر لانے کا آخری طریقہ مناظرہ ہے، لیکن آج کل بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ مناظرے کے بعد کوئی فریق اپنی سابقہ رائے سے دست بردار ہو جائے اور حق قبول کرے، ہر فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میدانِ مناظرہ میں نے مار لیا ہے، اس کے باوجود مناظرہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ کم از کم اپنے ساتھی تو محفوظ اور حق پر ثابت قدم رہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کو قبول حق کی توفیق بھی نصیب ہو جائے۔

آدابِ مناظرہ

١: مناظرہ نظیر بمعنی مثل برابر سے ہے، لہٰذا مناظرہ کرنے والوں کو چاہیے کہ علم میں برابر ہوں۔

٢: بدگوئی اور تلخ کلامی سے پرہیز کریں، ورگرنہ اہل مجلس اس سے نفرت کریں گے۔

٣: ہنسی مذاق سے اجتناب کریں اور آواز بھی زیادہ بلند نہ کریں۔

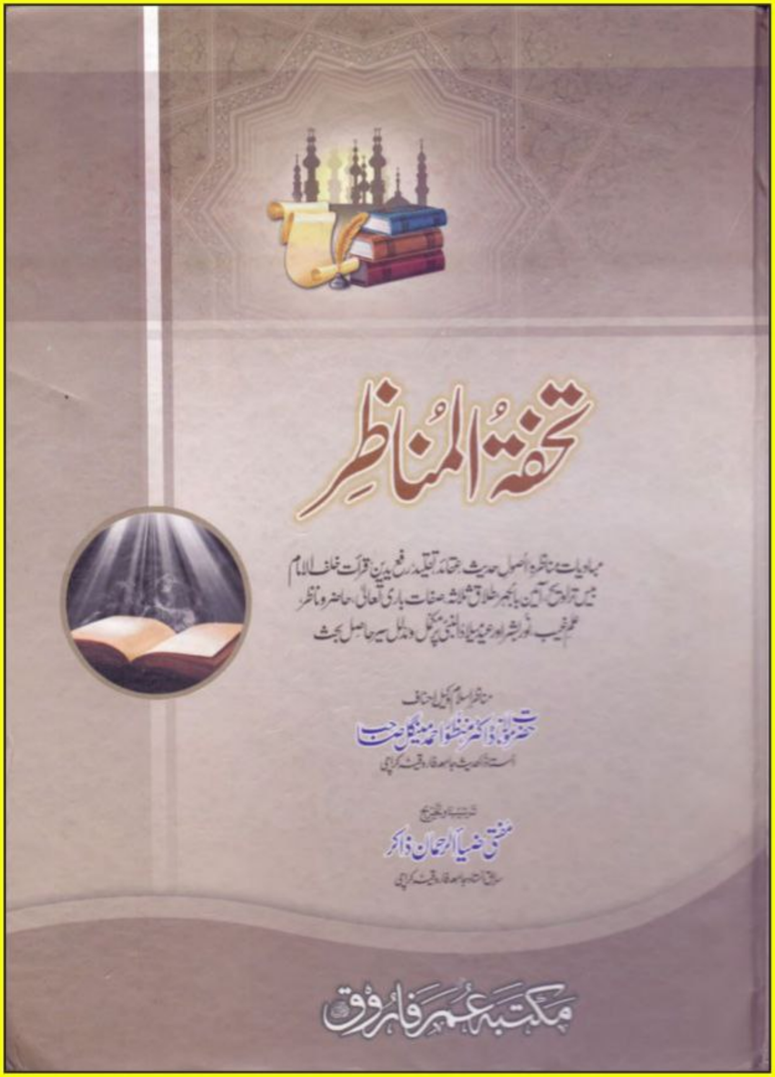

تحفۃ المناظر
مباحیات مناظرہ، اصول حدیث، عقائد، تقلید، رفع یدین، قرأت خلف الامام
میں تراویح، آمین بالجہر، طلاق ثلاثہ، صفات باری تعالیٰ، حاضر و ناظر،
علم غیب، نور بشر اور عید میلاد النبی پر مکمل و مدلل سیر حاصل بحث
مناظر اسلام وکیل احناف
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
تسہیل و تخریج
مفتی ضیاء الرحمان ذاکر
مکتبہ عمر فاروق

Tohfatul munazir by Manzoor Mengal : 55

Jo fareeq Jin usoolo ka Paband ho or Unhen Tasleem karta ho uska daira tang na kiya jaye ke usey Apne usoolo ka Paband banaya Jaye

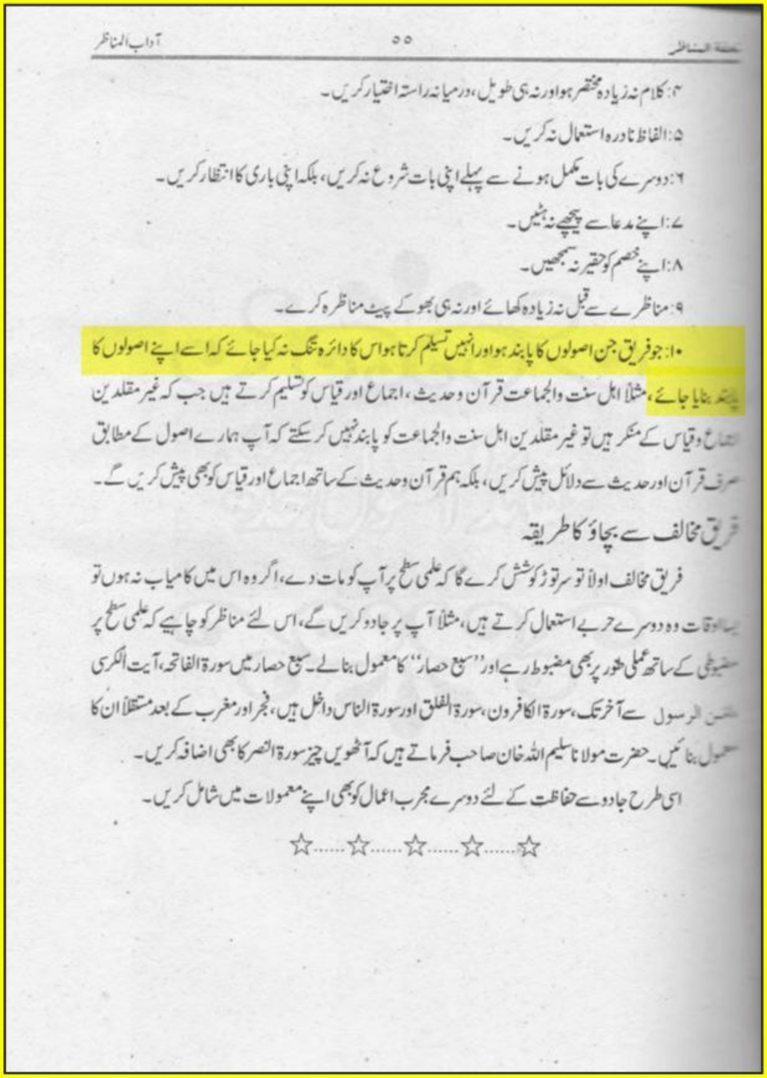

تحفۃ المناظر ۵۵ آداب المناظر

۴: کلام نہ زیادہ مختصر ہو اور نہ ہی طویل، درمیانہ راستہ اختیار کریں۔

۵: الفاظ نادرہ استعمال نہ کریں۔

۶: دوسرے کی بات مکمل ہونے سے پہلے اپنی بات شروع نہ کریں، بلکہ اپنی باری کا انتظار کریں۔

۷: اپنے مدعا سے پیچھے نہ ہٹیں۔

۸: اپنے خصم کو حقیر نہ سمجھیں۔

۹: مناظرے سے قبل نہ زیادہ کھائے اور نہ ہی بھوکے پیٹ مناظرہ کرے۔

۱۰: جو فریق جن اصولوں کا پابند ہو اور انہیں تسلیم کرتا ہو اس کا دائرہ تنگ نہ کیا جائے کہ اسے اپنے اصولوں کا پابند بنایا جائے، مثلاً اہل سنت والجماعت قرآن وحدیث، اجماع اور قیاس کو تسلیم کرتے ہیں جب کہ غیر مقلدین اجماع وقیاس کے منکر ہیں تو غیر مقلدین اہل سنت والجماعت کو پابند نہیں کر سکتے کہ آپ ہمارے اصول کے مطابق صرف قرآن اور حدیث سے دلائل پیش کریں، بلکہ ہم قرآن وحدیث کے ساتھ اجماع اور قیاس کو بھی پیش کریں گے۔

فریق مخالف سے بچاؤ کا طریقہ

فریق مخالف اولاً تو سر توڑ کوشش کرے گا کہ علمی سطح پر آپ کو مات دے، اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوں تو بسا اوقات وہ دوسرے حربے استعمال کرتے ہیں، مثلاً آپ پر جادو کریں گے، اس لئے مناظر کو چاہیے کہ علمی سطح پر مضبوطی کے ساتھ عملی طور پر بھی مضبوط رہے اور ''سبع حصار'' کا معمول بنالے۔ سبع حصار میں سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی آمن الرسول سے آخر تک، سورۃ الکافرون، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس داخل ہیں، فجر اور مغرب کے بعد مستقلاً ان کا معمول بنائیں۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب فرماتے ہیں کہ آٹھویں چیز سورۃ النصر کا بھی اضافہ کریں۔

اسی طرح جادو سے حفاظت کے لئے دوسرے مجرب اعمال کو بھی اپنے معمولات میں شامل کریں۔

☆……☆……☆……☆……☆

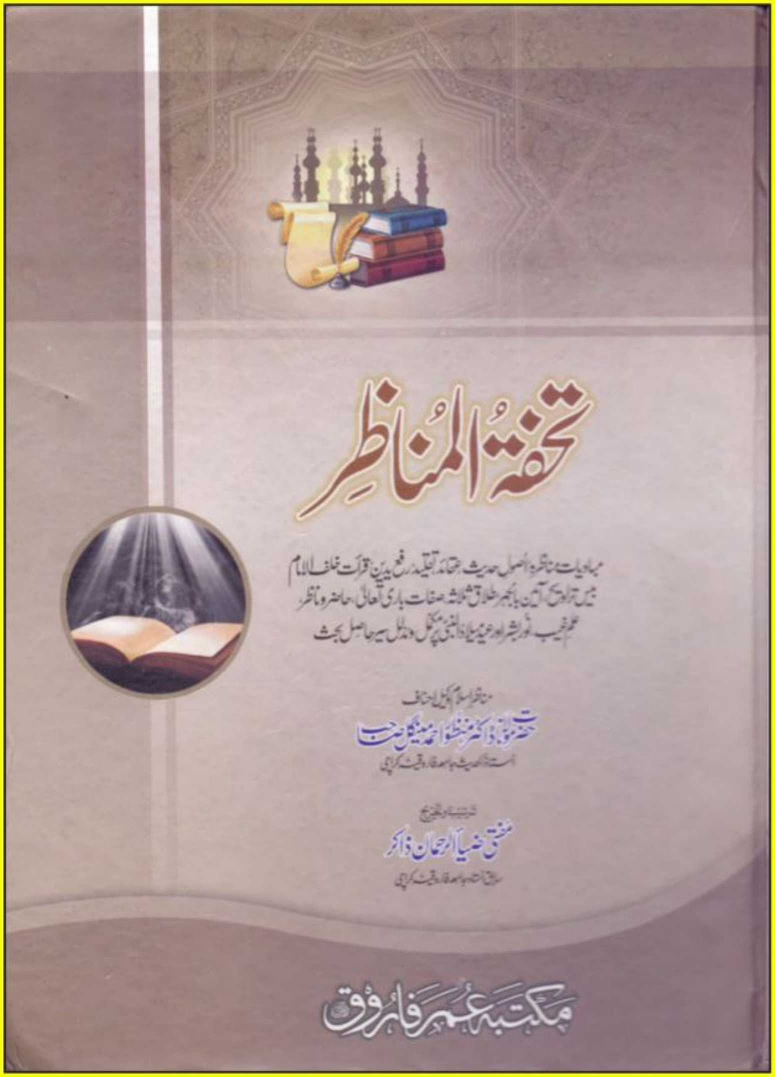

تحفۃ المناظر

مبادیات مناظرہ، اصول حدیث، حجیت تقلید، رفع یدین، قرأت خلف الامام
بیس تراویح، آمین بالجہر، طلاق ثلاثہ، صفات باری تعالیٰ، حاضر و ناظر،
علم غیب، نور بشر اور عید میلاد النبی پر مکمل و مدلل سیر حاصل بحث

مناظر اسلام وکیل احناف
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

ترتیب و تخریج
مفتی ضیاء الرحمان ذاکر
سابق استاذ جامعہ فاروقیہ کراچی

مکتبہ عمر فاروق

PAACH SO BA ADAB SAWALAT PAGE : 9

(Abu Ayub Qadri deobandi)

Sari duniya Ko maloom hai ke Ala hazrat se lekar Adna Hazrat tak Tamam Barelvi_ ulmae deoband ko kafir kehte hain

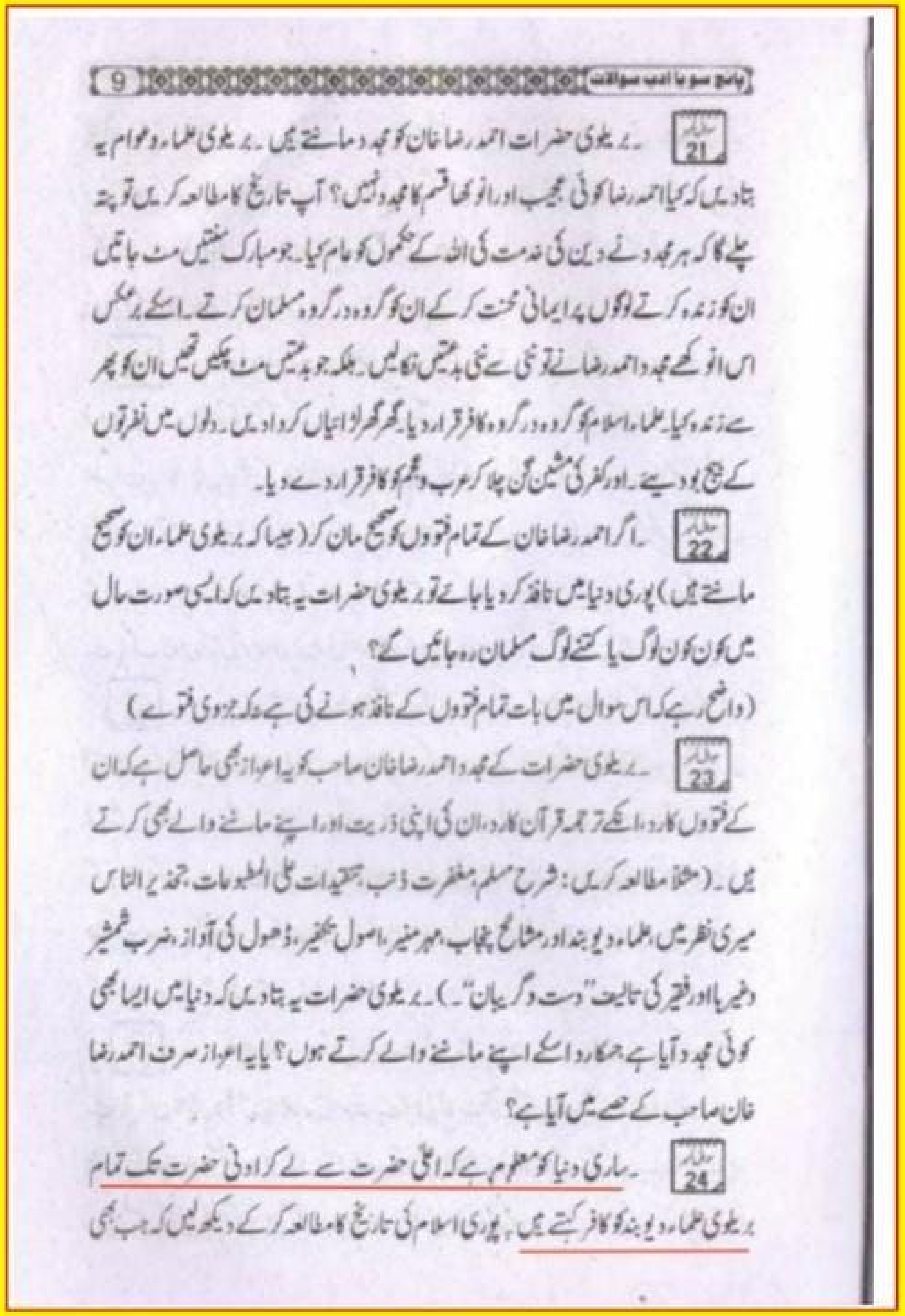

سوال نمبر 21 ۔ بریلوی حضرات احمد رضا خان کو مجدد مانتے ہیں۔ بریلوی علماء و عوام یہ بتادیں کہ کیا احمد رضا کوئی عجیب اور انوکھا قسم کا مجدد نہیں؟ آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ ہر مجدد نے دین کی خدمت کی اللہ کے حکموں کو عام کیا۔ جو مبارک سنتیں مٹ جاتیں ان کو زندہ کرتے لوگوں پہ ایمانی محنت کر کے ان کو گروہ در گروہ مسلمان کرتے۔ اسکے برعکس اس انوکھے مجدد احمد رضا نے تو نئی سے نئی بدعتیں نکالیں۔ بلکہ جو بدعتیں مٹ چکیں تھیں ان کو پھر سے زندہ کیا۔ علماء اسلام کو گروہ در گروہ کافر قرار دیا۔ گھر گھر لڑائیاں کروادیں۔ دلوں میں نفرتوں کے بیج بو دیے۔ اور کفر کی مشین گن چلا کر عرب و عجم کو کافر قرار دے دیا۔

سوال نمبر 22 ۔ اگر احمد رضا خان کے تمام فتووں کو صحیح مان کر (جیسا کہ بریلوی علماء ان کو صحیح مانتے ہیں) پوری دنیا میں نافذ کر دیا جائے تو بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ ایسی صورت حال میں کون کون لوگ یا کتنے لوگ مسلمان رہ جائیں گے؟

(واضح رہے کہ اس سوال میں بات تمام فتووں کے نافذ ہونے کی ہے نہ کہ جزوی فتوے)

سوال نمبر 23 ۔ بریلوی حضرات کے مجدد احمد رضا خان صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان کے فتووں کا رد، انکے ترجمہ قرآن کا رد، ان کی اپنی ذریت اور اپنے ماننے والے بھی کرتے ہیں۔ (مثلاً مطالعہ کریں: شرح مسلم، مغفرت ذنب، تحقیقات علی المطبوعات، تحذیر الناس میری نظر میں، علماء دیوبند اور مشائخ پنجاب، مہر منیر، اصول تکفیر، ڈھول کی آواز، ضرب شمشیر دمیریا اور فقیر کی تالیف "دست و گریبان"۔) بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ دنیا میں ایسا بھی کوئی مجدد آیا ہے جسکا رد اسکے اپنے ماننے والے کرتے ہوں؟ یا یہ اعزاز صرف احمد رضا خان صاحب کے حصے میں آیا ہے؟

سوال نمبر 24 ۔ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت سے لے کر ادنیٰ حضرت تک تمام بریلوی علماء دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ پوری اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں کہ جب بھی

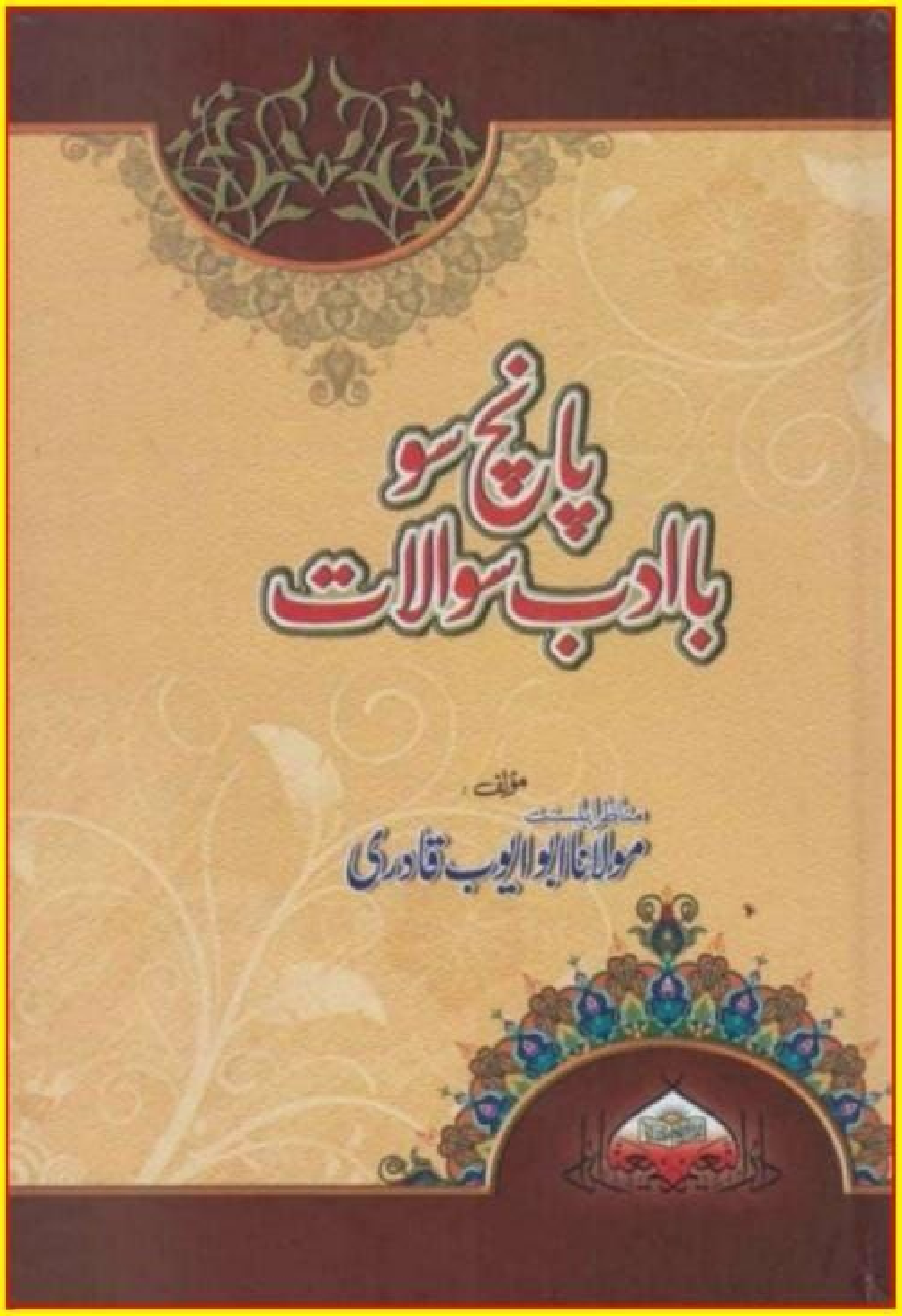

Maslak e Deoband ka Misdaq | Pg | 6

(TAUSEEF QASMI DEOBANDI)

Nafs masla par Guftgu na karke behes ko kisi or taraf pherna ke likhne wala deobandi hai ya nahie ? deobandi hai bhi to kitna ? nihayat Ilmi buzdili hai or lajawab hone ki daleel hai

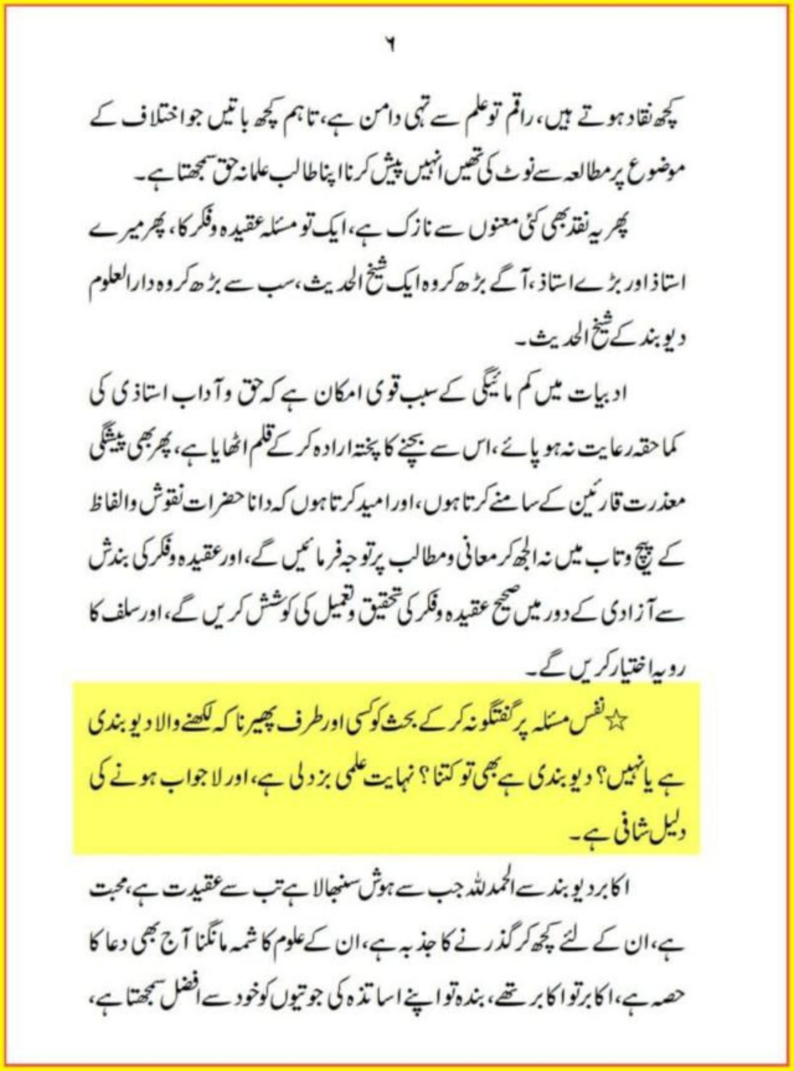

کچھ نقاد ہوتے ہیں، راقم تو علم سے تہی دامن ہے، تاہم کچھ باتیں جو اختلاف کے موضوع پر مطالعہ سے نوٹ کی تھیں انہیں پیش کرنا اپنا طالب علمانہ حق سمجھتا ہے۔

پھر یہ نقد بھی کئی معنوں سے نازک ہے، ایک تو مسئلہ عقیدہ وفکر کا، پھر میرے استاذ اور بڑے استاذ، آگے بڑھ کر وہ ایک شیخ الحدیث، سب سے بڑھ کر وہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث۔

ادبیات میں کم مائیگی کے سبب قوی امکان ہے کہ حق وآداب استاذی کی کماحقہ رعایت نہ ہو پائے، اس سے بچنے کا پختہ ارادہ کر کے قلم اٹھایا ہے، پھر بھی پیشگی معذرت قارئین کے سامنے کرتا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ دانا حضرات نقوش والفاظ کے پیچ وتاب میں نہ الجھ کر معانی ومطالب پر توجہ فرمائیں گے، اور عقیدہ وفکر کی بندش سے آزادی کے دور میں صحیح عقیدہ وفکر کی تحقیق وتعمیل کی کوشش کریں گے، اور سلف کا رویہ اختیار کریں گے۔

☆ نفس مسئلہ پر گفتگو نہ کر کے بحث کو کسی اور طرف پھیرنا کہ لکھنے والا دیوبندی ہے یا نہیں؟ دیوبندی ہے بھی تو کتنا؟ نہایت علمی بزدلی ہے، اور لاجواب ہونے کی دلیل شافی ہے۔

اکابر دیوبند سے الحمد للہ جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے عقیدت ہے، محبت ہے، ان کے لئے کچھ کر گذرنے کا جذبہ ہے، ان کے علوم کا شمہ مانگنا آج بھی دعا کا حصہ ہے، اکابر تو اکابر تھے، بندہ تو اپنے اساتذہ کی جوتیوں کو خود سے افضل سمجھتا ہے،

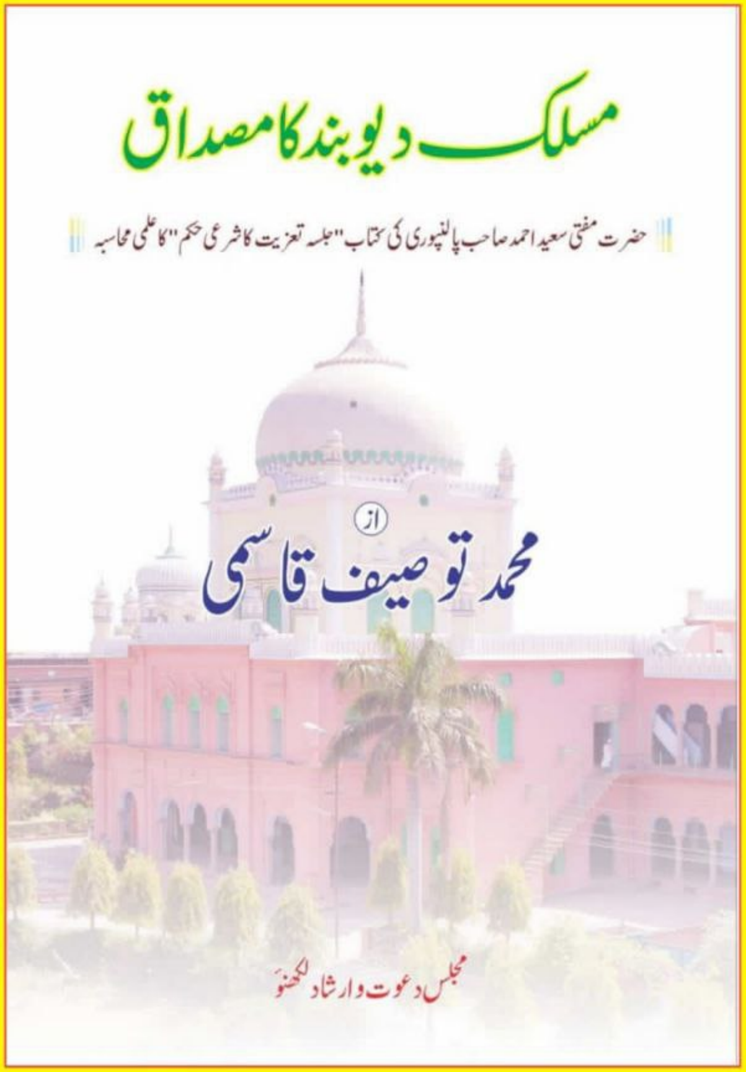

مسلک دیوبند کا مصداق

حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری کی کتاب "جلسہ تعزیت کا شرعی حکم" کا علمی محاسبہ

از

محمد توصیف قاسمی

مجلس دعوت وارشاد لکھنؤ

FIRQA BARELVIYAT KA TEHQEEQI JAYEZA : 198

(ILYAS GHUMMAN DEOBANDI)

Molana (Aala Hazrat r.a.) ka Agar koi kaam hai to Sirf Yahi Fatawa razviya hai iske Alawa Jo inki tasneefat ka dhindora hai wo Sirf Ailan hi Ailan hai Jiski koi Haqeeqat Nahie...

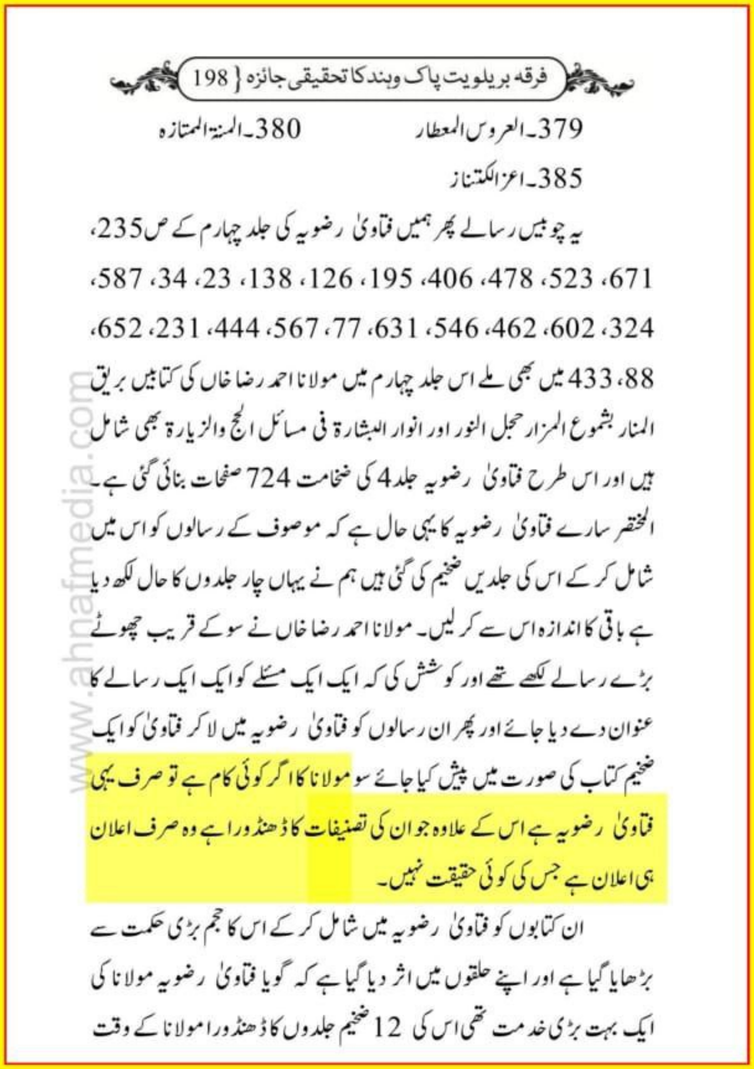

فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ { 198

379۔العروس المعطار 380۔المنۃ الممتازہ

385۔اعز الکتناز

یہ چوبیس رسالے پھر ہمیں فتاویٰ رضویہ کی جلد چہارم کے ص235، 671، 523، 478، 406، 195، 126، 138، 23، 34، 587، 324، 602، 462، 546، 631، 77، 567، 444، 231، 652، 88، 433 میں بھی ملے اس جلد چہارم میں مولانا احمد رضا خاں کی کتابیں بریق المنار بشموع المزار حجبل النور اور انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ بھی شامل ہیں اور اس طرح فتاویٰ رضویہ جلد4 کی ضخامت 724 صفحات بنائی گئی ہے۔ المختصر سارے فتاویٰ رضویہ کا یہی حال ہے کہ موصوف کے رسالوں کو اس میں شامل کر کے اس کی جلدیں ضخیم کی گئی ہیں ہم نے یہاں چار جلدوں کا حال لکھ دیا ہے باقی کا اندازہ اس سے کر لیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے سو کے قریب چھوٹے بڑے رسالے لکھے تھے اور کوشش کی کہ ایک ایک مسئلے کو ایک ایک رسالے کا عنوان دے دیا جائے اور پھر ان رسالوں کو فتاویٰ رضویہ میں لا کر فتاویٰ کو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں پیش کیا جائے سو مولانا کا اگر کوئی کام ہے تو صرف یہی فتاویٰ رضویہ ہے اس کے علاوہ جو ان کی تصنیفات کا ڈھنڈورا ہے وہ صرف اعلان ہی اعلان ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ان کتابوں کو فتاویٰ رضویہ میں شامل کر کے اس کا حجم بڑی حکمت سے بڑھایا گیا ہے اور اپنے حلقوں میں اثر دیا گیا ہے کہ گویا فتاویٰ رضویہ مولانا کی ایک بہت بڑی خدمت تھی اس کی 12 ضخیم جلدوں کا ڈھنڈورا مولانا کے وقت

www.ahnafmedia.com

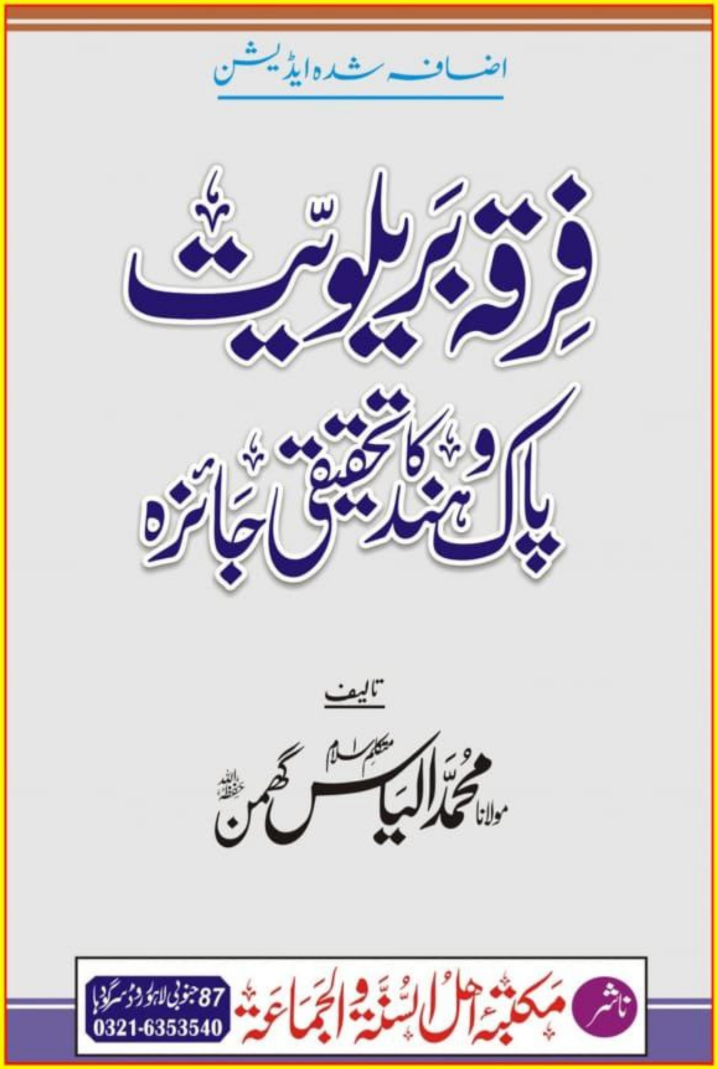

اضافہ شدہ ایڈیشن

فرقہ بریلویت

پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

مولانا محمد الیاس گھمن متکلم اسلام حفظہ اللہ

ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا
0321-6353540

MAHNAMA AL IMDAD SHAWWAL 1335H

(ASHRAF ALI THANVI)

Ahle ilm ke Aqwal me t'aruz koi jadeed baat Nahie balke kabhi ek hi shakhs ke do Qolo me esa hota hai aap khud Aalim hai Jo fatwa muafik qawaid ke ho usko sahi kahiye dusre ko ghalat samjhen

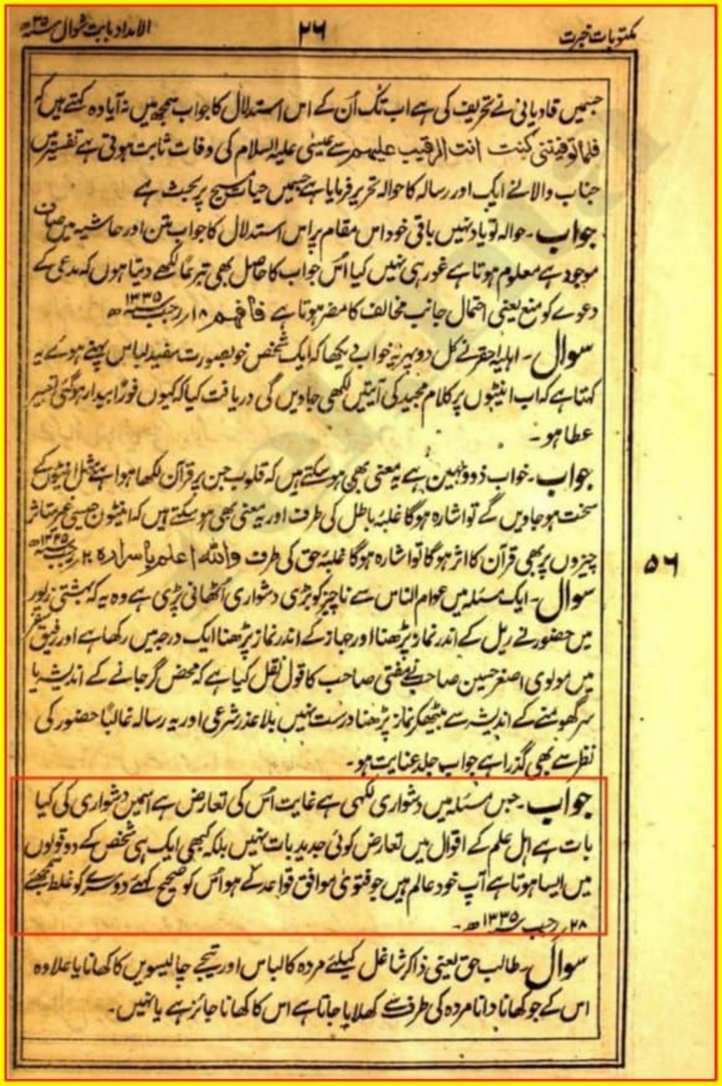

جسمیں قادیانی نے تحریف کی ہے اب تک اُن کے اس استدلال کا جواب سمجھ میں نہ آیا وہ کہتے ہیں کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے تفسیر میں جناب والا نے ایک اور رسالہ کا حوالہ تحریر فرمایا ہے جسمیں حیات مسیح پر بحث ہے

جواب۔ حوالہ تو یاد نہیں باقی خود اس مقام پر اس استدلال کا جواب متن اور حاشیہ میں صاف موجود ہے معلوم ہوتا ہے غور ہی نہیں کیا اُس جواب کا حاصل بھی تبرعاً لکھے دیتا ہوں کہ مدعی کے دعوے کو منع یعنی احتمال جانب مخالف کا مضر ہوتا ہے فافہم ۱۸ ر رجب ۱۳۳۵ھ

سوال۔ اہلیہ احقر نے کل دوپہر یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص خوبصورت سفید لباس پہنے ہوئے یہ کہتا ہے کہ اب اینٹوں پر کلام مجید کی آیتیں لکھی جاویں گی دریافت کیا کہ کیوں فوراً بیدار ہوگئی تعبیر عطا ہو۔

جواب۔ خواب ذو وجہین ہے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ قلوب جن پر قرآن لکھا ہوا ہے مثل اینٹوں کے سخت ہو جاویں گے تو اشارہ ہوگا غلبۂ باطل کی طرف اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اینٹوں جیسی غیر حساس چیزوں پر بھی قرآن کا اثر ہوگا تو اشارہ ہوگا غلبۂ حق کی طرف واللہ اعلم بأسراره ۲۰ ر رجب ۱۳۳۵ھ ۵۶

سوال۔ ایک مسئلہ میں عوام الناس سے ناچیز کو بڑی دشواری اٹھانی پڑی ہے وہ یہ کہ بہشتی زیور میں حضور نے ریل کے اندر نماز پڑھنا اور جہاز کے اندر نماز پڑھنا ایک درجہ میں رکھا ہے اور رفیق سفر میں مولوی اصغر حسین صاحب نے مفتی صاحب کا قول نقل کیا ہے کہ محض گر جانے کے اندیشہ یا سر گھومنے کے اندیشہ سے بیٹھکر نماز پڑھنا درست نہیں بلا عذر شرعی اور یہ رسالہ غالباً حضور کی نظر سے بھی گذرا ہے جواب جلد عنایت ہو۔

جواب۔ جس مسئلہ میں دشواری لکھی ہے غایت اُس کی تعارض ہے اسمیں دشواری کی کیا بات ہے اہل علم کے اقوال میں تعارض کوئی جدید بات نہیں بلکہ کبھی ایک ہی شخص کے دو قولوں میں ایسا ہوتا ہے آپ خود عالم ہیں جو فتویٰ موافق قواعد کے ہو اُس کو صحیح کہیے دوسرے کو غلط سمجھے ۲۸ ر رجب ۱۳۳۵ھ۔

سوال۔ طالب حق یعنی ذاکر شاغل کیلئے مردہ کا لباس اور تیجے چالیسویں کا کھانا یا علاوہ اس کے جو کھانا دانا مردہ کی طرف سے کھلایا جاتا ہے اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔

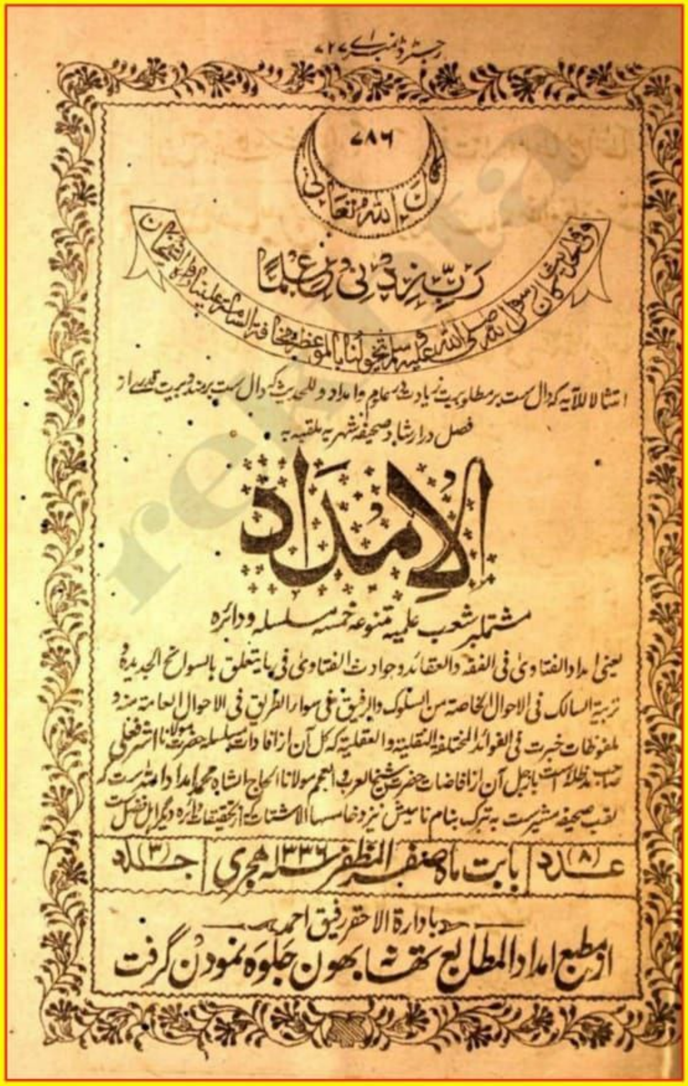

رجسٹرڈ نمبر اے ۲۷

۷۸۶

کان اللہ تعالیٰ لہ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

وفی الحدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ مخافۃ السآمۃ علینا رواہ الشیخان

استنادًا للآیۃ کہ دال ست بر مطلوبیت زیادت علوم و امداد و للحدیث کہ دال ست بر مندوبیت تجدید است از

فصل در ارشاد صحیفہ شہریہ ملقبہ بہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدہ و تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ منہ و ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ کہ کل آن از افادات سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ است با جل آن از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ قدس سرہ لقب صحیفہ مشیر ست بہ تبرک بنام نامیش نیز و خاصہ الاشتات کہ از تحقیقات دیگر اہل فضل ست

جلد (۳)	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری	عدد (۸)

بادارۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

Ahtesab Qadiyaniyat Jild 10 Pg 253

Murtaza hasan deobandi

Gustakh e Rasool ﷺ ko apna mujaddid, wali,Ya musalman maan kar banda khud kafir ho Jata hai

hazraat e Ahle sunnat jaisa ke Aa sabpko maloom hoga Qadiyani kafiro ke do mash'hoor Giroh hain Ahmadi or Lahori Ahmadi Qadiyani Mirza ko nabi mante hain Jabke Lahori Giroh kehta hai ke hum Mirza Ghulam Qadiyani ko mujaddid wali musalman to mante hain lekin Nabi nahie Mante deobandi Munazir murtaza Hasan chandpuri un Lahori Qadiyaniyo ke talluk se kehta hai Agar Ye maan liya Jaye ke tum log Mirza ko nabi nahie mante Phir bhi tum log Mirza ko nabi manne walo ko kafir bhi to nahie kehte or Mirza Ghulam Qadiyani ne jo Ambiya Alaihimussalam ki shan me Gustakhi ki hai uske bad bhi tum log Mirza ko musalman mante Goya ke tum Mirza ki Gustakhi Par Razi ho isliye tum kafir huwe....

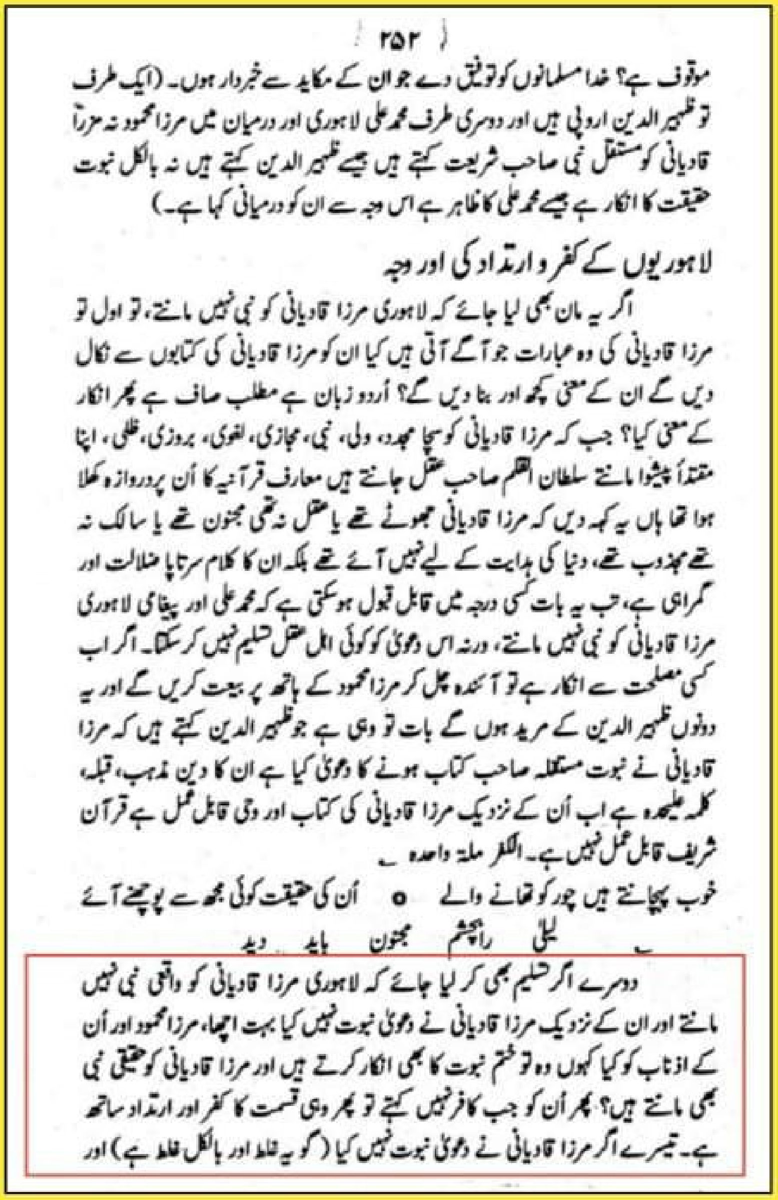

موقوف ہے؟ خدا مسلمانوں کو توفیق دے جو ان کے مکاید سے خبردار ہوں۔ (ایک طرف تو ظہیر الدین اروپی ہیں اور دوسری طرف محمد علی لاہوری اور درمیان میں مرزا محمود نہ مرزا قادیانی کو مستقل نبی صاحب شریعت کہتے ہیں جیسے ظہیر الدین کہتے ہیں نہ بالکل نبوت حقیقت کا انکار ہے جیسے محمد علی کا ظاہر ہے اس وجہ سے ان کو درمیانی کہا ہے۔)

لاہوریوں کے کفر وارتداد کی اور وجہ

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، تو اول تو مرزا قادیانی کی وہ عبارات جو آگے آتی ہیں کیا ان کو مرزا قادیانی کی کتابوں سے نکال دیں گے ان کے معنی کچھ اور بنا دیں گے؟ اردو زبان ہے مطلب صاف ہے پھر انکار کے معنی کیا؟ جب کہ مرزا قادیانی کو سچا مجدد، ولی، نبی، مجازی، لغوی، بروزی، ظلی، اپنا مقتدا پیشوا مانتے سلطان القلم صاحب عقل جانتے ہیں معارف قرآنیہ کا اُن پر دروازہ کھلا ہوا تھا ہاں یہ کہہ دیں کہ مرزا قادیانی جھوٹے تھے یا عقل نہ تھی مجنون تھے یا سالک نہ تھے مجذوب تھے، دنیا کی ہدایت کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ان کا کلام سرتاپا ضلالت اور گمراہی ہے، تب یہ بات کسی درجہ میں قابل قبول ہو سکتی ہے کہ محمد علی اور پیغامی لاہوری مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، ورنہ اس دعویٰ کو کوئی اہل عقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر اب کسی مصلحت سے انکار ہے تو آئندہ چل کر مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور یہ دونوں ظہیر الدین کے مرید ہوں گے بات تو وہی ہے جو ظہیر الدین کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت مستقلہ صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان کا دین مذہب، قبلہ، کلمہ علیحدہ ہے اب اُن کے نزدیک مرزا قادیانی کی کتاب اور وحی قابل عمل ہے قرآن شریف قابل عمل نہیں ہے۔ الکفر ملۃ واحدہ ۔

خوب پہچانتے ہیں چور کو تھانے والے ○ اُن کی حقیقت کوئی مجھ سے پوچھنے آئے
لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید

دوسرے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادیانی کو واقعی نبی نہیں مانتے اور ان کے نزدیک مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا بہت اچھا، مرزا محمود اور اُن کے اذناب کو کیا کہوں وہ تو ختم نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کو حقیقی نبی بھی مانتے ہیں؟ پھر اُن کو جب کافر نہیں کہتے تو پھر وہی قسمت کا کفر اور ارتداد ساتھ ہے۔ تیسرے اگر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا (گو یہ غلط اور بالکل غلط ہے) اور

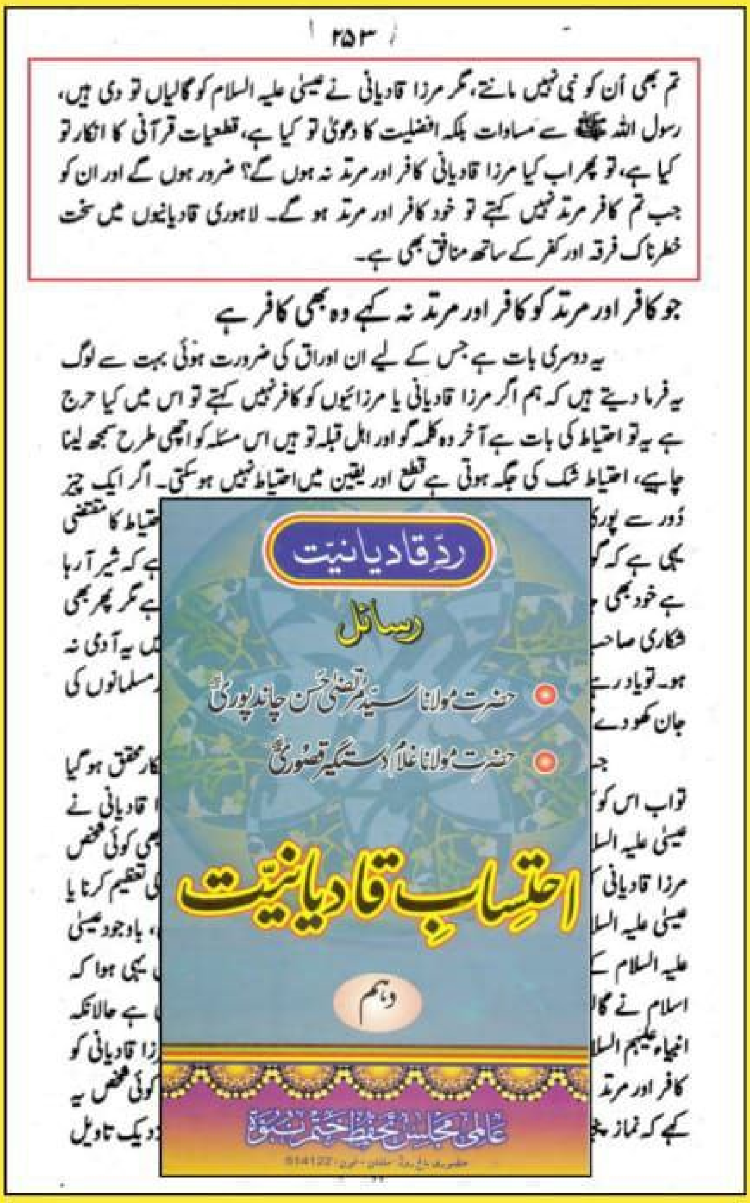

تم بھی ان کو نبی نہیں مانتے، مگر مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں تو دی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعویٰ تو کیا ہے، قطعیات قرآنی کا انکار تو کیا ہے، تو پھر اب کیا مرزا قادیانی کافر اور مرتد نہ ہوں گے؟ ضرور ہوں گے اور ان کو جب تم کافر مرتد نہیں کہتے تو خود کافر اور مرتد ہو گے۔ لاہوری قادیانیوں میں سخت خطرناک فرق اور کفر کے ساتھ منافق بھی ہے۔

جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے

یہ دوسری بات ہے جس کے لیے ان اوراق کی ضرورت ہوئی بہت سے لوگ یہ فرما دیتے ہیں کہ ہم اگر مرزا قادیانی یا مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے تو اس میں کیا حرج ہے یہ تو احتیاط کی بات ہے آخر وہ کلمہ گو اور اہل قبلہ تو ہیں اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، احتیاط شک کی جگہ ہوتی ہے قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز
ذور سے پور … احتیاط کا مقتضی
بھی ہے کہ … ہے کہ شیر آرہا
ہے خود بھی … ہے مگر پھر بھی
شکاری صاح … یہ آدمی نہ
ہو۔ تو یاد ر … مسلمانوں کی
جان کھودے …
ج … کار محقق ہو گیا
تو اب اس کو … ا قادیانی نے
عیسیٰ علیہ السلا … بھی کوئی شخص
مرزا قادیانی … تعظیم کرتا یا
عیسیٰ علیہ السلا … ، باوجود عیسیٰ
علیہ السلام … بھی ہوا کہ
اسلام نے گا … ہے حالانکہ
انبیاء علیہم السلا … مرزا قادیانی کو
کافر اور مرتد … کوئی شخص یہ
کہے کہ نماز … دیک تاویل

ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

احتسابِ قادیانیت

دہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

Bayan ul fawaid Pg : 45 Muhibullah Qasmi

ilzami Jawab ki tareef by ustad darul Uloom deoband

ilzami Jawab se Murad fareeq mukhalif ke Tasleem shuda muqaddamat se murakkab esi daleel hai - Jisse uske mazhab ka butlan lazim Aata ho- Agarche daleel pesh karne Wale ko khud muqaddamat Tasleem na ho or daleel ilzami se maqsood mahaz fareeq mukhalif ko lajawab karna hota hai

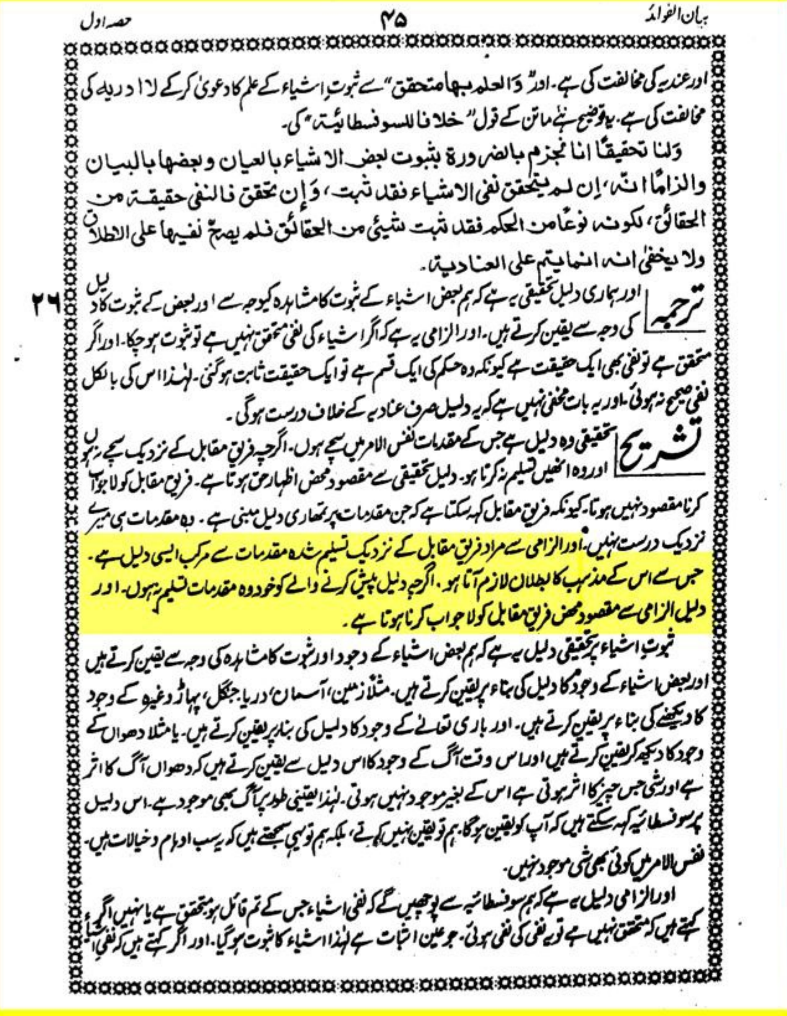

اور عندیہ کی مخالفت کی ہے۔ اور "والعلم بھا متحقق" سے ثبوت اشیاء کے علم کا دعویٰ کر کے لاادریہ کی مخالفت کی ہے۔ یہ توضیح ہے ماتن کے قول "خلافا للسوفسطائیۃ" کی۔

وَلنا تحقیقًا انا نجزم بالضرورۃ بثبوت بعض الاشیاء بالعیان وبعضھا بالبیان والزامًا انہ، اِن لم یتحقق نفی الاشیاء فقد ثبت، وَاِن تحقق فالنفی حقیقۃ من الحقائق، لکونہ نوعًا من الحکم فقد ثبت شیئ من الحقائق فلم یصح نفیھا علی الاطلاق ولا یخفیٰ انہ انما یتم علی العنادیۃ۔

۲۶ **ترجمہ** اور ہماری دلیل تحقیقی یہ ہے کہ ہم بعض اشیاء کے ثبوت کا مشاہدہ کی وجہ سے اور بعض کے ثبوت کا دلیل کی وجہ سے یقین کرتے ہیں۔ اور الزامی یہ ہے کہ اگر اشیاء کی نفی متحقق نہیں ہے تو ثبوت ہو چکا۔ اور اگر متحقق ہے تو نفی بھی ایک حقیقت ہے کیونکہ وہ حکم کی ایک قسم ہے تو ایک حقیقت ثابت ہو گئی۔ لہٰذا اس کی بالکل نفی صحیح نہ ہوئی۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ دلیل صرف عنادیہ کے خلاف درست ہوگی۔

تشریح تحقیقی وہ دلیل ہے جس کے مقدمات نفس الامر میں سچے ہوں۔ اگرچہ فریق مقابل کے نزدیک سچے نہ ہوں اور وہ انھیں تسلیم نہ کرتا ہو۔ دلیل تحقیقی سے مقصود محض اظہار حق ہوتا ہے۔ فریق مقابل کو لاجواب کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ کیونکہ فریق مقابل کہہ سکتا ہے کہ جن مقدمات پر تمہاری دلیل مبنی ہے۔ وہ مقدمات ہی میرے نزدیک درست نہیں۔ اور الزامی سے مراد فریق مقابل کے نزدیک تسلیم شدہ مقدمات سے مرکب ایسی دلیل ہے۔ جس سے اس کے مذہب کا بطلان لازم آتا ہو۔ اگرچہ دلیل پیش کرنے والے کو خود وہ مقدمات تسلیم نہ ہوں۔ اور دلیل الزامی سے مقصود محض فریق مقابل کو لاجواب کرنا ہوتا ہے۔

ثبوتِ اشیاء پر تحقیقی دلیل یہ ہے کہ ہم بعض اشیاء کے وجود اور ثبوت کا مشاہدہ کی وجہ سے یقین کرتے ہیں اور بعض اشیاء کے وجود کا دلیل کی بناء پر یقین کرتے ہیں۔ مثلاً زمین، آسمان، دریا، جنگل، پہاڑ وغیرہ کے وجود کا دیکھنے کی بناء پر یقین کرتے ہیں۔ اور باری تعالیٰ کے وجود کا دلیل کی بناء پر یقین کرتے ہیں۔ یا مثلاً دھواں کے وجود کا دیکھ کر یقین کرتے ہیں اور اس وقت آگ کے وجود کا اس دلیل سے یقین کرتے ہیں کہ دھواں آگ کا اثر ہے اور شی جس چیز کا اثر ہوتی ہے اس کے بغیر موجود نہیں ہوتی۔ لہٰذا یقینی طور پر آگ بھی موجود ہے۔ اس دلیل پر سوفسطائیہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو یقین ہوگا۔ ہم تو یقین نہیں کرتے، بلکہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ سب اوہام و خیالات ہیں۔ نفس الامر میں کوئی بھی شی موجود نہیں۔

اور الزامی دلیل یہ ہے کہ ہم سوفسطائیہ سے پوچھیں گے کہ نفی اشیاء جس کے تم قائل ہو متحقق ہے یا نہیں اگر یہ کہتے ہیں کہ متحقق نہیں ہے تو یہ نفی کی نفی ہوئی۔ جو عین اثبات ہے لہٰذا اشیاء کا ثبوت ہو گیا۔ اور اگر کہتے ہیں کہ نفیِ اشیاء

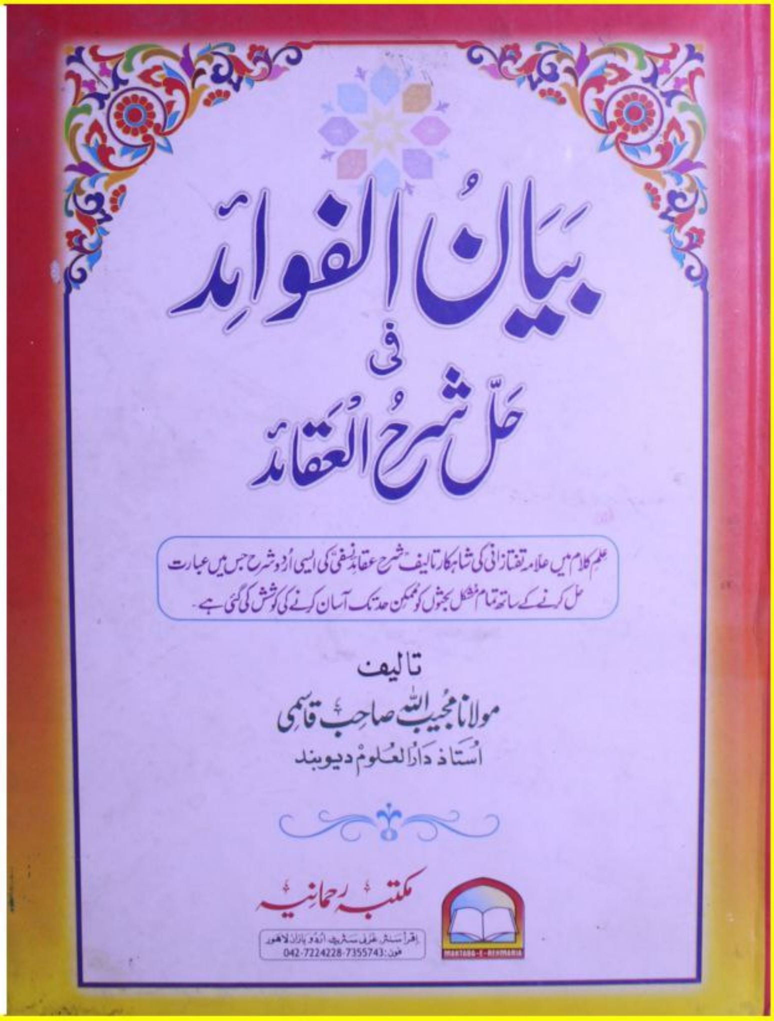

بیان الفوائد

فی

حل شرح العقائد

علم کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف شرح عقائد نسفی کی ایسی اردو شرح جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب قاسمی

استاذ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743
MAKTABA-E-REHMANIA

Zarbul muhannad ila Al Qaul Al musannad Pg

Nailvi Saheb jab Allama siyuti rehmatullah Alaiy ko Imam bhi Tasleem karta hai or rehmatullah Alaiy bhi unke name ke sath likhta hai to Nailvi Saheb unka muqtadi sabit huwa

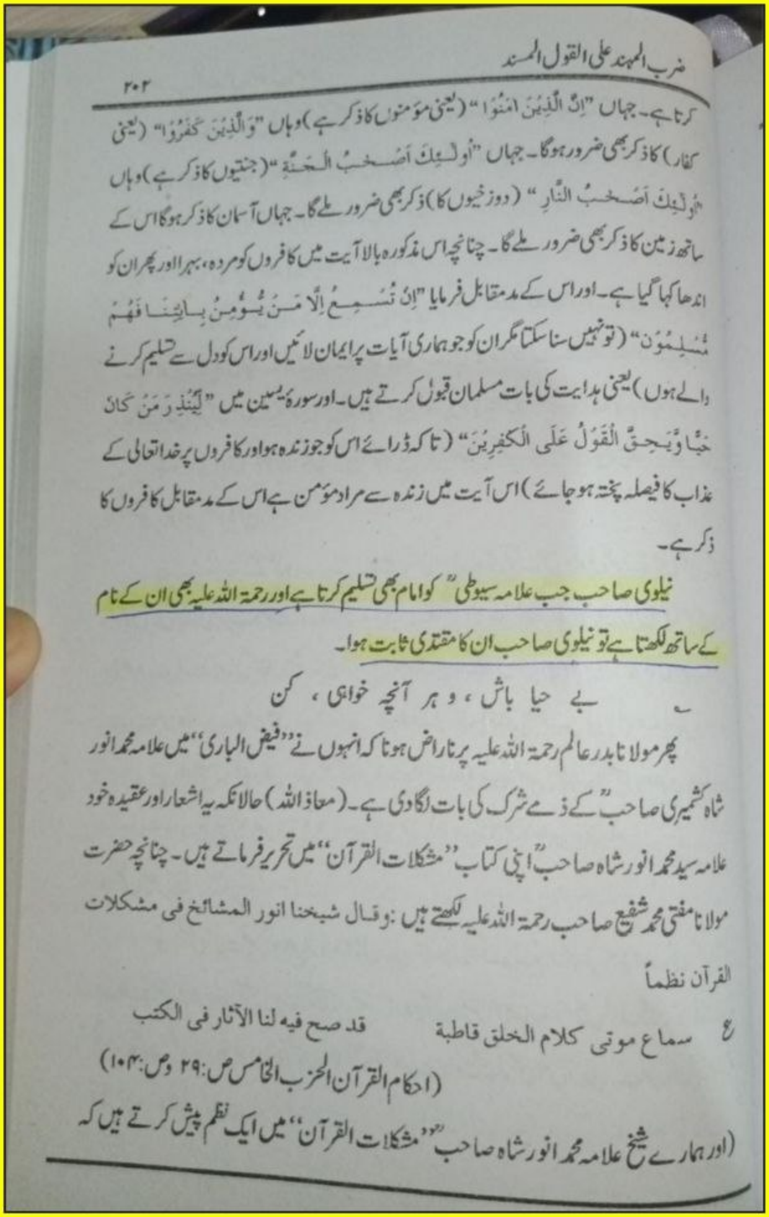

کرتا ہے۔ جہاں "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (یعنی مؤمنوں کا ذکر ہے) وہاں "وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا" (یعنی کفار) کا ذکر بھی ضرور ہوگا۔ جہاں "اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ" (جنتیوں کا ذکر ہے) وہاں "اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ" (دوزخیوں کا) ذکر بھی ضرور ملے گا۔ جہاں آسمان کا ذکر ہوگا اس کے ساتھ زمین کا ذکر بھی ضرور ملے گا۔ چنانچہ اس مذکورہ بالا آیت میں کافروں کو مردہ، بہرا اور پھر ان کو اندھا کہا گیا ہے۔ اور اس کے مدمقابل فرمایا "اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ" (تو نہیں سنا سکتا مگر ان کو جو ہماری آیات پر ایمان لائیں اور اس کو دل سے تسلیم کرنے والے ہوں) یعنی ہدایت کی بات مسلمان قبول کرتے ہیں۔ اور سورۂ یسین میں "لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ" (تاکہ ڈرائے اس کو جو زندہ ہو اور کافروں پر خدا تعالیٰ کے عذاب کا فیصلہ پختہ ہو جائے) اس آیت میں زندہ سے مراد مؤمن ہے اس کے مدمقابل کافروں کا ذکر ہے۔

نیلوی صاحب جب علامہ سیوطیؒ کو امام بھی تسلیم کرتا ہے اور رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے نام کے ساتھ لکھتا ہے تو نیلوی صاحب ان کا مقتدی ثابت ہوا۔

بے حیا باش، و ہر آنچہ خواہی، کن

پھر مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ پر ناراض ہوتا کہ انہوں نے "فیض الباری" میں علامہ محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ کے ذمے شرک کی بات لگا دی ہے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ یہ اشعار اور عقیدہ خود علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ اپنی کتاب "مشکلات القرآن" میں تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وقال شیخنا انور المشائخ فی مشکلات القرآن نظماً

ع سماع موتی کلام الخلق قاطبة قد صح فیه لنا الآثار فی الکتب

(احکام القرآن الحزب الخامس ص:۲۹ و ص:۱۰۴)

(اور ہمارے شیخ علامہ محمد انور شاہ صاحبؒ "مشکلات القرآن" میں ایک نظم پیش کرتے ہیں کہ

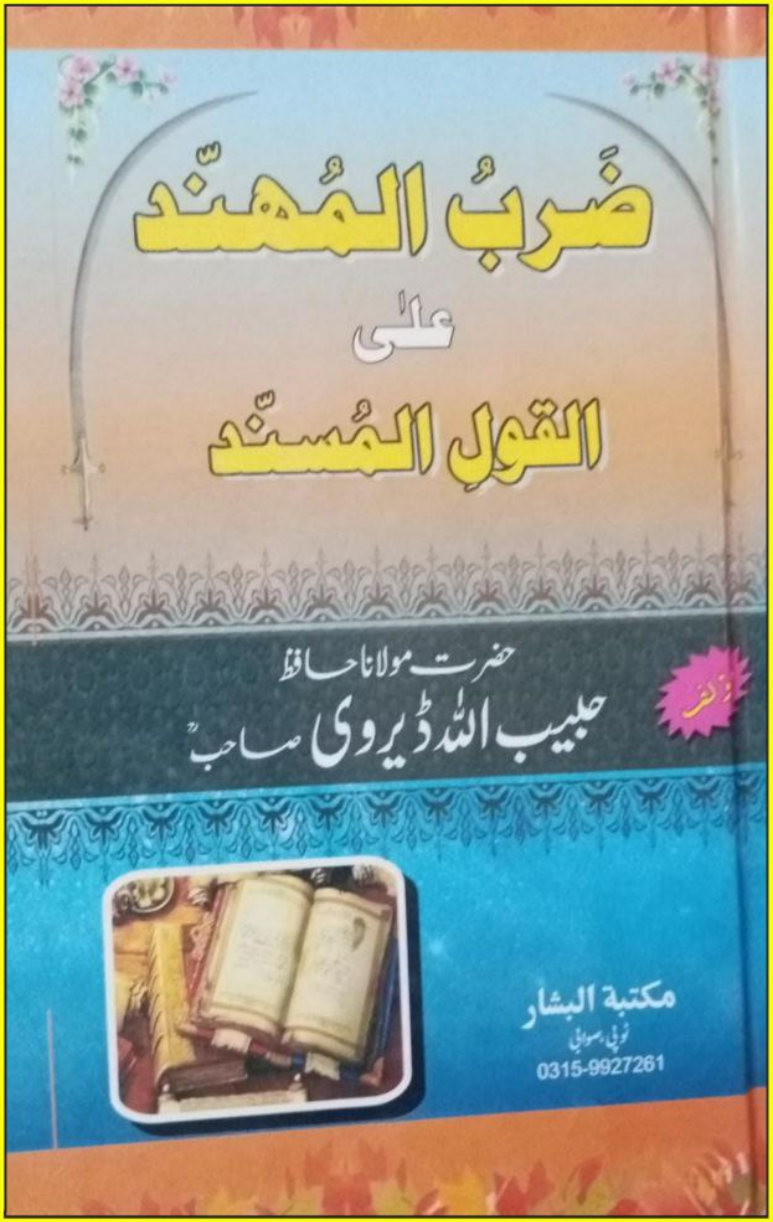

ضَربُ المُهنّد

علیٰ

القولِ المُسنّد

حضرت مولانا حافظ

حبیب اللہ ڈیروی صاحبؒ

مکتبۃ البشار

ٹوپی، صوابی

0315-9927261

Zarbul muhannad ila Al Qaul Al musannad Pg 202

Phir Unko Allama or rehmatullah Alaiy kyo likha hai? kya mushrik bhi Aapke nazdeeq wali Allah hota hai

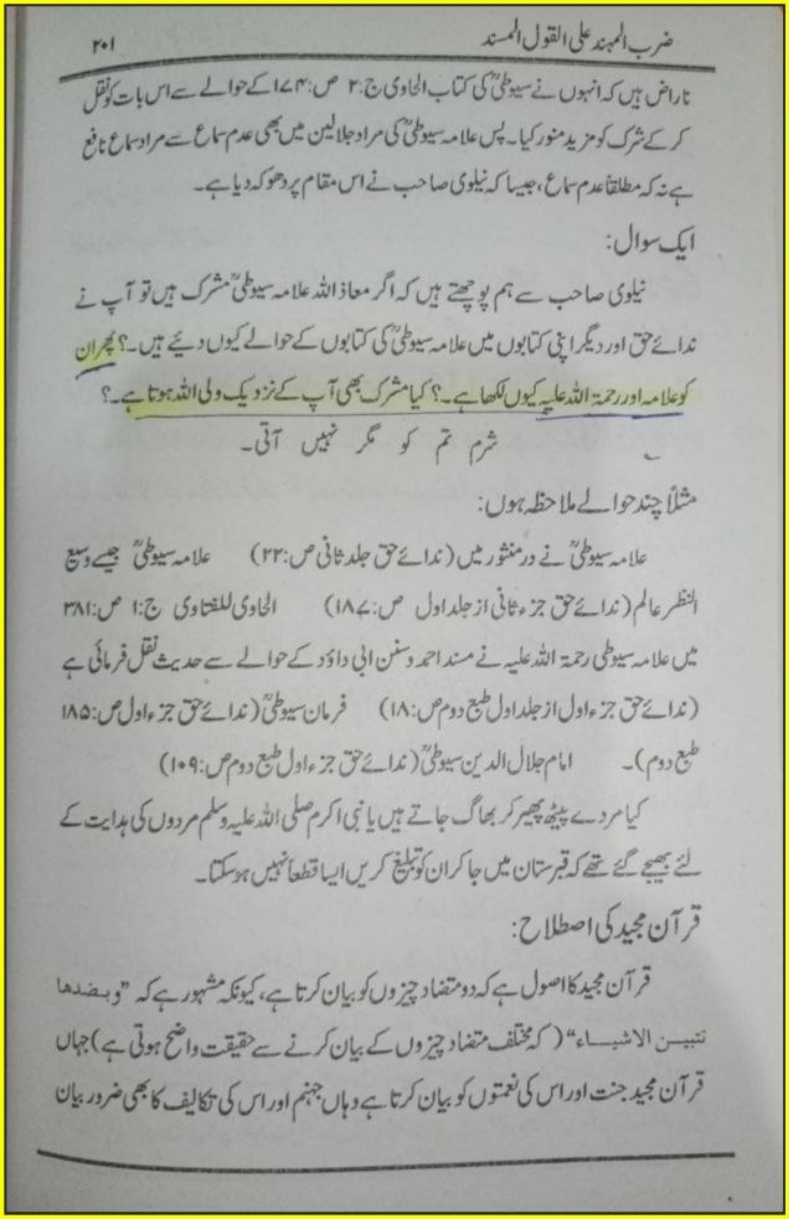

ضرب المہند علی القول المسند ۲۰۱

ناراض ہیں کہ انہوں نے سیوطیؒ کی کتاب الحاوی ج:۲ ص:۱۷۴ کے حوالے سے اس بات کو نقل کر کے شرک کو مزید منور کیا۔ پس علامہ سیوطیؒ کی مراد جلالین میں بھی عدم سماع سے مراد سماع نافع ہے نہ کہ مطلقاً عدم سماع، جیسا کہ نیلوی صاحب نے اس مقام پر دھوکہ دیا ہے۔

ایک سوال:

نیلوی صاحب سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر معاذ اللہ علامہ سیوطیؒ مشرک ہیں تو آپ نے ندائے حق اور دیگر اپنی کتابوں میں علامہ سیوطیؒ کی کتابوں کے حوالے کیوں دیئے ہیں۔؟ پھر ان کو علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ کیوں لکھا ہے۔؟ کیا مشرک بھی آپ کے نزدیک ولی اللہ ہوتا ہے۔؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مثلاً چند حوالے ملاحظہ ہوں:

علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں (ندائے حق جلد ثانی ص:۲۲) علامہ سیوطیؒ جیسے وسیع النظر عالم (ندائے حق جزء ثانی از جلد اول ص:۱۸۷) الحاوی للفتاوی ج:۱ ص:۳۸۱ میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد وسنن ابی داؤد کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے (ندائے حق جزء اول از جلد اول طبع دوم ص:۱۸) فرمان سیوطیؒ (ندائے حق جزء اول ص:۱۸۵ طبع دوم)۔ امام جلال الدین سیوطیؒ (ندائے حق جزء اول طبع دوم ص:۱۰۹)

کیا مردے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے کہ قبرستان میں جا کر ان کو تبلیغ کریں ایسا قطعاً نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید کی اصطلاح:

قرآن مجید کا اصول ہے کہ دو متضاد چیزوں کو بیان کرتا ہے، کیونکہ مشہور ہے کہ "وبضدھا تتبین الاشیاء" (کہ مختلف متضاد چیزوں کے بیان کرنے سے حقیقت واضح ہوتی ہے) جہاں قرآن مجید جنت اور اس کی نعمتوں کو بیان کرتا ہے وہاں جہنم اور اس کی تکالیف کا بھی ضرور بیان

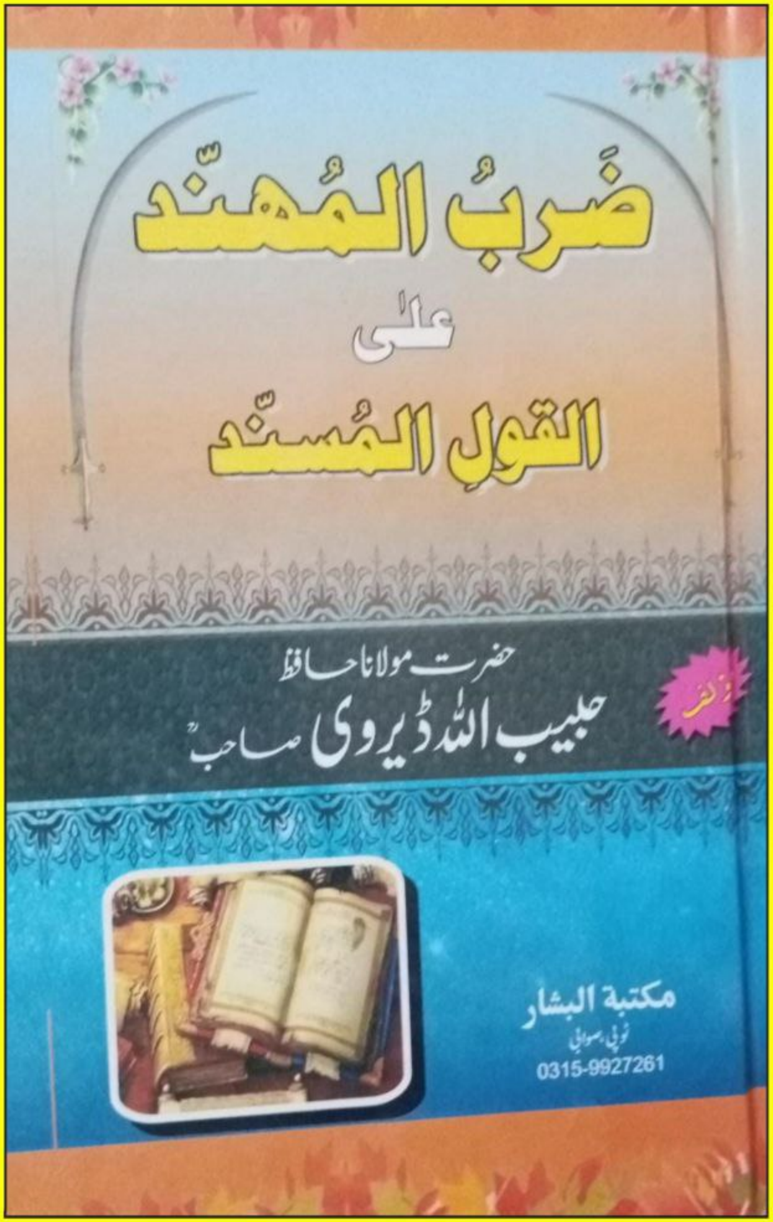

ضَربُ المُهنّد

علیٰ

القولِ المُسنّد

تالیف

حضرت مولانا حافظ

حبیب اللہ ڈیروی صاحبؒ

مکتبة البشار

ٹوپی، صوابی

0315-9927261

Fatawa Darul uloom waqt Deoband 2/166

Haqiqat me Aalim usey kehte hain Jiske Andar ilme-deen ki wajah se Khashiyate ilahi[khof e khuda] Peda ho Jaye isiliye Aalim banne ke liye kisi idare se farigh hona zaroori

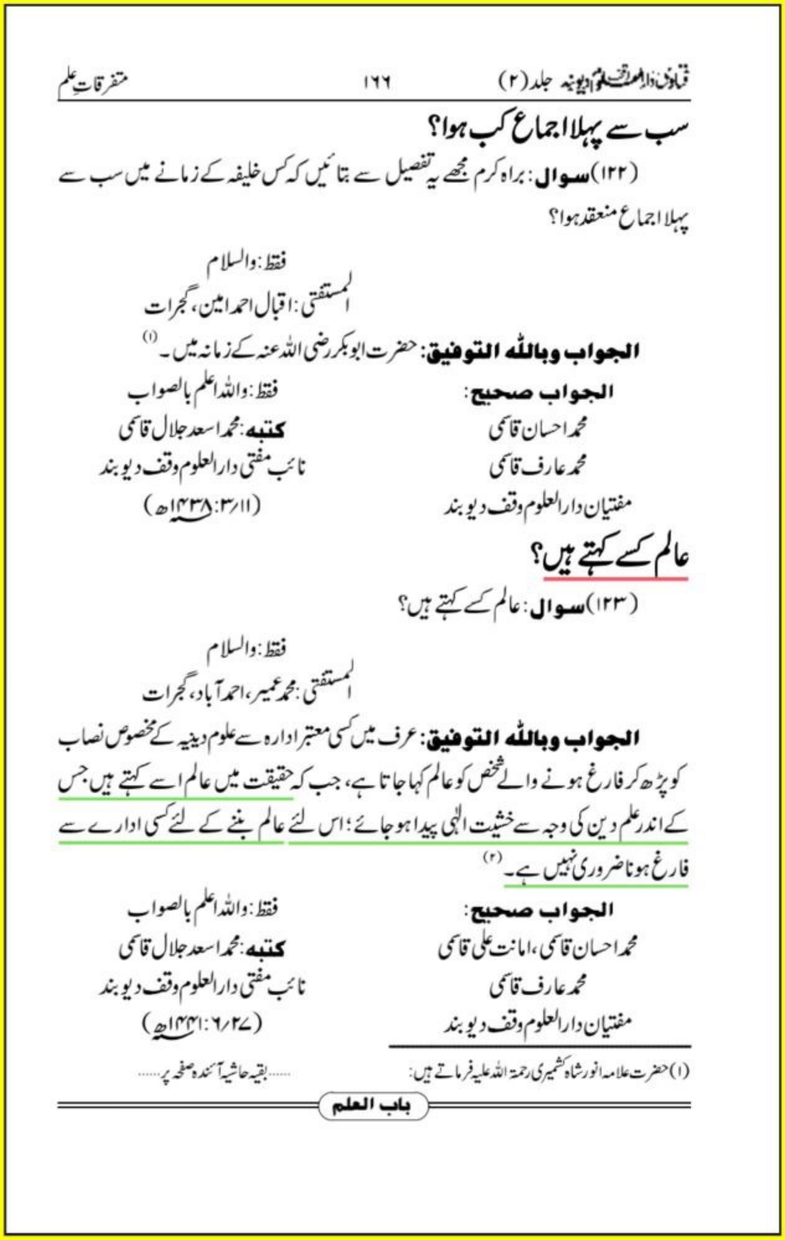

سب سے پہلا اجماع کب ہوا؟

(۱۲۲) **سوال**: براہ کرم مجھے یہ تفصیل سے بتائیں کہ کس خلیفہ کے زمانے میں سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا؟

فقط: والسلام
المستفتی: اقبال احمد امین، گجرات

الجواب وباللہ التوفیق: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں۔ (۱)

الجواب صحیح:
محمد احسان قاسمی
محمد عارف قاسمی
مفتیان دارالعلوم وقف دیوبند

فقط: واللہ اعلم بالصواب
کتبہ: محمد اسعد جلال قاسمی
نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند
(۳/۱۱:۱۴۳۸ھ)

عالم کسے کہتے ہیں؟

(۱۲۳) **سوال**: عالم کسے کہتے ہیں؟

فقط: والسلام
المستفتی: محمد عمیر، احمد آباد، گجرات

الجواب وباللہ التوفیق: عرف میں کسی معتبر ادارہ سے علوم دینیہ کے مخصوص نصاب کو پڑھ کر فارغ ہونے والے شخص کو عالم کہا جاتا ہے، جب کہ حقیقت میں عالم اسے کہتے ہیں جس کے اندر علم دین کی وجہ سے خشیت الٰہی پیدا ہو جائے؛ اس لئے عالم بننے کے لئے کسی ادارے سے فارغ ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۲)

الجواب صحیح:
محمد احسان قاسمی، امانت علی قاسمی
محمد عارف قاسمی
مفتیان دارالعلوم وقف دیوبند

فقط: واللہ اعلم بالصواب
کتبہ: محمد اسعد جلال قاسمی
نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند
(۶/۲۷:۱۴۴۱ھ)

---

(۱) حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

......بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر......

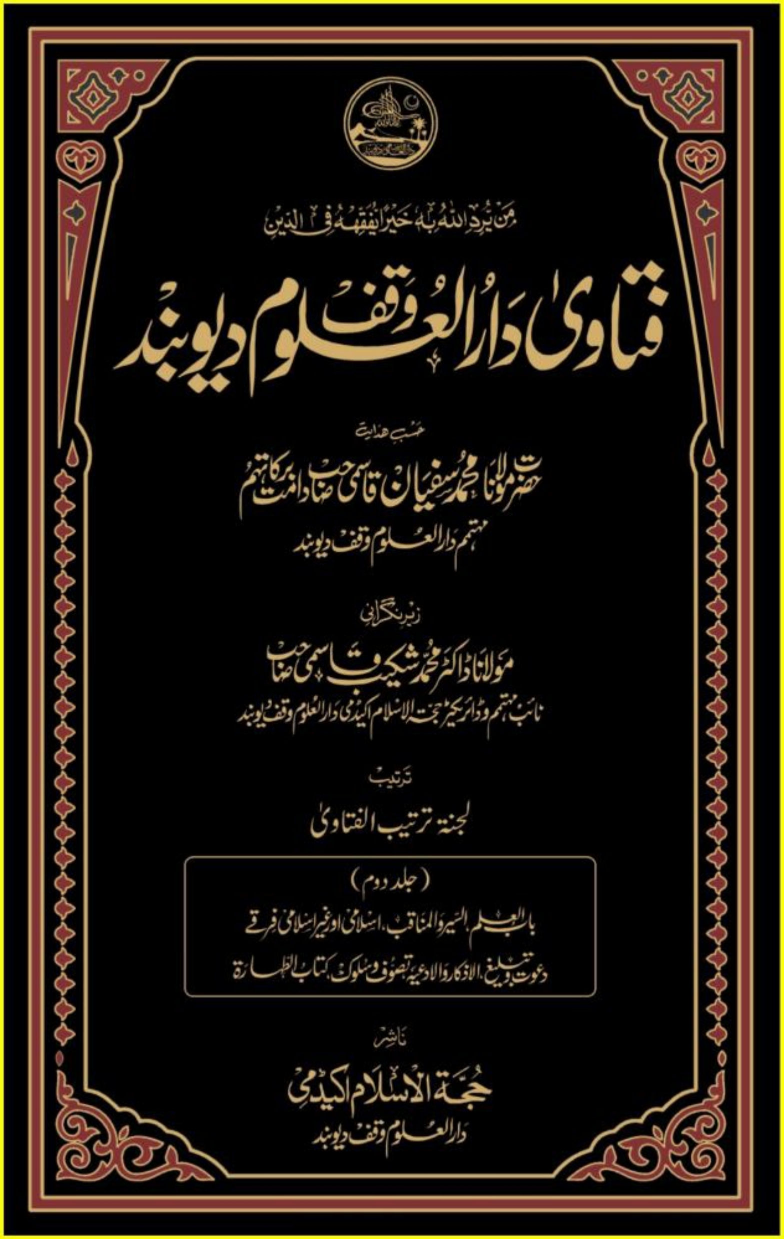

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

فتاویٰ دارالعلوم وقف دیوبند

حسبِ ہدایت
حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

زیرِ نگرانی
مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی صاحب
نائب مہتمم و ڈائریکٹر حجۃ الاسلام اکیڈمی دارالعلوم وقف دیوبند

ترتیب
لجنۃ ترتیب الفتاویٰ

(جلد دوم)
باب العلم، السیر والمناقب، اسلامی اور غیر اسلامی فرقے
دعوت و تبلیغ، الاذکار والادعیۃ، تصوف و سلوک، کتاب الطہارۃ

ناشر
حجۃ الاسلام اکیڈمی
دارالعلوم وقف دیوبند

Hayat E tayiba Shah Ismail Shaheed | Page : 333

Nabi Alaiyhissalam ke raai(opinion) me khata ka Ahetmal hai Yani Muhammad Sallallahu Alaiyhi wasallam ki Raai bhi ghalat ho sakti hai

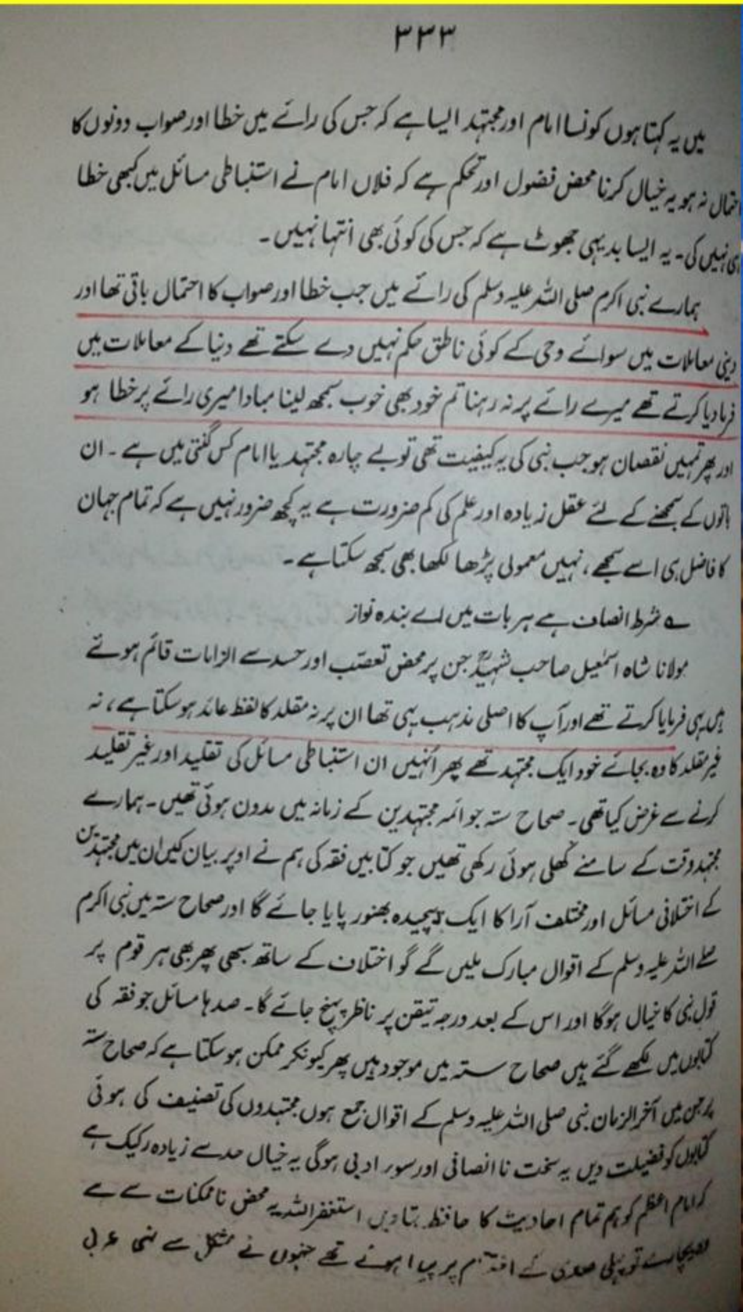

میں یہ کہتا ہوں کونسا امام اور مجتہد ایسا ہے کہ جس کی رائے میں خطا اور صواب دونوں کا احتمال نہ ہو یہ خیال کرنا محض فضول اور تحکم ہے کہ فلاں امام نے استنباطی مسائل میں کبھی خطا ی نہیں کی۔ یہ ایسا بدیہی جھوٹ ہے کہ جس کی کوئی بھی انتہا نہیں۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے میں جب خطا اور صواب کا احتمال باقی تھا اور دینی معاملات میں سوائے وحی کے کوئی ناطق حکم نہیں دے سکتے تھے دنیا کے معاملات میں رمادیا کرتے تھے میرے رائے پر نہ رہنا تم خود بھی خوب سمجھ لینا مبادا میری رائے پر خطا ہو اور پھر تمہیں نقصان ہو جب نبی کی یہ کیفیت تھی تو بے چارہ مجتہد یا امام کس گنتی میں ہے۔ ان باتوں کے سمجھنے کے لئے عقل زیادہ اور علم کی کم ضرورت ہے یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ تمام جہان کا فاضل ہی اسے سمجھے، نہیں معمولی پڑھا لکھا بھی سمجھ سکتا ہے۔

؎ شرط انصاف ہے ہر بات میں لے بندہ نواز

مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہیدؒ جن پر محض تعصب اور حسد سے الزامات قائم ہوتے ہیں ہی فرمایا کرتے تھے اور آپ کا اصلی مذہب ہی تھا ان پر نہ مقلد کا لفظ عائد ہو سکتا ہے، نہ غیر مقلد کا وہ بجائے خود ایک مجتہد تھے پھر انہیں ان استنباطی مسائل کی تقلید اور غیر تقلید کرنے سے غرض کیا تھی۔ صحاح ستہ جو ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں مدون ہوئی تھیں۔ ہمارے مجتہد وقت کے سامنے کھلی ہوئی رکھی تھیں جو کتابیں فقہ کی ہم نے اوپر بیان کیں ان میں مجتہدین کے اختلافی مسائل اور مختلف آرا کا ایک پیچیدہ بھنور پایا جائے گا اور صحاح ستہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارک ملیں گے گو اختلاف کے ساتھ بھی پھر بھی ہر قوم پر قول نبی کا خیال ہوگا اور اس کے بعد درجہ تیقن پر ناظر پہنچ جائے گا۔ صدہا مسائل جو فقہ کی کتابوں میں لکھے گئے ہیں صحاح ستہ میں موجود ہیں پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ صحاح ستہ پر جن میں آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال جمع ہوں مجتہدوں کی تصنیف کی ہوئی کتابوں کو فضیلت دیں یہ سخت ناانصافی اور سوءِ ادبی ہوگی یہ خیال حد سے زیادہ رکیک ہے کہ امام اعظم کو ہم تمام احادیث کا حافظ بتا دیں استغفر اللہ یہ محض ناممکنات سے ہے دیکھا جائے تو پہلی صدی کے اختتام پر پیدا ہوئے تھے جنہوں نے مشکل سے نبی عربی

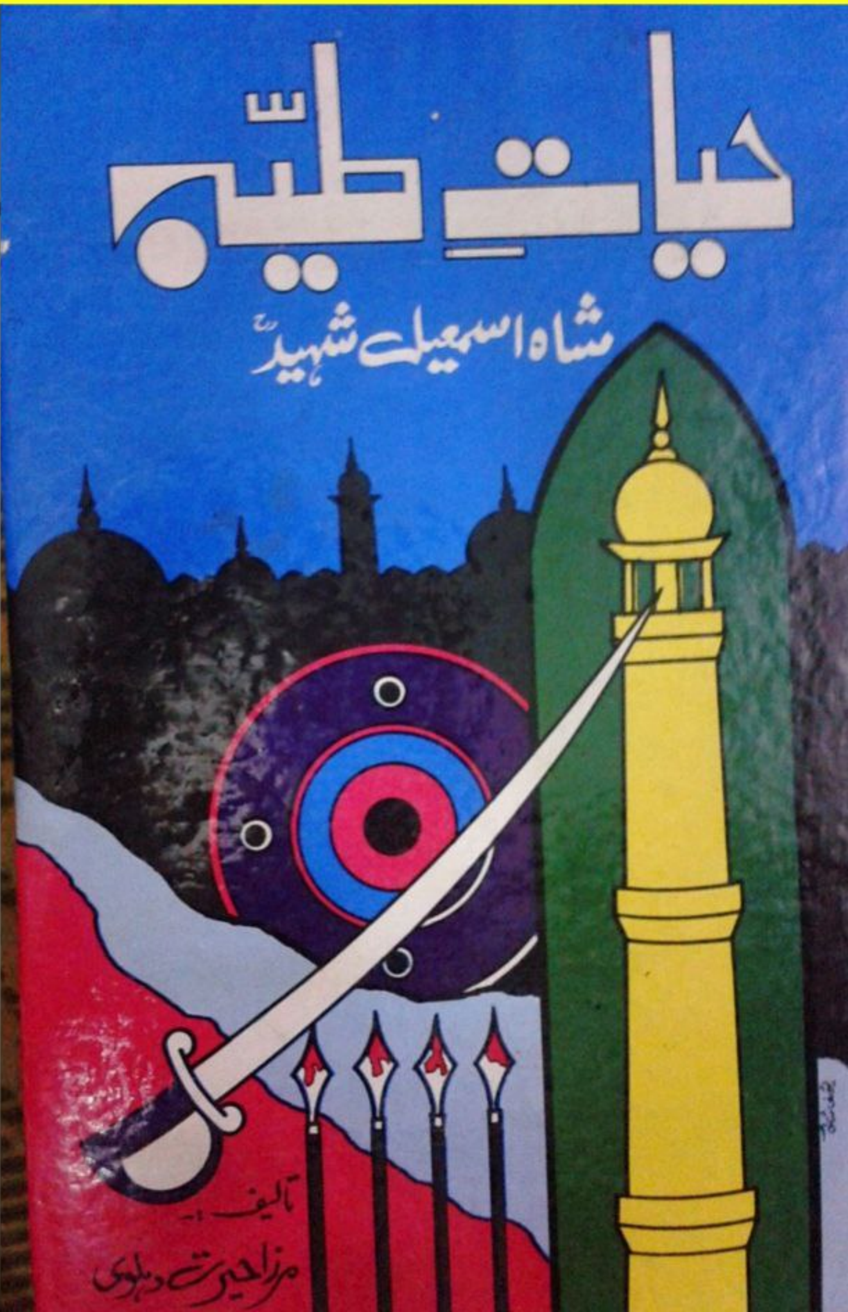

Talalliyat Aftab) Khalid mehmood manchestervi | Pg | 19،20

Aam mughalte unhi kitabo se door kiye jate hain_Jinke hawalo se mukhalifeen apne maslak ki raahe hamwar karte hain so munasib theherta hai ke in ilzamat ki safaii unhi kitabo se pesh ki Jaye jin ke hawalo se mukhalifeen istadlal karte hain hawale jin kitabo se ho unki wazahat unhi kitabo se Lena Ain adal wa insaf hai_ Ye baat bilkul khilafe Aql hai ke Aitraz to Ahle Sunnat ki kitabo se pesh kiye Jaye or unki safayi shiya kitabo se Lani zaroori Qarar dee Jaye....

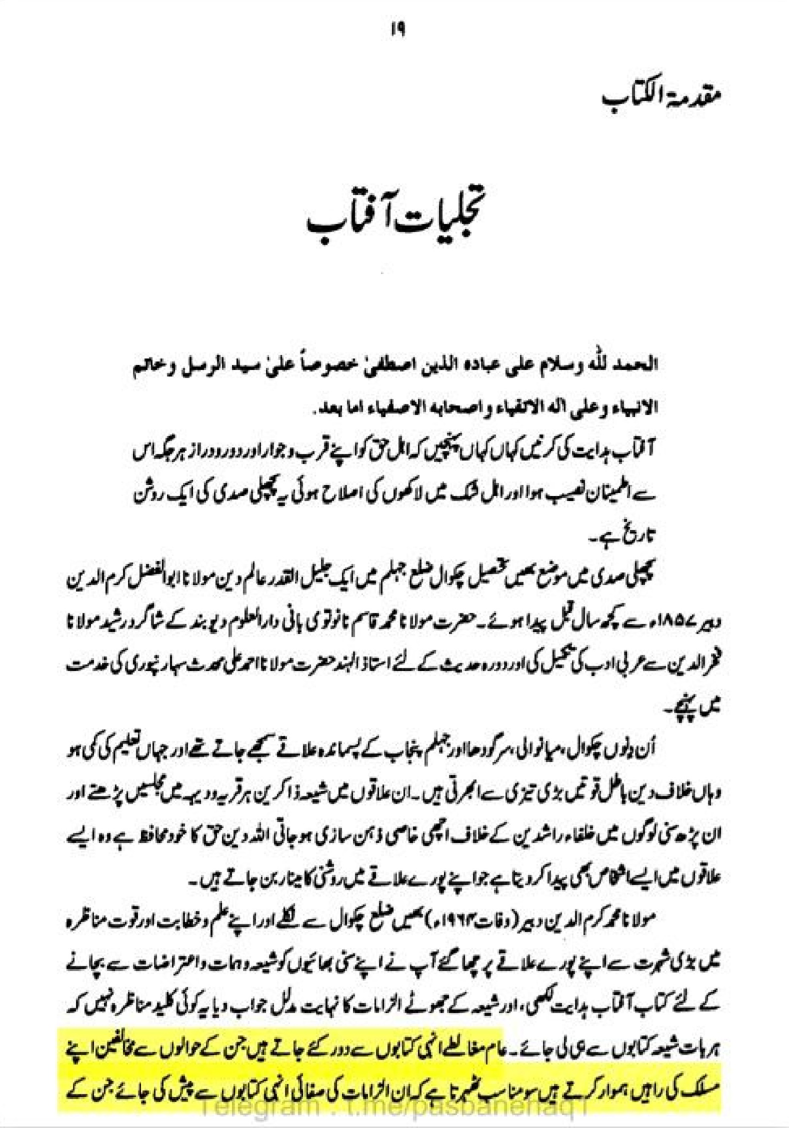

مقدمۃ الکتاب

تجلیات آفتاب

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی الہ الاتقیاء واصحابہ الاصفیاء اما بعد.

آفتاب ہدایت کی کرنیں کہاں کہاں پہنچیں کہ اہل حق کو اپنے قرب وجوار اور دور دراز ہر جگہ اس سے اطمینان نصیب ہوا اور اہل شک میں لاکھوں کی اصلاح ہوئی یہ پچھلی صدی کی ایک روشن تاریخ ہے۔

پچھلی صدی میں موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم میں ایک جلیل القدر عالم دین مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر ۱۸۵۷ء سے کچھ سال قبل پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے شاگرد رشید مولانا فخر الدین سے عربی ادب کی تکمیل کی اور دورہ حدیث کے لئے استاذ الہند حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کی خدمت میں پہنچے۔

اُن دنوں چکوال، میانوالی، سرگودھا اور جہلم پنجاب کے پسماندہ علاقے سمجھے جاتے تھے اور جہاں تعلیم کی کمی ہو وہاں خلاف دین باطل قوتیں بڑی تیزی سے ابھرتی ہیں۔ ان علاقوں میں شیعہ ذاکرین ہر قریہ و دیہہ میں مجلسیں پڑھتے اور ان پڑھ سنی لوگوں میں خلفاء راشدین کے خلاف اچھی خاصی ذہن سازی ہو جاتی اللہ دین حق کا خود محافظ ہے وہ ایسے علاقوں میں ایسے اشخاص بھی پیدا کر دیتا ہے جو اپنے پورے علاقے میں روشنی کا مینار بن جاتے ہیں۔

مولانا محمد کرم الدین دبیر (وفات ۱۹۶۳ء) بھیں ضلع چکوال سے نکلے اور اپنے علم وخطابت اور قوت مناظرہ میں بڑی شہرت سے اپنے پورے علاقے پر چھا گئے آپ نے اپنے سنی بھائیوں کو شیعہ وہمات واعتراضات سے بچانے کے لئے کتاب آفتاب ہدایت لکھی، اور شیعہ کے جھوٹے الزامات کا نہایت مدلل جواب دیا یہ کوئی کلید مناظرہ نہیں کہ ہر بات شیعہ کتابوں سے ہی لی جائے۔ عام مغالطے انہی کتابوں سے دور کئے جاتے ہیں جن کے حوالوں سے مخالفین اپنے مسلک کی راہیں ہموار کرتے ہیں سو مناسب ٹھہرتا ہے کہ ان الزامات کی صفائی انہی کتابوں سے پیش کی جائے جن کے

Telegram : t.me/pasbanehaq1

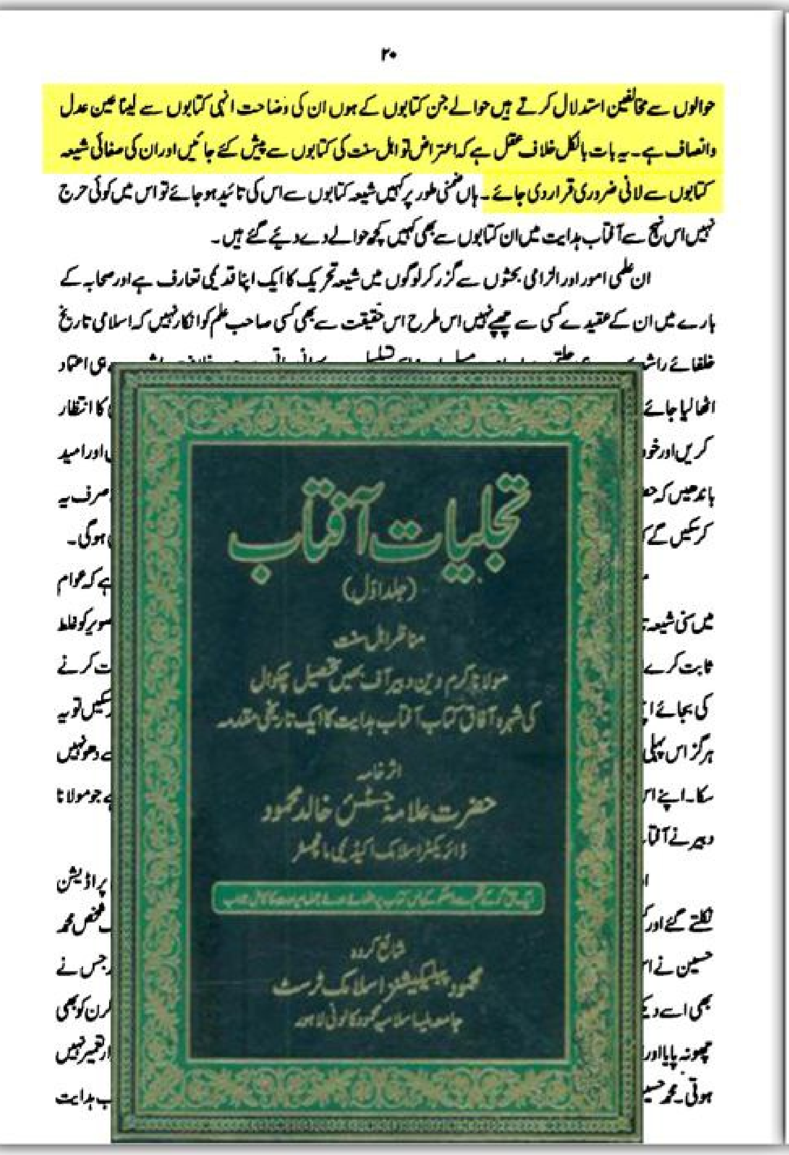

حوالوں سے مخالفین استدلال کرتے ہیں حوالے جن کتابوں کے ہوں ان کی وضاحت انہی کتابوں سے لینا عین عدل وانصاف ہے۔ یہ بات بالکل خلاف عقل ہے کہ اعتراض تو اہل سنت کی کتابوں سے پیش کئے جائیں اور ان کی صفائی شیعہ کتابوں سے لانی ضروری قرار دی جائے۔ ہاں ضمنی طور پر کہیں شیعہ کتابوں سے اس کی تائید ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اس نہج سے آفتاب ہدایت میں ان کتابوں سے بھی کہیں کہیں کچھ حوالے دے دیئے گئے ہیں۔

ان علمی امور اور الزامی بحثوں سے گزر کر لوگوں میں شیعہ تحریک کا ایک اپنا قدیمی تعارف ہے اور صحابہ کے بارے میں ان کے عقیدے کسی سے چھپے نہیں اس طرح اس حقیقت سے بھی کسی صاحب علم کو انکار نہیں کہ اسلامی تاریخ

تجلیات آفتاب

(جلد اول)

مناظر اہل سنت

مولانا کرم دین دبیر آف بھیں تحصیل چکوال

کی شہرۂ آفاق کتاب آفتاب ہدایت کا ایک تاریخی مقدمہ

از خامہ

حضرت علامہ جسٹس خالد محمود

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر

شائع کردہ

محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ

جامعہ علیا اسلامیہ محمود کالونی لاہور

Majmua rasail [Ameen okadvi]

Daleel e khas ka mutalba karna Mirza Qadyani ki Sunnat hai

Muddai se khas daleel ka mutalba karna Ye khas Qur'an se dikhao Ya khas Abu Bakar(R.A) , Umar Farooq (R.A) ki hadees dikhao Ya khas Fula fula ki kitab se dikhao Ye mahaz dhoka or fareb hai kitab o sunnat ne daleel e khas ki hargiz pabandi Aaid nahie kee Anpadh logo se is qism ki sharait par dastakhat le jate hain Jo shar'an batil hoti hai Ye khas Mirza Qadyani ki Sunnat hai .....

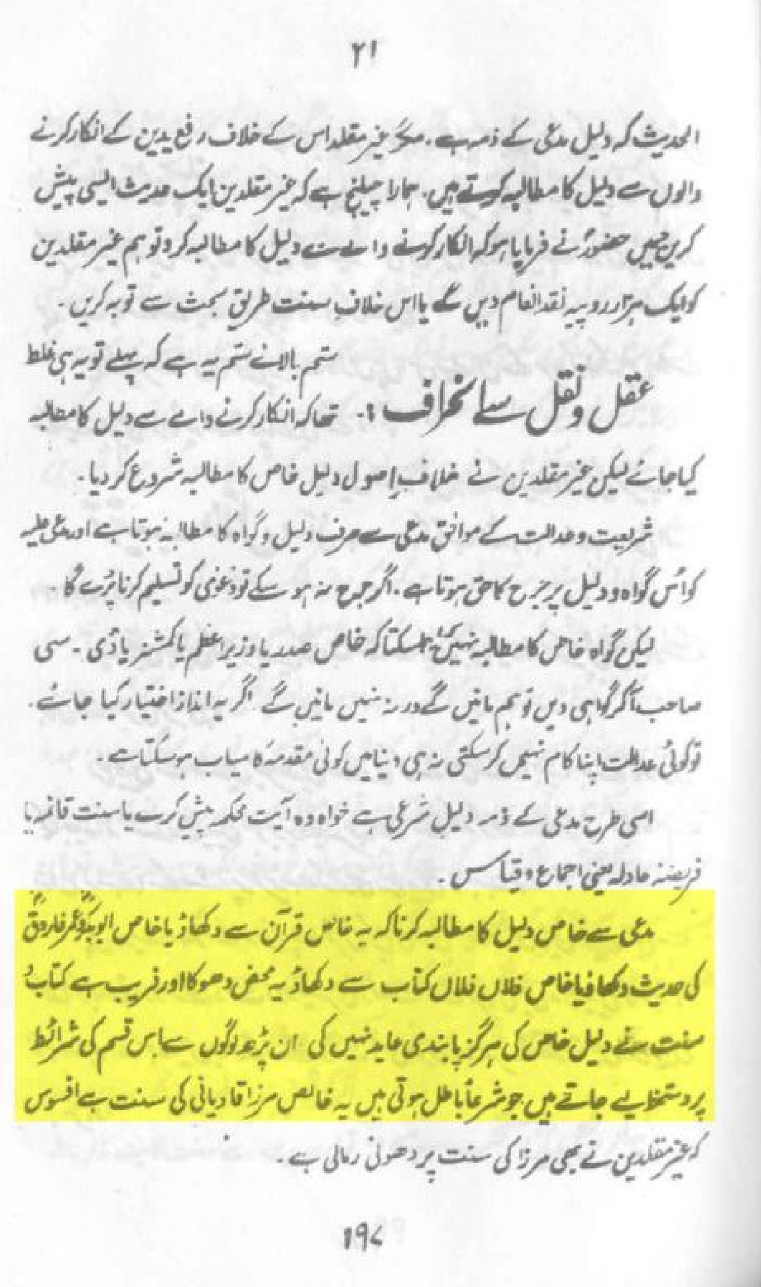

٢١

المحدیث کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے۔ مگر غیر مقلد اس کے خلاف رفع یدین کے انکار کرنے والوں سے دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلدین ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کرو تو ہم غیر مقلدین کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے یا اس خلاف سنت طریق بحث سے توبہ کریں۔

عقل ونقل سے انحراف :-

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پہلے تو یہی غلط تھا کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے لیکن غیر مقلدین نے خلاف اصول دلیل خاص کا مطالبہ شروع کر دیا۔

شریعت و عدالت کے موافق مدعی سے صرف دلیل و گواہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور مدعی علیہ کو اس گواہ و دلیل پر جرح کا حق ہوتا ہے۔ اگر جرح نہ ہو سکے تو دعویٰ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن گواہ خاص کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ خاص صدر یا وزیر اعظم یا کمشنر یا ڈی۔ سی صاحب اگر گواہی دیں تو ہم مانیں گے ورنہ نہیں مانیں گے۔ اگر یہ انداز اختیار کیا جائے تو کوئی عدالت اپنا کام نہیں کر سکتی نہ ہی دنیا میں کوئی مقدمہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح مدعی کے ذمہ دلیل شرعی ہے خواہ وہ آیت محکمہ پیش کرے یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ یعنی اجماع و قیاس۔

مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتابُ سنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عاید نہیں کی ان پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لیے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خاص مرزا قادیانی کی سنت ہے افسوس کہ غیر مقلدین نے بھی مرزا کی سنت پر دھونی رمائی ہے۔

١٩٧

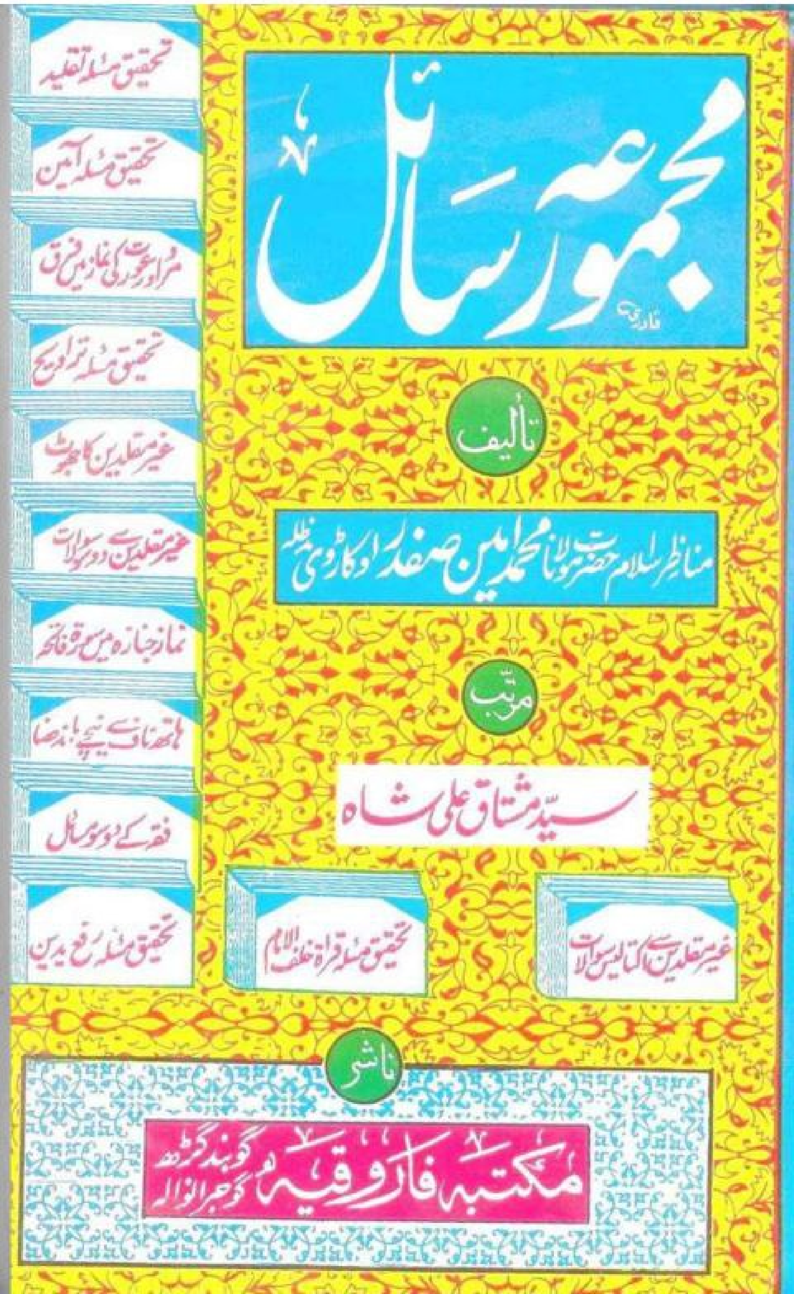

مجموعہ رسائل

فاروقی

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ

مرتب

سید مشتاق علی شاہ

ناشر

مکتبہ فاروقیہ گوبند گڑھ گوجرانوالہ

- تحقیق مسئلہ تقلید
- تحقیق مسئلہ آمین
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق
- تحقیق مسئلہ تراویح
- غیر مقلدین کا جھوٹ
- غیر مقلدین سے دو سو سوالات
- نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ
- ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا
- فقہ کے دو سو مسائل
- تحقیق مسئلہ رفع یدین
- تحقیق مسئلہ قراۃ خلف الامام
- غیر مقلدین سے اکتالیس سوالات

Zehreele teer (Abdul ghafoor deobandi) Pg 4,5
(Muhatmim madarsa Ahsanul uloom)

Deobandi Usool ke mutabiq : Akabir kon hota hai

Akabireen me usko Shamil kiya jata hai jisko muttafiqa tor par tamam ulmae muatabireen Tasleem kar len or usey tamam Jama't ka muqtada maan len magar yaha ye bat nahie. ek Ya Chand Aadmiyon ke taslim kar lene se koi shakhs akabir nahie ban sakta

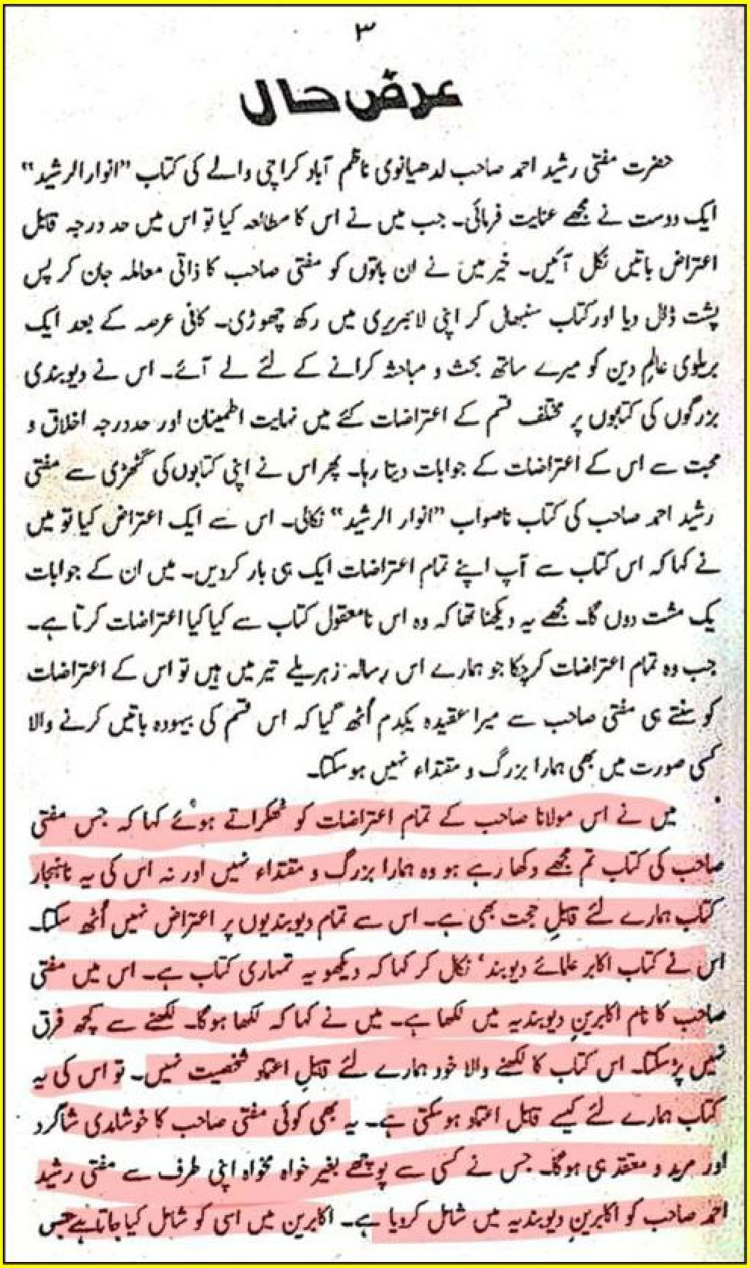

عرضِ حال

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی ناظم آباد کراچی والے کی کتاب "انوار الرشید" ایک دوست نے مجھے عنایت فرمائی۔ جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں حد درجہ قابل اعتراض باتیں نکل آئیں۔ خیر میں نے ان باتوں کو مفتی صاحب کا ذاتی معاملہ جان کر پس پشت ڈال دیا اور کتاب سنبھال کر اپنی لائبریری میں رکھ چھوڑی۔ کافی عرصہ کے بعد ایک بریلوی عالم دین کو میرے ساتھ بحث و مباحثہ کرانے کے لئے لے آئے۔ اس نے دیوبندی بزرگوں کی کتابوں پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے میں نہایت اطمینان اور حد درجہ اخلاق و محبت سے اس کے اعتراضات کے جوابات دیتا رہا۔ پھر اس نے اپنی کتابوں کی گٹھڑی سے مفتی رشید احمد صاحب کی کتاب ناصواب "انوار الرشید" نکالی۔ اس سے ایک اعتراض کیا تو میں نے کہا کہ اس کتاب سے آپ اپنے تمام اعتراضات ایک ہی بار کردیں۔ میں ان کے جوابات یک مشت دوں گا۔ مجھے یہ دیکھنا تھا کہ وہ اس نامعقول کتاب سے کیا کیا اعتراضات کرتا ہے۔ جب وہ تمام اعتراضات کرچکا جو ہمارے اس رسالہ زہریلے تیر میں ہیں تو اس کے اعتراضات کو سنتے ہی مفتی صاحب سے میرا عقیدہ یکدم اٹھ گیا کہ اس قسم کی بیہودہ باتیں کرنے والا کسی صورت میں بھی ہمارا بزرگ و مقتداء نہیں ہو سکتا۔

میں نے اس مولانا صاحب کے تمام اعتراضات کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ جس مفتی صاحب کی کتاب تم مجھے دکھا رہے ہو وہ ہمارا بزرگ و مقتداء نہیں اور نہ اس کی یہ نابکار کتاب ہمارے لئے قابلِ حجت بھی ہے۔ اس سے تمام دیوبندیوں پر اعتراض نہیں اٹھ سکتا۔ اس نے کتاب اکابر علمائے دیوبند' نکال کر کہا کہ دیکھو یہ تمہاری کتاب ہے۔ اس میں مفتی صاحب کا نام اکابرینِ دیوبندیہ میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ لکھا ہوگا۔ لکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑسکتا۔ اس کتاب کا لکھنے والا خود ہمارے لئے قابلِ اعتماد شخصیت نہیں۔ تو اس کی یہ کتاب ہمارے لئے کیسے قابل اعتماد ہو سکتی ہے۔ یہ بھی کوئی مفتی صاحب کا خوشامدی شاگرد اور مرید و معتقد ہی ہوگا۔ جس نے کسی سے پوچھے بغیر خواہ مخواہ اپنی طرف سے مفتی رشید احمد صاحب کو اکابرینِ دیوبندیہ میں شامل کردیا ہے۔ اکابرین میں اسی کو شامل کیا جاتا ہے جس

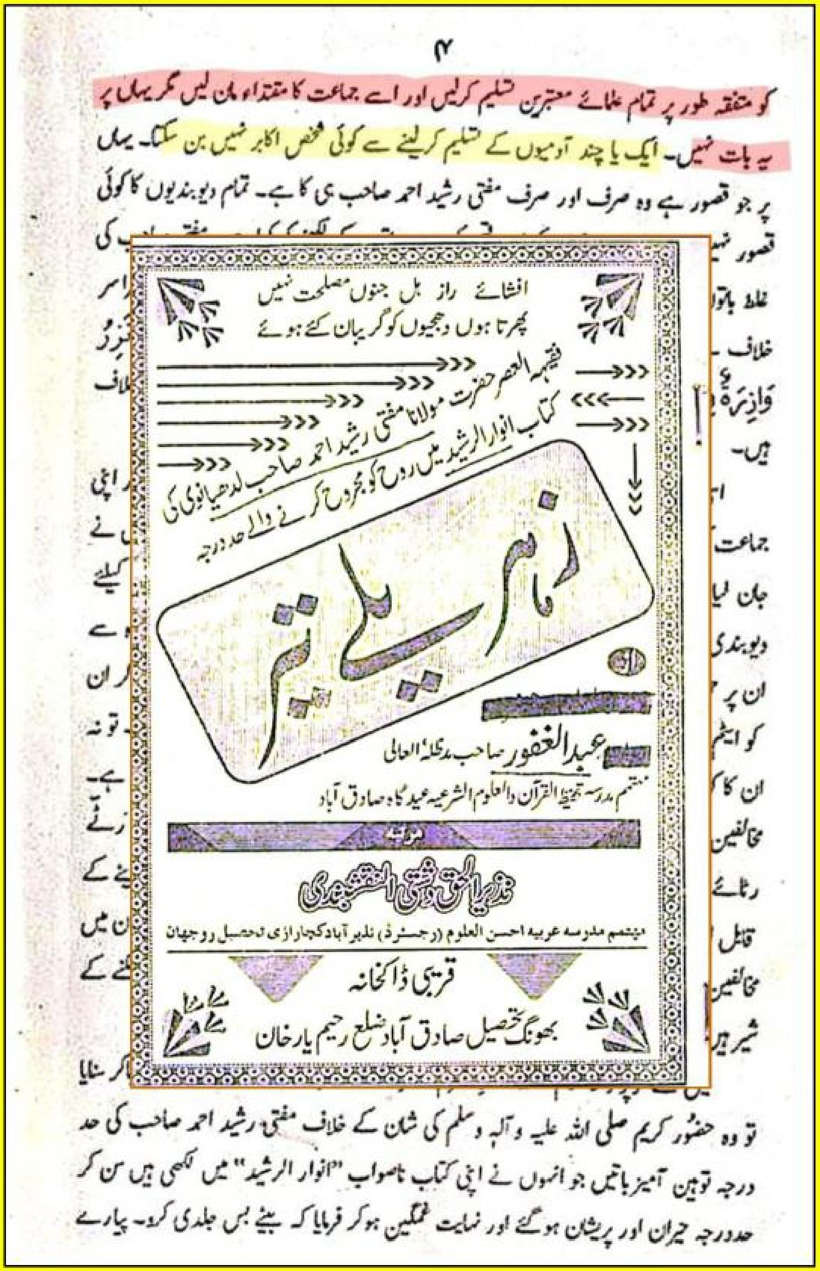

کو متفقہ طور پر تمام علمائے معتبرین تسلیم کرلیں اور اسے جماعت کا مقتداء مان لیں مگر یہاں پر یہ بات نہیں۔ ایک یا چند آدمیوں کے تسلیم کرلینے سے کوئی شخص اکابر نہیں بن سکتا۔ یہاں پر جو قصور ہے وہ صرف اور صرف مفتی رشید احمد صاحب ہی کا ہے۔ تمام دیوبندیوں کا کوئی

انشائے راز بل جنوں مصلحت نہیں
پھرتا ہوں دھجیوں کو گریباں کئے ہوئے

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی کی
کتاب انوار الرشید میں روح کو مجروح کرنے والے حد درجہ

زہریلے تیر

عبد الغفور صاحب مدظلہٗ العالی
مہتمم مدرسہ تجوید القرآن والعلوم الشرعیہ عیدگاہ صادق آباد

مرتبہ

نذیر الحق دشتی النقشبندی
مہتمم مدرسہ عربیہ احسن العلوم (رجسٹرڈ) نذیر آباد کجھار ازی تحصیل روجھان

قریبی ڈاکخانہ
بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

تو وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف مفتی رشید احمد صاحب کی حد درجہ توہین آمیز باتیں جو انہوں نے اپنی کتاب ناصواب "انوار الرشید" میں لکھی ہیں سن کر حد درجہ حیران اور پریشان ہوگئے اور نہایت غمگین ہوکر فرمایا کہ بیٹے بس جلدی کرو۔ پیارے

Bawadirunnawadir Pg 458

[Ashraf Ali thanvi deobandi]

Jawaz ki daleel yahi kafi hai ke Adme Jawaz ki koi daleel nahie

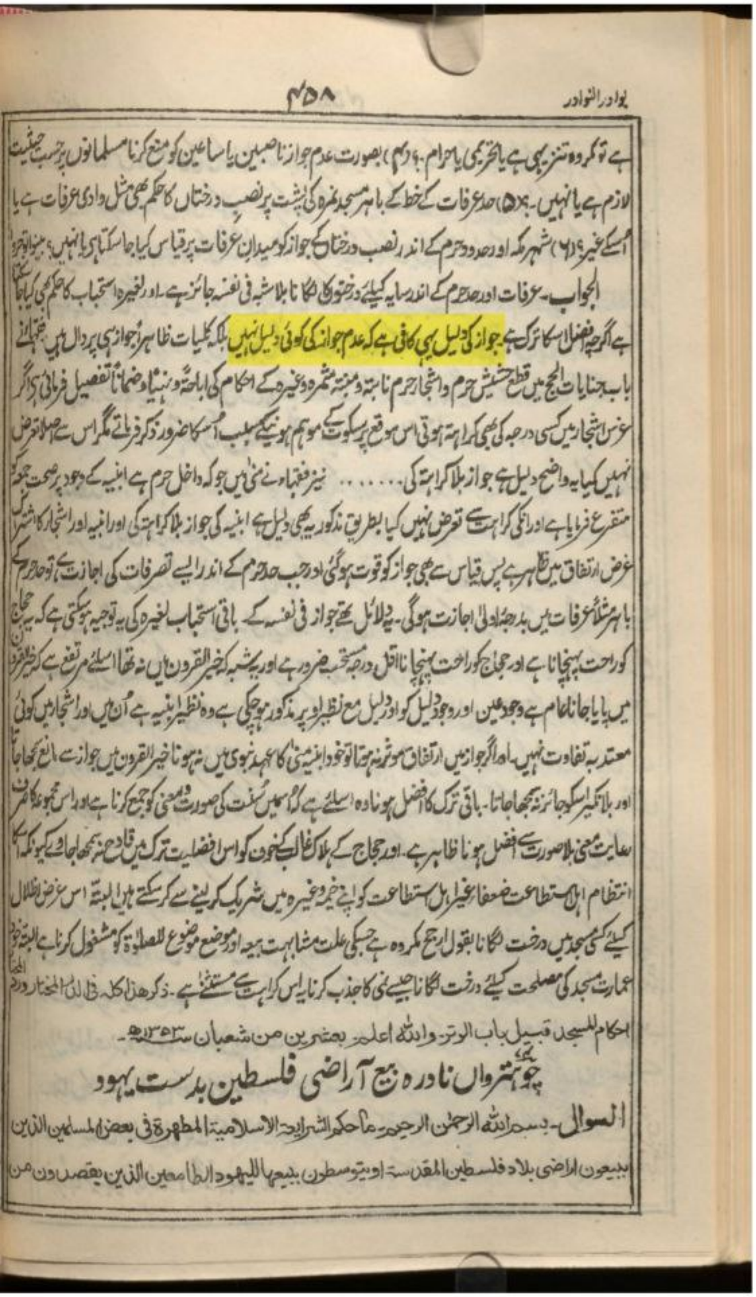

ہے تو مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی یا حرام۔ (۴) بصورت عدم جواز ناصبین یا ساعین کو منع کرنا مسلمانوں پر حسب حیثیت
لازم ہے یا نہیں۔ (۵) حد عرفات کے خط کے باہر مسجد نمرہ کی پشت پر نصب درختاں کا حکم بھی مثل وادی عرفات ہے یا
اسکے غیر؟ (۶) شہر مکہ اور حدود حرم کے اندر نصب درختاں کے جواز کو میدان عرفات پر قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب۔ عرفات اور حد حرم کے اندر سایہ کیلئے درختوں کا لگانا بلاشبہ فی نفسہ جائز ہے۔ اور لغیرہ استحباب کا حکم بھی کیا جا سکتا
ہے اگرچہ افضل اسکا ترک ہے۔ جواز کی دلیل یہی کافی ہے کہ عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں بلکہ کلیات ظاہر جواز ہی پر دال ہیں۔ فقہاء نے
باب جنایات الحج میں قطع حشیش حرم و اشجار حرم نابتہ و منبتہ مثمرہ وغیرہ کے احکام کی اباحۃً و نہیاً و ضماناً تفصیل فرمائی ہے اگر
غرس اشجار میں کسی درجہ کی بھی کراہت ہوتی اس موقع پر سکوت کے موہم ہونیکے سبب اسکا ضرور ذکر فرماتے مگر اس سے اصلاً تعرض
نہیں کیا یہ واضح دلیل ہے جواز بلا کراہت کی۔ ...... نیز فقہاء نے منٰی میں جو کہ داخل حرم ہے ابنیہ کے وجود پر صحت جمعہ
متفرع فرمایا ہے اور انکی کراہت سے تعرض نہیں کیا بطریق مذکور یہ بھی دلیل ہے ابنیہ کی جواز بلا کراہت کی اور ابنیہ اور اشجار کا اشتراک
غرض ارتفاق میں ظاہر ہے پس قیاس سے بھی جواز کو قوت ہوگئی اور جب حد حرم کے اندر ایسے تصرفات کی اجازت ہے تو حد حرم کے
باہر مثلاً عرفات میں بدرجہ اولیٰ اجازت ہوگی۔ یہ دلائل تھے جواز فی نفسہ کے۔ باقی استحباب لغیرہ کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ یہ حجاج
کو راحت پہنچانا ہے اور حجاج کو راحت پہنچانا اقل درجہ مستحب ضرور ہے اور یہ شبہ کہ خیر القرون میں نہ تھا اسلئے مرتفع ہے کہ خیر القرون
میں پایا جانا عام ہے وجود عین اور وجود دلیل کو اور دلیل مع نظیر اوپر مذکور ہوچکی ہے وہ نظیر ابنیہ ہے اُن میں اور اشجار میں کوئی
معتدبہ تفاوت نہیں۔ اور اگر جواز میں ارتفاق موثر نہ ہوتا تو خود ابنیہ منٰی کا عہد نبوی میں نہ ہونا خیر القرون میں جواز سے مانع سمجھا جاتا
اور بلا نکیر اسکو جائز نہ سمجھا جاتا۔ باقی ترک کا افضل ہونا وہ اسلئے ہے کہ اسمیں سنت کی صورت و معنی کو جمع کرنا ہے اور اس مجموعہ کا
رعایت معنی بلا صورت سے افضل ہونا ظاہر ہے۔ اور حجاج کے ہلاک غالب کے خوف کو اس افضلیت ترک میں قادح نہ سمجھا جاوے کیونکہ
انتظام اہل استطاعت ضعفاء غیر اہل استطاعت کو اپنے خیمہ وغیرہ میں شریک کر لینے سے کر سکتے ہیں البتہ اس غرض اظلال
کیلئے کسی مسجد میں درخت لگانا بقول ارجح مکروہ ہے جسکی علت مشابہت بیعہ اور موضع موضوع للصلوٰۃ کو مشغول کرنا ہے البتہ خود
عمارت مسجد کی مصلحت کیلئے درخت لگانا جیسے نمی کا جذب کرنا اس کراہت سے مستثنیٰ ہے۔ ذکر ھذا کلہ فی الدر المختار ورد المحتار
احکام المسجد قبیل باب الوتر۔ واللہ اعلم۔ بعشرین من شعبان ۱۳۵۳ھ۔

چوہترواں نادرہ بیع آراضی فلسطین بدست یہود

السوال۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ما حکم الشرایۃ الاسلامیۃ المطہرۃ فی بعض المسلمین الذین
یبیعون اراضی بلاد فلسطین المقدسۃ او یتوسطون ببیعہا للیہود الطامعین الذین یقصدون من

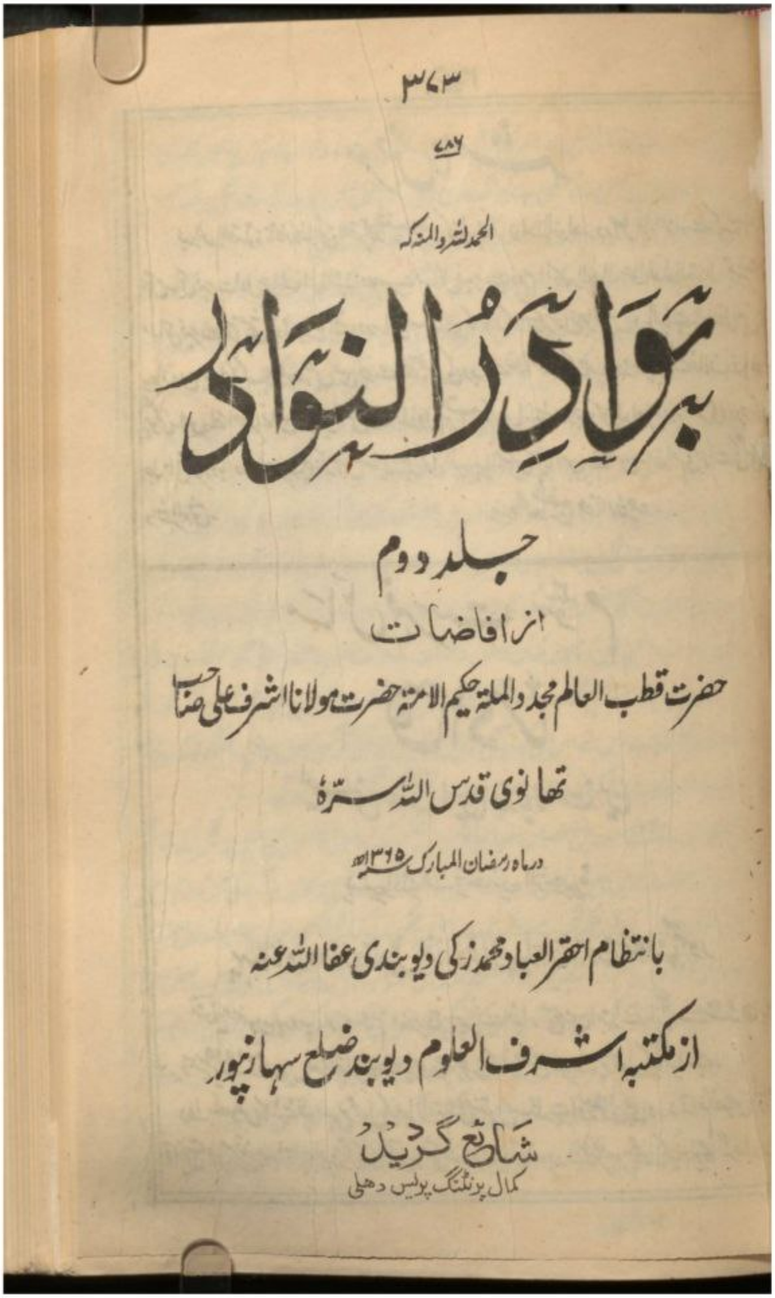

۳۷۳

۴۸۶

الحمد للہ والمنۃ کہ

بوادر النوادر

جلد دوم

از افاضات

حضرت قطب العالم مجدد الملۃ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب
تھانوی قدس اللہ سرہ

در ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ

باہتمام احقر العباد محمد زکی دیوبندی عفا اللہ عنہ

از مکتبہ اشرف العلوم دیوبند ضلع سہارنپور
شائع گردید
کمال پرنٹنگ پریس دہلی

Faisla haft mas'ala ki wazahat | Page 5

(Rasheed Ahmed Gangohi)

Fil haqeeqat mukhalfat Asal masail me nahie huwi balke basabab Adme ilm Ahle zamana ke Ye Amr Wake Huwa hai, iski Esi Misal hai ke jaise imam Saheb rehmatullah Alaiy ne sabayi ko Ek hukm diya or sahibain rehmatullah Alaiy ne doosra huqm , or Ye basabab ikhtelafe Haal ke Huwa hai ke imam Saheb rehmatullah Alaiy ke waqt me unka Haal Ahle kitab ke jesa tha or sahibain rehmatullah Alaiy ke waqt me majoos jesa , pas ikhtelaf Asal mas'ala ka nahie balke bawaja Haal Ahle zamana ke _ Aisa hi deegar masail me hai

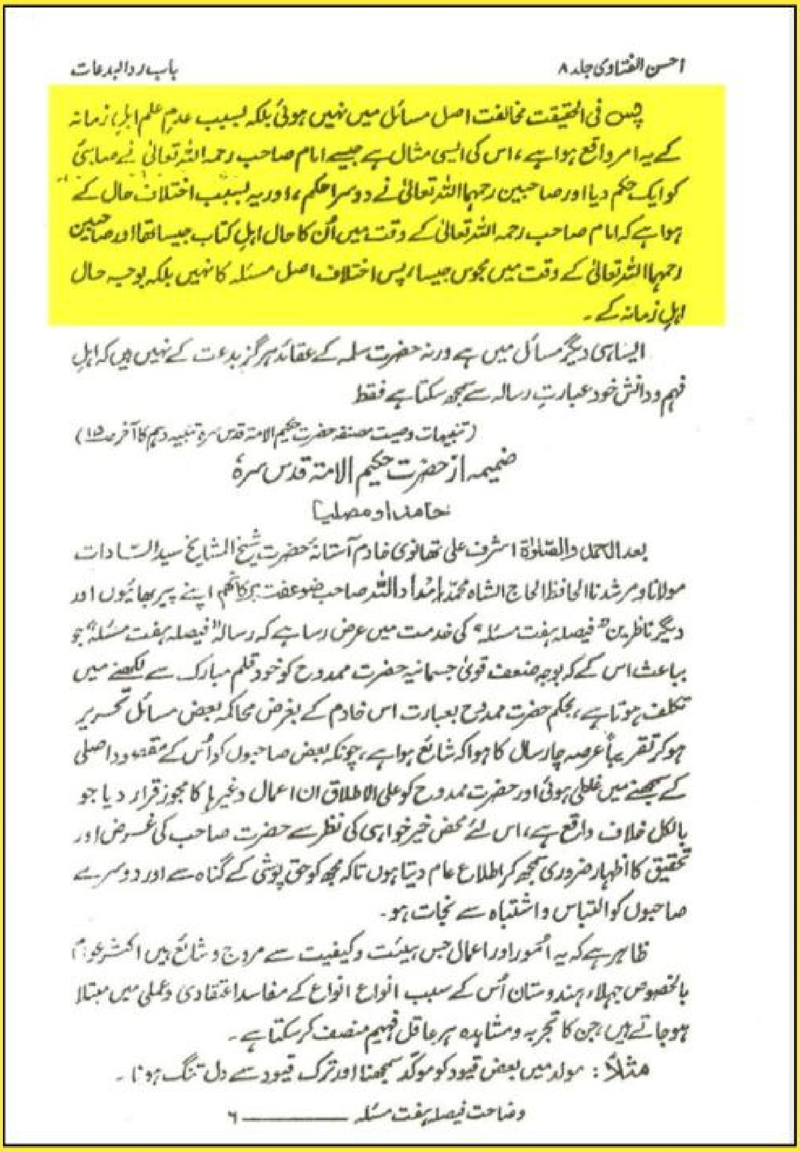

احسن الفتاوی جلد ۸ باب رد البدعات

پس فی الحقیقت مخالفت اصل مسائل میں نہیں ہوئی بلکہ بسبب عدم علم اہل زمانہ کے یہ امر واقع ہوا ہے، اس کی ایسی مثال ہے جیسے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے صابی کو ایک حکم دیا اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم، اور یہ بسبب اختلاف حال کے ہوا ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں اُن کا حال اہل کتاب جیسا تھا اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے وقت میں مجوس جیسا، پس اختلاف اصل مسئلہ کا نہیں بلکہ بوجہ حال اہل زمانہ کے۔

ایسا ہی دیگر مسائل میں ہے ورنہ حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعت کے نہیں ہیں کہ اہل فہم و دانش خود عبارت رسالہ سے سمجھ سکتا ہے فقط

(تنبیہات وصیت مصنفہ حضرت حکیم الامۃ قدس سرہ تنبیہ دہم کا آخر ص۱۵)

ضمیمہ از حضرت حکیم الامۃ قدس سرہ

حامداً و مصلیاً

بعد الحمد والصلوۃ اشرف علی تھانوی خادم آستانہ حضرت شیخ المشایخ سید السادات مولانا و مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب ضوعفت برکاتہم اپنے پیر بھائیوں اور دیگر ناظرین "فیصلہ ہفت مسئلہ" کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" جو بباعث اس کے کہ بوجہ ضعف قویٰ جسمانیہ حضرت ممدوح کو خود قلم مبارک سے لکھنے میں تکلف ہوتا ہے، بحکم حضرت ممدوح بعبارت اس خادم کے بغرض محاکمہ بعض مسائل تحریر ہو کر تقریباً عرصہ چار سال کا ہوا کہ شائع ہوا ہے، چونکہ بعض صاحبوں کو اُس کے مقصود واصلی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اور حضرت ممدوح کو علی الاطلاق ان اعمال وغیرہا کا مجوز قرار دیا جو بالکل خلاف واقع ہے، اس لئے محض خیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا اظہار ضروری سمجھ کر اطلاع عام دیتا ہوں تاکہ مجھ کو حق پوشی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبوں کو التباس و اشتباہ سے نجات ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ اُمور اور اعمال جس ہیئت و کیفیت سے مروج و شائع ہیں اکثر عوام بالخصوص جہلاء ہندوستان اُس کے سبب انواع انواع کے مفاسد اعتقادی و عملی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کا تجربہ و مشاہدہ ہر عاقل فہیم منصف کر سکتا ہے۔

مثلاً: مولد میں بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا۔

وضاحت فیصلہ ہفت مسئلہ ——— ۶

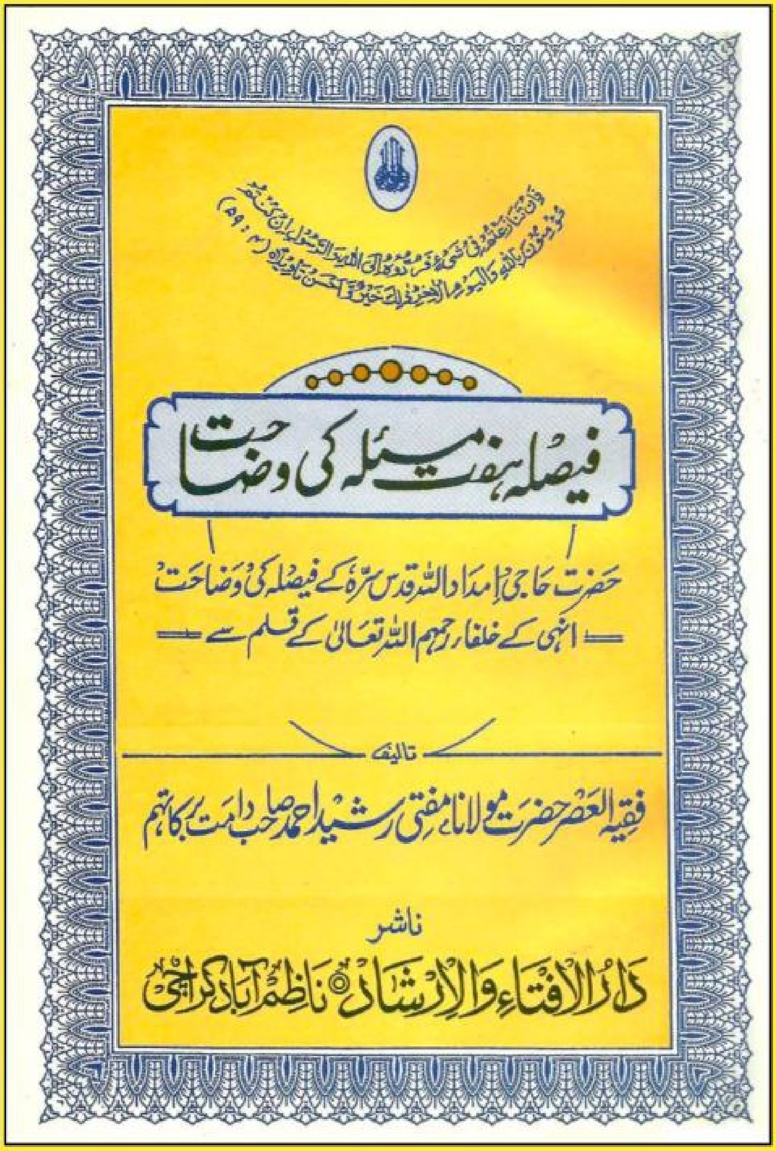

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا (۴ : ۵۹)

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ کے فیصلہ کی وضاحت
انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

Faisla haft mas'ala ki wazahat | Page 5

(Rasheed Ahmed Gangohi)

hum logo ko Aadate Awam se muhaqqaq ho gaya hai ke ye log zaruri or sunnat Jante hain,lehaza hum bid'at kehte hain

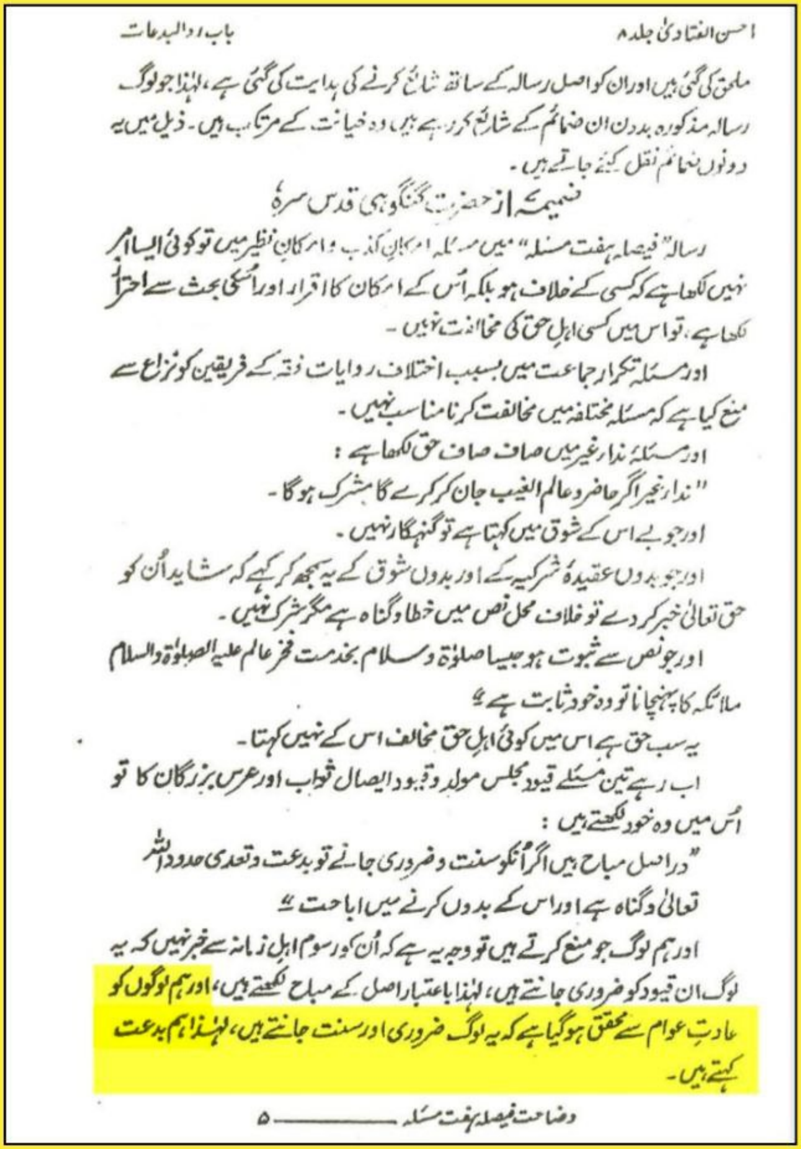

ملحق کی گئی ہیں اور ان کو اصل رسالہ کے ساتھ شائع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، لہٰذا جو لوگ رسالہ مذکورہ بدون ان ضمائم کے شائع کر رہے ہیں، وہ خیانت کے مرتکب ہیں۔ ذیل میں یہ دونوں ضمائم نقل کئے جاتے ہیں۔

ضمیمہ از حضرت گنگوہی قدس سرہٗ

رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں مسئلہ امکانِ کذب و امکانِ نظیر میں تو کوئی ایسا امر نہیں لکھا ہے کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اس کے امکان کا اقرار اور اس کی بحث سے احتراز لکھا ہے، تو اس میں کسی اہلِ حق کی مخالفت نہیں۔

اور مسئلہ تکرار جماعت میں بسبب اختلاف روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ میں مخالفت کرنا مناسب نہیں۔

اور مسئلۂ ندار غیر میں صاف صاف حق لکھا ہے:

"ندار غیر اگر حاضر و عالم الغیب جان کر کرے گا مشرک ہوگا۔

اور جو بے اس کے شوق میں کہتا ہے تو گنہگار نہیں۔

اور جو بدون عقیدۂ شرکیہ کے اور بدون شوق کے یہ سمجھ کر کہے کہ شاید ان کو حق تعالیٰ خبر کر دے تو خلاف محل نص میں خطا و گناہ ہے مگر شرک نہیں۔

اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوٰۃ و سلام بخدمت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملائکہ کا پہنچانا تو وہ خود ثابت ہے"

یہ سب حق ہے اس میں کوئی اہلِ حق مخالف اس کے نہیں کہتا۔

اب رہے تین مسئلے قیود مجلس مولد و قیود ایصال ثواب اور عرس بزرگان کا تو اس میں وہ خود لکھتے ہیں:

"دراصل مباح ہیں اگر انکو سنت و ضروری جانے تو بدعت و تعدی حدود اللہ تعالیٰ و گناہ ہے اور اس کے بدون کرنے میں اباحت"

اور ہم لوگ جو منع کرتے ہیں تو وجہ یہ ہے کہ ان کو رسوم اہلِ زمانہ سے خبر نہیں کہ یہ لوگ ان قیود کو ضروری جانتے ہیں، لہٰذا باعتبار اصل کے مباح لکھتے ہیں، اور ہم لوگوں کو عادتِ عوام سے محقق ہو گیا ہے کہ یہ لوگ ضروری اور سنت جانتے ہیں، لہٰذا ہم بدعت کہتے ہیں۔

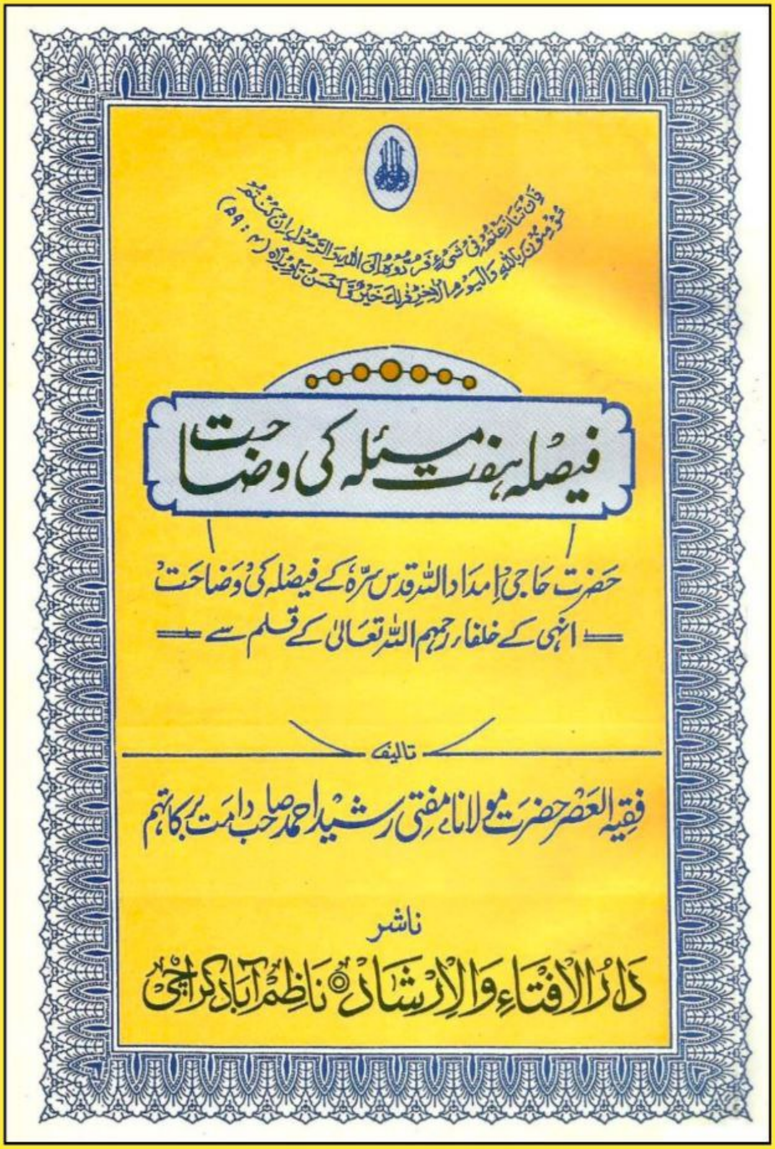

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (۴: ۵۹)

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے فیصلہ کی وضاحت
انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

Faisla haft mas'ala ki wazahat | Page 4

(Rasheed Ahmed Gangohi)

- **Usool mazkoor ke tahat faisla haft mas'ala ki tozeeh wahi motbar Hogi Jo uske muharrir Yani Hakeem ul ummat thanvi ne farmayi hai or hazrat haji Saheb Quddissa sirrahu ki Murad ki t'ayyun wa tashrih jo hazrat Gangohi wa hazrat thanvi ne farmayi hai wahi wajibul Qubool hogi**

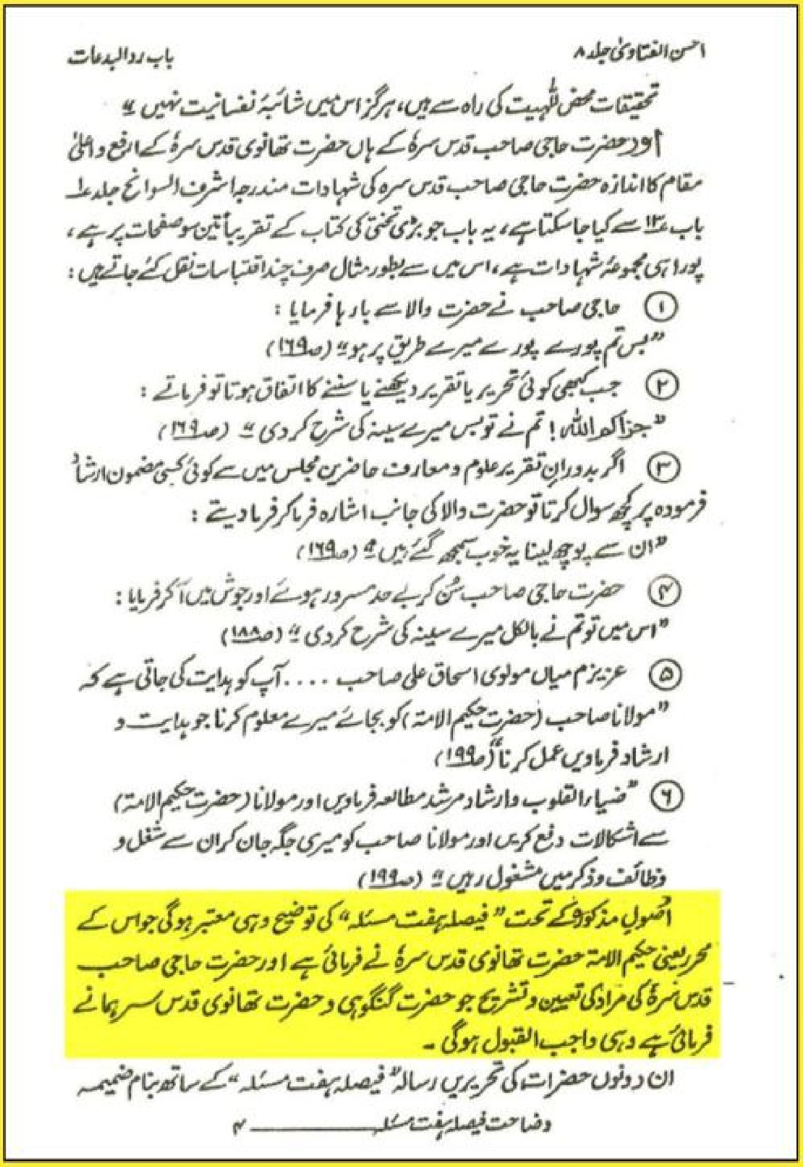

تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں، ہرگز اس میں شائبۂ نفسانیت نہیں ہے

اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے ہاں حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے ارفع واعلیٰ مقام کا اندازہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی شہادات مندرجہ اشرف السوانح جلد ۱ باب ۱۳ سے کیا جا سکتا ہے، یہ باب جو بڑی تختی کی کتاب کے تقریباً تین سو صفحات پر ہے، پورا ہی مجموعۂ شہادات ہے، اس میں سے بطور مثال صرف چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں:

① حاجی صاحب نے حضرت والا سے بارہا فرمایا:
”بس تم پورے پورے میرے طریق پر ہو“ (ص ۱۶۹)

② جب کبھی کوئی تحریر یا تقریر دیکھنے یا سننے کا اتفاق ہوتا تو فرماتے:
”جزاکم اللہ! تم نے تو بس میرے سینہ کی شرح کر دی“ (ص ۱۶۹)

③ اگر بدورانِ تقریر علوم و معارف حاضرین مجلس میں سے کوئی کسی مضمون ارشاد فرمودہ پر کچھ سوال کرتا تو حضرت والا کی جانب اشارہ فرما کر فرما دیتے:
”ان سے پوچھ لینا یہ خوب سمجھ گئے ہیں“ (ص ۱۶۹)

④ حضرت حاجی صاحب سن کر بے حد مسرور ہوئے اور جوش میں آکر فرمایا:
”اس میں تو تم نے بالکل میرے سینہ کی شرح کر دی“ (ص ۱۸۸)

⑤ عزیزم میاں مولوی اسحاق علی صاحب . . . . آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ
”مولانا صاحب (حضرت حکیم الامۃ) کو بجائے میرے معلوم کرنا جو ہدایت و ارشاد فرماویں عمل کرنا“ (ص ۱۹۹)

⑥ ”ضیاء القلوب وارشاد مرشد مطالعہ فرماویں اور مولانا (حضرت حکیم الامۃ) سے اشکالات دفع کریں اور مولانا صاحب کو میری جگہ جان کر ان سے شغل و وظائف وذکر میں مشغول رہیں“ (ص ۱۹۹)

اصولِ مذکورہ کے تحت ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کی توضیح وہی معتبر ہوگی جو اس کے محرر یعنی حکیم الامۃ حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے فرمائی ہے اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کی مراد کی تعیین و تشریح جو حضرت گنگوہی و حضرت تھانوی قدس سرہما نے فرمائی ہے وہی واجب القبول ہوگی۔

ان دونوں حضرات کی تحریریں رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کے ساتھ بنام ضمیمہ

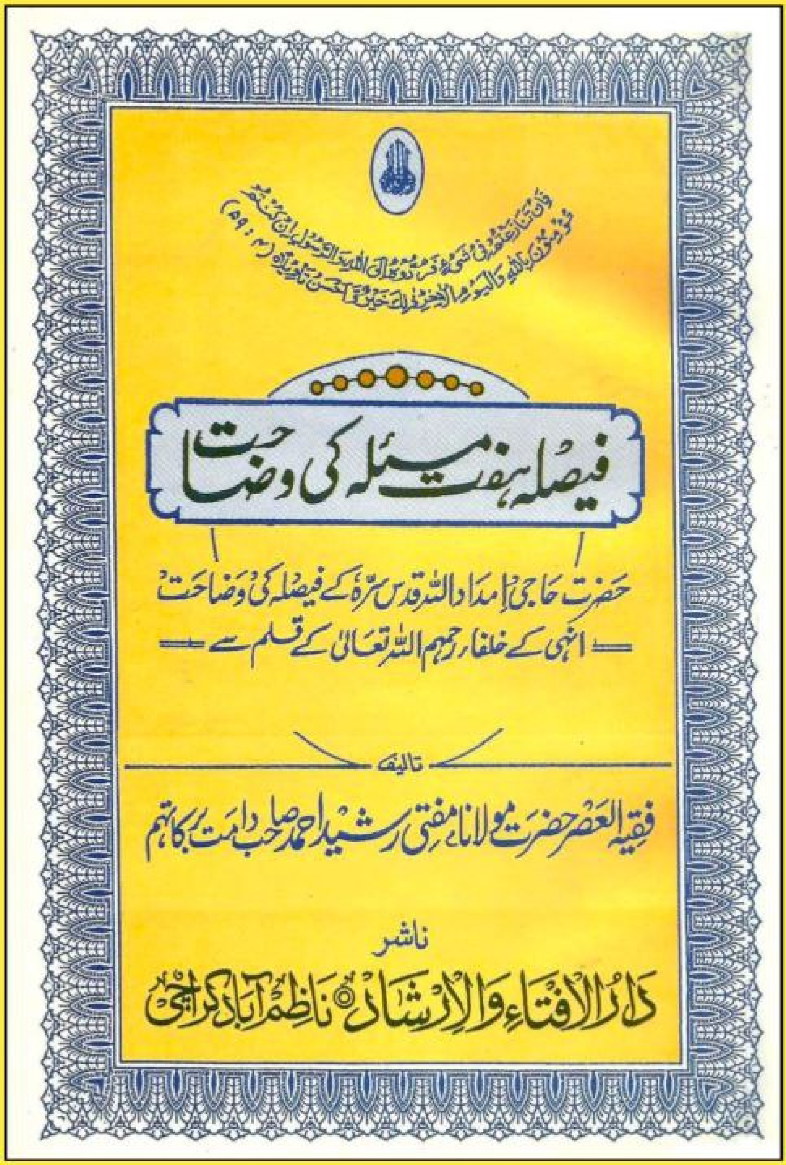

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (۴ : ۵۹)

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے فیصلہ کی وضاحت
انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

Faisla haft mas'ala ki wazahat

(Rasheed Ahmed Gangohi)

- **Ye Amr makool or musallam hai ke kalam or tehreer ka wahi Matlab motbar Hoga Jo mutakallim or muharrir khud bayan kare**
- **Mutakallim ya muharrir ne khud koi wazahat nahie Ki to uske kalam ya tehreer ka mafhoom wo Liya Jayega Jo uske khwas wa mukarribeen bayan Karen , kyonki Aghyar ki banisbat Ahbab wa Akarib murade mutakallim se zyadah wakif hote hain**

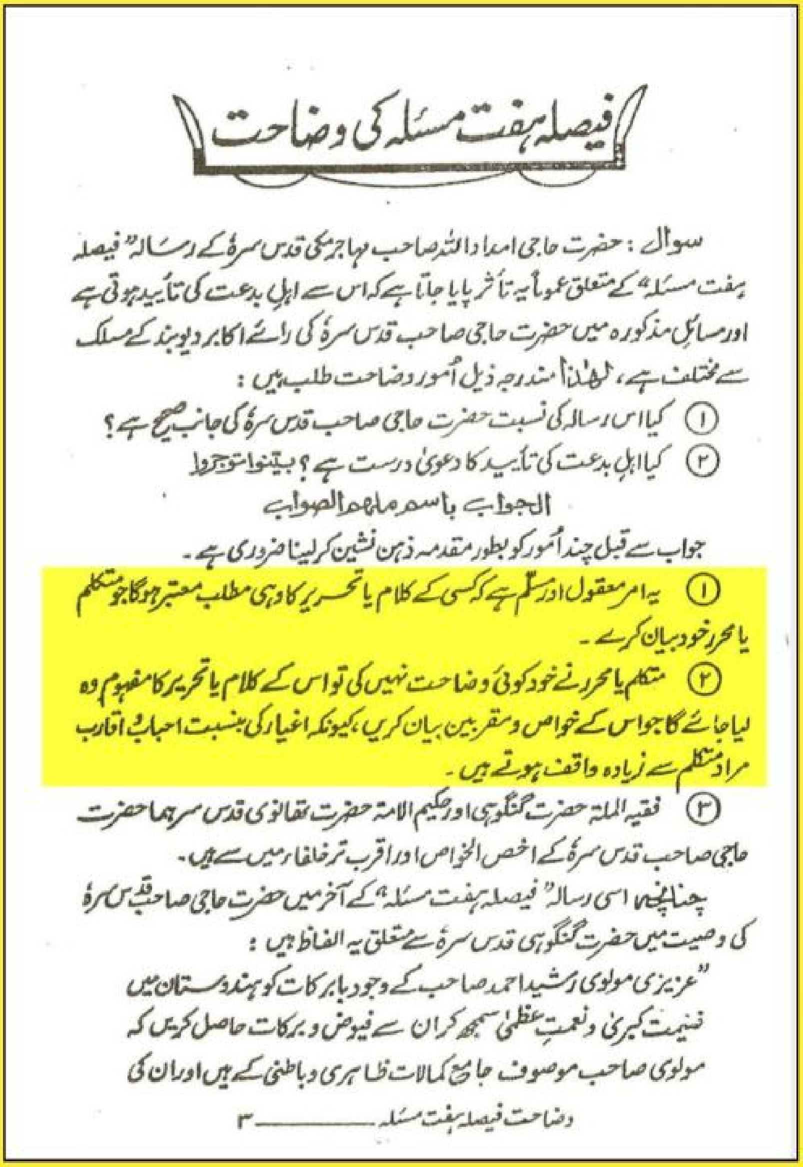

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

سوال: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کے رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے متعلق عموماً یہ تأثر پایا جاتا ہے کہ اس سے اہلِ بدعت کی تائید ہوتی ہے اور مسائلِ مذکورہ میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کی رائے اکابر دیوبند کے مسلک سے مختلف ہے، لہٰذا مندرجہ ذیل اُمور وضاحت طلب ہیں:

① کیا اس رسالہ کی نسبت حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کی جانب صحیح ہے؟

② کیا اہلِ بدعت کی تائید کا دعویٰ درست ہے؟ بیّنوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

جواب سے قبل چند اُمور کو بطور مقدمہ ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

① یہ امر معقول اور مسلّم ہے کہ کسی کے کلام یا تحریر کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو متکلم یا محرر خود بیان کرے۔

② متکلم یا محرر نے خود کوئی وضاحت نہیں کی تو اس کے کلام یا تحریر کا مفہوم وہ لیا جائے گا جو اس کے خواص و مقربین بیان کریں، کیونکہ اغیار کی بنسبت احباب و اقارب مرادِ متکلم سے زیادہ واقف ہوتے ہیں۔

③ فقیہ الملۃ حضرت گنگوہی اور حکیم الامۃ حضرت تھانوی قدس سرہما حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے اخص الخواص اور اقرب تر خلفاء میں سے ہیں۔

چنانچہ اسی رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے آخر میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کی وصیت میں حضرت گنگوہی قدس سرہٗ سے متعلق یہ الفاظ ہیں:

"عزیزی مولوی رشید احمد صاحب کے وجود با برکات کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمتِ عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں اور ان کی

وضاحت فیصلہ ہفت مسئلہ ——— ۳

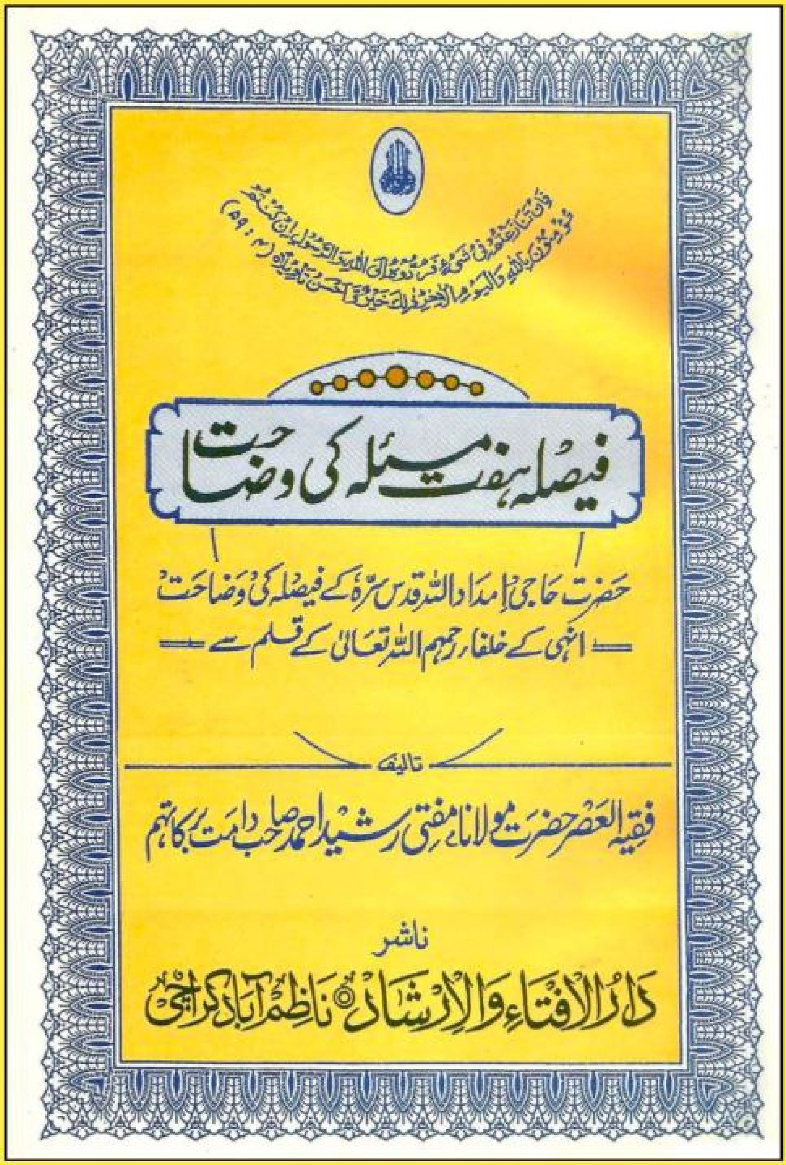

فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ذلك خير واحسن تأويلا (۴ : ۵۹)

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے فیصلہ کی وضاحت

انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

Irshad ul Haq Asri ka majzoobana wawela

(Abdul Quddus karan | Page 77)

Jab is jurm ke dhabbe Aapke upar bhi Hain to kisi doosre ko taan dene me Sharm mehsoos Karni chahiye

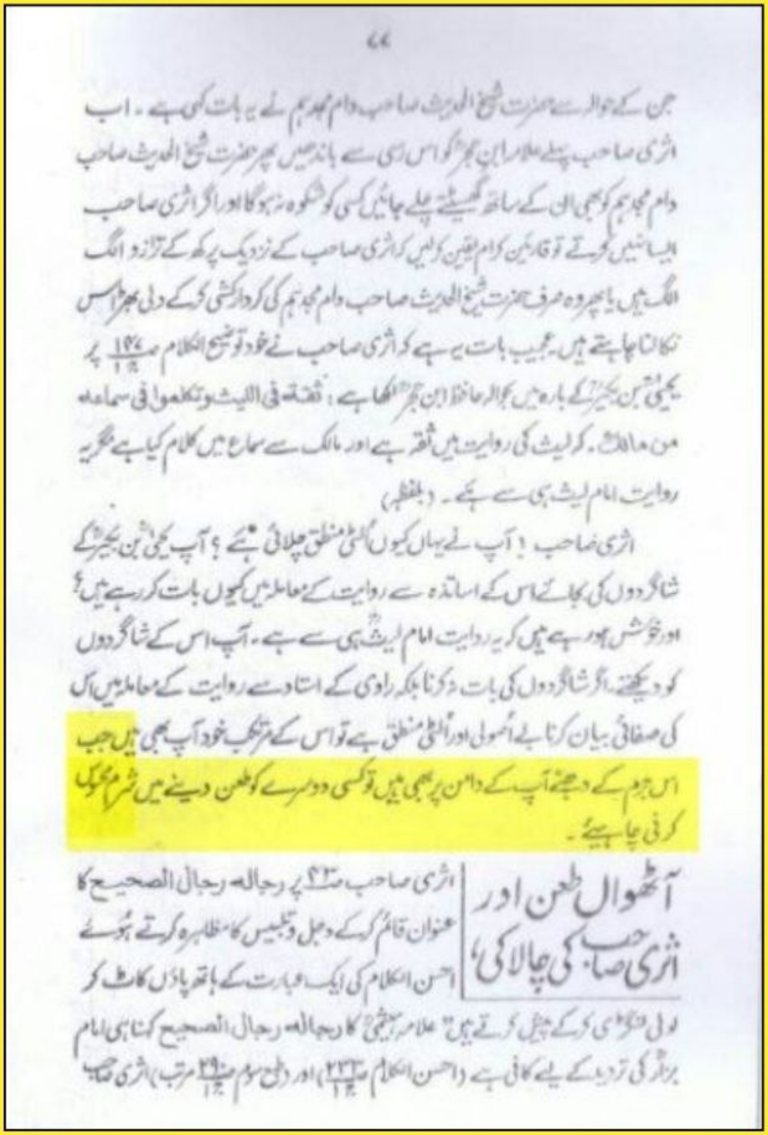

جن کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم نے یہ بات کہی ہے۔ اب اثری صاحب پہلے علامہ ابن حجرؒ کو اس رسی سے باندھیں پھر حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم کو بھی ان کے ساتھ گھسیٹتے چلے جائیں کسی کو شکوہ نہ ہوگا اور اگر اثری صاحب ایسا نہیں کرتے تو قارئین کرام یقین کرلیں کہ اثری صاحب کے نزدیک پرکھ کے ترازو الگ الگ ہیں یا پھر وہ صرف حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم کی کردارکشی کرکے دل بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اثری صاحب نے خود توضیح الکلام ص ۱۴۷/ج۱ پر یحییٰ بن بکیرؒ کے بارہ میں بحوالہ حافظ ابن حجرؒ لکھا ہے: ثقة فی اللیث وتکلموا فی سماعه من مالک۔ کہ لیث کی روایت میں ثقہ ہے اور مالک سے سماع میں کلام کیا ہے مگر یہ روایت امام لیث ہی سے ہے۔ (بلفظہ)

اثری صاحب! آپ نے یہاں کیوں الٹی منطق چلائی ہے؟ آپ یحییٰ بن بکیرؒ کے شاگردوں کی بجائے اس کے اساتذہ سے روایت کے معاملہ میں کیوں بات کر رہے ہیں؟ اور خوش ہو رہے ہیں کہ یہ روایت امام لیثؒ ہی سے ہے۔ آپ اس کے شاگردوں کو دیکھئے۔ اگر شاگردوں کی بات نہ کرنا بلکہ راوی کے استاد سے روایت کے معاملہ میں اس کی صفائی بیان کرنا بے اصولی اور الٹی منطق ہے تو اس کے مرتکب خود آپ بھی ہیں جب اس جرم کے دھبے آپ کے دامن پر بھی ہیں تو کسی دوسرے کو طعن دینے میں شرم محسوس کرنی چاہیئے۔

آٹھواں طعن اور اثری صاحب کی چالاکی،

اثری صاحب ص ۴۳ پر رجالہ رجال الصحیح کا عنوان قائم کرکے دجل وتلبیس کا مظاہرہ کرتے ہوئے احسن الکلام کی ایک عبارت کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر دل لگی کرکے چیلنج کرتے ہیں" علامہ ہیثمیؒ کا رجالہ رجال الصحیح کہنا ہی امام بزارؒ کی تردید کے لیے کافی ہے (احسن الکلام ص ۲۳۳/ج۱) اور (طبع سوم ص ۲۹۰/ج۱ مرتب) اثری صاحب

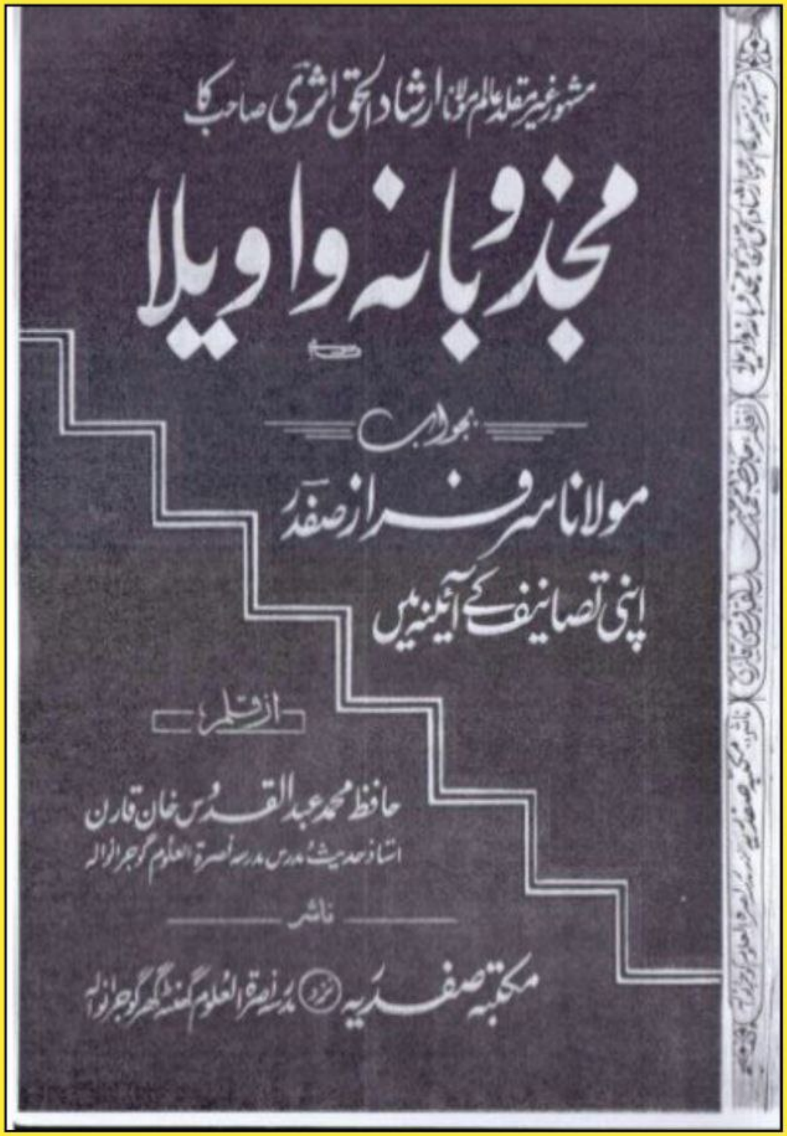

مشہور غیر مقلد عالم مولانا ارشاد الحق اثری صاحب کا

مجذوبانہ واویلا

بجواب

مولانا سرفراز صفدر

اپنی تصانیف کے آئینہ میں

از قلم

حافظ محمد عبد القدوس خان قارن

استاذ حدیث مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ (نزد) مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

FATAWA USMANI | JILD | 1 | 47

Jawaz ke liye kisi mustaqil daleel ki zaroorat nahie kyonke uske liye mumaniat ki daleel na hona bhi kafi hai

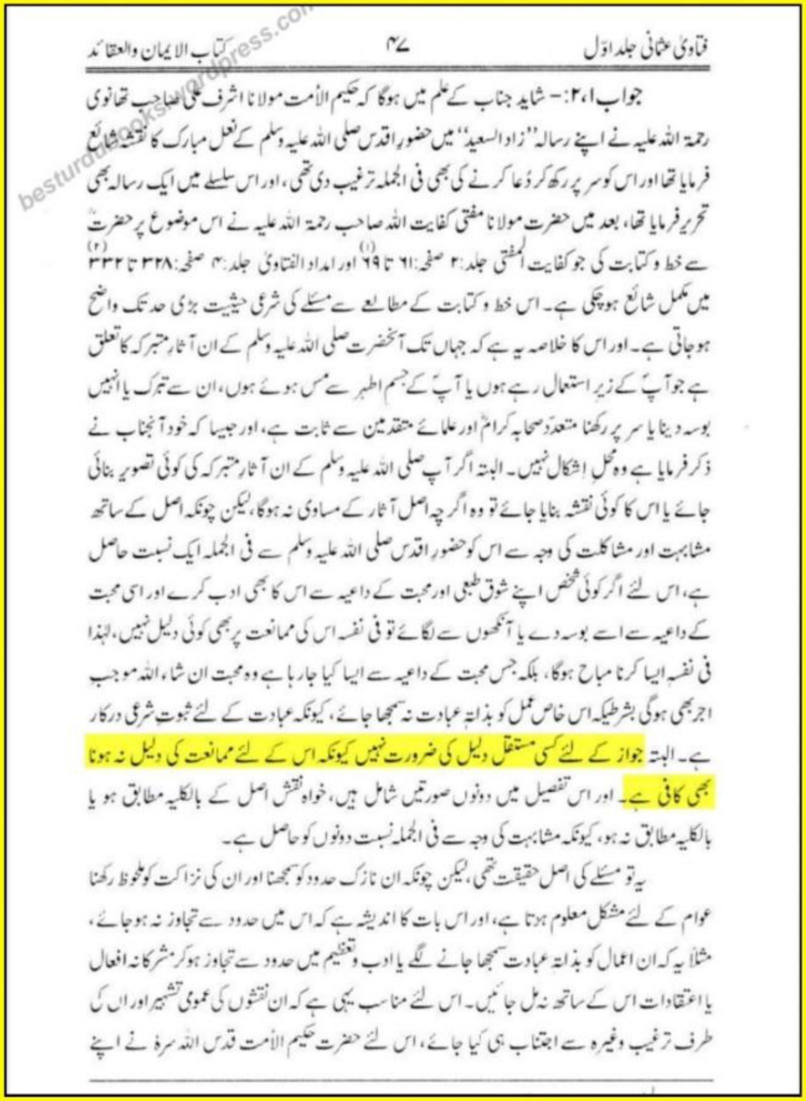

فتاویٰ عثمانی جلد اول ۴۷ کتاب الایمان والعقائد

جواب ۱، ۲:- شاید جناب کے علم میں ہوگا کہ حکیم الأمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''زاد السعید'' میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلِ مبارک کا نقشہ شائع فرمایا تھا اور اس کو سر پر رکھ کر دُعا کرنے کی بھی فی الجملہ ترغیب دی تھی، اور اس سلسلے میں ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا تھا، بعد میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر حضرتؒ سے خط و کتابت کی جو کفایت المفتی جلد:۲ صفحہ:۶۱ تا ۶۹ (۱) اور امداد الفتاویٰ جلد:۴ صفحہ:۳۲۸ تا ۳۳۲ (۲) میں مکمل شائع ہوچکی ہے۔ اس خط و کتابت کے مطالعے سے مسئلے کی شرعی حیثیت بڑی حد تک واضح ہوجاتی ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثارِ متبرکہ کا تعلق ہے جو آپؐ کے زیرِ استعمال رہے ہوں یا آپؐ کے جسمِ اطہر سے مس ہوئے ہوں، ان سے تبرک یا انہیں بوسہ دینا یا سر پر رکھنا متعدد صحابہ کرامؓ اور علمائے متقدمین سے ثابت ہے، اور جیسا کہ خود آنجناب نے ذکر فرمایا ہے وہ محلِ اشکال نہیں۔ البتہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثارِ متبرکہ کی کوئی تصویر بنائی جائے یا اس کا کوئی نقشہ بنایا جائے تو وہ اگرچہ اصل آثار کے مساوی نہ ہوگا، لیکن چونکہ اصل کے ساتھ مشابہت اور مشاکلت کی وجہ سے اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فی الجملہ ایک نسبت حاصل ہے، اس لئے اگر کوئی شخص اپنے شوقِ طبعی اور محبت کے داعیہ سے اس کا بھی ادب کرے اور اسی محبت کے داعیہ سے اسے بوسہ دے یا آنکھوں سے لگائے تو فی نفسہ اس کی ممانعت پر بھی کوئی دلیل نہیں، لہٰذا فی نفسہٖ ایسا کرنا مباح ہوگا، بلکہ جس محبت کے داعیہ سے ایسا کیا جارہا ہے وہ محبت ان شاء اللہ موجبِ اجر بھی ہوگی بشرطیکہ اس خاص عمل کو بذاتہٖ عبادت نہ سمجھا جائے، کیونکہ عبادت کے لئے ثبوتِ شرعی درکار ہے۔ البتہ جواز کے لئے کسی مستقل دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے لئے ممانعت کی دلیل نہ ہونا بھی کافی ہے۔ اور اس تفصیل میں دونوں صورتیں شامل ہیں، خواہ نقش اصل کے بالکلیہ مطابق ہو یا بالکلیہ مطابق نہ ہو، کیونکہ مشابہت کی وجہ سے فی الجملہ نسبت دونوں کو حاصل ہے۔

یہ تو مسئلے کی اصل حقیقت تھی، لیکن چونکہ ان نازک حدود کو سمجھنا اور ان کی نزاکت کو ملحوظ رکھنا عوام کے لئے مشکل معلوم ہوتا ہے، اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس میں حدود سے تجاوز نہ ہوجائے، مثلاً یہ کہ ان اعمال کو بذاتہٖ عبادت سمجھا جانے لگے یا ادب و تعظیم میں حدود سے تجاوز ہوکر مشرکانہ افعال یا اعتقادات اس کے ساتھ نہ مل جائیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ ان نقشوں کی عمومی تشہیر اور اس کی طرف ترغیب وغیرہ سے اجتناب ہی کیا جائے، اس لئے حضرت حکیم الأمت قدس اللہ سرہٗ نے اپنے

besturdubooks.wordpress.com

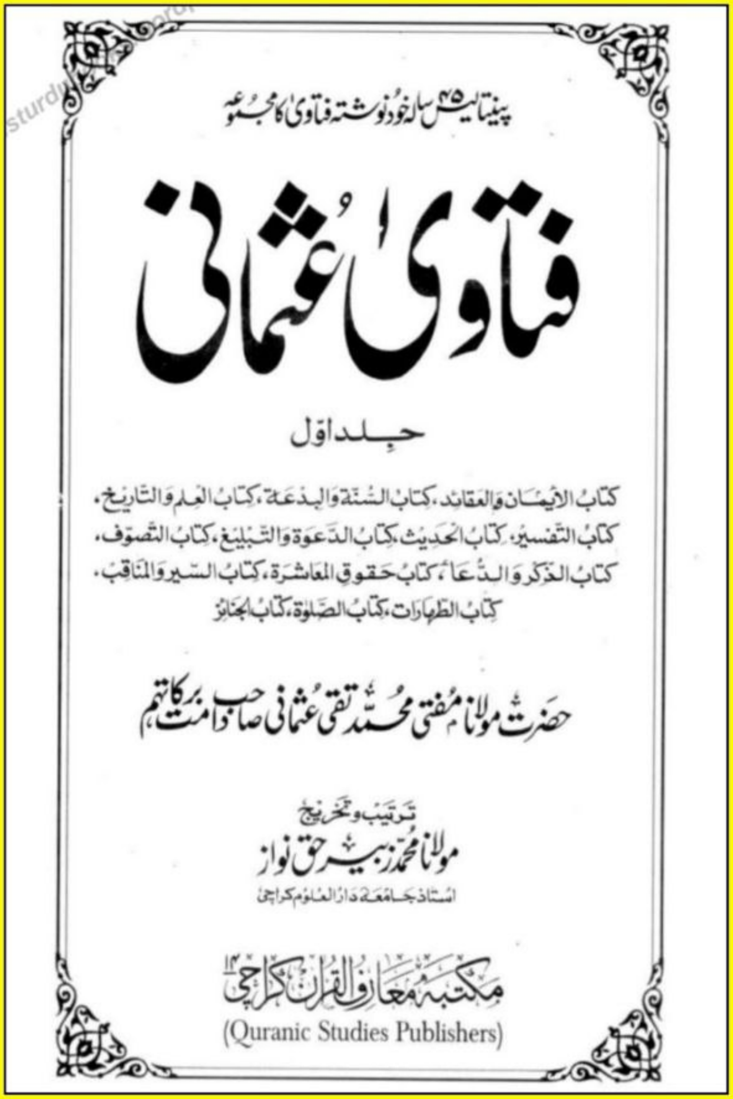

پینتالیس ۴۵ سالہ خود نوشتہ فتاویٰ کا مجموعہ

فتاویٰ عُثمانی

جلد اول

کتابُ الایمان والعقائد، کتابُ السُنّۃ والبدعۃ، کتابُ العلم والتاریخ، کتابُ التفسیر، کتابُ الحدیث، کتابُ الدعوۃ والتبلیغ، کتابُ التصوف، کتابُ الذکر والدعاء، کتابُ حقوق المعاشرۃ، کتابُ السیر والمناقب، کتابُ الطہارات، کتابُ الصلوٰۃ، کتابُ الجنائز

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

ترتیب وتخریج
مولانا محمد زبیر حق نواز
استاذ جامعۃ دار العلوم کراچی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

USOOL E MUNAZRAH | PAGE: 12

(Ilyas Ghumman Deobandi)

......Munazre ke Waqt bhi munazir ka t'ayyun Kiya ja sakta hai......

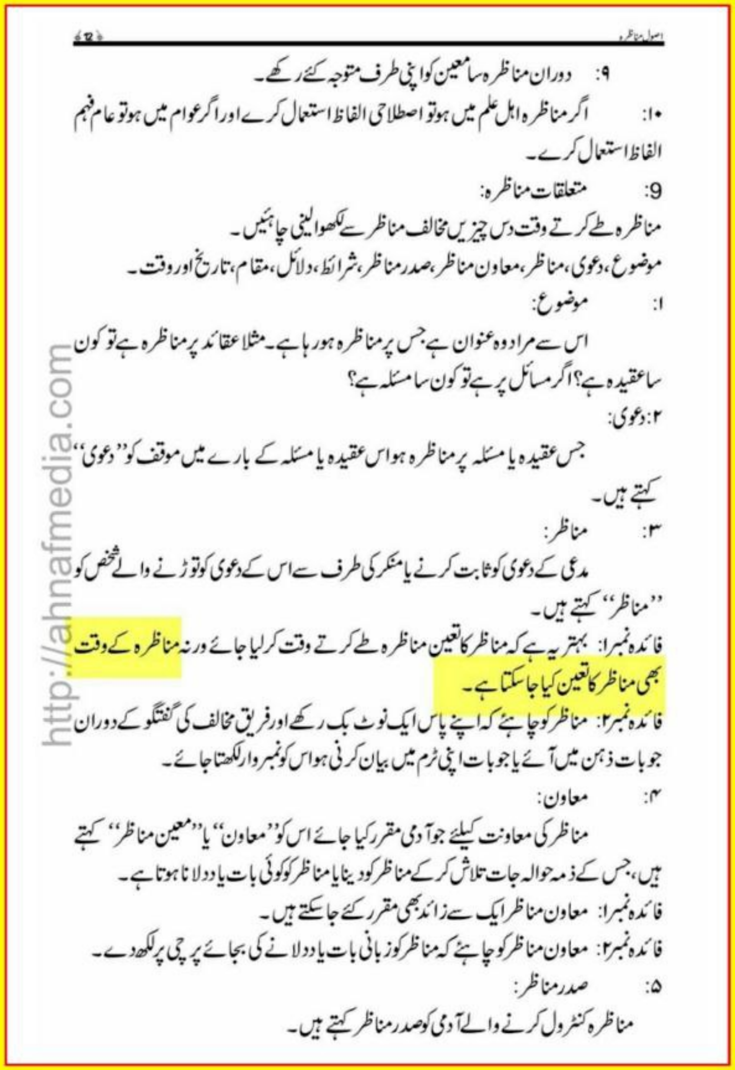

اصول مناظرہ ﴿12﴾

۹: دوران مناظرہ سامعین کو اپنی طرف متوجہ کیے رکھے۔

۱۰: اگر مناظرہ اہل علم میں ہو تو اصطلاحی الفاظ استعمال کرے اور اگر عوام میں ہو تو عام فہم الفاظ استعمال کرے۔

9: متعلقات مناظرہ:

مناظرہ طے کرتے وقت دس چیزیں مخالف مناظر سے لکھوا لینی چاہئیں۔

موضوع، دعوی، مناظر، معاون مناظر، صدر مناظر، شرائط، دلائل، مقام، تاریخ اور وقت۔

۱: موضوع:

اس سے مراد وہ عنوان ہے جس پر مناظرہ ہو رہا ہے۔ مثلاً عقائد پر مناظرہ ہے تو کون سا عقیدہ ہے؟ اگر مسائل پر ہے تو کون سا مسئلہ ہے؟

۲: دعوی:

جس عقیدہ یا مسئلہ پر مناظرہ ہو اس عقیدہ یا مسئلہ کے بارے میں موقف کو ”دعوی“ کہتے ہیں۔

۳: مناظر:

مدعی کے دعوی کو ثابت کرنے یا منکر کی طرف سے اس کے دعوی کو توڑنے والے شخص کو ”مناظر“ کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۱: بہتر یہ ہے کہ مناظر کا تعین مناظرہ طے کرتے وقت کر لیا جائے ورنہ مناظرہ کے وقت بھی مناظر کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

فائدہ نمبر ۲: مناظر کو چاہئے کہ اپنے پاس ایک نوٹ بک رکھے اور فریق مخالف کی گفتگو کے دوران جو بات ذہن میں آئے یا جوبات اپنی ٹرم میں بیان کرنی ہو اس کو نمبر وار لکھتا جائے۔

۴: معاون:

مناظر کی معاونت کیلئے جو آدمی مقرر کیا جائے اس کو ”معاون“ یا ”معین مناظر“ کہتے ہیں، جس کے ذمہ حوالہ جات تلاش کر کے مناظر کو دینا یا مناظر کو کوئی بات یاد دلانا ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱: معاون مناظر ایک سے زائد بھی مقرر کیے جا سکتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: معاون مناظر کو چاہئے کہ مناظر کو زبانی بات یاد دلانے کی بجائے پرچی پر لکھ دے۔

۵: صدر مناظر:

مناظرہ کنٹرول کرنے والے آدمی کو صدر مناظر کہتے ہیں۔

http://ahnafmedia.com

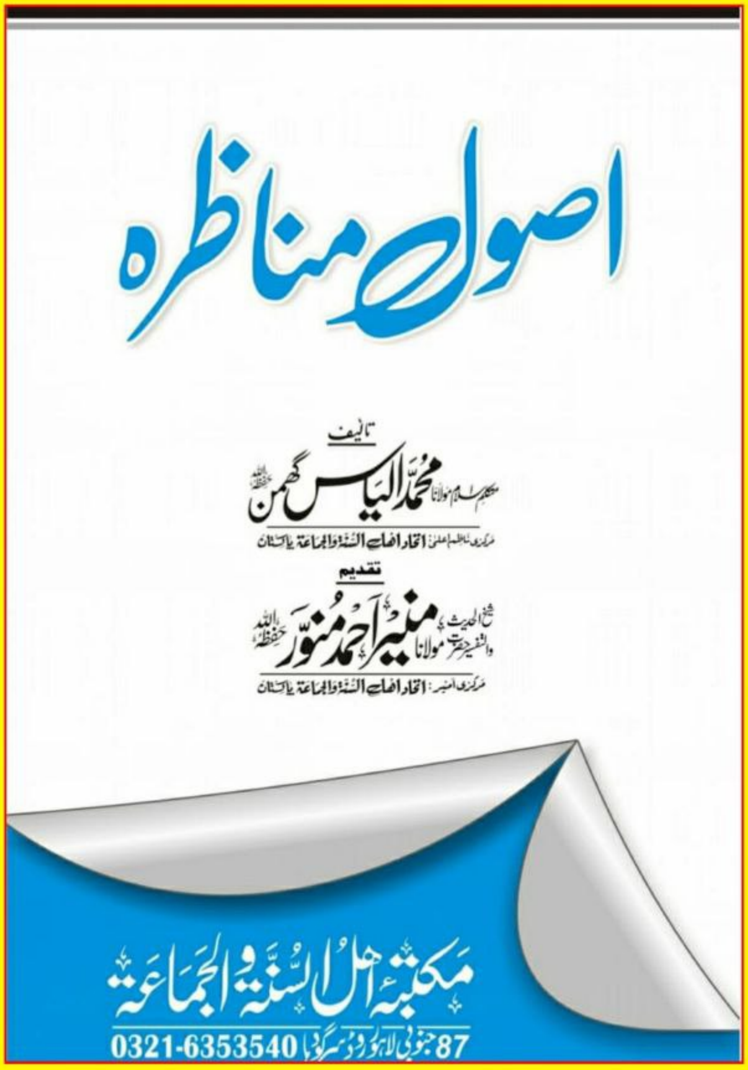

اصول مناظرہ

تالیف
متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

تقدیم
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
مرکزی امیر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 0321-6353540

Fatawa rasheediya | Pg: 257

(RASHEED AHMED GANGOHI)

Or hujjat Qawl wa Fail mashayekh se nahie hoti....

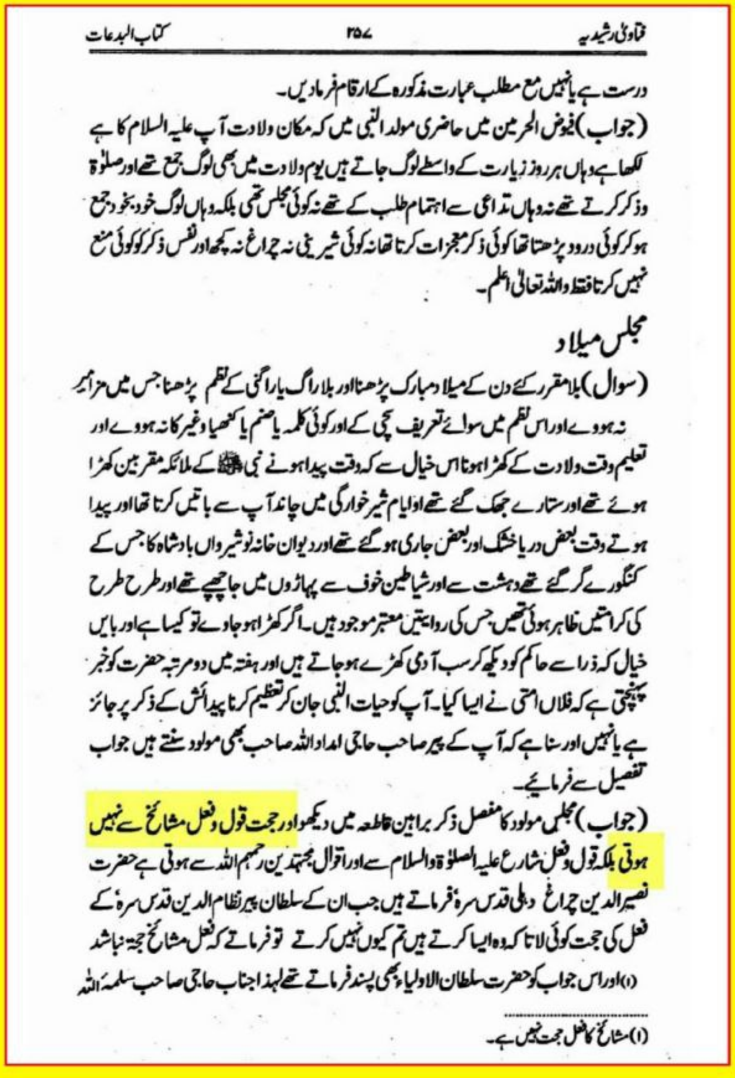

فتاوی رشیدیہ ۲۵۷ کتاب البدعات

درست ہے یا نہیں مع مطلب عبارت مذکورہ کے ارقام فرمادیں۔

(جواب) فیوض الحرمین میں حاضری مولد النبی میں کہ مکان ولادت آپ علیہ السلام کا ہے لکھا ہے وہاں ہر روز زیارت کے واسطے لوگ جاتے ہیں یوم ولادت میں بھی لوگ جمع تھے اور صلوٰۃ وذکر کرتے تھے نہ وہاں تداعی سے اہتمام طلب کے تھے نہ کوئی مجلس تھی بلکہ وہاں لوگ خود بخود جمع ہو کر کوئی درود پڑھتا تھا کوئی ذکر معجزات کرتا تھا نہ کوئی شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور نفس ذکر کو کوئی منع نہیں کرتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد

(سوال) بلا مقرر کئے دن کے میلاد مبارک پڑھنا اور بلا راگ یا راگنی کے نظم پڑھنا جس میں مزامیر نہ ہووے اور اس نظم میں سوائے تعریف سچی کے اور کوئی کلمہ یا صنم یا کنھیا وغیر کا نہ ہووے اور تعلیم وقت ولادت کے کھڑا ہونا اس خیال سے کہ وقت پیدا ہونے نبی ﷺ کے ملائکہ مقربین کھڑا ہوئے تھے اور ستارے جھک گئے تھے اوایام شیر خوارگی میں چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور پیدا ہوتے وقت بعض دریا خشک اور بعض جاری ہو گئے تھے اور دیوان خانہ نوشیرواں بادشاہ کا جس کے کنگورے گر گئے تھے دہشت سے اور شیاطین خوف سے پہاڑوں میں جاچھپے تھے اور طرح طرح کی کراتیں ظاہر ہوئی تھیں جس کی روایتیں معتبر موجود ہیں۔ اگر کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے اور بایں خیال کہ ذرا سے حاکم کو دیکھ کر سب آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہفتہ میں دو مرتبہ حضرت کو خبر پہنچتی ہے کہ فلاں امتی نے ایسا کیا۔ آپ کو حیات النبی جان کر تعظیم کرنا پیدائش کے ذکر پر جائز ہے یا نہیں اور سنا ہے کہ آپ کے پیر صاحب حاجی امداد اللہ صاحب بھی مولود سنتے ہیں جواب تفصیل سے فرمایئے۔

(جواب) مجلس مولود کا مفصل ذکر براہین قاطعہ میں دیکھو اور حجت قول وفعل مشائخ سے نہیں ہوتی بلکہ قول وفعل شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور اقوال مجتہدین رحمہم اللہ سے ہوتی ہے حضرت نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں جب ان کے سلطان پیر نظام الدین قدس سرہٗ کے فعل کی حجت کوئی لاتا کہ وہ ایسا کرتے ہیں تم کیوں نہیں کرتے تو فرماتے کہ فعل مشائخ حجت نباشد (۱) اور اس جواب کو حضرت سلطان الاولیاء بھی پسند فرماتے تھے لہٰذا جناب حاجی صاحب سلمہٗ اللہ

---

(۱) مشائخ کا فعل حجت نہیں ہے۔

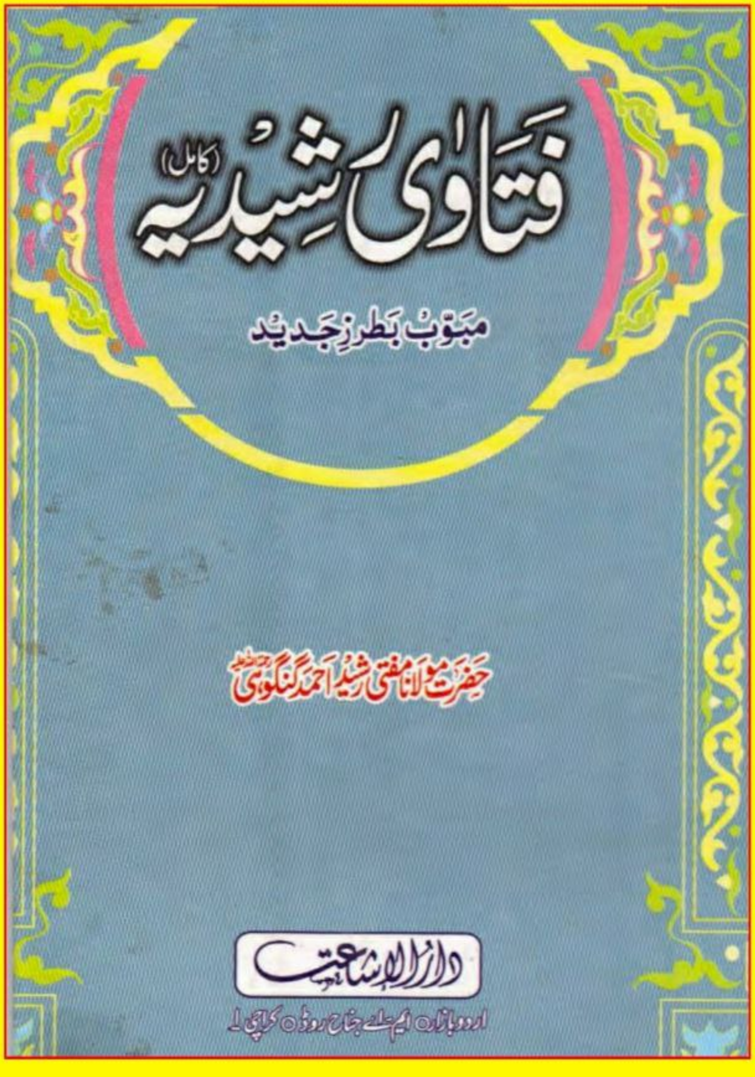

فتاویٰ رشیدیہ (کامل)
مبوّب بطرزِ جدید
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱

Malfoozat hakeem_ul_ummat Jild :2 / 110

(ASHRAF ALI THANVI)

……Waqayi bachpan ki Adat ko bada dakhal hota hai……

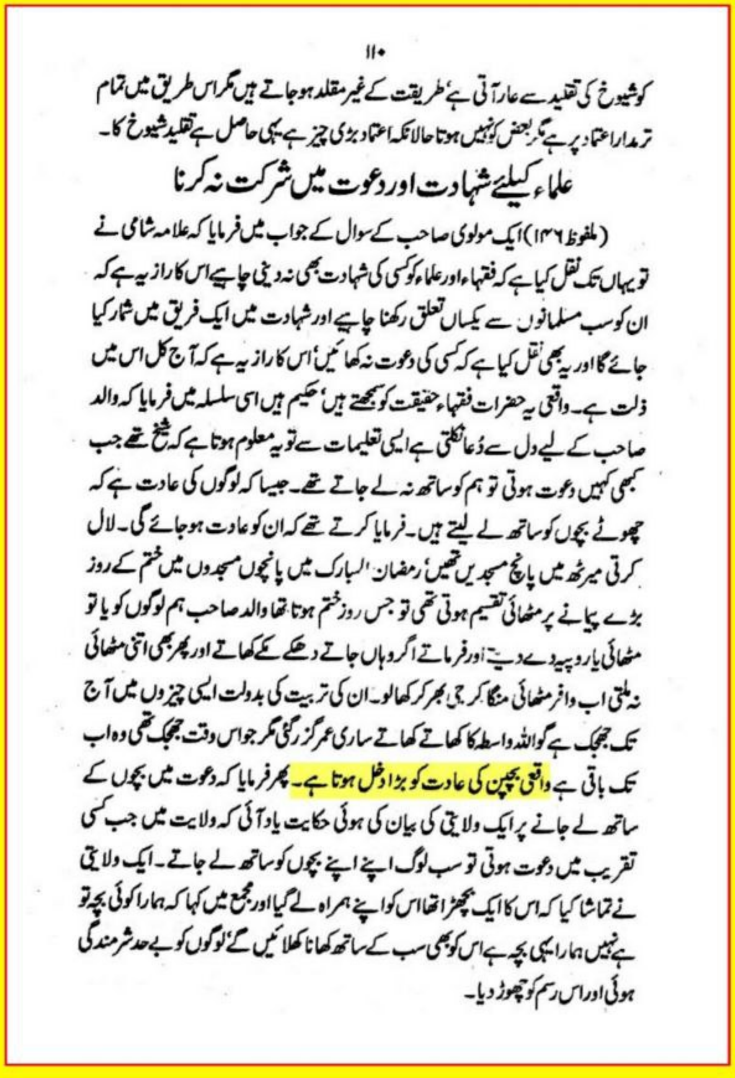

کوشیوخ کی تقلید سے عار آتی ہے، طریقت کے غیر مقلد ہوجاتے ہیں مگر اس طریق میں تمام تر مدار اعتماد پر ہے مگر بعض کو نہیں ہوتا حالانکہ اعتماد بڑی چیز ہے یہی حاصل ہے تقلید شیوخ کا۔

علماء کیلئے شہادت اور دعوت میں شرکت نہ کرنا

(ملفوظ ۱۴۶) ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ علامہ شامی نے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ فقہاء اور علماء کو کسی کی شہادت بھی نہ دینی چاہیے اس کا راز یہ ہے کہ ان کو سب مسلمانوں سے یکساں تعلق رکھنا چاہیے اور شہادت میں ایک فریق میں شمار کیا جائے گا اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ کسی کی دعوت نہ کھائیں، اس کا راز یہ ہے کہ آج کل اس میں ذلت ہے۔ واقعی یہ حضرات فقہاء حقیقت کو سمجھتے ہیں، حکیم ہیں اسی سلسلہ میں فرمایا کہ والد صاحب کے لیے دل سے دُعا نکلتی ہے ایسی تعلیمات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ تھے جب کبھی کہیں دعوت ہوتی تو ہم کو ساتھ نہ لے جاتے تھے۔ جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے کہ چھوٹے بچوں کو ساتھ لے لیتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو عادت ہوجائے گی۔ لال کرتی میرٹھ میں پانچ مسجدیں تھیں، رمضان المبارک میں پانچوں مسجدوں میں ختم کے روز بڑے پیمانے پر مٹھائی تقسیم ہوتی تھی تو جس روز ختم ہوتا تھا والد صاحب ہم لوگوں کو یا تو مٹھائی یا روپیہ دے دیتے اور فرماتے اگر وہاں جاتے دھکے مکے کھاتے اور پھر بھی اتنی مٹھائی نہ ملتی اب وافر مٹھائی منگا کر جی بھر کر کھالو۔ ان کی تربیت کی بدولت ایسی چیزوں میں آج تک جھجک ہے گو اللہ واسطہ کا کھاتے کھاتے ساری عمر گزر گئی مگر جو اس وقت جھجک تھی وہ اب تک باقی ہے واقعی بچپن کی عادت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ دعوت میں بچوں کے ساتھ لے جانے پر ایک ولایتی کی بیان کی ہوئی حکایت یاد آئی کہ ولایت میں جب کسی تقریب میں دعوت ہوتی تو سب لوگ اپنے اپنے بچوں کو ساتھ لے جاتے۔ ایک ولایتی نے تماشا کیا کہ اس کا ایک بچھڑا تھا اس کو اپنے ہمراہ لے گیا اور مجمع میں کہا کہ ہمارا کوئی بچہ تو ہے نہیں ہمارا یہی بچہ ہے اس کو بھی سب کے ساتھ کھانا کھلائیں گے، لوگوں کو بے حد شرمندگی ہوئی اور اس رسم کو چھوڑ دیا۔

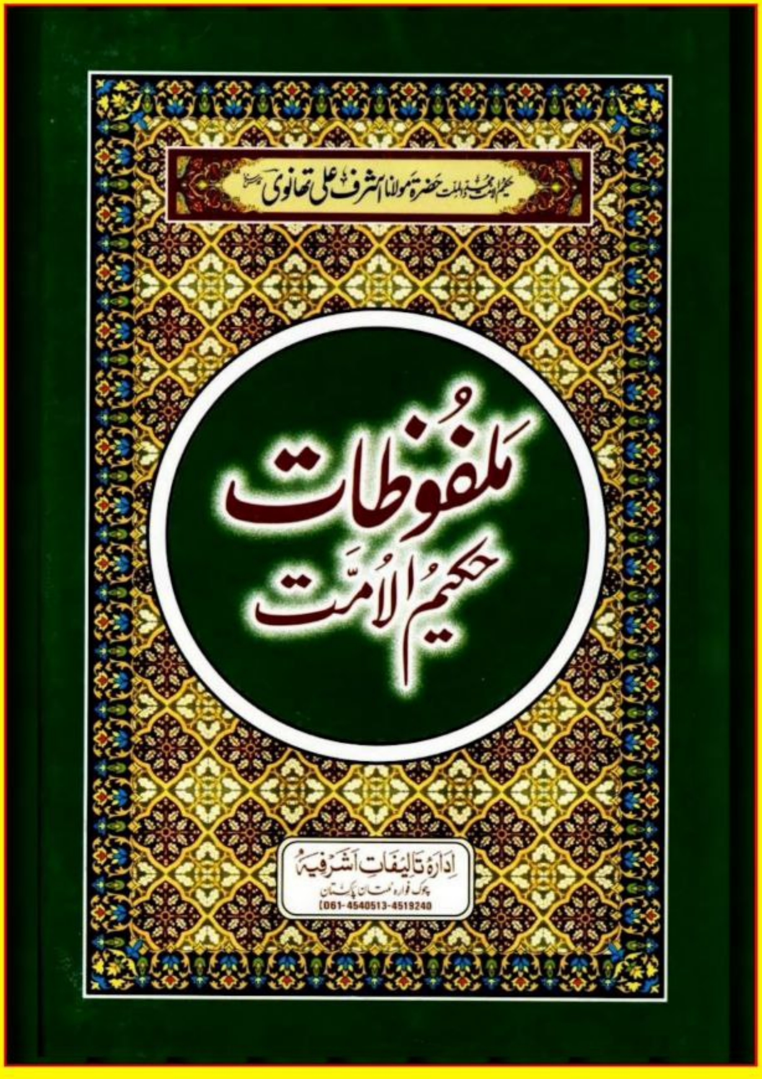

ANWAR E SAFDAR | PAGE | 363/364

DALEEL E KHAS KA MUTALBA KARNA DHOKHEBAZI (FRAUD) HAI

Deobandiyo ke ustad ul ulama Sarfaraz Safdar likhte hain : doosra dhokha Aamtor Par Ye hota hai ke muddai se daleel e khas ka mutalba kiya Jata hai Ye bhi dhokha hai muddai se bhi sirf daleel ka mutalba karna chahiye na ke daleel e khas ka Ye daleel e khas ka karte hain ke Bukhari se ho Ya saheeh sareeh Ghair majrooh ho apni taraf se sharte lagate hain isko samjhe Ye kitna bada dhokha hai

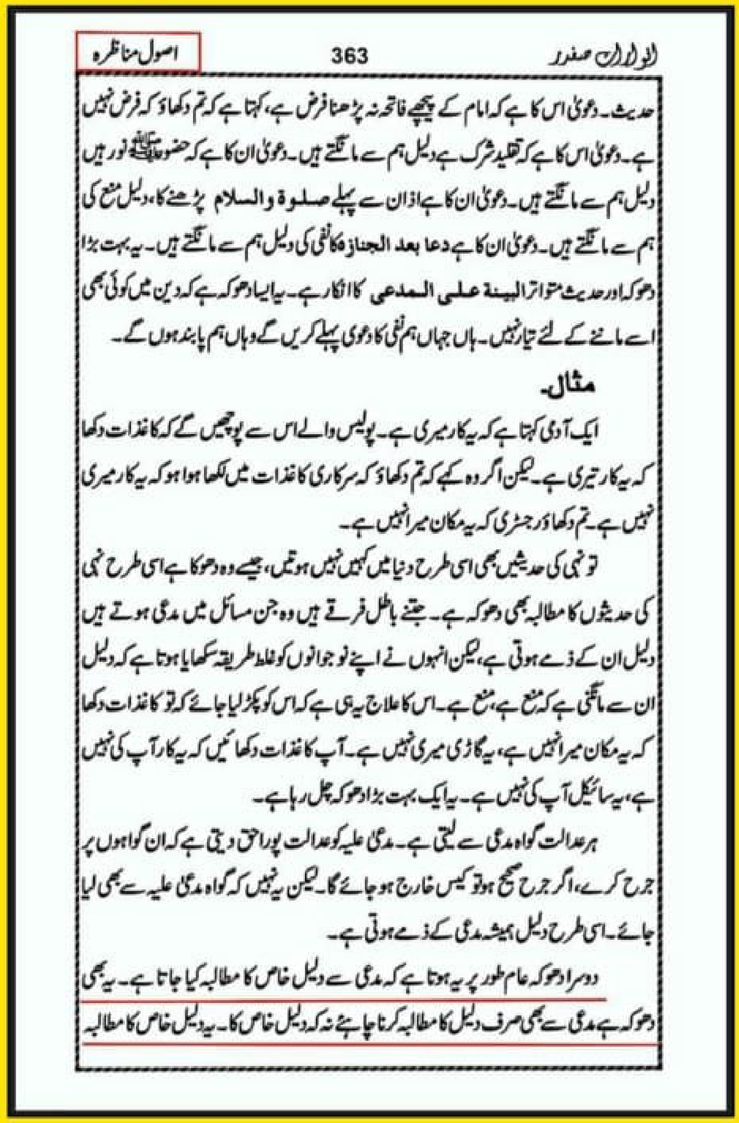

انوارات صفدر 363 اصول مناظرہ

حدیث۔ دعویٰ اس کا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا فرض ہے، کہتا ہے کہ تم دکھاؤ کہ فرض نہیں ہے۔ دعویٰ اس کا ہے کہ تقلید شرک ہے دلیل ہم سے مانگتے ہیں۔ دعویٰ ان کا ہے کہ حضور ﷺ نور ہیں دلیل ہم سے مانگتے ہیں۔ دعویٰ ان کا ہے اذان سے پہلے صلوۃ والسلام پڑھنے کا، دلیل منع کی ہم سے مانگتے ہیں۔ دعویٰ ان کا ہے دعا بعد الجنازہ کا نفی کی دلیل ہم سے مانگتے ہیں۔ یہ بہت بڑا دھوکہ اور حدیث متواتر البینۃ علی المدعی کا انکار ہے۔ یہ ایسا دھوکہ ہے کہ دین میں کوئی بھی اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں جہاں ہم نفی کا دعویٰ پہلے کریں گے وہاں ہم پابند ہوں گے۔

مثال۔

ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ کار میری ہے۔ پولیس والے اس سے پوچھیں گے کہ کاغذات دکھا کہ یہ کار تیری ہے۔ لیکن اگر وہ کہے کہ تم دکھاؤ کہ سرکاری کاغذات میں لکھا ہوا ہو کہ یہ کار میری نہیں ہے۔ تم دکھاؤ رجسٹری کہ یہ مکان میرا نہیں ہے۔

تو نبی کی حدیثیں بھی اسی طرح دنیا میں کہیں نہیں ہوتیں، جیسے وہ دھوکا ہے اسی طرح نبی کی حدیثوں کا مطالبہ بھی دھوکہ ہے۔ جتنے باطل فرقے ہیں وہ جن مسائل میں مدعی ہوتے ہیں دلیل ان کے ذمے ہوتی ہے، لیکن انہوں نے اپنے نوجوانوں کو غلط طریقہ سکھایا ہوتا ہے کہ دلیل ان سے مانگی ہے کہ منع ہے، منع ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ اس کو پکڑ لیا جائے کہ تو کاغذات دکھا کہ یہ مکان میرا نہیں ہے، یہ گاڑی میری نہیں ہے۔ آپ کاغذات دکھائیں کہ یہ کار آپ کی نہیں ہے، یہ سائیکل آپ کی نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ چل رہا ہے۔

ہر عدالت گواہ مدعی سے لیتی ہے۔ مدعی علیہ کو عدالت پورا حق دیتی ہے کہ ان گواہوں پر جرح کرے، اگر جرح صحیح ہو تو کیس خارج ہو جائے گا۔ لیکن یہ نہیں کہ گواہ مدعی علیہ سے بھی لیا جائے۔ اسی طرح دلیل ہمیشہ مدعی کے ذمے ہوتی ہے۔

دوسرا دھوکہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ مدعی سے دلیل خاص کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ بھی دھوکہ ہے مدعی سے بھی صرف دلیل کا مطالبہ کرنا چاہیے نہ کہ دلیل خاص کا۔ یہ دلیل خاص کا مطالبہ

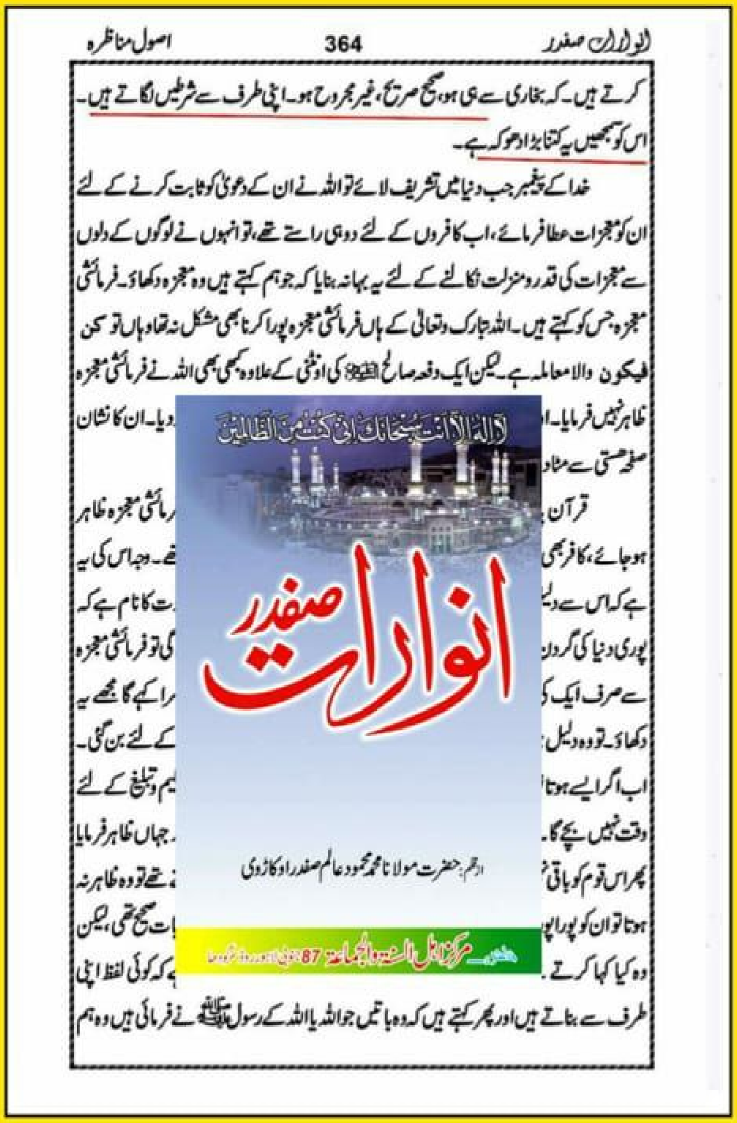

انوارات صفدر 364 اصول مناظرہ

کرتے ہیں۔ کہ بخاری سے ہی ہو، صحیح صریح، غیر مجروح ہو۔ اپنی طرف سے شرطیں لگاتے ہیں۔ اس کو سمجھیں یہ کتنا بڑا دھوکہ ہے۔

خدا کے پیغمبر جب دنیا میں تشریف لائے تو اللہ نے ان کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ان کو معجزات عطا فرمائے، اب کافروں کے لئے دو ہی راستے تھے، تو انہوں نے لوگوں کے دلوں سے معجزات کی قدر و منزلت نکالنے کے لئے یہ بہانہ بنایا کہ جو ہم کہتے ہیں وہ معجزہ دکھاؤ۔ فرمائشی معجزہ جس کو کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں فرمائشی معجزہ پورا کرنا بھی مشکل نہ تھا وہاں تو کن فیکون والا معاملہ ہے۔ لیکن ایک دفعہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے علاوہ کبھی بھی اللہ نے فرمائشی معجزہ
ظاہر نہیں فرمایا۔ا دیا۔ ان کا نشان
صفحہ ہستی سے مٹاد

قرآن رمائشی معجزہ ظاہر
ہوجائے، کافر بھی ے۔ وجہ اس کی یہ
ہے کہ اس سے دلیـ ت کا نام ہے کہ
پوری دنیا کی گردن کی تو فرمائشی معجزہ
سے صرف ایک کـ را کہے گا مجھے یہ
دکھاؤ۔ تو وہ دلیل کے لئے بن گئی۔
اب اگر ایسے ہوتا یم وتبلیغ کے لئے
وقت نہیں بچے گا۔ جہاں ظاہر فرمایا
پھر اس قوم کو باقی تے تو وہ ظاہر نہ
ہوتا تو ان کو پورا پو ات صحیح تھی، لیکن
وہ کیا کہا کرتے ہے کہ کوئی لفظ اپنی
طرف سے بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ وہ باتیں جو اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمائی ہیں وہ ہم

لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
انوارات صفدر
از قلم: حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی
ناشر۔ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

RAAH - E -SUNNAT (Page: 93)

(SARFARAZ KHAN SAFDAR)

In tamam riwayat se ye baat bilkul wazeh ho gayi hai ke bavujood muharrak or sabab ke Aan hazratﷺ ka kisi kam ko na karna esa hi sunnat hai jesa ke Aapka kisi kam ko karna sunnat hai_ or jo shakhs Aapki is sunnat par amal nahie karta wo muhaddiseen ki tasreeh ke mutabik bid'ati hoga....

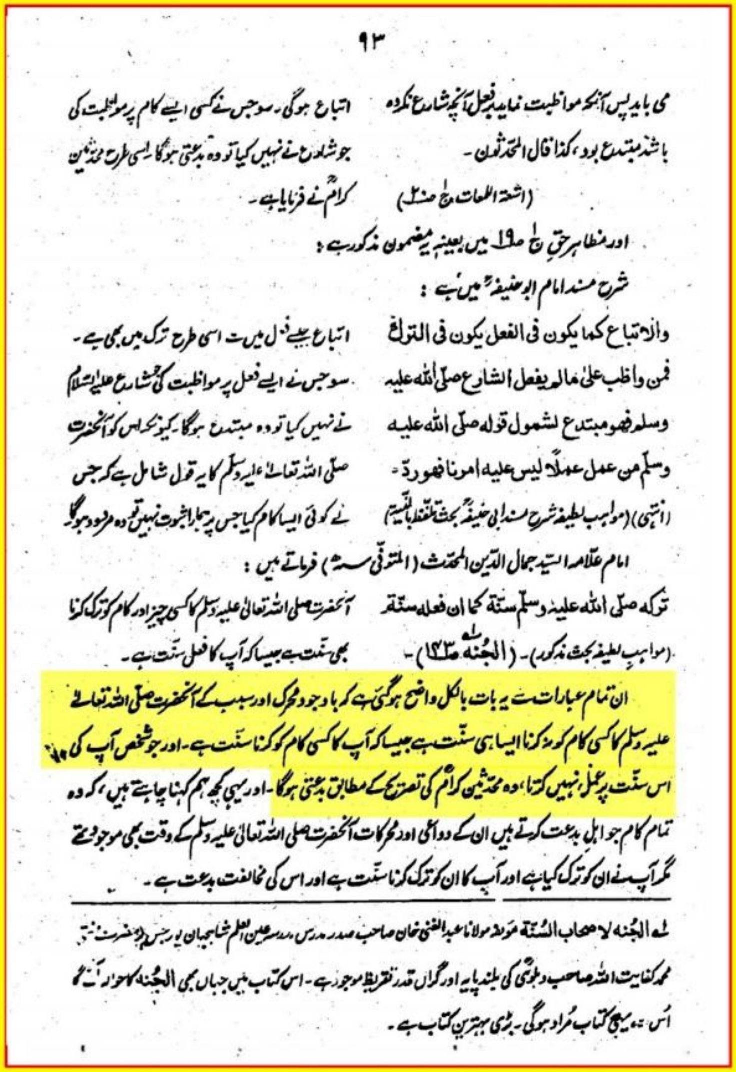

می باید پس آنکہ مواظبت نماید بفعلے کہ شارع نکردہ باشد مبتدع بود، کذا قال المحدثون ۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۷)

اتباع ہوگی۔ سو جس نے کسی ایسے کام پر مواظبت کی جو شارع نے نہیں کیا تو وہ بدعتی ہوگا ایسی طرح محدثین کرامؒ نے فرمایا ہے۔

اور مظاہر حق ج ۱ ص ۱۹۱ میں بعینہ یہ مضمون مذکور ہے:

شرح مسند امام ابو حنیفہؒ میں ہے:

والاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک فمن واظب علی ما لم یفعل الشارع صلی اللہ علیہ وسلم فھو مبتدع لشمول قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فھو رد۔ (انتہی) (مواہب لطیفہ شرح مسند ابی حنیفہؒ بحث التقلید بالتسلیم)

اتباع جیسے فعل میں ہے اسی طرح ترک میں بھی ہے۔ سو جس نے ایسے فعل پر مواظبت کی جو شارع علیہ السلام نے نہیں کیا تو وہ مبتدع ہوگا۔ کیونکہ اس کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قول شامل ہے کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا ثبوت نہیں تو وہ مردود ہوگا۔

امام علامہ السید جمال الدین المحدث (المتوفی سنہ [illegible]) فرماتے ہیں:

ترکہ صلی اللہ علیہ وسلم سنة کما ان فعلہ سنة (مواہب لطیفہ بحث مذکور)۔ (الجنة[1] ص ۱۴۳)۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی چیز اور کام کو ترک کرنا بھی سنت ہے جیسا کہ آپ کا فعل سنت ہے۔

ان تمام عبارات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ باوجود محرک اور سبب کے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی کام کو نہ کرنا ایسا ہی سنت ہے جیسا کہ آپ کا کسی کام کو کرنا سنت ہے۔ اور جو شخص آپ کی اس سنت پر عمل نہیں کرتا، وہ محدثین کرامؒ کی تصریح کے مطابق بدعتی ہوگا۔ اور یہی کچھ ہم کہنا چاہتے ہیں، کہ وہ تمام کام جو اہل بدعت کرتے ہیں ان کے دواعی اور محرکات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت بھی موجود تھے مگر آپ نے ان کو ترک کیا ہے اور آپ کا ان کو ترک کرنا سنت ہے اور اس کی مخالفت بدعت ہے۔

---

[1] الجنة لاصحاب السنة مؤلفہ مولانا عبد الغنی خان صاحب صدر مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہان پور جس پر حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کی بلند پایہ اور گراں قدر تقریظ موجود ہے۔ اس کتاب میں جہاں بھی الجنة کا حوالہ آئے گا اس سے یہی کتاب مراد ہوگی۔ بڑی بہترین کتاب ہے۔

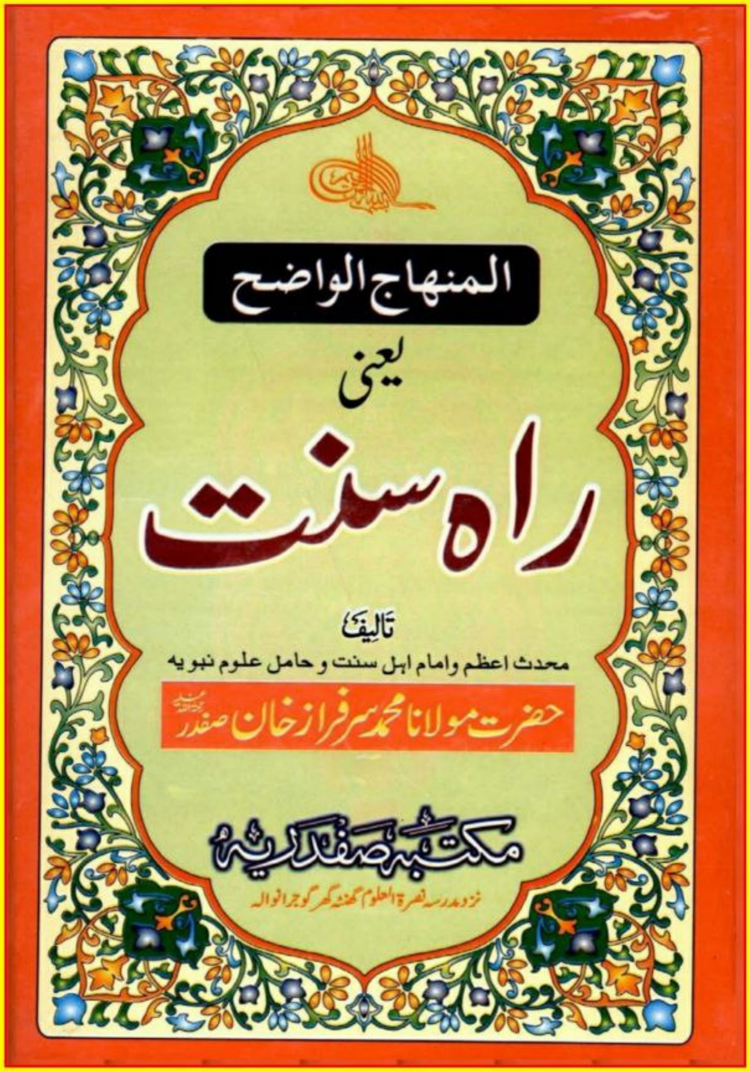

المنهاج الواضح

یعنی

راہ سنت

تالیف

محدث اعظم وامام اہل سنت و حامل علوم نبویہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

KHATM - E - NABUWWAT | PG : 35

(SHAFI USMANI DEOBANDI)

Isi tarah baz Awqat mukhatib ke badal jane se kalaam ki murad badal jati hai ek Aalim fazil ke liye jab Allama kaha jata hai to uski Aala darje ki tazeem wa tokeer hoti hai or yahi lafz jab kisi Anpadh jahil ke haq me bola jata hai to uska istahza or thatta karna maqsad hota hai

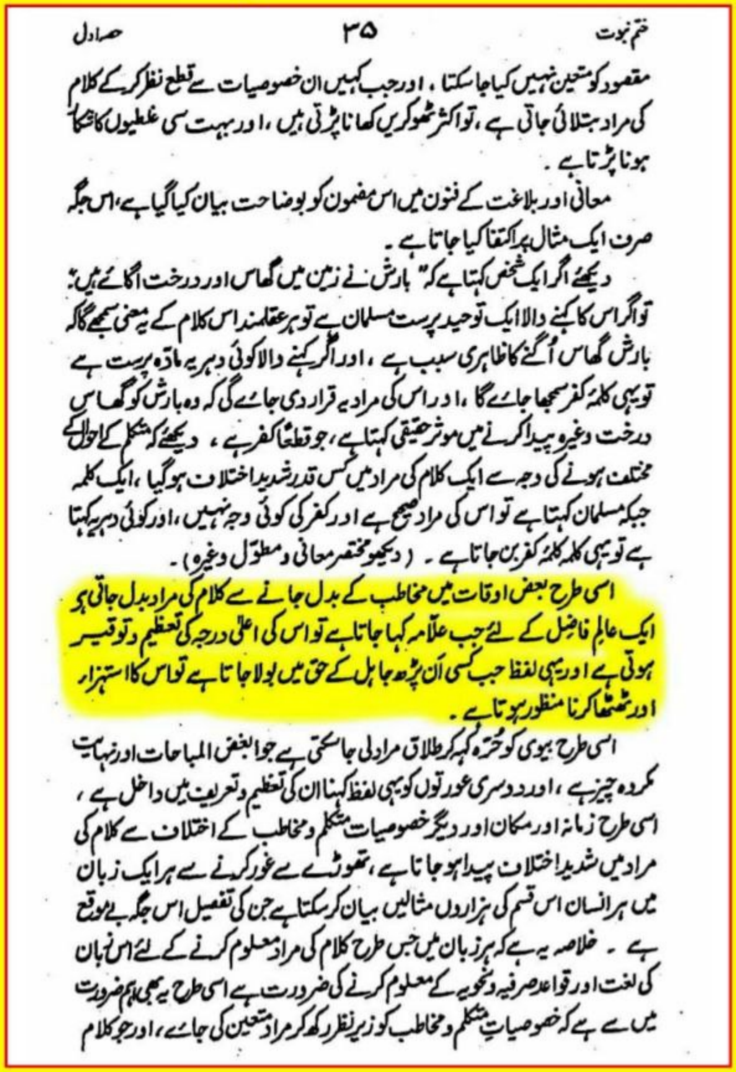

مقصود کو متعین نہیں کیا جاسکتا، اور جب کہیں ان خصوصیات سے قطع نظر کرکے کلام کی مراد بتلائی جاتی ہے، تو اکثر ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں، اور بہت سی غلطیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

معانی اور بلاغت کے فنون میں اس مضمون کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے، اس جگہ صرف ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

دیکھئے اگر ایک شخص کہتا ہے کہ "بارش نے زمین میں گھاس اور درخت اگائے ہیں"۔ تو اگر اس کا کہنے والا ایک توحید پرست مسلمان ہے تو ہر عقلمند اس کلام کے یہ معنی سمجھے گا کہ بارش گھاس اُگنے کا ظاہری سبب ہے، اور اگر کہنے والا کوئی دہریہ مادہ پرست ہے تو یہی کلمہ کفر سمجھا جائے گا، اور اس کی مراد یہ قرار دی جائے گی کہ وہ بارش کو گھاس درخت وغیرہ پیدا کرنے میں مؤثر حقیقی کہتا ہے، جو قطعاً کفر ہے، دیکھئے کہ متکلم کے احوال کے مختلف ہونے کی وجہ سے ایک کلام کی مراد میں کس قدر شدید اختلاف ہوگیا، ایک کلمہ جبکہ مسلمان کہتا ہے تو اس کی مراد صحیح ہے اور کفر کی کوئی وجہ نہیں، اور کوئی دہریہ کہتا ہے تو یہی کلمہ کلمۂ کفر بن جاتا ہے۔ (دیکھو مختصر معانی و مطوّل وغیرہ)۔

اسی طرح بعض اوقات میں مخاطب کے بدل جانے سے کلام کی مراد بدل جاتی ہے ایک عالم فاضل کے لئے جب علّامہ کہا جاتا ہے تو اس کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم و توقیر ہوتی ہے اور یہی لفظ جب کسی اَن پڑھ جاہل کے حق میں بولا جاتا ہے تو اس کا استہزاء اور ٹھٹھا کرنا منظور ہوتا ہے۔

اسی طرح بیوی کو محترمہ کہہ کر طلاق مراد لی جاسکتی ہے جو ابغض المباحات اور نہایت مکروہ چیز ہے، اور دوسری عورتوں کو یہی لفظ کہنا ان کی تعظیم و تعریف میں داخل ہے، اسی طرح زمانہ اور مکان اور دیگر خصوصیاتِ متکلم و مخاطب کے اختلاف سے کلام کی مراد میں شدید اختلاف پیدا ہو جاتا ہے، تھوڑے سے غور کرنے سے ہر ایک زبان میں ہر انسان اس قسم کی ہزاروں مثالیں بیان کرسکتا ہے جن کی تفصیل اس جگہ بے موقع ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر زبان میں جس طرح کلام کی مراد معلوم کرنے کے لئے اس زبان کی لغت اور قواعد صرفیہ ونحویہ کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے اسی طرح یہ بھی اہم ضرورت میں سے ہے کہ خصوصیاتِ متکلم و مخاطب کو زیر نظر رکھ کر مراد متعین کی جائے، اور جو کلام

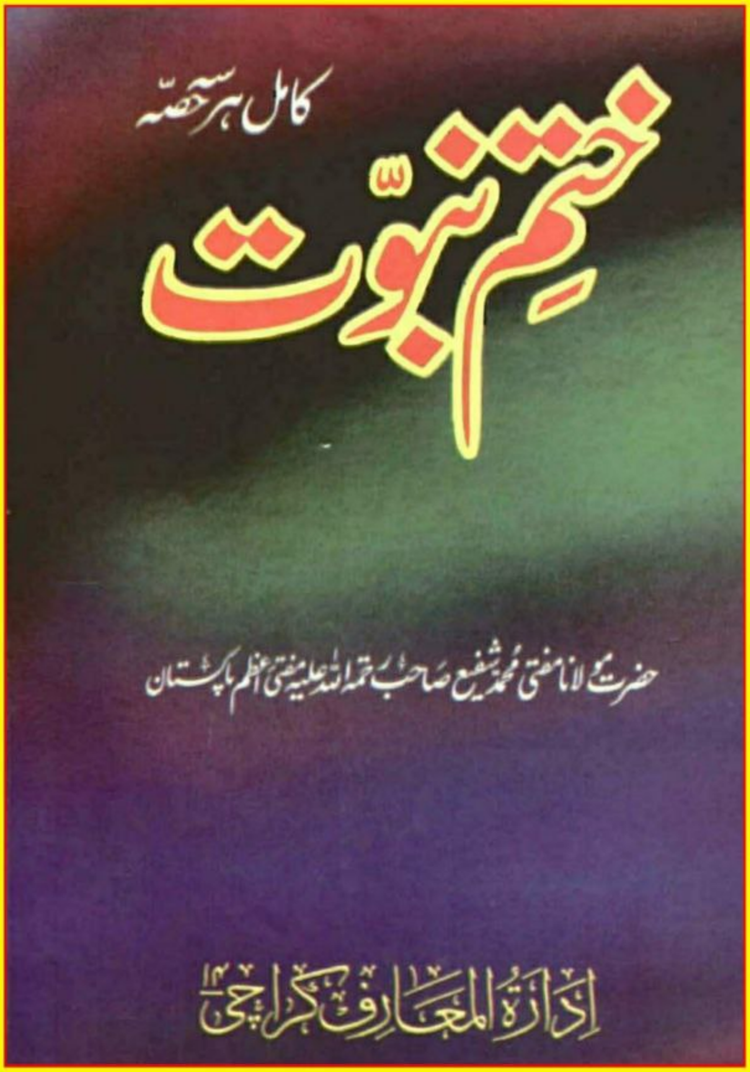

کامل ہر حصّہ
ختم نبوّت
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان
ادارۃ المعارف کراچی

JAMI-UL-FATAWA | JILD: 1 Pg: 97

(DEOBANDI MUFTI MEHERBAN ALI)

SHAYRANA MAZMOON KO AQEEDAH KARAR DENA BHI MUSHKIL HAI ....

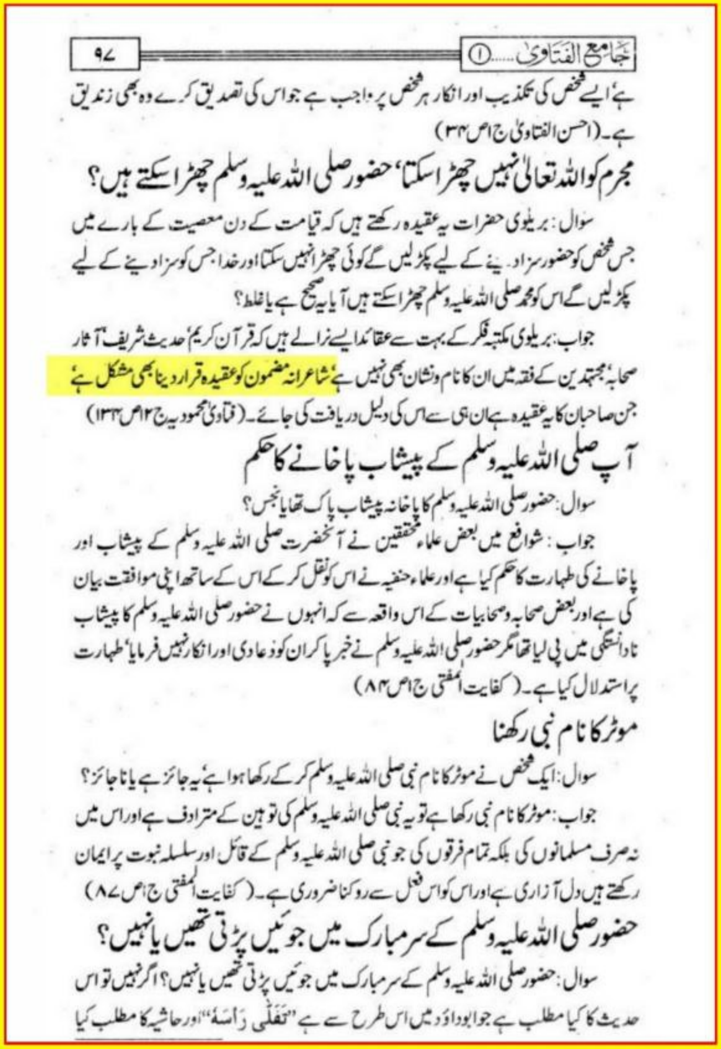

ہے، ایسے شخص کی تکذیب اور انکار ہر شخص پر واجب ہے جو اس کی تصدیق کرے وہ بھی زندیق ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۴)

مجرم کو اللہ تعالیٰ نہیں چھڑا سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا سکتے ہیں؟

سوال: بریلوی حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن معصیت کے بارے میں جس شخص کو حضور سزا دینے کے لیے پکڑ لیں گے کوئی چھڑا نہیں سکتا اور خدا جس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیں گے اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا سکتے ہیں آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: بریلوی مکتبہ فکر کے بہت سے عقائد ایسے نرالے ہیں کہ قرآن کریم، حدیث شریف، آثار صحابہ، مجتہدین کے فقہ میں ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے، شاعرانہ مضمون کو عقیدہ قرار دینا بھی مشکل ہے، جن صاحبان کا یہ عقیدہ ہے ان ہی سے اس کی دلیل دریافت کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۱۳۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب پاخانے کا حکم

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاخانہ پیشاب پاک تھا یا نجس؟

جواب: شوافع میں بعض علماء محققین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور پاخانے کی طہارت کا حکم کیا ہے اور علماء حنفیہ نے اس کو نقل کر کے اس کے ساتھ اپنی موافقت بیان کی ہے اور بعض صحابہ وصحابیات کے اس واقعہ سے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب نادانستگی میں پی لیا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر پا کر ان کو دعا دی اور انکار نہیں فرمایا، طہارت پر استدلال کیا ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۸۴)

موٹر کا نام نبی رکھنا

سوال: ایک شخص نے موٹر کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر کے رکھا ہوا ہے، یہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: موٹر کا نام نبی رکھا ہے تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مترادف ہے اور اس میں نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام فرقوں کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل اور سلسلہ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں دل آزاری ہے اور اس کو اس فعل سے روکنا ضروری ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۸۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جوئیں پڑتی تھیں یا نہیں؟

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جوئیں پڑتی تھیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے جو ابوداؤد میں اس طرح سے ہے "تَفْلِیْ رَاْسَهٗ" اور حاشیہ کا مطلب کیا

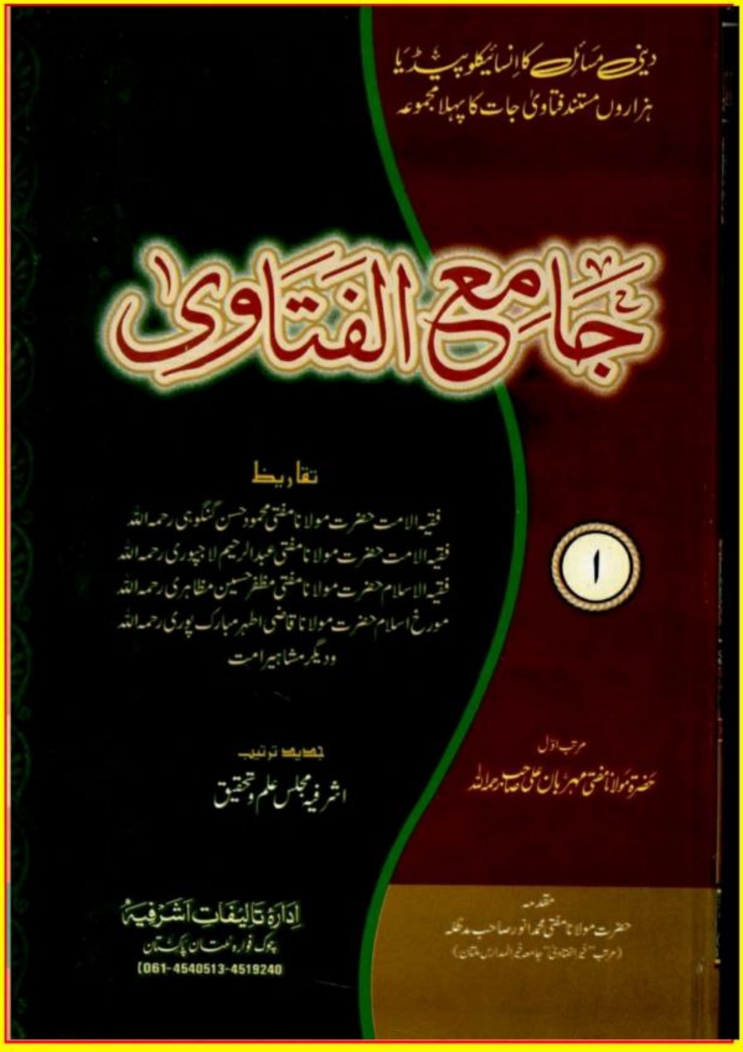

دینی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

ہزاروں مستند فتاویٰ جات کا پہلا مجموعہ

جامع الفتاویٰ

۱

تقاریظ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ

فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری رحمہ اللہ

مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ

ودیگر مشاہیر امت

مرتب اول

حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ

جدید ترتیب

اشرفیہ مجلس علم وتحقیق

مقدمہ

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

Barelviyat ka Sheesh mahal | Pg: 28

(TAHIR GAYAHWI DEOBANDI)

dusri bat is jagah khyal rakhne ki Ye bhi hai ke kisi bat ka izhar apne Aqeede or fiqr ki waqayi tarjumani ke tor par bhi hota hai or kabhi mahaz fareeq or mukhatib par ilzam Qayim karne ke liye ek baat kahi jati hai wo apna Aqeeda nahie hota ....

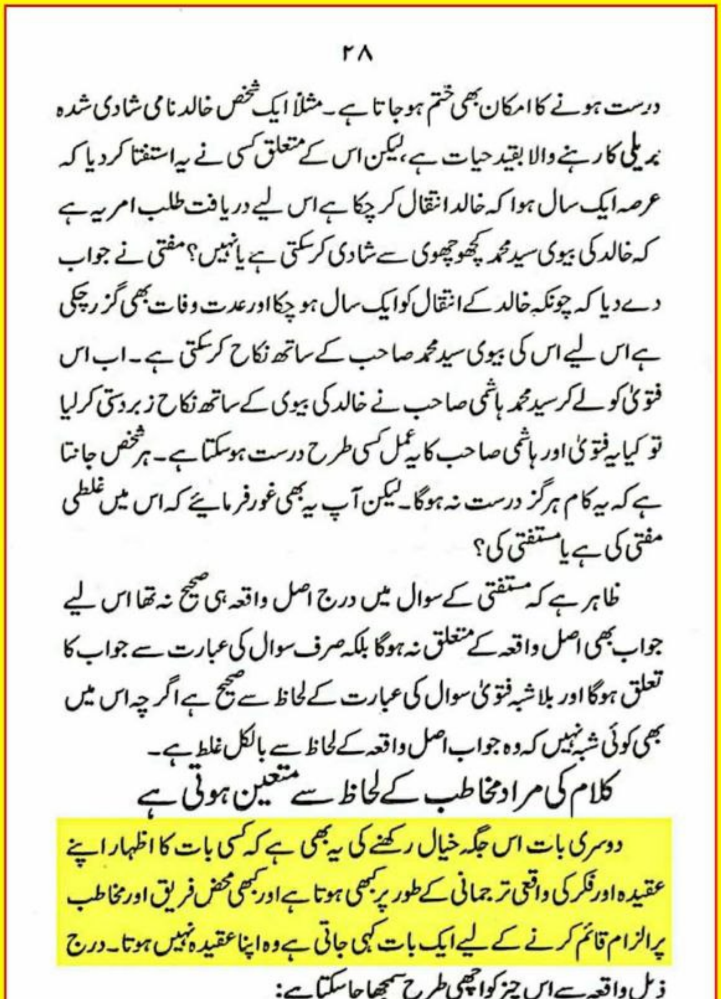

۲۸

درست ہونے کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خالد نامی شادی شدہ بریلی کا رہنے والا بقید حیات ہے، لیکن اس کے متعلق کسی نے یہ استفتا کر دیا کہ عرصہ ایک سال ہوا کہ خالد انتقال کر چکا ہے اس لیے دریافت طلب امر یہ ہے کہ خالد کی بیوی سید محمد کچھوچھوی سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ مفتی نے جواب دے دیا کہ چونکہ خالد کے انتقال کو ایک سال ہو چکا اور عدت وفات بھی گزر چکی ہے اس لیے اس کی بیوی سید محمد صاحب کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ اب اس فتویٰ کو لے کر سید محمد ہاشمی صاحب نے خالد کی بیوی کے ساتھ نکاح زبردستی کر لیا تو کیا یہ فتویٰ اور ہاشمی صاحب کا یہ عمل کسی طرح درست ہو سکتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کام ہرگز درست نہ ہوگا۔ لیکن آپ یہ بھی غور فرمایئے کہ اس میں غلطی مفتی کی ہے یا مستفتی کی؟

ظاہر ہے کہ مستفتی کے سوال میں درج اصل واقعہ ہی صحیح نہ تھا اس لیے جواب بھی اصل واقعہ کے متعلق نہ ہوگا بلکہ صرف سوال کی عبارت سے جواب کا تعلق ہوگا اور بلاشبہ فتویٰ سوال کی عبارت کے لحاظ سے صحیح ہے اگرچہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ جواب اصل واقعہ کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

کلام کی مراد مخاطب کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے

دوسری بات اس جگہ خیال رکھنے کی یہ بھی ہے کہ کسی بات کا اظہار اپنے عقیدہ اور فکر کی واقعی ترجمانی کے طور پر بھی ہوتا ہے اور کبھی محض فریق اور مخاطب پر الزام قائم کرنے کے لیے ایک بات کہی جاتی ہے وہ اپنا عقیدہ نہیں ہوتا۔ درج ذیل واقعہ سے اس چیز کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے:

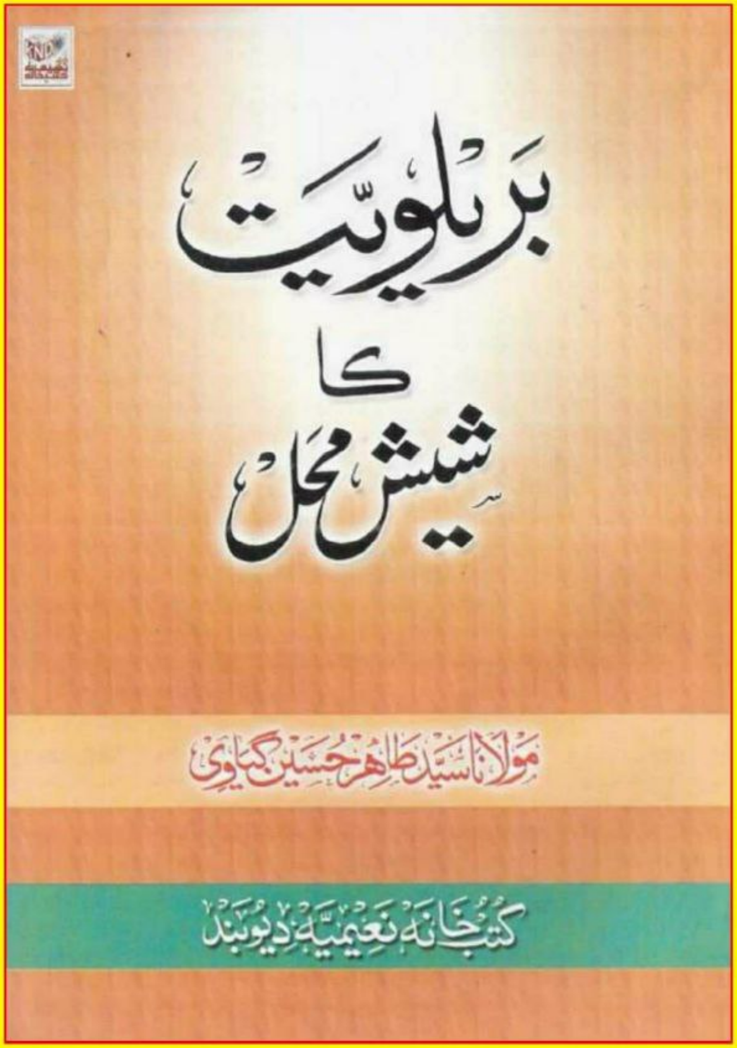

IZHAR UL GHUROOR | Pg: 93

(ZAHIDURRASHDI DEOBANDI)

Hum Pehle Zikr kar chuke hain ke sirf arbi ibarat naql na karne balke uske mafhoom ko Zaire bahas lane ko chhodna nahie kehte....

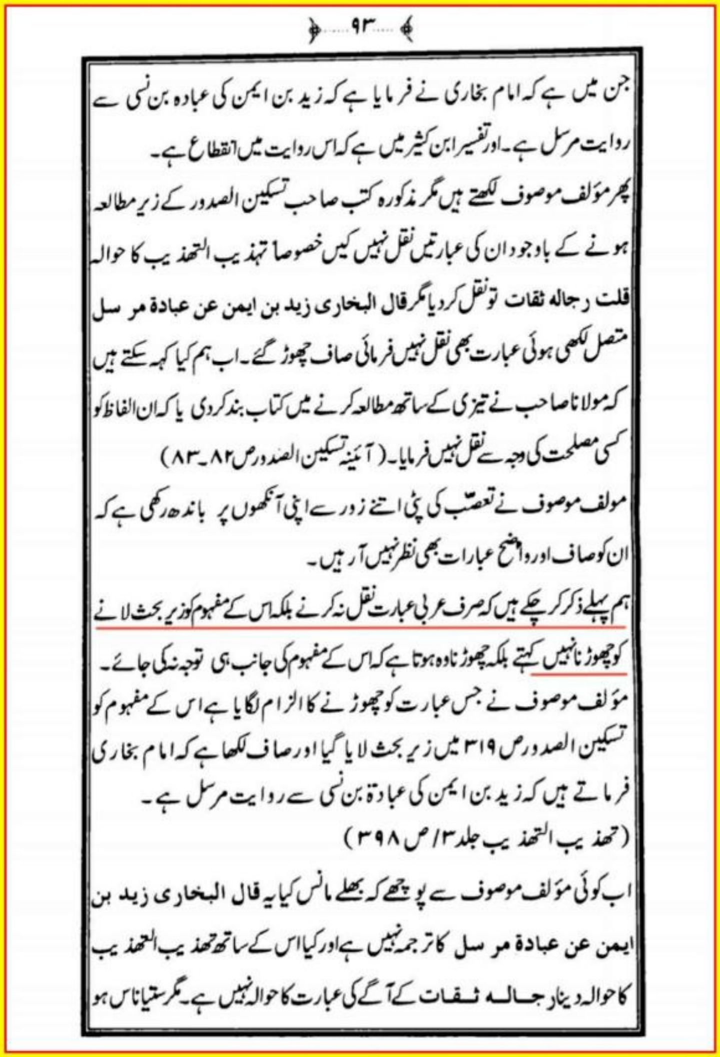

۹۳

جن میں ہے کہ امام بخاری نے فرمایا ہے کہ زید بن ایمن کی عبادہ بن نسی سے روایت مرسل ہے۔ اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اس روایت میں انقطاع ہے۔

پھر مؤلف موصوف لکھتے ہیں مگر مذکورہ کتب صاحب تسکین الصدور کے زیر مطالعہ ہونے کے باوجود ان کی عبارتیں نقل نہیں کیں خصوصاً تہذیب التہذیب کا حوالہ قلت رجالہ ثقات تو نقل کر دیا مگر قال البخاری زید بن ایمن عن عبادۃ مرسل متصل لکھی ہوئی عبارت بھی نقل نہیں فرمائی صاف چھوڑ گئے۔ اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ مولانا صاحب نے تیزی کے ساتھ مطالعہ کرنے میں کتاب بند کر دی یا کہ ان الفاظ کو کسی مصلحت کی وجہ سے نقل نہیں فرمایا۔ (آئینہ تسکین الصدور ص ۸۲۔۸۳)

مولف موصوف نے تعصّب کی پٹی اتنے زور سے اپنی آنکھوں پر باندھ رکھی ہے کہ ان کو صاف اور واضح عبارات بھی نظر نہیں آ رہیں۔

ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ صرف عربی عبارت نقل نہ کرنے بلکہ اس کے مفہوم کو زیر بحث لانے کو چھوڑنا نہیں کہتے بلکہ چھوڑنا وہ ہوتا ہے کہ اس کے مفہوم کی جانب ہی توجہ نہ کی جائے۔ مؤلف موصوف نے جس عبارت کو چھوڑنے کا الزام لگایا ہے اس کے مفہوم کو تسکین الصدور ص ۳۱۹ میں زیر بحث لایا گیا اور صاف لکھا ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں کہ زید بن ایمن کی عبادۃ بن نسی سے روایت مرسل ہے۔

(تھذیب التھذیب جلد ۳/ ص ۳۹۸)

اب کوئی مؤلف موصوف سے پوچھے کہ بھلے مانس کیا یہ قال البخاری زید بن ایمن عن عبادۃ مرسل کا ترجمہ نہیں ہے اور کیا اس کے ساتھ تھذیب التھذیب کا حوالہ دینا ر جالہ ثقات کے آگے کی عبارت کا حوالہ نہیں ہے۔ مگر ستیاناس ہو

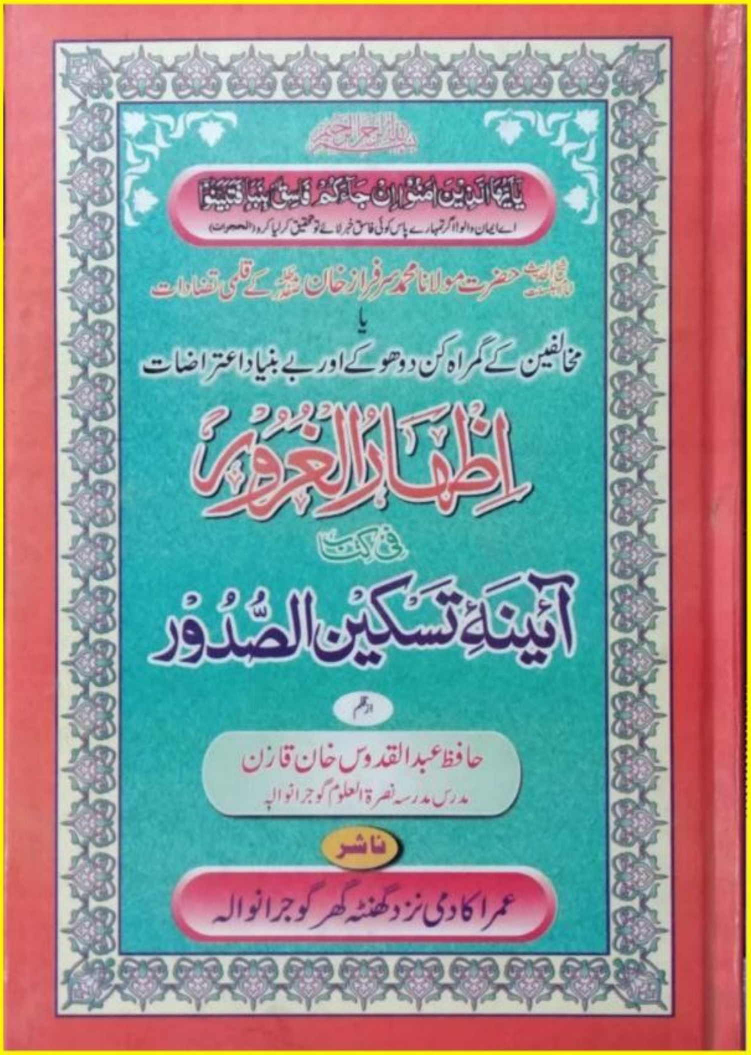

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

شیخ الحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کے قلمی تضادات

یا

مخالفین کے گمراہ کن دھوکے اور بے بنیاد اعتراضات

اِظْهَارُ الْغُرُوْر

فی کتاب

آئینۂ تسکین الصدور

از قلم

حافظ عبدالقدوس خان قارن

مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

عمر اکادمی نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

TAJALLIYAT-E-SAFDAR | JILD | 3 | PG: 445

(AAMEEN OKADVI DEOBANDI)

Munazra Sirf tehkeeki dalayil ka name hota hai Isliye tehkeeki dalayil se Aage nahie badhega,ilzami Jawab munazre ka hissa nahie hota_ is liye ilzami jawabat ke bajaye tehkeeki jawabat hi honge Agar Gairmuqallid munazir tehkeeki jawabat se guzair Kar ke ilzami jawabat Par utar Aaya to hum iske muqable me ilzaman har Gairmuqallid ki kitab pesh karenge khwah wo taqleed chhod Kar nechri bana ho Ya chakdalvi_ Qadiyani bana ho ya la mazhab....

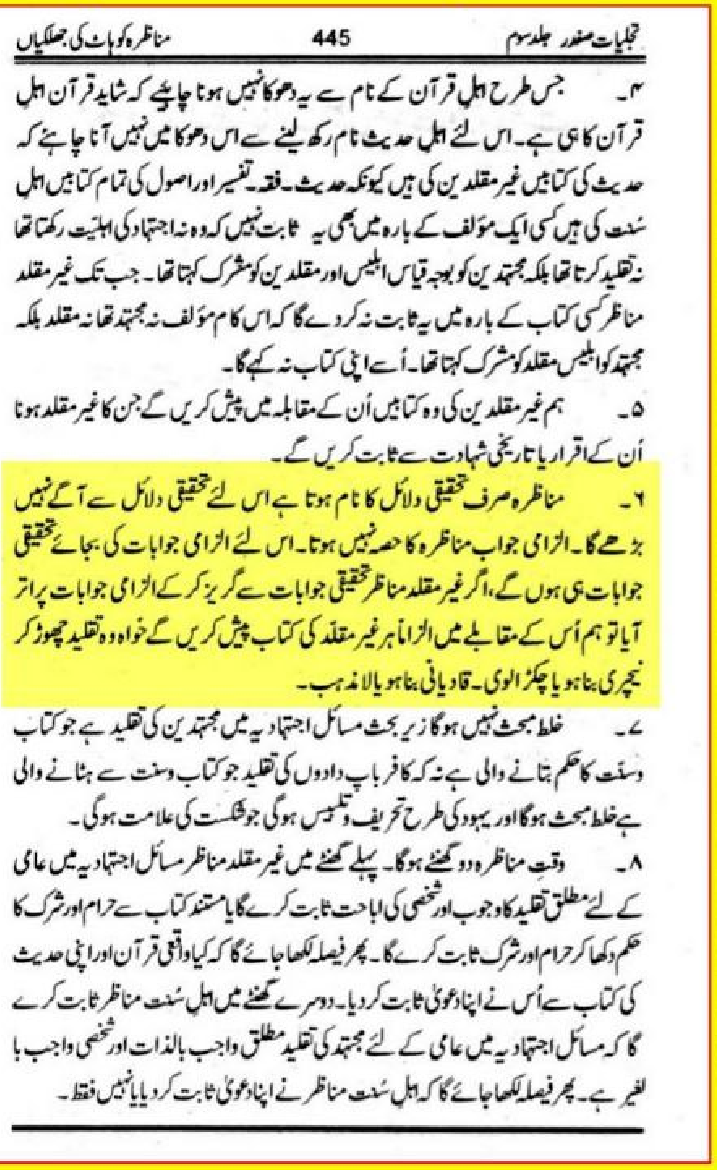

تجلیات صفدر جلد سوم 445 مناظرہ کوہاٹ کی جھلکیاں

۴۔ جس طرح اہل قرآن کے نام سے یہ دھوکا نہیں ہونا چاہیے کہ شاید قرآن اہل قرآن کا ہی ہے۔ اس لئے اہل حدیث نام رکھ لینے سے اس دھوکا میں نہیں آنا چاہئے کہ حدیث کی کتابیں غیر مقلدین کی ہیں کیونکہ حدیث۔ فقہ۔ تفسیر اور اصول کی تمام کتابیں اہل سنت کی ہیں کسی ایک مؤلف کے بارہ میں بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ نہ اجتہاد کی اہلیت رکھتا تھا نہ تقلید کرتا تھا بلکہ مجتہدین کو بوجہ قیاس ابلیس اور مقلدین کو مشرک کہتا تھا۔ جب تک غیر مقلد مناظر کسی کتاب کے بارہ میں یہ ثابت نہ کر دے گا کہ اس کا مؤلف نہ مجتہد تھا نہ مقلد بلکہ مجتہد کو ابلیس مقلد کو مشرک کہتا تھا۔ اُسے اپنی کتاب نہ کہے گا۔

۵۔ ہم غیر مقلدین کی وہ کتابیں اُن کے مقابلہ میں پیش کریں گے جن کا غیر مقلد ہونا اُن کے اقرار یا تاریخی شہادت سے ثابت کریں گے۔

۶۔ مناظرہ صرف تحقیقی دلائل کا نام ہوتا ہے اس لئے تحقیقی دلائل سے آگے نہیں بڑھے گا۔ الزامی جواب مناظرہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے الزامی جوابات کی بجائے تحقیقی جوابات ہی ہوں گے، اگر غیر مقلد مناظر تحقیقی جوابات سے گریز کر کے الزامی جوابات پر اتر آیا تو ہم اُس کے مقابلے میں الزاماً ہر غیر مقلد کی کتاب پیش کریں گے خواہ وہ تقلید چھوڑ کر نیچری بنا ہو یا چکڑالوی۔ قادیانی بنا ہو یا لا مذہب۔

۷۔ خلط مبحث نہیں ہوگا زیر بحث مسائل اجتہادیہ میں مجتہدین کی تقلید ہے جو کتاب وسنت کا حکم بتانے والی ہے نہ کہ کافر باپ دادوں کی تقلید جو کتاب وسنت سے ہٹانے والی ہے خلط مبحث ہوگا اور یہود کی طرح تحریف وتلبیس ہوگی جو شکست کی علامت ہوگی۔

۸۔ وقتِ مناظرہ دو گھنٹے ہوگا۔ پہلے گھنٹے میں غیر مقلد مناظر مسائل اجتہادیہ میں عامی کے لئے مطلق تقلید کا وجوب اور شخصی کی اباحت ثابت کرے گا یا مستند کتاب سے حرام اور شرک کا حکم دکھا کر حرام اور شرک ثابت کرے گا۔ پھر فیصلہ لکھا جائے گا کہ کیا واقعی قرآن اور اپنی حدیث کی کتاب سے اُس نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔ دوسرے گھنٹے میں اہل سنت مناظر ثابت کرے گا کہ مسائل اجتہادیہ میں عامی کے لئے مجتہد کی تقلید مطلق واجب بالذات اور شخصی واجب بالغیر ہے۔ پھر فیصلہ لکھا جائے گا کہ اہل سنت مناظر نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا یا نہیں فقط۔

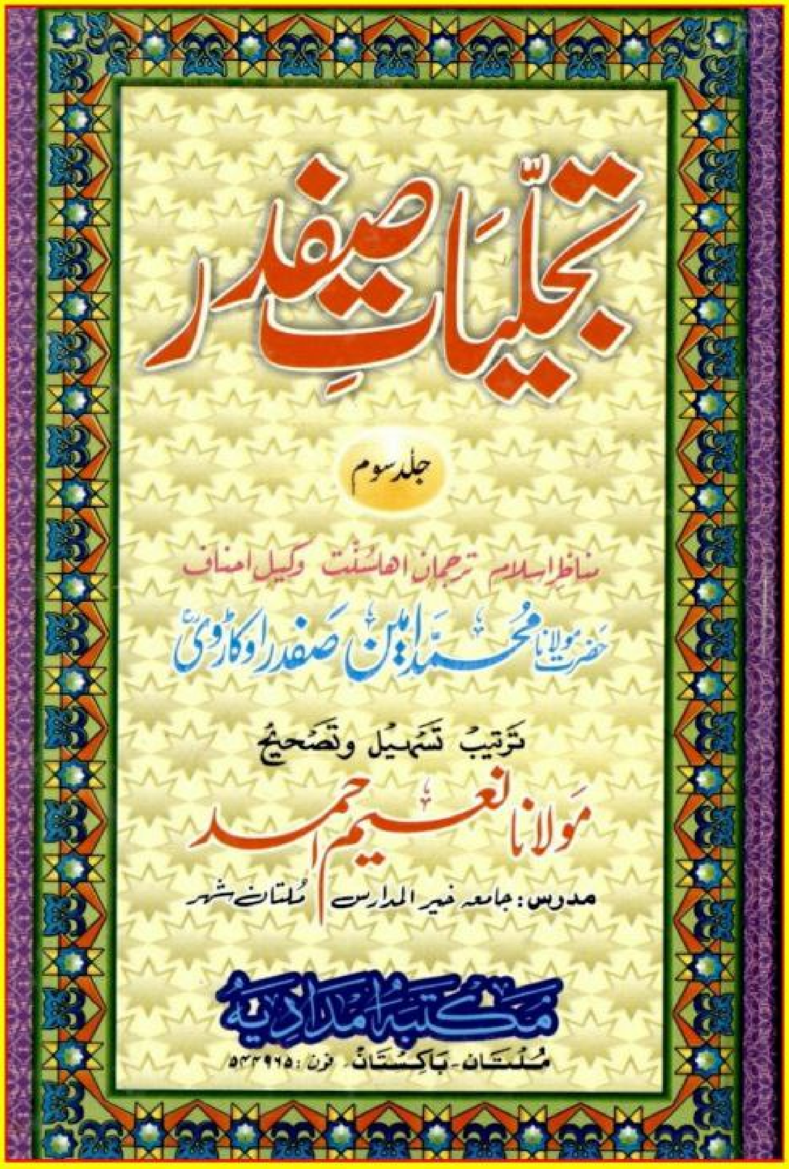

تجلیاتِ صفدر

جلد سوم

مناظرِ اسلام ترجمان اہلسنت وکیل احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

ترتیب تسہیل وتصحیح

مولانا نعیم احمد

مدرس: جامعہ خیر المدارس ملتان شہر

مکتبہ امدادیہ

ملتان۔ پاکستان فون: ۵۴۴۹۶۵

BARELVIYAT KA SHEESH MAHAL PG: 32

(TAHIR GAYAHVI DEOBANDI)

HASHMI SAHEB NE BAJAYE ASAL QAYEL KE NAQIL PAR FATWA CHASPA KAR DIYA JO UNKA BAHUT BADA FAREB HAI....

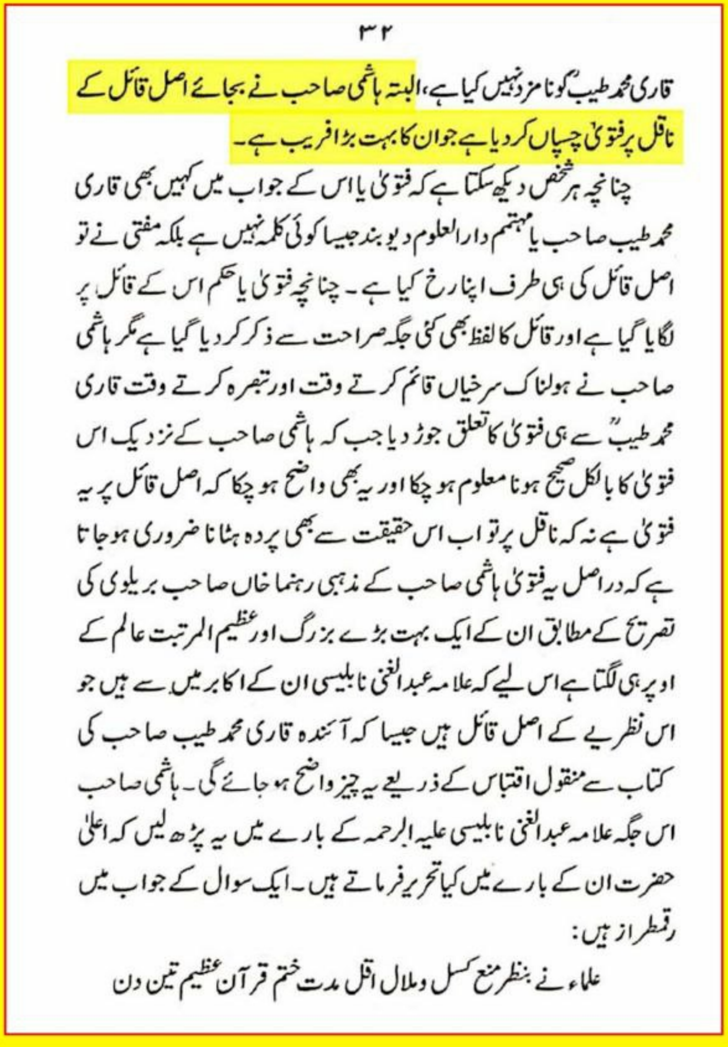

قاری محمد طیبؒ کو نامزد نہیں کیا ہے، البتہ ہاشمی صاحب نے بجائے اصل قائل کے ناقل پر فتویٰ چسپاں کر دیا ہے جو ان کا بہت بڑا فریب ہے۔

چنانچہ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ فتویٰ یا اس کے جواب میں کہیں بھی قاری محمد طیب صاحب یا مہتمم دارالعلوم دیوبند جیسا کوئی کلمہ نہیں ہے بلکہ مفتی نے تو اصل قائل کی ہی طرف اپنا رخ کیا ہے۔ چنانچہ فتویٰ یا حکم اس کے قائل پر لگایا گیا ہے اور قائل کا لفظ بھی کئی جگہ صراحت سے ذکر کر دیا گیا ہے مگر ہاشمی صاحب نے ہولناک سرخیاں قائم کرتے وقت اور تبصرہ کرتے وقت قاری محمد طیبؒ سے ہی فتویٰ کا تعلق جوڑ دیا جب کہ ہاشمی صاحب کے نزدیک اس فتویٰ کا بالکل صحیح ہونا معلوم ہو چکا اور یہ بھی واضح ہو چکا کہ اصل قائل پر یہ فتویٰ ہے نہ کہ ناقل پر تو اب اس حقیقت سے بھی پردہ ہٹانا ضروری ہو جاتا ہے کہ دراصل یہ فتویٰ ہاشمی صاحب کے مذہبی رہنما خاں صاحب بریلوی کی تصریح کے مطابق ان کے ایک بہت بڑے بزرگ اور عظیم المرتبت عالم کے اوپر ہی لگتا ہے اس لیے کہ علامہ عبدالغنی نابلیسی ان کے اکابر میں سے ہیں جو اس نظریے کے اصل قائل ہیں جیسا کہ آئندہ قاری محمد طیب صاحب کی کتاب سے منقول اقتباس کے ذریعے یہ چیز واضح ہو جائے گی۔ ہاشمی صاحب اس جگہ علامہ عبدالغنی نابلیسی علیہ الرحمہ کے بارے میں یہ پڑھ لیں کہ اعلیٰ حضرت ان کے بارے میں کیا تحریر فرماتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں:

علماء نے بنظر منع کسل وملال اقل مدت ختم قرآن عظیم تین دن

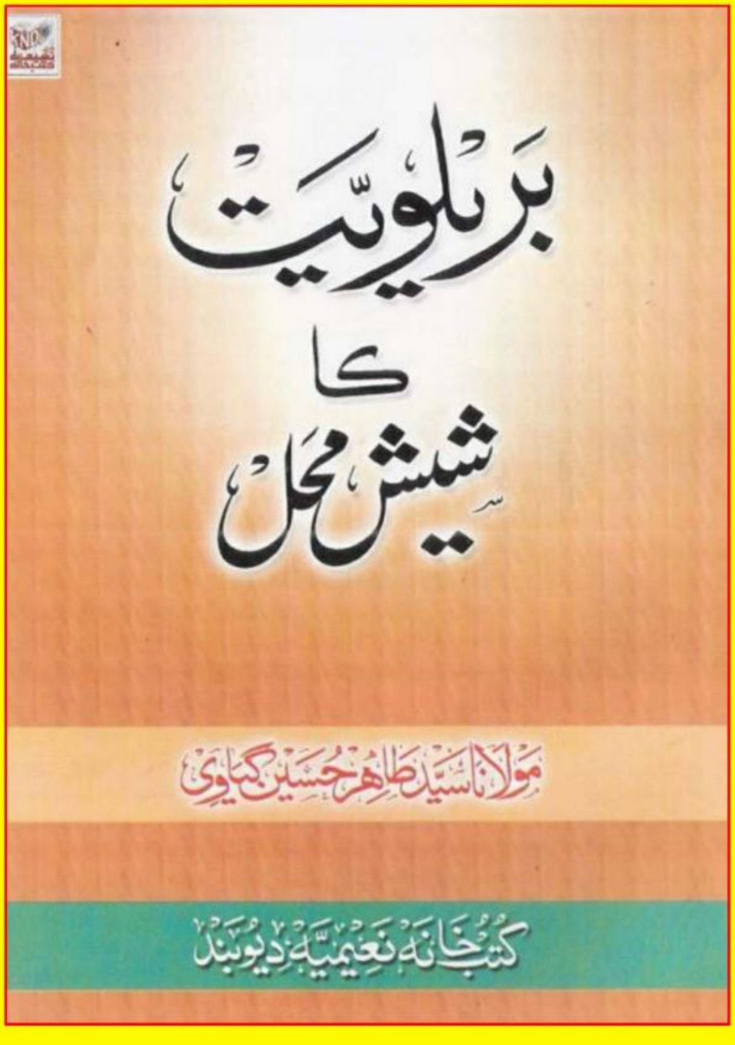

بریلویت کا شیش محل

مولانا سید طاہر حسین گیاوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

RAAH-E-HIDAYAT PAGE: 135

(SARFARAZ SAFDAR DEOBANDI)

Hazrat marhoom me apni qalam se wo nahie likhi or na ye unki tasneef hai Jisme musannif ki Poori zimmedari karfarma hoti hai or shagirdo se Kya kuchh galtiya sarzad nahi ho sakti or un taqreero ki zimmedari ustad Par kese Aayid ho sakti hai

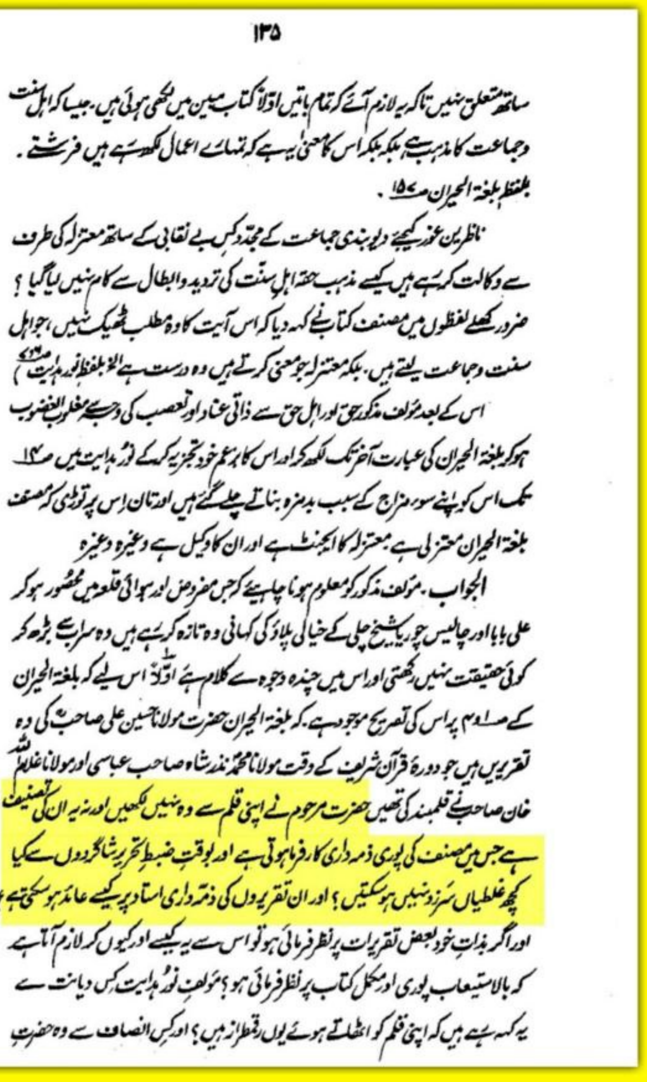

ساتھ متعلق نہیں تاکہ یہ لازم آئے کہ تمام باتیں اوّلاً کتاب مبین میں لکھی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے، بلکہ بلکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں فرشتے ۔

بلفظہٖ بلغۃ الحیران ص۱۵۷ ۔

ناظرین غور کیجئے دیوبندی جماعت کے مجدد کس بے نقابی کے ساتھ معتزلہ کی طرف سے وکالت کر رہے ہیں کیسے مذہب حقہ اہل سنّت کی تردید وابطال سے کام نہیں لیا گیا ؟ ضرور کھلے لفظوں میں مصنف کتاب نے کہہ دیا کہ اس آیت کا وہ مطلب ٹھیک نہیں، جو اہل سنت وجماعت لیتے ہیں۔ بلکہ معتزلہ جو معنی کرتے ہیں وہ درست ہے الخ بلفظہٖ نور ہدایت ص۱۴۷)

اس کے بعد مؤلف مذکور حق اور اہل حق سے ذاتی عناد اور تعصب کی وجہ سے مغلوب الغضب ہو کر بلغۃ الحیران کی عبارت آخر تک لکھ کر اور اس کا بزعم خود تجزیہ کر کے نورِ ہدایت میں ص۱۴۷ تک اس کو اپنے سوءِ مزاج کے سبب بدمزہ بناتے چلے گئے ہیں اور تان اس پر توڑی ہے کہ مصنف بلغۃ الحیران معتزلی ہے۔ معتزلہ کا ایجنٹ ہے اور ان کا وکیل ہے وغیرہ وغیرہ

الجواب۔ مؤلف مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس مفروض اور ہوائی قلعہ میں محصور ہو کر علی بابا اور چالیس چور یا شیخ چلی کے خیالی پلاؤ کی کہانی وہ تازہ کر رہے ہیں وہ سراب سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور اس میں چندہ وجوہ سے کلام ہے اوّلاً اس لیے کہ بلغۃ الحیران کے ص۱ و ۲ پر اس کی تصریح موجود ہے۔ کہ بلغۃ الحیران حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ کی وہ تقریریں ہیں جو دورۂ قرآن شریف کے وقت مولانا محمد نذر شاہ صاحب عباسی اور مولانا غلام اللہ خان صاحب نے قلمبند کی تھیں حضرت مرحوم نے اپنی قلم سے وہ نہیں لکھیں اور نہ یہ ان کی تصنیف ہے جس میں مصنف کی پوری ذمہ داری کارفرما ہوتی ہے اور بوقتِ ضبطِ تحریر شاگردوں سے کیا کچھ غلطیاں سرزد نہیں ہو سکتیں ؟ اور ان تقریروں کی ذمہ داری استاد پر کیسے عائد ہو سکتی ہے ؟ اور اگر بذاتِ خود بعض تقریرات پر نظر فرمائی ہو تو اس سے یہ کیسے اور کیوں کر لازم آتا ہے کہ بالاستیعاب پوری اور مکمل کتاب پر نظر فرمائی ہو ؟ مؤلفِ نورِ ہدایت کس دیانت سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنی قلم کو اٹھلاتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ؟ اور کس انصاف سے وہ حضرت

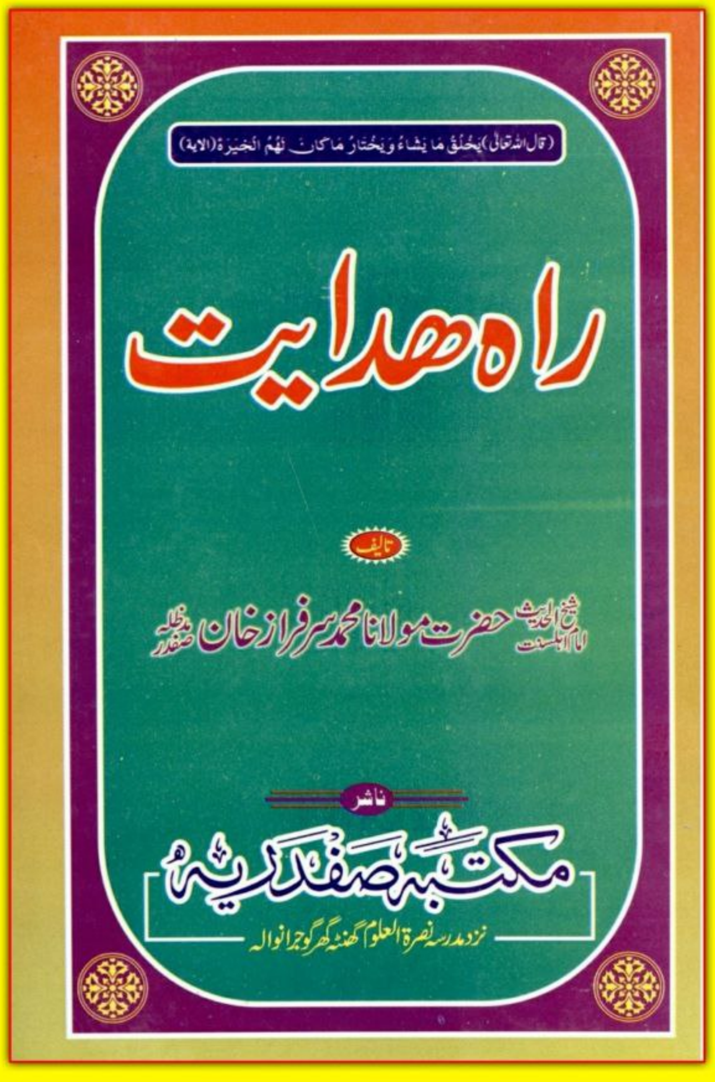

(قال اللہ تعالیٰ) یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (الآیۃ)

راہ ھدایت

تالیف

امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Ubaidullah Sindhi ke uloom wa Afkar PG: 78

(ABDUL HAMEED SAWATI DEOBANDI)

Molana ubaidullah Sindhi ki taraf mansoob tehreere aksar wo hain Jo imlayi shaql me unke talamiza ne Jama ki Hain imlayi tehreero Par poora Aetmad Nahie kiya ja sakta or ba'z bate galat bhi Hain Jinko hum imla karne walo ki galti Par mehmool karte hain... Molana ki taraf unki nisbat durust na hogi....

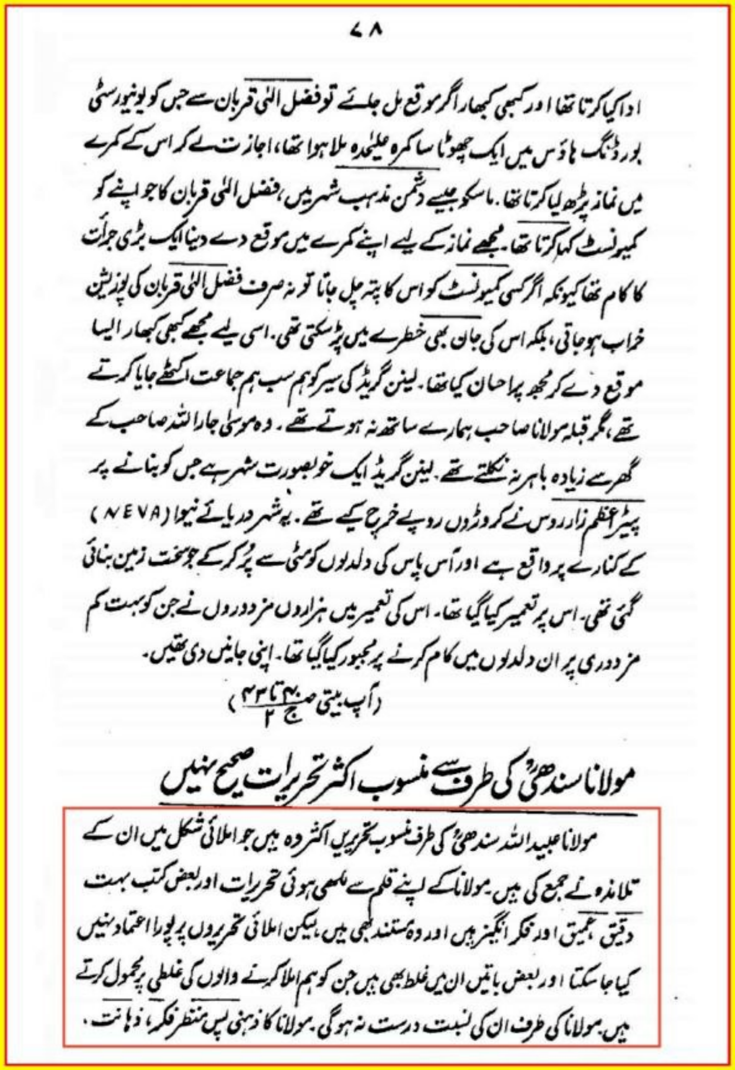

۷۸

ادا کیا کرتا تھا اور کبھی کبھار اگر موقع مل جائے تو فضل الٰہی قربان سے جس کو یونیورسٹی بورڈنگ ہاؤس میں ایک چھوٹا سا کمرہ علیحدہ ملا ہوا تھا، اجازت لے کر اس کے کمرے میں نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ ماسکو جیسے دشمن مذہب شہر میں، فضل الٰہی قربان کا جو اپنے کو کمیونسٹ کہا کرتا تھا۔ مجھے نماز کے لیے اپنے کمرے میں موقع دے دینا ایک بڑی جرأت کا کام تھا کیونکہ اگر کسی کمیونسٹ کو اس کا پتہ چل جاتا تو نہ صرف فضل الٰہی قربان کی پوزیشن خراب ہو جاتی، بلکہ اس کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ اسی لیے مجھے کبھی کبھار ایسا موقع دے کر مجھ پر احسان کیا تھا۔ لینن گریڈ کی سیر کو ہم سب ہم جماعت اکٹھے جایا کرتے تھے، مگر قبلہ مولانا صاحب ہمارے ساتھ نہ ہوتے تھے۔ وہ موسیٰ جار اللہ صاحب کے گھر سے زیادہ باہر نہ نکلتے تھے۔ لینن گریڈ ایک خوبصورت شہر ہے جس کو بنانے پر پیٹر اعظم زار روس نے کروڑوں روپے خرچ کیے تھے۔ یہ شہر دریائے نیوا (NEVA) کے کنارے پر واقع ہے اور آس پاس کی دلدلوں کو مٹی سے پُر کر کے جو سخت زمین بنائی گئی تھی۔ اس پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کی تعمیر میں ہزاروں مزدوروں نے جن کو بہت کم مزدوری پر ان دلدلوں میں کام کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اپنی جانیں دی تھیں۔

(آپ بیتی صہ ۴۲ تا ۴۳ ج ۲)

مولانا سندھیؒ کی طرف سے منسوب اکثر تحریرات صحیح نہیں

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی طرف منسوب تحریریں اکثر وہ ہیں جو املائی شکل میں ان کے تلامذہ نے جمع کی ہیں۔ مولانا کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی تحریرات اور بعض کتب بہت دقیق، عمیق اور فکر انگیز ہیں اور وہ مستند بھی ہیں، لیکن املائی تحریروں پر پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور بعض باتیں ان میں غلط بھی ہیں جن کو ہم املا کرنے والوں کی غلطی پر محمول کرتے ہیں۔ مولانا کی طرف ان کی نسبت درست نہ ہو گی۔ مولانا کا ذہنی پس منظر فکر، ذہانت،

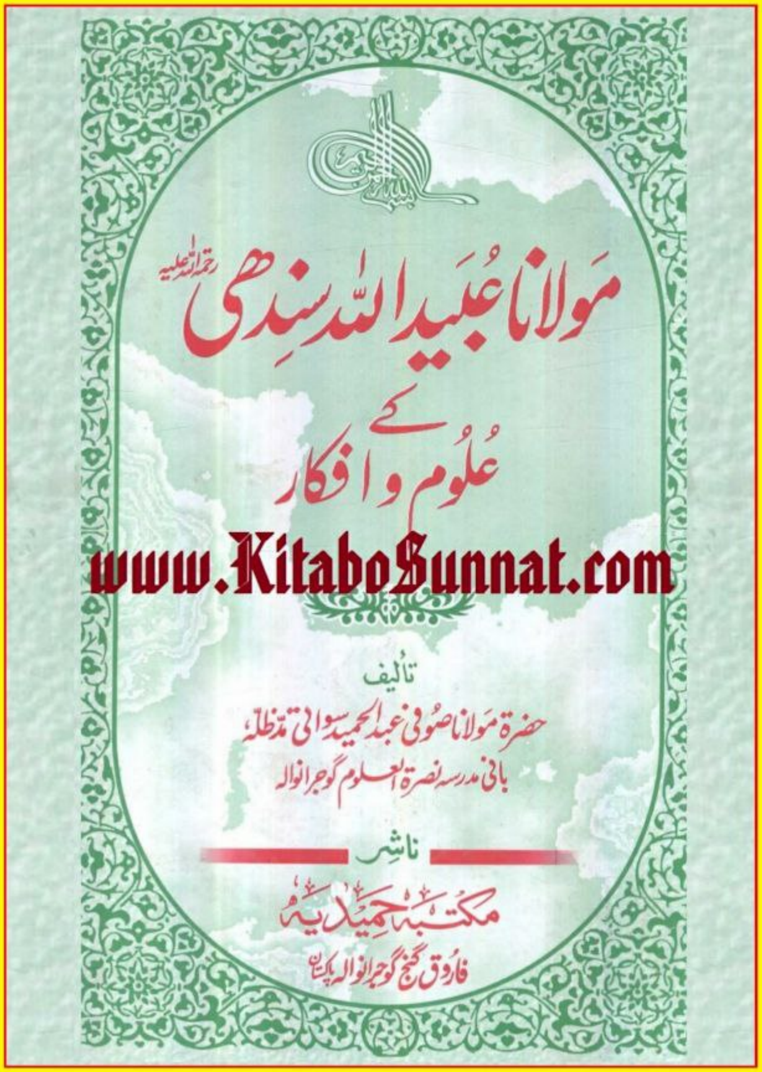

مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

کے

علوم و افکار

www.KitaboSunnat.com

تالیف

حضرۃ مولانا صوفی عبد الحمید سواتی مدظلہ

بانی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ حمیدیہ

فاروق گنج گوجرانوالہ پاکستان

DARS-E-TIRMIZI JILD: 2 PG: 62

(TAQI USMANI DEOBANDI)

Adm-E-zikr Adm-E-Shaiy ko mustalzam Nahi hota

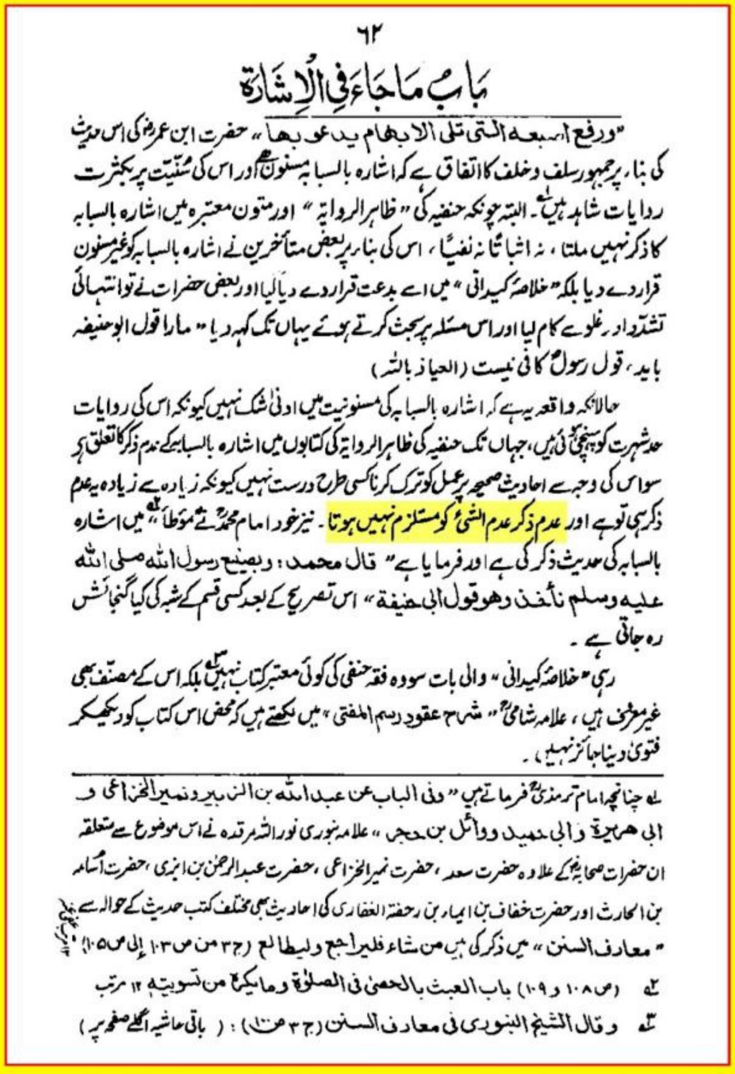

باب ماجاء فی الاشارة

"ورفع اصبعہ التی تلی الابھام یدعو بھا" حضرت ابن عمرؓ کی اس حدیث کی بنا، پر جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ بالسبابہ مسنون ہے اور اس کی سُنّیت پر بکثرت روایات شاہد ہیں[1]۔ البتہ چونکہ حنفیہ کی "ظاہر الروایۃ" اور متون معتبرہ میں اشارہ بالسبابہ کا ذکر نہیں ملتا، نہ اثباتاً نہ نفیاً، اس کی بنا، پر بعض متاخرین نے اشارہ بالسبابہ کو غیر مسنون قرار دے دیا بلکہ "خلاصۂ کیدانی" میں اسے بدعت قرار دے دیا گیا اور بعض حضرات نے تو انتہائی تشدّد اور غلو سے کام لیا اور اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا "مارا قول ابوحنیفہ باید، قول رسولؐ کافی نیست (العیاذ باللہ)

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اشارہ بالسبابہ کی مسنونیت میں ادنیٰ شک نہیں کیونکہ اس کی روایات حد شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں، جہاں تک حنفیہ کی ظاہر الروایۃ کی کتابوں میں اشارہ بالسبابہ کے عدم ذکر کا تعلق ہے سو اس کی وجہ سے احادیث صحیحہ پر عمل کو ترک کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ یہ عدم ذکر ہی تو ہے اور عدم ذکر عدم الشیٔ کو مستلزم نہیں ہوتا۔ نیز خود امام محمدؒ نے "موطأ"[2] میں اشارہ بالسبابہ کی حدیث ذکر کی ہے اور فرمایا ہے" قال محمد: وبصنیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ" اس تصریح کے بعد کسی قسم کے شبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

رہی "خلاصۂ کیدانی" والی بات سو وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں[3] بلکہ اس کے مصنف بھی غیر معروف ہیں، علامہ شامیؒ "شرح عقود رسم المفتی" میں لکھتے ہیں کہ محض اس کتاب کو دیکھ کر فتویٰ دینا جائز نہیں۔

---

[1] چنانچہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں "وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر ونمیر الخزاعی و ابی ھریرۃ وابی حمید ووائل بن حجر" علامہ بنوری نور اللہ مرقدہ نے اس موضوع سے متعلقہ ان حضرات صحابہؓ کے علاوہ حضرت سعد، حضرت نمیر الخزاعی، حضرت عبد الرحمن بن ابزی، حضرت اسامہ بن الحارث اور حضرت خفاف بن ایماء بن رحضۃ الغفاری کی احادیث بھی مختلف کتب حدیث کے حوالہ سے "معارف السنن" میں ذکر کی ہیں من شاء فلیراجع ولیطالع (ج ۳ من ص ۱۰۳ إلی ص ۱۰۵)

[2] (ص ۱۰۸ و ۱۰۹) باب العبث بالحصیٰ فی الصلوۃ وما یکرہ من تسویتہ ۱۲ مرتب

[3] وقال الشیخ البنوری فی معارف السنن (ج ۳ ص ۱۰۱): (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

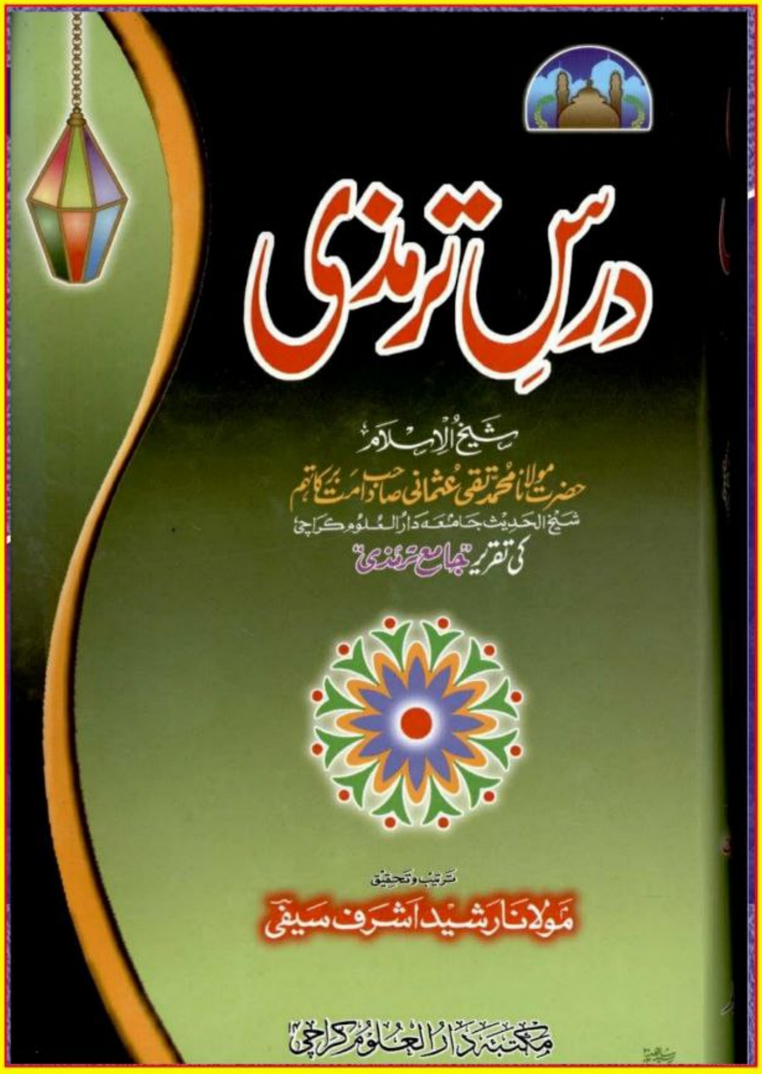

درسِ ترمذی

شیخ الاسلام

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

کی تقریر "جامع ترمذی"

ترتیب و تحقیق

مولانا رشید اشرف سیفی

مکتبہ دار العلوم کراچی

MAS'ALA WAHDAT-UL-WUJOOD PG: 7

(ALAM SAFDAR OKADVI DEOBANDI)

Kisi Aadmi ki zati raay Jisko Jama't ne kubool na Kiya ho usko Jama't ka Aqeedah qarar dena kisi dajjal ka hi Kam ho sakta hai...

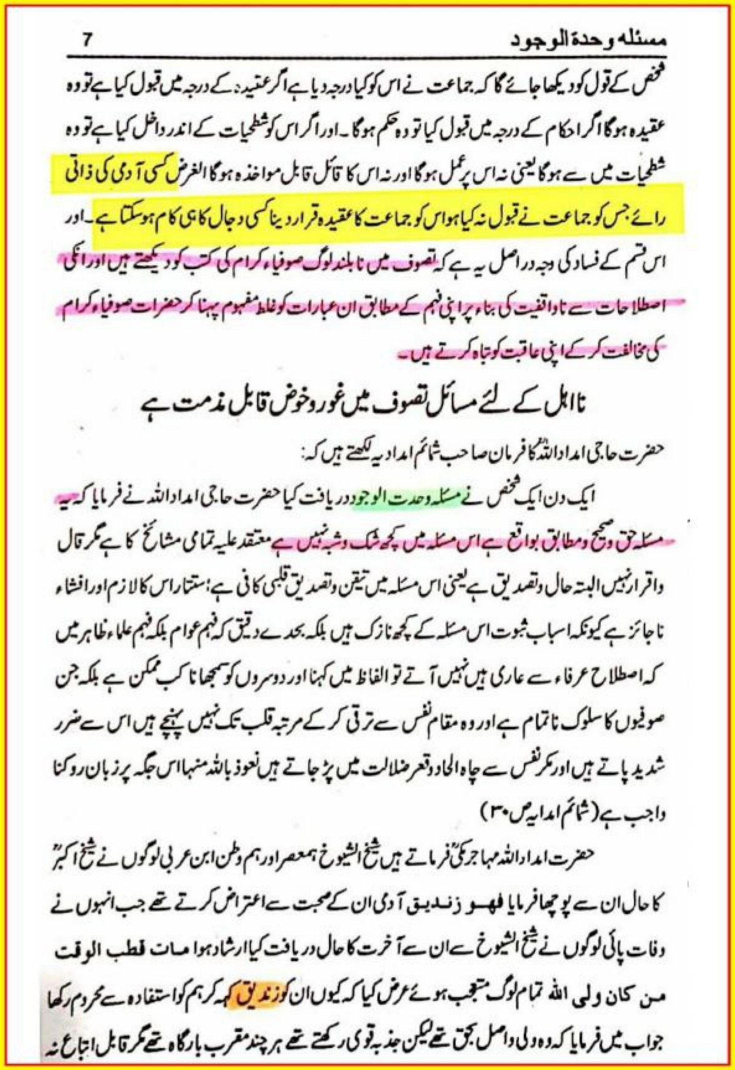

شخص کے قول کو دیکھا جائے گا کہ جماعت نے اس کو کیا درجہ دیا ہے اگر عقیدہ کے درجہ میں قبول کیا ہے تو وہ عقیدہ ہوگا اگر احکام کے درجہ میں قبول کیا تو وہ حکم ہوگا۔ اور اگر اس کو شطحیات کے اندر داخل کیا ہے تو وہ شطحیات میں سے ہوگا یعنی نہ اس پر عمل ہوگا اور نہ اس کا قائل قابل مواخذہ ہوگا الغرض کسی آدمی کی ذاتی رائے جس کو جماعت نے قبول نہ کیا ہو اس کو جماعت کا عقیدہ قرار دینا کسی دجال کا ہی کام ہوسکتا ہے۔ اور اس قسم کے فساد کی وجہ دراصل یہ ہے کہ تصوف میں نابلد لوگ صوفیاء کرام کی کتب کو دیکھتے ہیں اور انکی اصطلاحات سے ناواقفیت کی بناء پر اپنی فہم کے مطابق ان عبارات کو غلط مفہوم پہنا کر حضرات صوفیاء کرام کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت کو تباہ کرتے ہیں۔

نااہل کے لئے مسائل تصوف میں غور وخوض قابل مذمت ہے

حضرت حاجی امداد اللہؒ کا فرمان صاحب شمائم امدادیہ لکھتے ہیں کہ:

ایک دن ایک شخص نے مسئلہ وحدت الوجود دریافت کیا حضرت حاجی امداد اللہ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حق وصحیح ومطابق بواقع ہے اس مسئلہ میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے معتقد علیہ تمامی مشائخ کا ہے مگر قال واقرار نہیں البتہ حال وتصدیق ہے یعنی اس مسئلہ میں تیقن وتصدیق قلبی کافی ہے؛ استتار اس کا لازم اور افشاء ناجائز ہے کیونکہ اسباب ثبوت اس مسئلہ کے کچھ نازک ہیں بلکہ بحدے دقیق کہ فہم عوام بلکہ فہم علماء ظاہر میں کہ اصطلاح عرفاء سے عاری ہیں نہیں آتے تو الفاظ میں کہنا اور دوسروں کو سمجھانا کب ممکن ہے بلکہ جن صوفیوں کا سلوک ناتمام ہے اور وہ مقام نفس سے ترقی کر کے مرتبہ قلب تک نہیں پہنچے ہیں اس سے ضرر شدید پاتے ہیں اور مکر نفس سے چاہ الحاد وقعر ضلالت میں پڑ جاتے ہیں نعوذ باللہ منہا اس جگہ پر زبان روکنا واجب ہے (شمائم امدادیہ ص ۳۰)

حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ ہمعصر اور ہم وطن ابن عربی لوگوں نے شیخ اکبرؒ کا حال ان سے پوچھا فرمایا فھو زندیق آدمی ان کے صحبت سے اعتراض کرتے تھے جب انہوں نے وفات پائی لوگوں نے شیخ الشیوخ سے ان سے آخرت کا حال دریافت کیا ارشاد ہوا مات قطب الوقت من کان ولی اللہ تمام لوگ متعجب ہوئے عرض کیا کہ کیوں ان کو زندیق کہہ کر ہم کو استفادہ سے محروم رکھا جواب میں فرمایا کہ وہ ولی واصل بحق تھے لیکن جذبہ قوی رکھتے تھے ہر چند مقرب بارگاہ تھے مگر قابل اتباع نہ

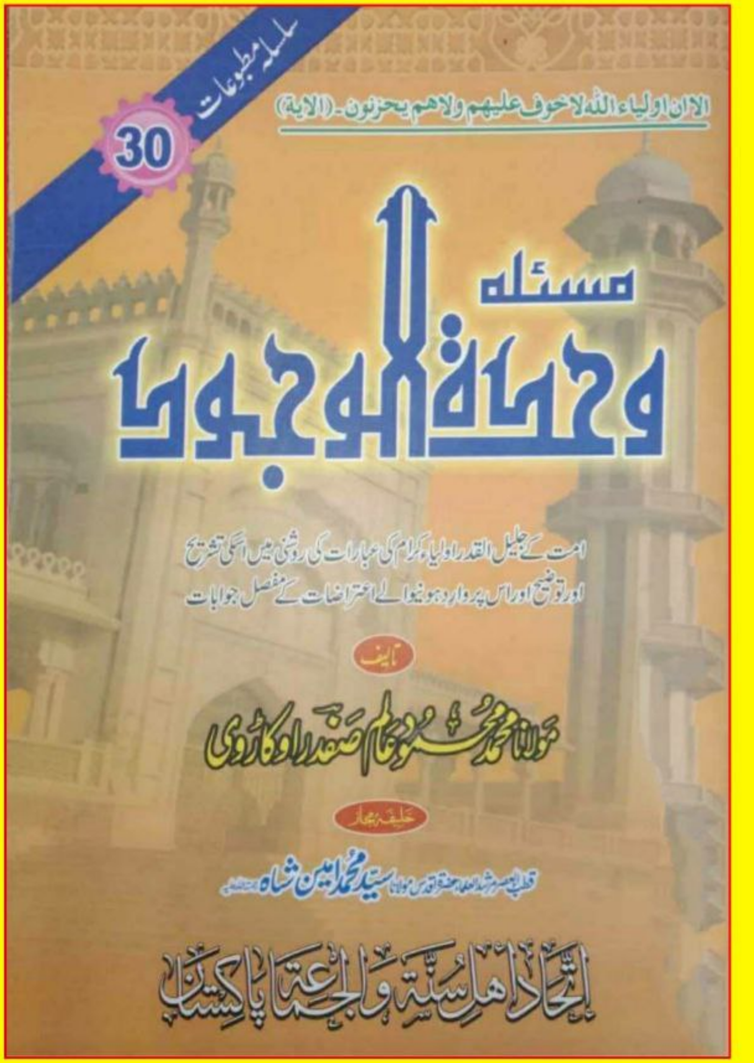

سلسلہ مطبوعات

30

الاان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ (الایۃ)

مسئلہ

وحدۃ الوجود

امت کے جلیل القدر اولیاء کرام کی عبارات کی روشنی میں اسکی تشریح اور توضیح اور اس پر وارد ہونیوالے اعتراضات کے مفصل جوابات

تالیف

مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

خلیفہ مجاز

قطب العصر مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ

اتحاد اہل سنۃ والجماعۃ پاکستان

BAWADIR-UN-NAWADIR | PG: 197

(ASHRAF ALI THANVI)

Ek waqiya ki Tehqeeq ki ghalti hai Jo Apne ilm wa fazal wilayat balke nabuvvat ke sath bhi Jama ho sakti hai

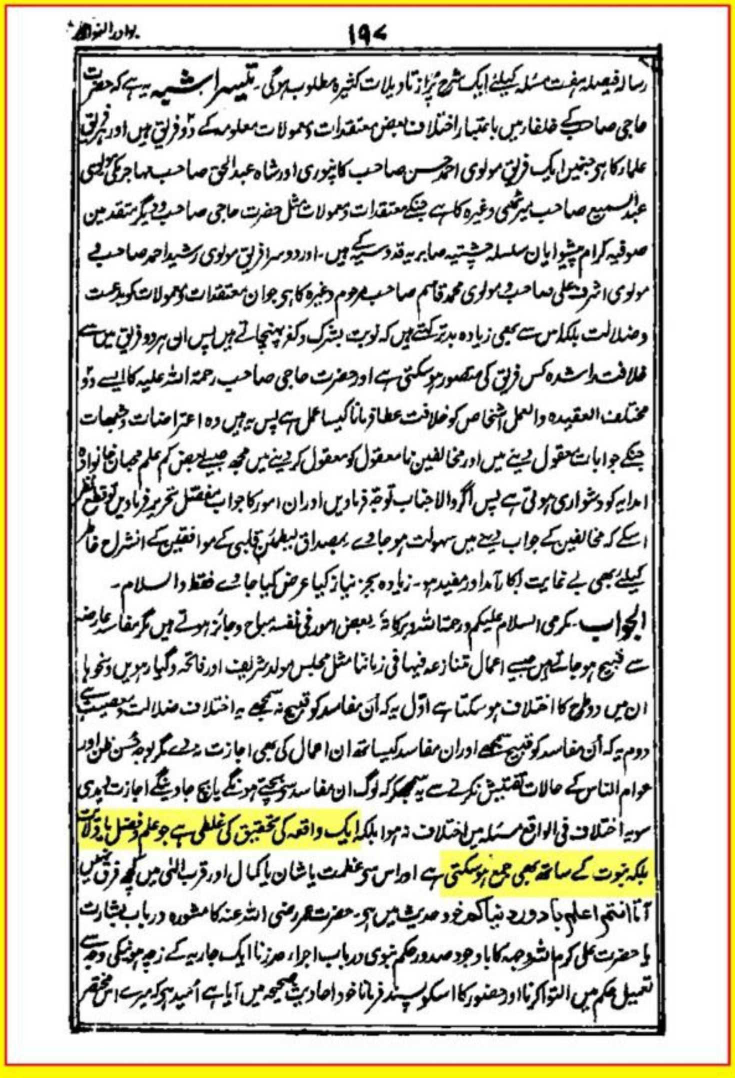

رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ کیلئے ایک شرح پُر از تاویلات کثیرہ مطلوب ہوگی۔ **تیسرا شبہ** یہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے خلفاء میں باعتبار اختلاف بعض معتقدات و معمولات معلومہ کے دو فریق ہیں اور ہر فریق علماء کا ہے جنمیں ایک فریق مولوی احمد حسن صاحب کانپوری اور شاہ عبدالحق صاحب مہاجر مکی و مولوی عبدالسمیع صاحب میرٹھی وغیرہ کا ہے جنکے معتقدات و معمولات مثل حضرت حاجی صاحب و دیگر متقدمین صوفیہ کرام پیشوایان سلسلہ چشتیہ صابریہ قدس سرہم کے ہیں۔ اور دوسرا فریق مولوی رشید احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ کا ہے جو ان معتقدات و معمولات کو بدعت و ضلالت بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر کہتے ہیں کہ نوبت بشرک و کفر پہنچاتے ہیں پس ان ہر دو فریق میں سے خلافت راشدہ کس فریق کی متصور ہوسکتی ہے اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایسے دو مختلف العقیدہ والعمل اشخاص کو خلافت عطا فرمانا کیسا عمل ہے پس یہ ہیں وہ اعتراضات و شبہات جنکے جوابات معقول دینے میں اور مخالفین نامعقول کو معقول کر دینے میں مجھ جیسے بعض کم علم محبان خانوادہ امدادیہ کو دشواری ہوتی ہے پس اگر والا جناب توجہ فرمادیں اور ان امور کا جواب مفصل تحریر فرمادیں تو قطع نظر اسکے کہ مخالفین کے جواب دینے میں سہولت ہو جاوے بمصداق لیطمئن قلبی کے موافقین کے انشراح خاطر کیلئے بھی بے نہایت کارآمد اور مفید ہو۔ زیادہ بجز نیاز کیا عرض کیا جاوے فقط والسلام۔

الجواب۔ مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعض امور فی نفسہ مباح و جائز ہوتے ہیں مگر مفاسد عارضہ سے قبیح ہو جاتے ہیں جیسے اعمال متنازعہ فیہا فی زماننا مثل مجلس مولد شریف اور فاتحہ و گیارہویں وغیرہا ان میں دو طرح کا اختلاف ہوسکتا ہے اول یہ کہ ان مفاسد کو قبیح نہ سمجھے یہ اختلاف ضلالت و معصیت ہے دوم یہ کہ ان مفاسد کو قبیح سمجھے اور ان مفاسد کیساتھ ان اعمال کی بھی اجازت نہ دے مگر بوجہ حسن ظن اور عوام الناس کے حالات تفتیش نہ کرنے سے یہ سمجھ کر کہ لوگ ان مفاسد سے بچتے ہونگے یا بچ جاوینگے اجازت دیدی سو یہ اختلاف فی الواقع مسئلہ میں اختلاف نہ ہوا بلکہ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل و ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتی ہے اور اس سے عظمت یا شان یا کمال اور قرب الٰہی میں کچھ فرق نہیں آیا انما انتم اعلم بامور دنیاکم خود حدیث میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ درباب بشارت یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا باوجود صدور حکم نبوی درباب اجراء حد زنا ایک جاریہ کے زچہ ہونیکی وجہ سے تعمیل حکم میں التوا کرنا اور حضور کا اسکو پسند فرمانا خود احادیث صحیحہ میں آیا ہے امید ہے کہ میرے اس مختصر

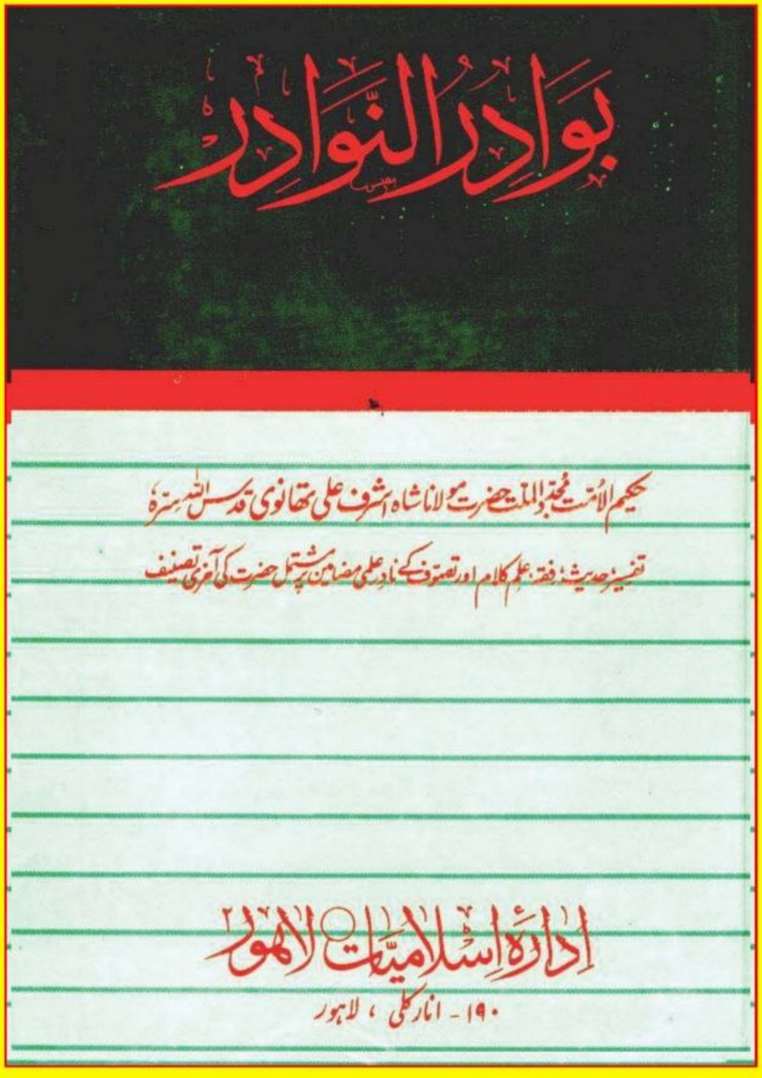

بوادر النوادر

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ

تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام اور تصوف کے نادر علمی مضامین پر مشتمل حضرت کی آخری تصنیف

ادارہ اسلامیات لاہور
۱۹۰ - انارکلی ، لاہور

Barelviyat ka sheesh Mahal Pg: 31

(TAHIR GAYAHVI DEOBANDI)

Qari Muhammad taiyeb Saheb ki hesiyat sirf naqil ki hai Qayel ki nahie lehaza Jo fatwa us par lagaya Jayega wo Asal Qayel Par chaspa hoga naqil Par Nahie

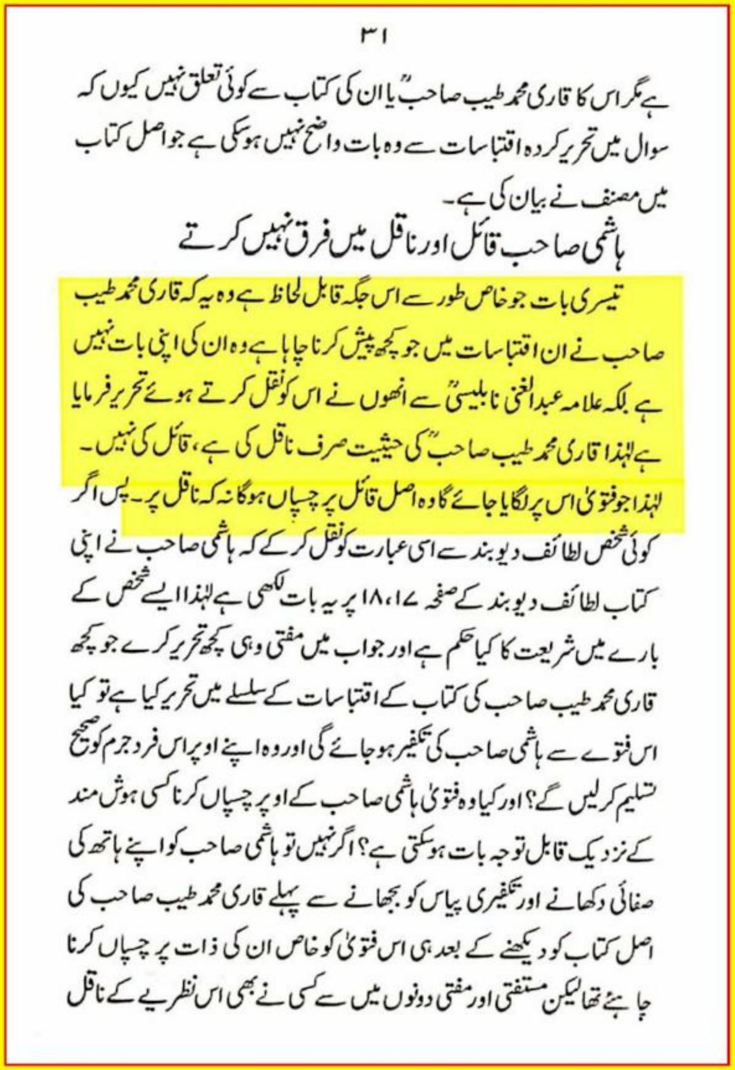

۳۱

ہے مگر اس کا قاری محمد طیب صاحبؒ یا ان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں کیوں کہ سوال میں تحریر کردہ اقتباسات سے وہ بات واضح نہیں ہو سکی ہے جو اصل کتاب میں مصنف نے بیان کی ہے۔

ہاشمی صاحب قائل اور ناقل میں فرق نہیں کرتے

تیسری بات جو خاص طور سے اس جگہ قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ قاری محمد طیب صاحب نے ان اقتباسات میں جو کچھ پیش کرنا چاہا ہے وہ ان کی اپنی بات نہیں ہے بلکہ علامہ عبدالغنی نابلیسیؒ سے انھوں نے اس کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے لہٰذا قاری محمد طیب صاحبؒ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے، قائل کی نہیں۔ لہٰذا جو فتویٰ اس پر لگایا جائے گا وہ اصل قائل پر چسپاں ہوگا نہ کہ ناقل پر۔ پس اگر کوئی شخص لطائف دیوبند سے اسی عبارت کو نقل کر کے کہ ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب لطائف دیوبند کے صفحہ ۱۷، ۱۸ پر یہ بات لکھی ہے لہٰذا ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور جواب میں مفتی وہی کچھ تحریر کرے جو کچھ قاری محمد طیب صاحب کی کتاب کے اقتباسات کے سلسلے میں تحریر کیا ہے تو کیا اس فتوے سے ہاشمی صاحب کی تکفیر ہو جائے گی اور وہ اپنے اوپر اس فرد جرم کو صحیح تسلیم کر لیں گے؟ اور کیا وہ فتویٰ ہاشمی صاحب کے اوپر چسپاں کرنا کسی ہوش مند کے نزدیک قابل توجہ بات ہو سکتی ہے؟ اگر نہیں تو ہاشمی صاحب کو اپنے ہاتھ کی صفائی دکھانے اور تکفیری پیاس کو بجھانے سے پہلے قاری محمد طیب صاحب کی اصل کتاب کو دیکھنے کے بعد ہی اس فتویٰ کو خاص ان کی ذات پر چسپاں کرنا چاہئے تھا لیکن مستفتی اور مفتی دونوں میں سے کسی نے بھی اس نظریے کے ناقل

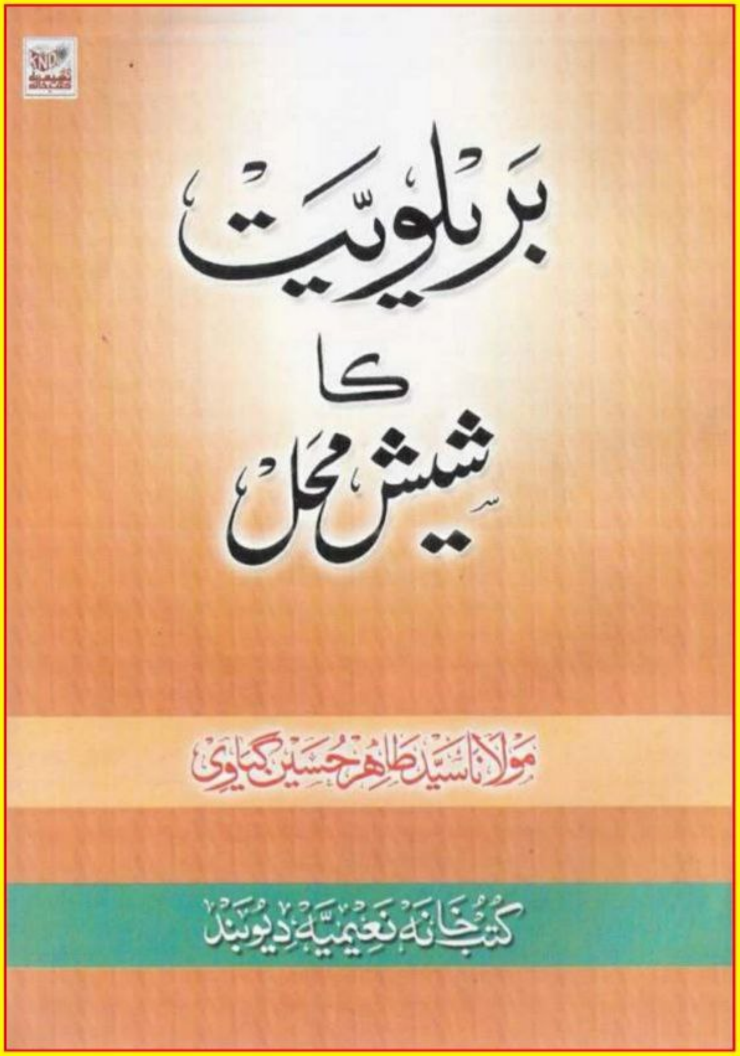

بریلویت کا شیش محل

مولانا سید طاہر حسین گیاوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

IZHAR - UL - AIB PAGE: 108

(SARFARAZ KHAN SAFDAR)

Shar'an wa kanoonan wa Akhlakan Ye zaroori Nahie ke Jo raaye Aadmi khud kisi doosre ke bare me qayem Kare to wo doosre par nafiz ho

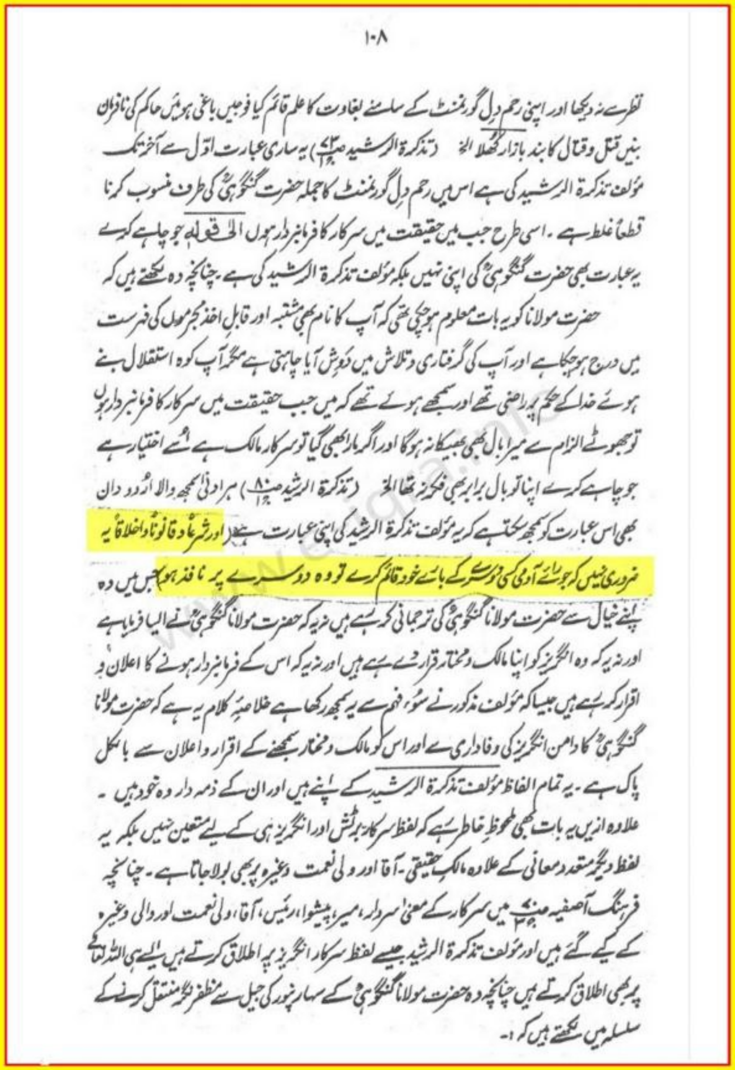

۱۰۸

نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا فوجیں باغی ہوئیں حاکم کی نافرمان
بنیں قتل وقتال کا بند بازار کھلا الخ (تذکرۃ الرشید ص۷۳ ج۱) یہ ساری عبارت اول سے آخر تک
مؤلف تذکرۃ الرشید کی ہے اس میں رحم دل گورنمنٹ کا جملہ حضرت گنگوہیؒ کی طرف منسوب کرنا
قطعاً غلط ہے۔ اسی طرح جب میں حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں الیٰ قولہ جو چاہے کرے
یہ عبارت بھی حضرت گنگوہیؒ کی اپنی نہیں بلکہ مؤلف تذکرۃ الرشید کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابلِ اخذ مجرموں کی فہرست
میں درج ہو چکا ہے اور آپ کی گرفتاری وتلاش میں دوڑش آیا چاہتی ہے مگر آپ کوہ استقلال بنے
ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں
تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے
جو چاہے کرے اپنا تو بال برابر بھی فکر نہ تھا الخ (تذکرۃ الرشید ص۸۰ ج۱) ہر ادنیٰ سمجھ والا اردو دان
بھی اس عبارت کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ مؤلف تذکرۃ الرشید کی اپنی عبارت ہے اور شرعاً و قانوناً و اخلاقاً یہ
ضروری نہیں کہ جو رائے آدمی کسی دوسرے کے بارے خود قائم کرے تو وہ دوسرے پر نافذ ہو جس میں وہ
اپنے خیال سے حضرت مولانا گنگوہیؒ کی ترجمانی کر رہے ہیں نہ یہ کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے ایسا فرمایا ہے
اور نہ یہ کہ وہ انگریز کو اپنا مالک ومختار قرار دے رہے ہیں اور نہ یہ کہ اس کے فرمانبردار ہونے کا اعلان و
اقرار کر رہے ہیں جیسا کہ مؤلف مذکور نے سوءِ فہم سے یہ سمجھ رکھا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضرت مولانا
گنگوہیؒ کا دامن انگریز کی وفاداری سے اور اس کو مالک ومختار سمجھنے کے اقرار واعلان سے بالکل
پاک ہے۔ یہ تمام الفاظ مؤلف تذکرۃ الرشید کے اپنے ہیں اور ان کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔
علاوہ ازیں یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ لفظ سرکار برٹش اور انگریز ہی کے لیے متعین نہیں بلکہ یہ
لفظ دیگر متعدد معانی کے علاوہ مالکِ حقیقی۔ آقا اور ولی نعمت وغیرہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ
فرہنگ آصفیہ ص۳۰ ج۳ میں سرکار کے معنی سردار، میر، پیشوا، رئیس، آقا، ولی نعمت اور والی وغیرہ
کے کیے گئے ہیں اور مؤلف تذکرۃ الرشید جیسے لفظ سرکار انگریز پہ اطلاق کرتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ
پر بھی اطلاق کرتے ہیں چنانچہ وہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کے سہارنپور کی جیل سے مظفر نگر منتقل کرنے کے
سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

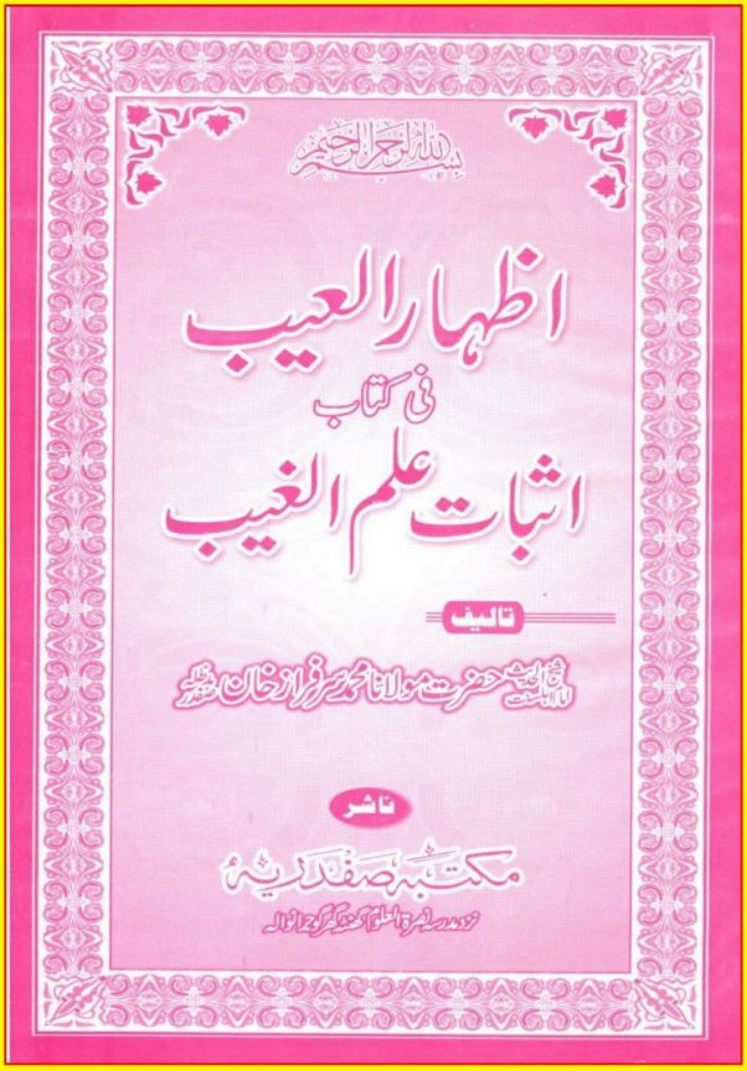

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہار العیب
فی کتاب
اثبات علم الغیب

تالیف

شیخ الحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

SHAWAHADAT BAJAWAB NAWAZSHAT PG: 16

(ZAHIDURRASHDI DEOBANDI)

Ye bat hamare culture mijaz nafsiyat ka hissa ban chuki hai ke hum Jisse ikhtelaf karte hai , usey kisi na kisi Agent karar diye baghair hamari nafsiyat ki taskeen nahi hoti....

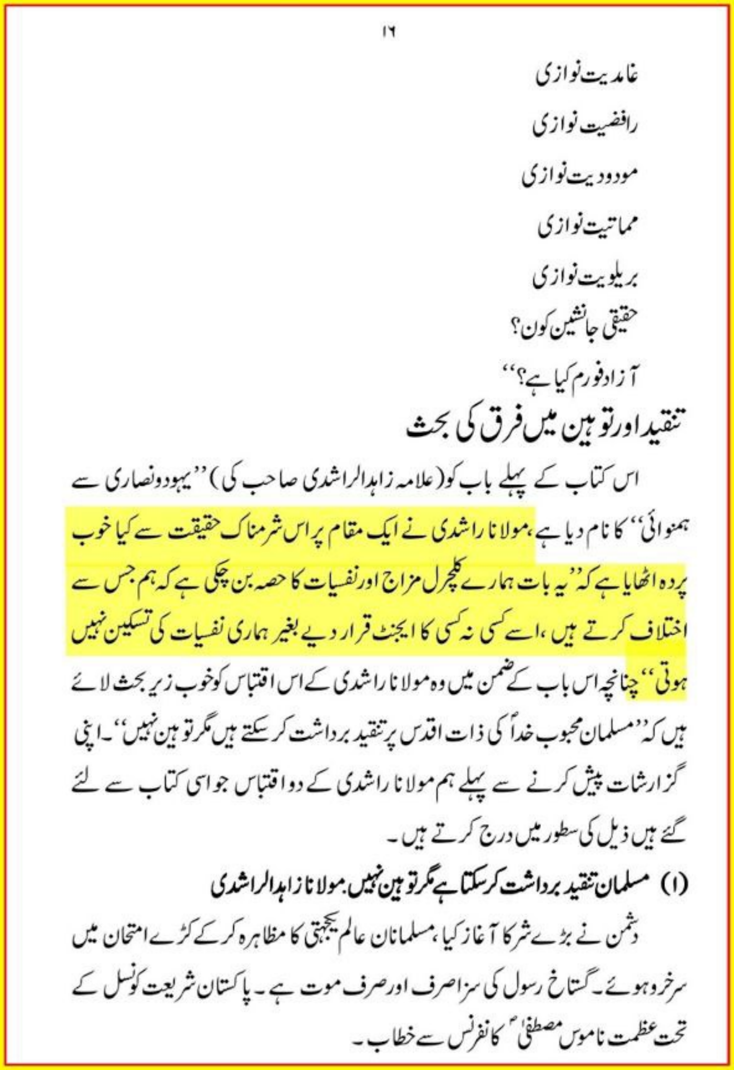

غامدیت نوازی

رافضیت نوازی

مودودیت نوازی

مماتیت نوازی

بریلویت نوازی

حقیقی جانشین کون؟

آزادفورم کیا ہے؟''

تنقید اور توہین میں فرق کی بحث

اس کتاب کے پہلے باب کو (علامہ زاہدالراشدی صاحب کی) ''یہود ونصاری سے ہمنوائی'' کا نام دیا ہے، مولانا راشدی نے ایک مقام پر اس شرمناک حقیقت سے کیا خوب پردہ اٹھایا ہے کہ ''یہ بات ہمارے کلچرل مزاج اور نفسیات کا حصہ بن چکی ہے کہ ہم جس سے اختلاف کرتے ہیں، اسے کسی نہ کسی کا ایجنٹ قرار دیے بغیر ہماری نفسیات کی تسکین نہیں ہوتی'' چنانچہ اس باب کے ضمن میں وہ مولانا راشدی کے اس اقتباس کو خوب زیر بحث لائے ہیں کہ ''مسلمان محبوب خداؐ کی ذات اقدس پر تنقید برداشت کر سکتے ہیں مگر توہین نہیں''۔ اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ہم مولانا راشدی کے دو اقتباس جو اسی کتاب سے لئے گئے ہیں ذیل کی سطور میں درج کرتے ہیں۔

(۱) مسلمان تنقید برداشت کرسکتا ہے مگر توہین نہیں. مولانا زاہدالراشدی

دشمن نے بڑے شر کا آغاز کیا، مسلمانان عالم یکجہتی کا مظاہرہ کر کے کڑے امتحان میں سرخرو ہوئے۔ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ پاکستان شریعت کونسل کے تحت عظمت ناموس مصطفیٰؐ کانفرنس سے خطاب۔

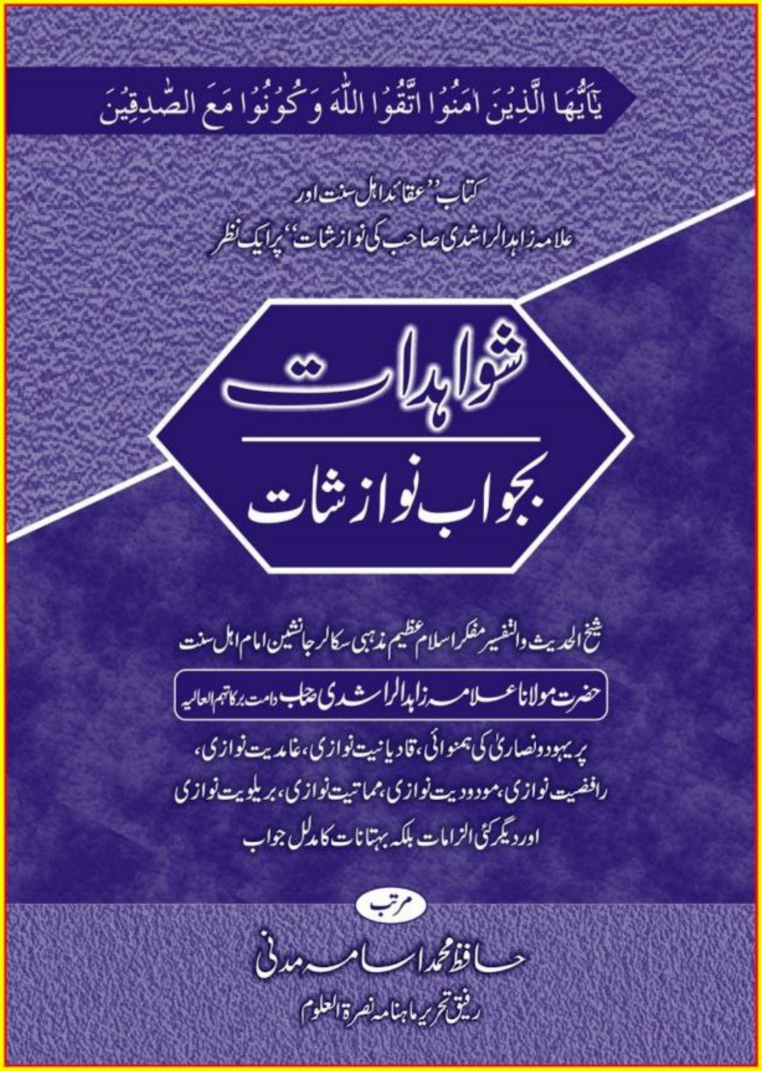

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

کتاب ''عقائد اہل سنت اور
علامہ زاہدالراشدی صاحب کی نوازشات'' پر ایک نظر

شواہدات

بجواب نوازشات

شیخ الحدیث والتفسیر مفکر اسلام عظیم مذہبی سکالر جانشین امام اہل سنت
حضرت مولانا علامہ زاہدالراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
پر یہود ونصاریٰ کی ہمنوائی، قادیانیت نوازی، غامدیت نوازی،
رافضیت نوازی، مودودیت نوازی، مماتیت نوازی، بریلویت نوازی
اور دیگر کئی الزامات بلکہ بہتانات کا مدلل جواب

مرتب

حافظ محمد اسامہ مدنی
رفیق تحریر ماہنامہ نصرۃ العلوم

MAJALIS MUTAKALLIM-E-ISLAM | PG |64

(Ilyas Ghumman Deobandi)

Aksar Fitno ka darwaza khulta hi tab hai Jab Insan Apne Akabir ki Tehqeeqat Par Aetmad ke bajaye khud ko muhaqqiq samajhne lagta hai.....

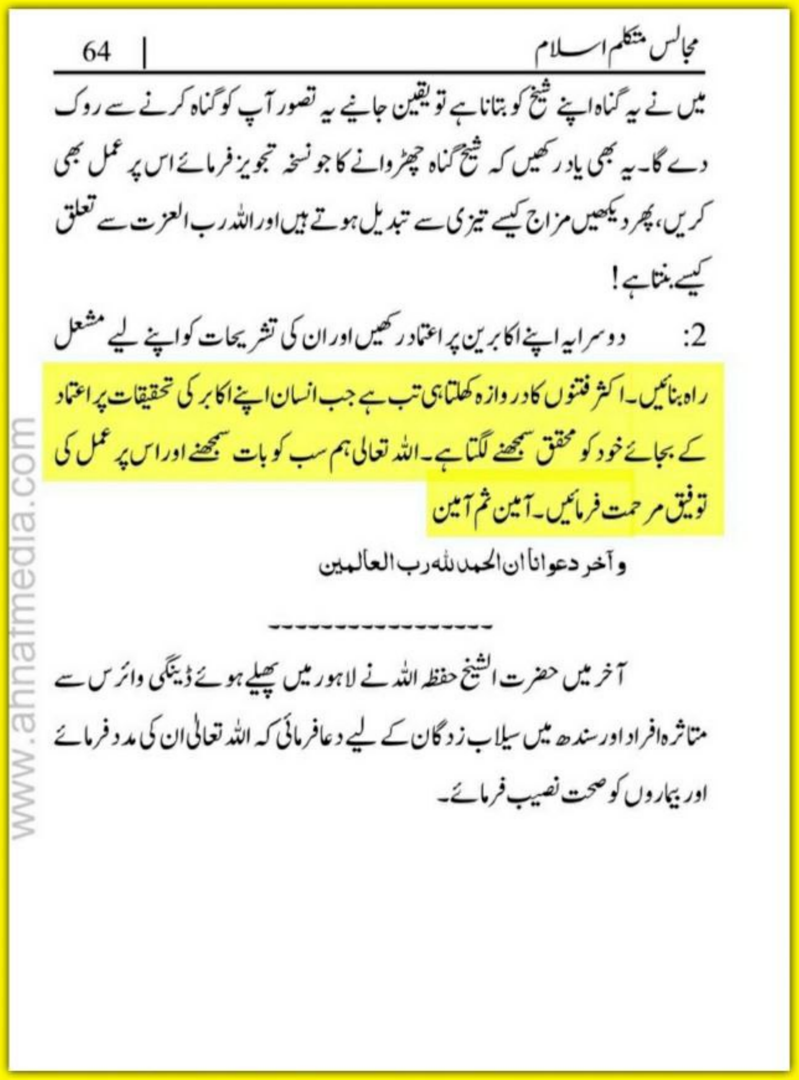

میں نے یہ گناہ اپنے شیخ کو بتانا ہے تو یقین جانیے یہ تصور آپ کو گناہ کرنے سے روک دے گا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ شیخ گناہ چھڑوانے کا جو نسخہ تجویز فرمائے اس پر عمل بھی کریں، پھر دیکھیں مزاج کیسے تیزی سے تبدیل ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت سے تعلق کیسے بنتا ہے!

2: دوسرا یہ اپنے اکابرین پر اعتماد رکھیں اور ان کی تشریحات کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ اکثر فتنوں کا دروازہ کھلتا ہی تب ہے جب انسان اپنے اکابر کی تحقیقات پر اعتماد کے بجائے خود کو محقق سمجھنے لگتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین ثم آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آخر میں حضرت الشیخ حفظہ اللہ نے لاہور میں پھیلے ہوئے ڈینگی وائرس سے متاثرہ افراد اور سندھ میں سیلاب زدگان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالی ان کی مدد فرمائے اور بیماروں کو صحت نصیب فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

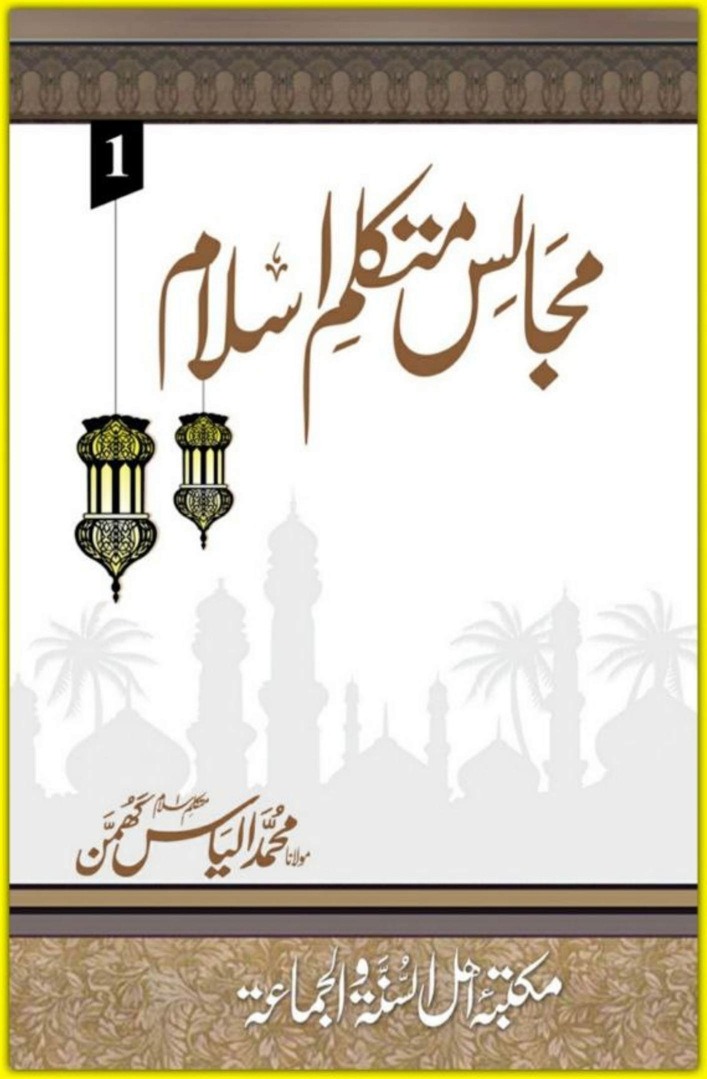

IZAH UL ADILLA | PAGE NUMBER | 175

(Mehmood Ul Hasan Deobandi)

Bado ka Qawl hujjat hota hai Par Chhoto ke Qawl se bado Par Aetraz karna khilafe Tareeqa (Munazra) wa aql hai...

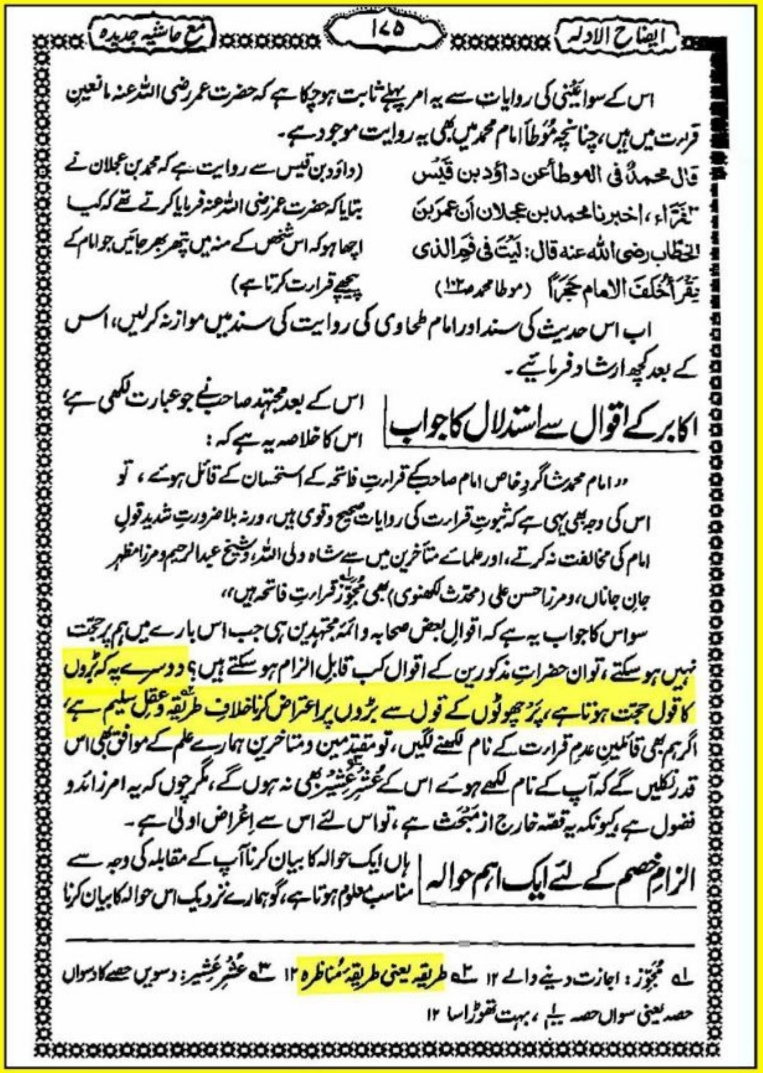

اس کے سوا عینی کی روایات سے یہ امر پہلے ثابت ہوچکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مانعین قرارت میں ہیں، چنانچہ مُؤطا امام محمد میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

قال محمدٌ فی الموطأ عن داؤد بن قیس الفراء، اخبرنا محمد بن عجلان أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: لیتَ فی فمِ الذی یقرأ خلفَ الامام حجراً (موطا محمد ص۱۰۲)	(داؤد بن قیس سے روایت ہے کہ محمد بن عجلان نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کیا اچھا ہو کہ اس شخص کے منہ میں پتھر بھر جائیں جو امام کے پیچھے قرارت کرتا ہے)

اب اس حدیث کی سند اور امام طحاوی کی روایت کی سند میں موازنہ کرلیں، اس کے بعد کچھ ارشاد فرمائیے۔

اکابر کے اقوال سے استدلال کا جواب

اس کے بعد مجتہد صاحب نے جو عبارت لکھی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"امام محمد شاگردِ خاص امام صاحب کے قرارتِ فاتحہ کے استحسان کے قائل ہوئے، تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ثبوتِ قرارت کی روایات صحیح و قوی ہیں، ورنہ بلاضرورتِ شدید قولِ امام کی مخالفت نہ کرتے، اور علمائے متأخرین میں سے شاہ ولی اللہ، و شیخ عبدالرحیم و مرزا مظہر جانِ جاناں، و مرزا حسن علی (محدث لکھنوی) بھی مُجوِّز[1] قرارتِ فاتحہ ہیں"

سو اس کا جواب یہ ہے کہ اقوالِ بعض صحابہ و ائمۂ مجتہدین ہی جب اس بارے میں ہم پر حجت نہیں ہوسکتے، تو ان حضراتِ مذکورین کے اقوال کب قابلِ الزام ہوسکتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ بڑوں کا قول حجت ہوتا ہے، پر چھوٹوں کے قول سے بڑوں پر اعتراض کرنا خلافِ طریقہ[2] و عقلِ سلیم ہے، اگر ہم بھی قائلینِ عدمِ قرارت کے نام لکھنے لگیں، تو متقدمین و متأخرین ہمارے علم کے موافق بھی اس قدر نکلیں گے کہ آپ کے نام لکھے ہوئے اس کے عُشرِ عَشیر[3] بھی نہ ہوں گے، مگر چوں کہ یہ امر زائد و فضول ہے، کیونکہ یہ قصہ خارج از مبحث ہے، تو اس لئے اس سے اِعراض اولیٰ ہے۔

الزامِ خصم کے لئے ایک اہم حوالہ

ہاں ایک حوالہ کا بیان کرنا آپ کے مقابلہ کی وجہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے، گو ہمارے نزدیک اس حوالہ کا بیان کرنا

---

[1] مُجَوِّز: اجازت دینے والے ۱۲ [2] طریقہ یعنی طریقۂ مُناظرہ ۱۲ [3] عُشرِ عَشیر: دسویں حصے کا دسواں حصہ یعنی سواں حصہ ۱/۱۰۰، بہت تھوڑا سا ۱۲

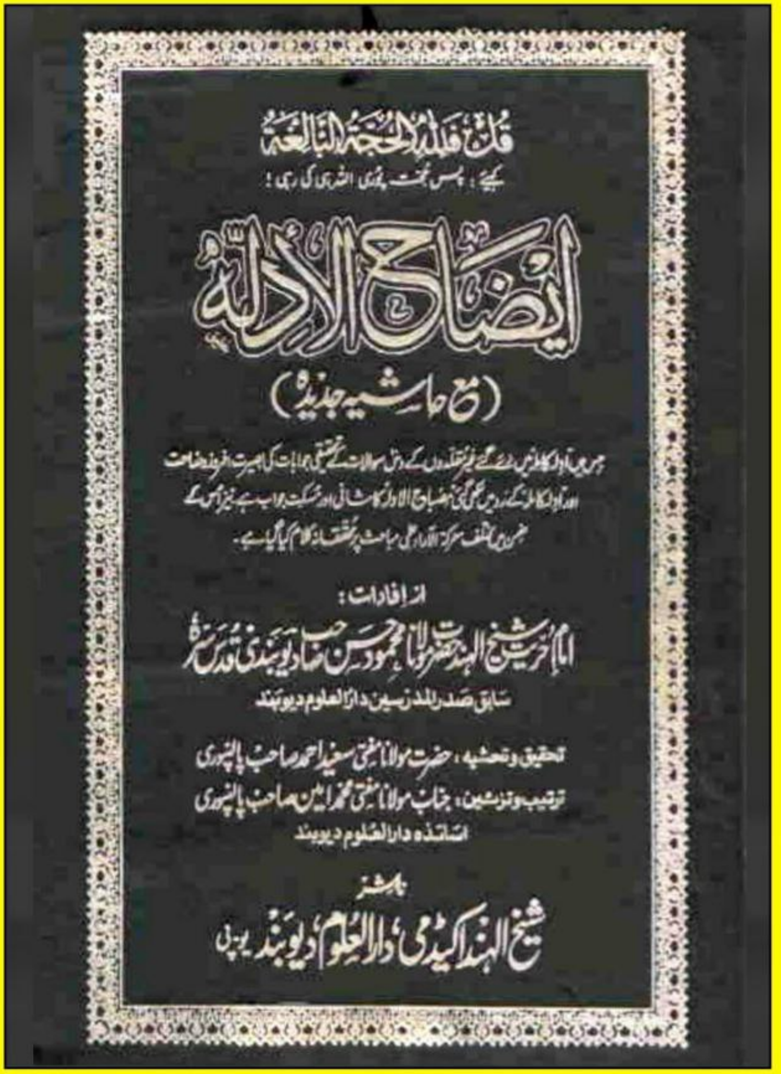

قُلْ فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ

ایضاح الادلہ

(مع حاشیہ جدیدہ)

از افادات:

امامِ حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس سرہٗ

سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

تحقیق و تحشیہ: حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری

ترتیب و تزئین: جناب مولانا مفتی محمد امین صاحب پالنپوری

اساتذہ دار العلوم دیوبند

ناشر

شیخ الہند اکیڈمی، دار العلوم، دیوبند یوپی

Sheikh Najdi or hindostan ke Ulema e haq Pg | 29

(MANZOOR NOMANI DEOBANDI)

MOLVI RASHEED AHMED GANGOHI SAHEB TAMAM DEOBANDI AKABIREEN KE MUQTADA OR JAMA'T DEOBAND KE SHEIKHUL MASHAYEKH HAIN...

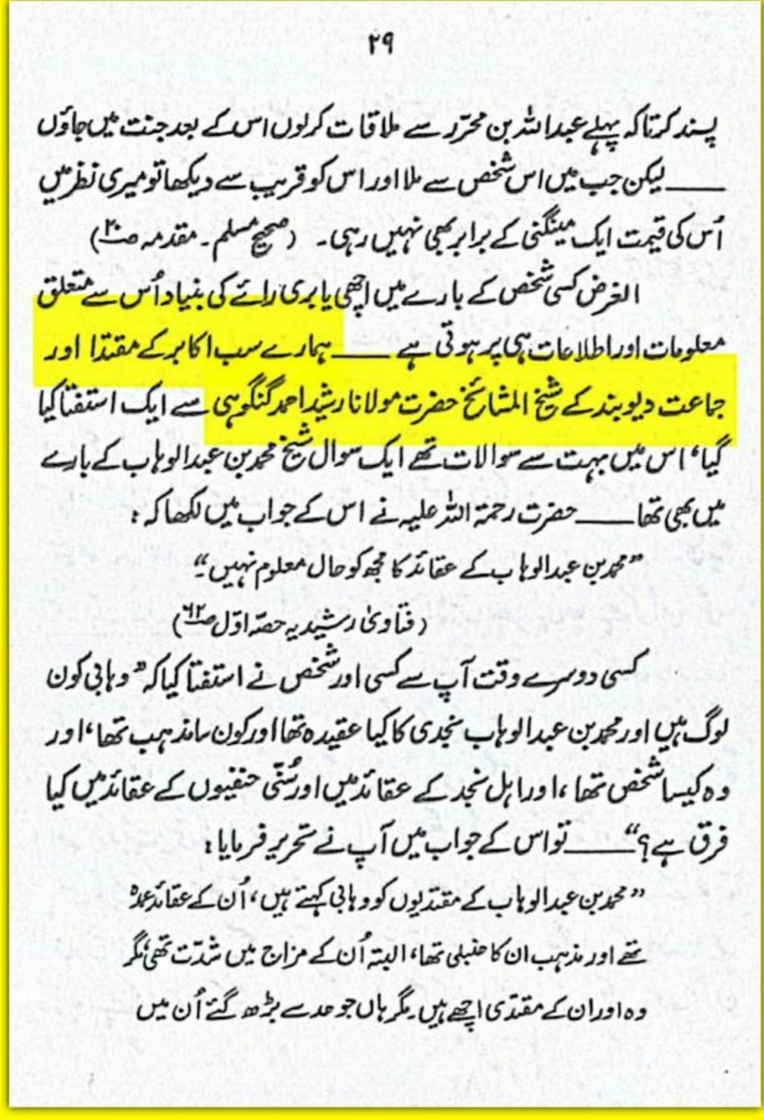

پسند کرتا کہ پہلے عبداللہ بن محرز سے ملاقات کرلوں اس کے بعد جنت میں جاؤں ـــــ لیکن جب میں اس شخص سے ملا اور اس کو قریب سے دیکھا تو میری نظر میں اُس کی قیمت ایک مینگنی کے برابر بھی نہیں رہی۔ (صحیح مسلم۔ مقدمہ ص۲۰)

الغرض کسی شخص کے بارے میں اچھی یا بری رائے کی بنیاد اُس سے متعلق معلومات اور اطلاعات ہی پر ہوتی ہے ـــــ ہمارے سب اکابر کے مقتدا اور جماعت دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ایک استفتا کیا گیا، اس میں بہت سے سوالات تھے ایک سوال شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں بھی تھا ـــــ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں لکھا کہ:

"محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں۔"

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص۶۲)

کسی دوسرے وقت آپ سے کسی اور شخص نے استفتا کیا کہ "وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون سا مذہب تھا، اور وہ کیسا شخص تھا، اور اہل نجد کے عقائد میں اور سُنّی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟" ـــــ تو اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اُن میں

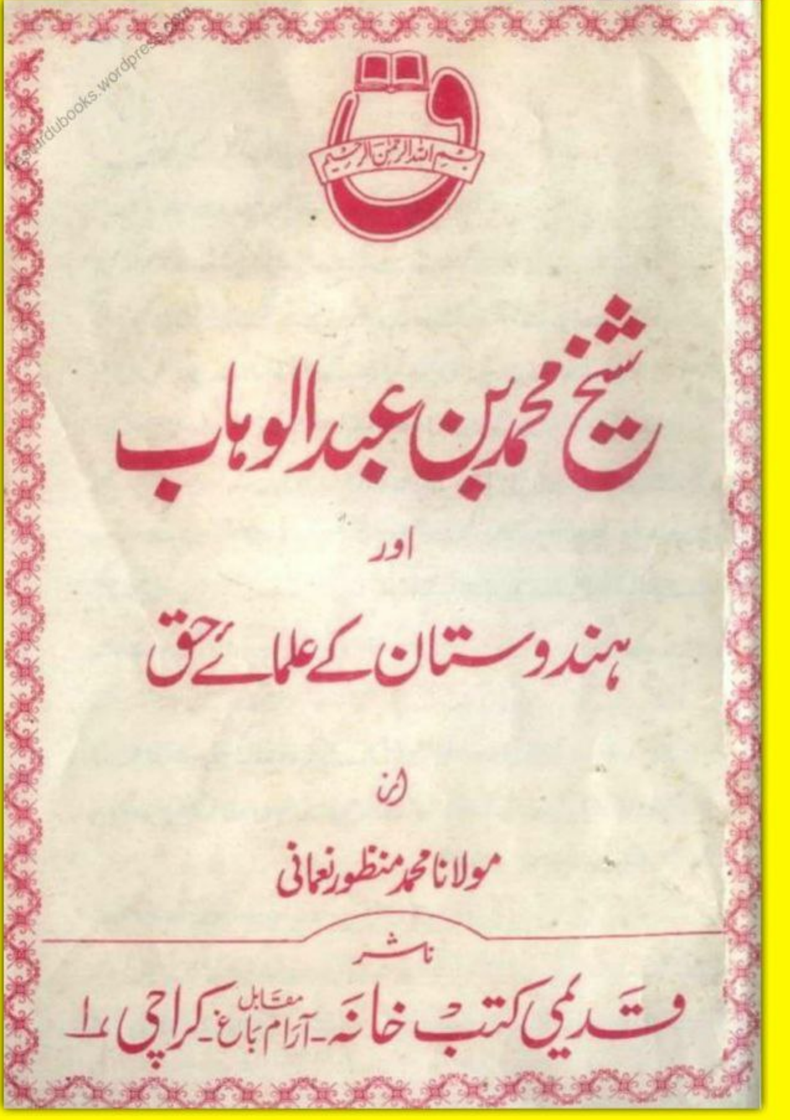

urdubooks.wordpress.com

شیخ محمد بن عبدالوہاب

اور

ہندوستان کے علمائے حق

از

مولانا محمد منظور نعمانی

ناشر
قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی ۱

MAJMUA RASAIL | Jild | 1 | Page | 165

(AMEEN SAFDAR OKADVI DEOBANDI)

MUDDAI SE KHAS DALEEL KA MUTALBA KARNA DHOKHA FAREB OR KHALIS MIRZA QADIYANI KI SUNNAT HAI...

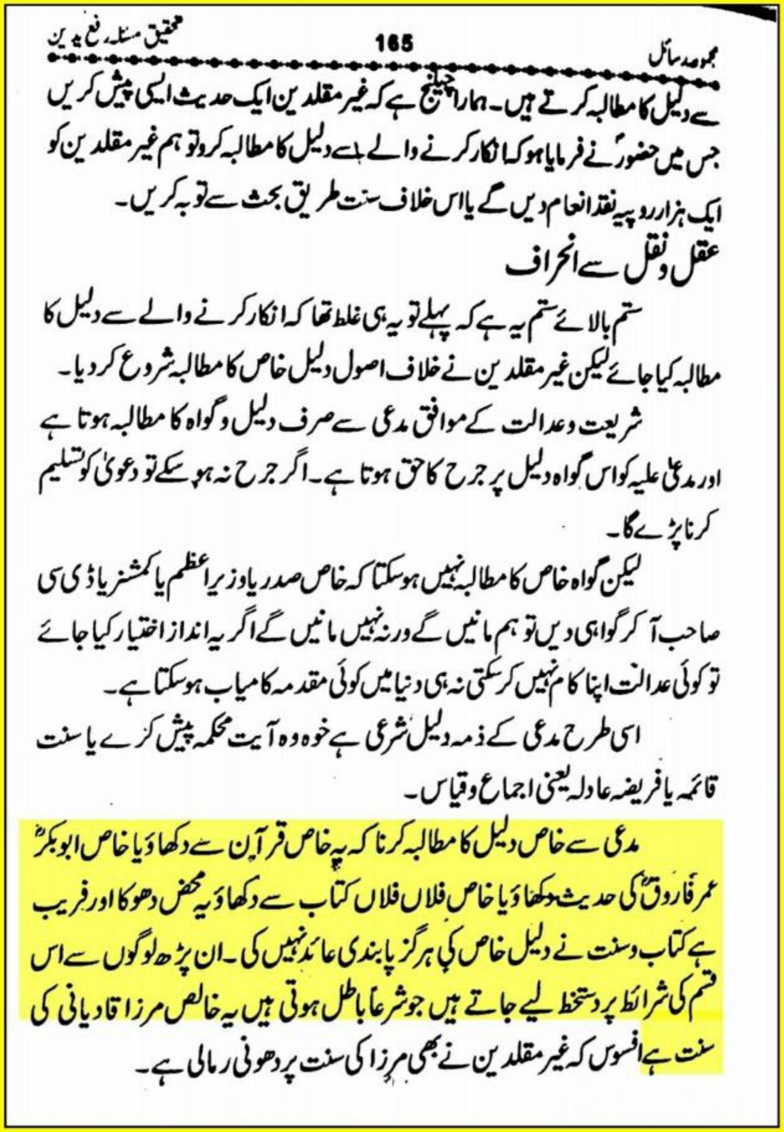

سے دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلدین ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کرو تو ہم غیر مقلدین کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے یا اس خلاف سنت طریق بحث سے توبہ کریں۔

عقل ونقل سے انحراف

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پہلے تو یہ ہی غلط تھا کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے لیکن غیر مقلدین نے خلاف اصول دلیل خاص کا مطالبہ شروع کر دیا۔

شریعت وعدالت کے موافق مدعی سے صرف دلیل وگواہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور مدعی علیہ کو اس گواہ دلیل پر جرح کا حق ہوتا ہے۔ اگر جرح نہ ہو سکے تو دعویٰ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

لیکن گواہ خاص کا مطالبہ نہیں ہو سکتا کہ خاص صدر یا وزیر اعظم یا کمشنر یا ڈی سی صاحب آ کر گواہی دیں تو ہم مانیں گے ورنہ نہیں مانیں گے اگر یہ انداز اختیار کیا جائے تو کوئی عدالت اپنا کام نہیں کر سکتی نہ ہی دنیا میں کوئی مقدمہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح مدعی کے ذمہ دلیل شرعی ہے خوہ وہ آیت محکمہ پیش کرے یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ یعنی اجماع وقیاس۔

مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکرؓ عمر فاروقؓ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتاب وسنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی۔ ان پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لیے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خالص مرزا قادیانی کی سنت ہے افسوس کہ غیر مقلدین نے بھی مرزا کی سنت پر دھونی رمالی ہے۔

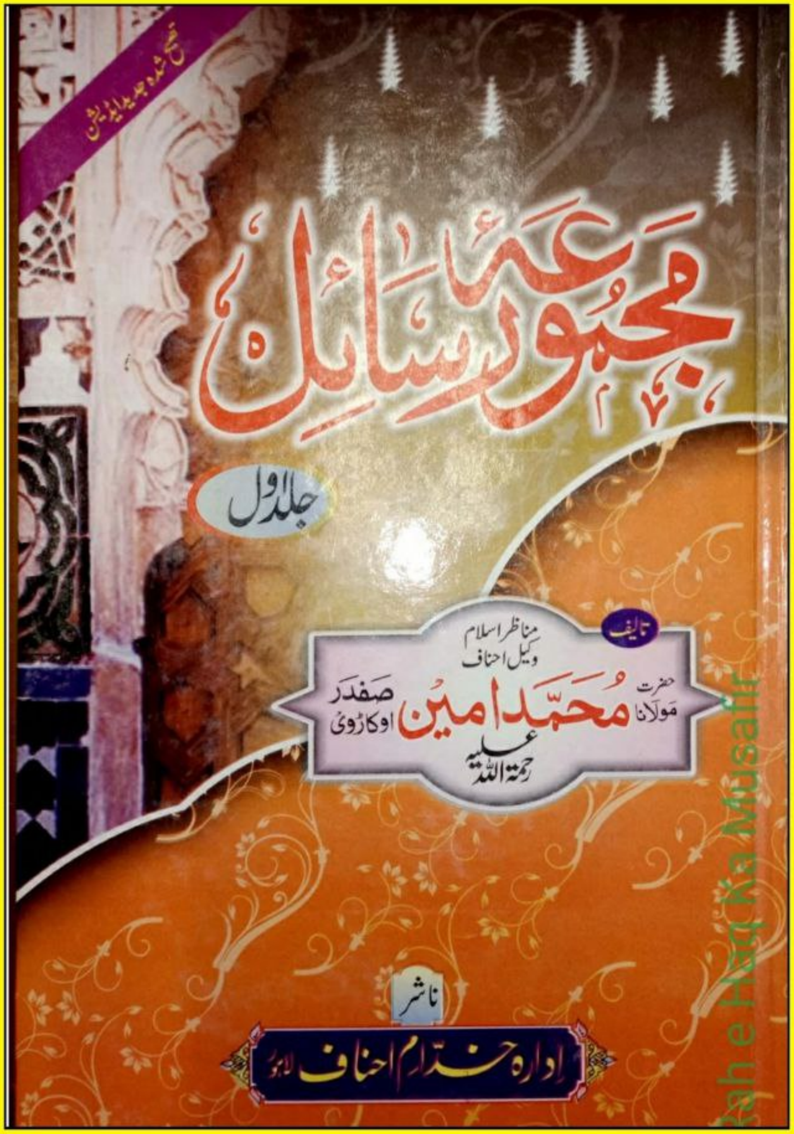

ah e Haq Ka Musafir

Kuchh der Gairmuqallideen ke sath Pg | 161

(ABUBAKAR GHAZIPURI DEOBANDI)

KISI BHI MAZHAB KA MAKHAZ AKABIR KA KALAM HOTA HAI CHHOTO KA KALAM MAKHAZ NAHIE BAN SAKTA.....

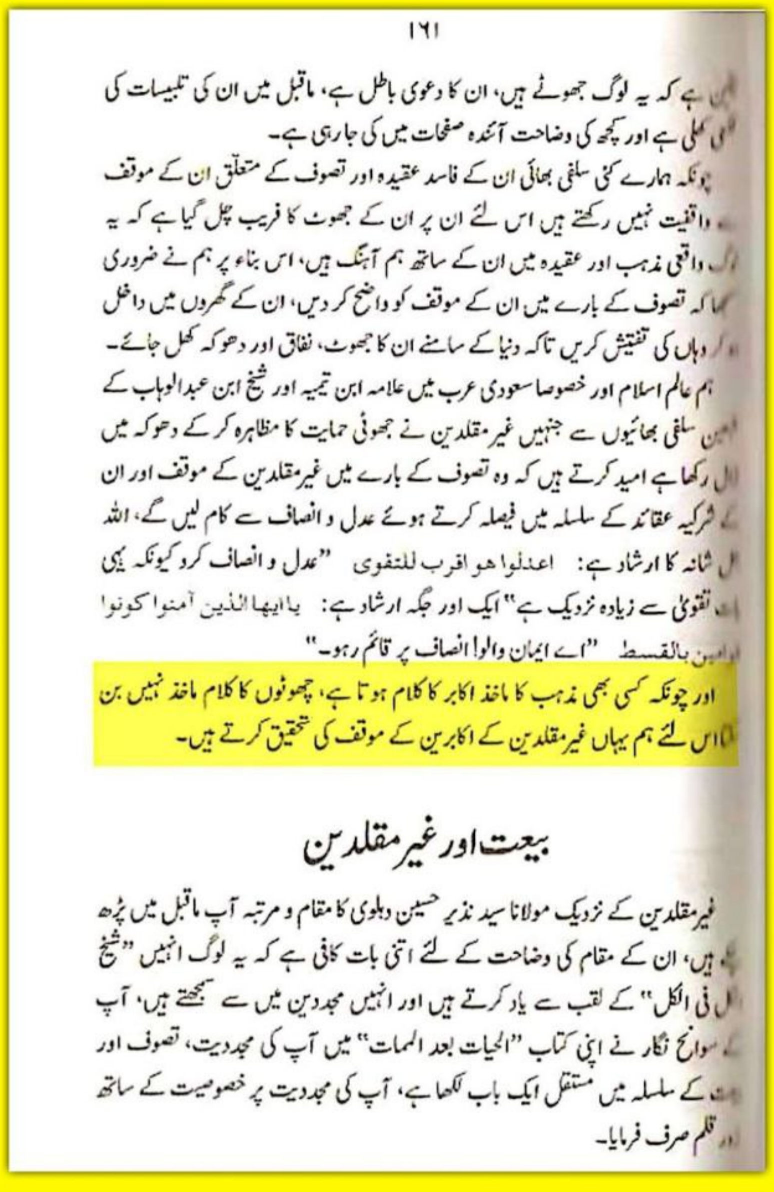

ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں، ان کا دعویٰ باطل ہے، ماقبل میں ان کی تلبیسات کی کھلی ہے اور کچھ کی وضاحت آئندہ صفحات میں کی جارہی ہے۔

چونکہ ہمارے کئی سلفی بھائی ان کے فاسد عقیدہ اور تصوف کے متعلق ان کے موقف واقفیت نہیں رکھتے ہیں اس لئے ان پر ان کے جھوٹ کا فریب چل گیا ہے کہ یہ واقعی مذہب اور عقیدہ میں ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، اس بناء پر ہم نے ضروری کہ تصوف کے بارے میں ان کے موقف کو واضح کر دیں، ان کے گھروں میں داخل وہاں کی تفتیش کریں تاکہ دنیا کے سامنے ان کا جھوٹ، نفاق اور دھوکہ کھل جائے۔

ہم عالم اسلام اور خصوصا سعودی عرب میں علامہ ابن تیمیہ اور شیخ ابن عبدالوہاب کے سلفی بھائیوں سے جنہیں غیر مقلدین نے جھوٹی حمایت کا مظاہرہ کر کے دھوکہ میں رکھا ہے امید کرتے ہیں کہ وہ تصوف کے بارے میں غیرمقلدین کے موقف اور ان شرکیہ عقائد کے سلسلہ میں فیصلہ کرتے ہوئے عدل و انصاف سے کام لیں گے، اللہ شانہ کا ارشاد ہے: اعدلوا هو اقرب للتقوى "عدل و انصاف کرو کیونکہ یہی تقویٰ سے زیادہ نزدیک ہے" ایک اور جگہ ارشاد ہے: یاایها الذین آمنوا کونوا بالقسط "اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو۔"

اور چونکہ کسی بھی مذہب کا ماخذ اکابر کا کلام ہوتا ہے، چھوٹوں کا کلام ماخذ نہیں بن اس لئے ہم یہاں غیرمقلدین کے اکابرین کے موقف کی تحقیق کرتے ہیں۔

بیعت اور غیر مقلدین

غیرمقلدین کے نزدیک مولانا سید نذیر حسین دہلوی کا مقام و مرتبہ آپ ماقبل میں پڑھ ہیں، ان کے مقام کی وضاحت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ یہ لوگ انہیں "شیخ الکل" کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور انہیں مجددین میں سے سمجھتے ہیں، آپ سوانح نگار نے اپنی کتاب "الحیات بعد المماۃ" میں آپ کی مجددیت، تصوف اور کے سلسلہ میں مستقل ایک باب لکھا ہے، آپ کی مجددیت پر خصوصیت کے ساتھ قلم صرف فرمایا۔

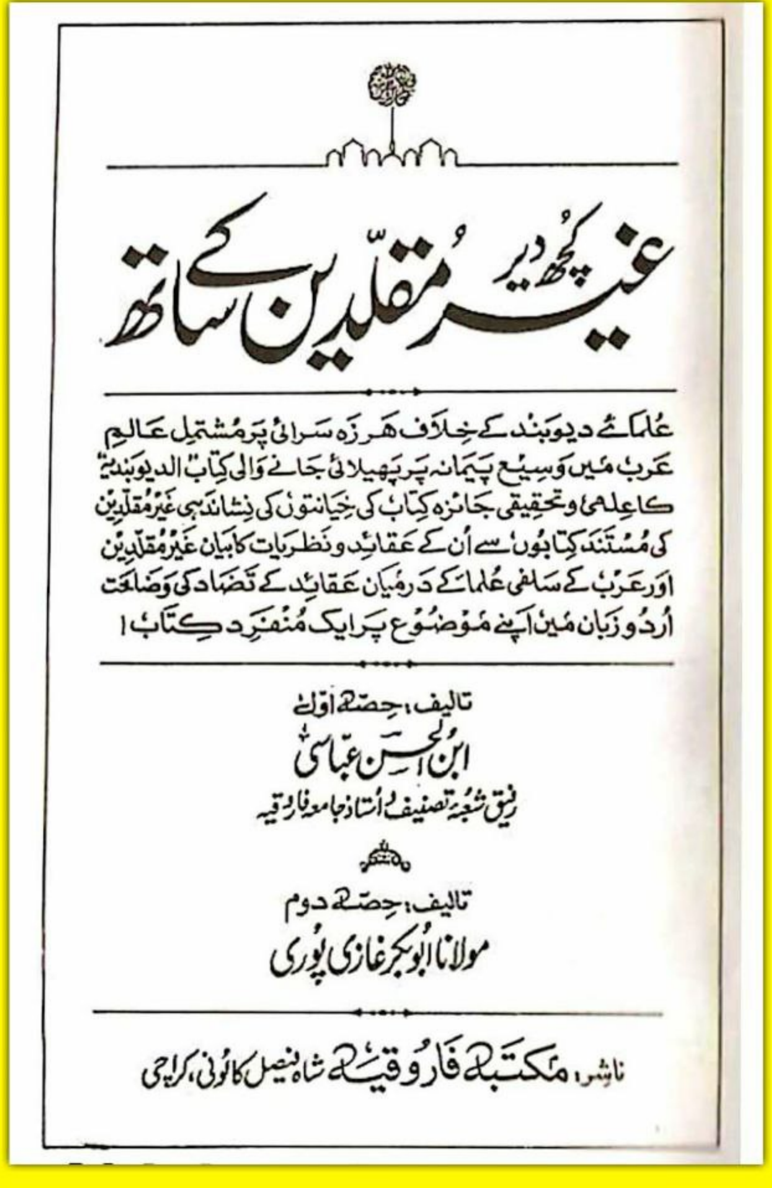

کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ

علمائے دیوبند کے خلاف ہرزہ سرائی پر مشتمل عالم
عرب میں وسیع پیمانہ پر پھیلائی جانے والی کتاب "الدیوبندیہ"
کا علمی وتحقیقی جائزہ کتاب کی خیانتوں کی نشاندہی غیر مقلدین
کی مستند کتابوں سے اُن کے عقائد ونظریات کا بیان غیر مقلدین
اور عرب کے سلفی علماء کے درمیان عقائد کے تضاد کی وضاحت
اُردو زبان میں اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ا

تالیف، حصہ اول
ابن الحسن عباسی
رفیق شعبۂ تصنیف و اُستاذ جامعہ فاروقیہ

تالیف، حصہ دوم
مولانا ابوبکر غازی پوری

ناشر، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی

Khutbat hekeemul Asr | Jild | 1 | Pg 261

(SHABBIR AHMED FARUQI DEOBANDI)

AKABIR KE DAMAN KO AANKHE BAND KAR KE THAM LIJIYE JIDHAR YE JAYENGE HUM BHI UDHAR HI JAYENGE

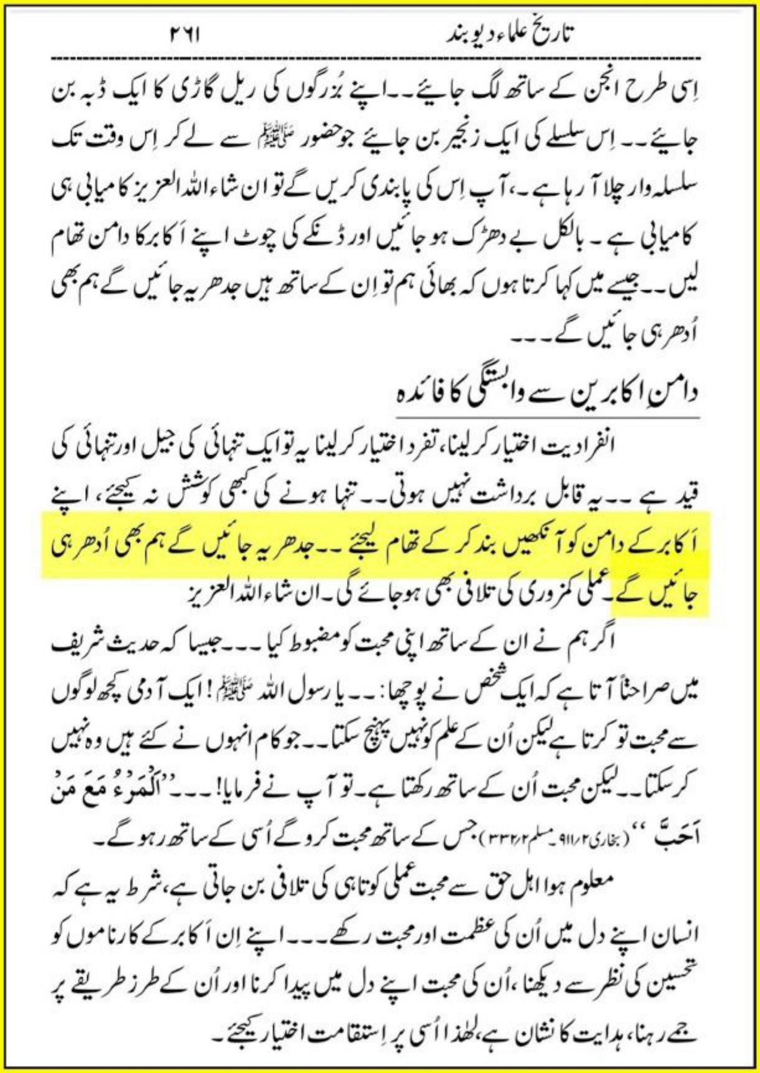

اِسی طرح انجن کے ساتھ لگ جایئے۔۔ اپنے بُزرگوں کی ریل گاڑی کا ایک ڈبہ بن جایئے۔۔ اِس سلسلے کی ایک زنجیر بن جایئے جو حضور ﷺ سے لے کر اِس وقت تک سلسلہ وار چلا آ رہا ہے۔، آپ اِس کی پابندی کریں گے تو ان شاء اللہ العزیز کامیابی ہی کامیابی ہے۔ بالکل بے دھڑک ہو جائیں اور ڈنکے کی چوٹ اپنے اَکابر کا دامن تھام لیں۔۔ جیسے میں کہا کرتا ہوں کہ بھائی ہم تو اِن کے ساتھ ہیں جدھر یہ جائیں گے ہم بھی اُدھر ہی جائیں گے۔۔۔

دامنِ اکابرین سے وابستگی کا فائدہ

انفرادیت اختیار کرلینا، تفرد اختیار کرلینا یہ تو ایک تنہائی کی جیل اور تنہائی کی قید ہے ۔۔ یہ قابل برداشت نہیں ہوتی۔۔ تنہا ہونے کی کبھی کوشش نہ کیجئے، اپنے اَکابر کے دامن کو آنکھیں بند کر کے تھام لیجئے ۔۔ جدھر یہ جائیں گے ہم بھی اُدھر ہی جائیں گے۔ عملی کمزوری کی تلافی بھی ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز

اگر ہم نے ان کے ساتھ اپنی محبت کو مضبوط کیا۔۔۔ جیسا کہ حدیث شریف میں صراحتاً آتا ہے کہ ایک شخص نے پوچھا:۔۔ یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت تو کرتا ہے لیکن اُن کے علم کو نہیں پہنچ سکتا۔۔ جو کام انہوں نے کئے ہیں وہ نہیں کرسکتا۔۔ لیکن محبت اُن کے ساتھ رکھتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا!۔۔۔ ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ '' (بخاری ۹۱۱/۲۔ مسلم ۳۳۲/۲) جس کے ساتھ محبت کروگے اُسی کے ساتھ رہوگے۔

معلوم ہوا اہل حق سے محبت عملی کوتاہی کی تلافی بن جاتی ہے، شرط یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں اُن کی عظمت اور محبت رکھے۔۔۔ اپنے اِن اَکابر کے کارناموں کو تحسین کی نظر سے دیکھنا، اُن کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا اور اُن کے طرز طریقے پر جمے رہنا، ہدایت کا نشان ہے، لھٰذا اُسی پر اِستقامت اختیار کیجئے۔

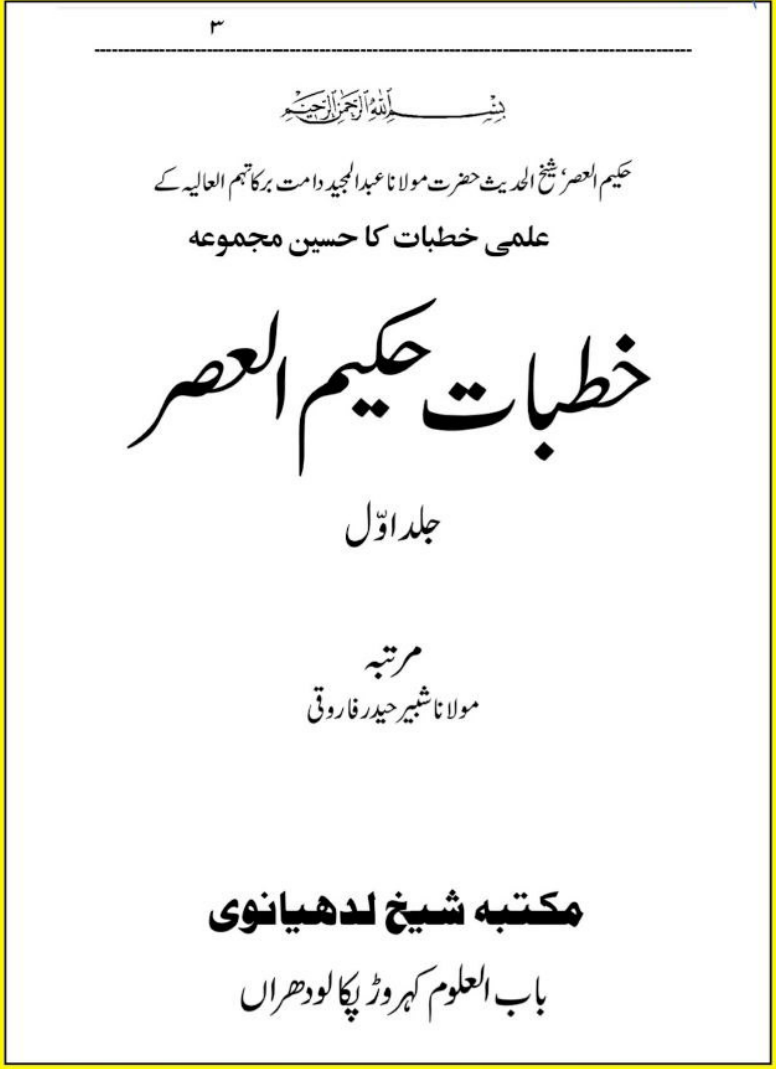

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید دامت برکاتہم العالیہ کے

علمی خطبات کا حسین مجموعہ

خطبات حکیم العصر

جلد اوّل

مرتبہ
مولانا شبیر حیدر فاروقی

مکتبہ شیخ لدھیانوی
باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں

KALIMATUL HADI (PAGE : 131)

Mufti Eisa Khan deobandi S/o Sarfaraz Khan safdar deobandi

Kisi se Aadaab seekh liye hote ke chhote logo ka Qawl bado ke khilaf motbar nahie hota......

Note : Ye kitab deobandiyon ke Imam e Ahle sunnat, Munazir e islam wa muhaddis kahe Jane wale Mufti Sarfaraz Khan safdar sahit deobandiyo ke 15 bade ulama Mudarris wa shuyookhul hadees ki takhreez shuda hai

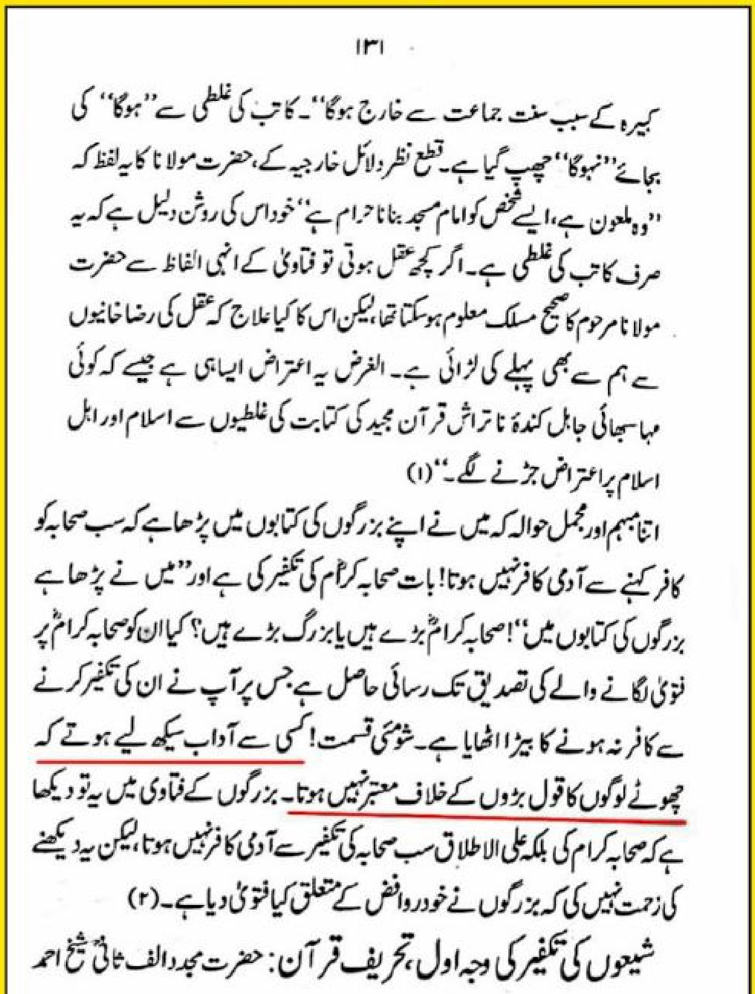

کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا''۔ کاتب کی غلطی سے ''ہوگا'' کی بجائے ''نہ ہوگا'' چھپ گیا ہے۔ قطع نظر دلائل خارجیہ کے، حضرت مولانا کا یہ لفظ کہ ''وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے'' خود اس کی روشن دلیل ہے کہ یہ صرف کاتب کی غلطی ہے۔ اگر کچھ عقل ہوتی تو فتاویٰ کے انہی الفاظ سے حضرت مولانا مرحوم کا صحیح مسلک معلوم ہو سکتا تھا، لیکن اس کا کیا علاج کہ عقل کی رضاخانیوں سے ہم سے بھی پہلے کی لڑائی ہے۔ الغرض یہ اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی مہاسبھائی جاہل کندۂ ناتراش قرآن مجید کی کتابت کی غلطیوں سے اسلام اور اہل اسلام پر اعتراض جڑنے لگے۔''(۱)

اتنا مبہم اور مجمل حوالہ کہ میں نے اپنے بزرگوں کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ سب صحابہ کو کافر کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا! بات صحابہ کرامؓ کی تکفیر کی ہے اور ''میں نے پڑھا ہے بزرگوں کی کتابوں میں''! صحابہ کرامؓ بڑے ہیں یا بزرگ بڑے ہیں؟ کیا ان کو صحابہ کرامؓ پر فتویٰ لگانے والے کی تصدیق تک رسائی حاصل ہے جس پر آپ نے ان کی تکفیر کرنے سے کافر نہ ہونے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ شومئی قسمت! کسی سے آداب سیکھ لیے ہوتے کہ چھوٹے لوگوں کا قول بڑوں کے خلاف معتبر نہیں ہوتا۔ بزرگوں کے فتاویٰ میں یہ تو دیکھا ہے کہ صحابہ کرام کی بلکہ علی الاطلاق سب صحابہ کی تکفیر سے آدمی کافر نہیں ہوتا، لیکن یہ دیکھنے کی زحمت نہیں کی کہ بزرگوں نے خود روافض کے متعلق کیا فتویٰ دیا ہے۔(۲)

شیعوں کی تکفیر کی وجہ اول، تحریف قرآن: حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اصولی طور پر شیعہ کی تکفیر کے تین اصول اور وجوہ بیان کیے ہیں:

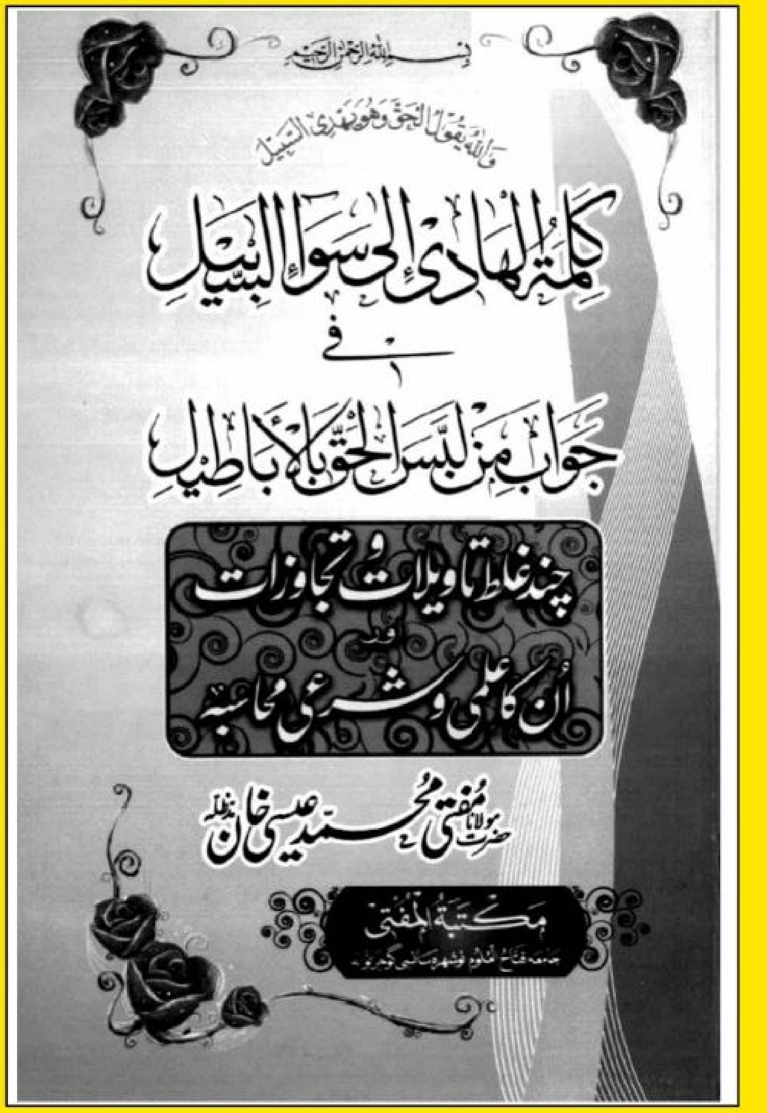

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

کلمۃ الھادی الی سواء السبیل

فی

جواب من لبس الحق بالاباطیل

چند غلط تاویلات و تجاوزات

اور

ان کا علمی و شرعی محاسبہ

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ

مکتبۃ المفتی

جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ

Sima e muatta | Page | 363 | 364

MOLANA SARFARAZ SAFDAR DEOBANDI

...Kisi Aalim ka kisi ke Qawl ko naql karna or uska kahie bhi koi radd na karna balke usse istadlal wa Ahtejan Karna hakeekatan uski tasheeh hai tasheeh or kis cheez ka name hai

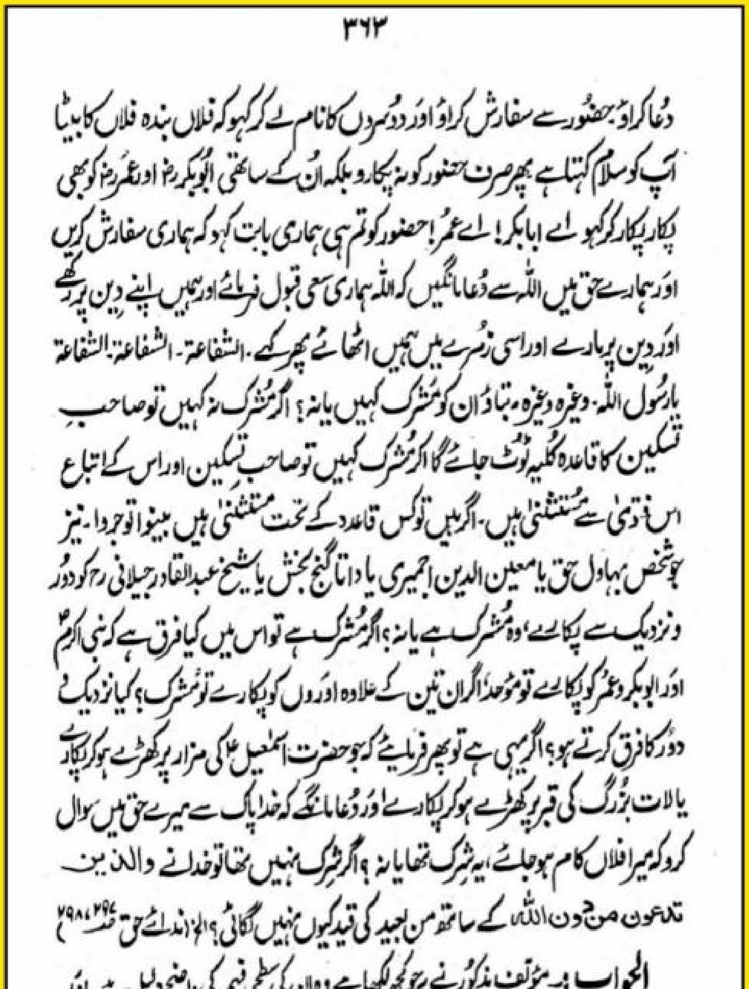

دُعا کراؤ، حضور سے سفارش کراؤ اور دوسروں کا نام لے کر کہو کہ فلاں بندہ فلاں کا بیٹا آپ کو سلام کہتا ہے پھر صرف حضور کو نہ پکارو بلکہ اُن کے ساتھی ابوبکر رض اور عمر رض کو بھی پکار پکار کر کہو اے ابابکر! اے عمر! حضور کو تم ہی ہماری بابت کہو کہ ہماری سفارش کریں اور ہمارے حق میں اللہ سے دُعا مانگیں کہ اللہ ہماری سعی قبول فرمائے اور ہمیں اپنے دین پر رکھے اور دین پر مارے اور اسی زمرے میں ہمیں اٹھائے پھر کہے۔ الشفاعۃ۔ الشفاعۃ۔ الشفاعۃ یا رسول اللہ۔ وغیرہ وغیرہ بتاؤ ان کو مشرک کہیں یا نہ؟ اگر مشرک نہ کہیں تو صاحبِ تسکین کا قاعدہ کلیہ ٹوٹ جائے گا اگر مشرک کہیں تو صاحبِ تسکین اور اس کے اتباع اس فتوٰی سے مستثنٰی ہیں۔ اگر ہیں تو کس قاعدے کے تحت مستثنٰی ہیں بینوا توجروا۔ نیز جو شخص بہاول حق یا معین الدین اجمیری یا داتا گنج بخش یا شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو دور و نزدیک سے پکارے، وہ مشرک ہے یا نہ؟ اگر مشرک ہے تو اس میں کیا فرق ہے کہ نبی اکرمؐ اور ابوبکر و عمر کو پکارے تو موحد، اگر ان تین کے علاوہ اوروں کو پکارے تو مشرک؟ کیا نزدیک و دور کا فرق کرتے ہو؟ اگر یہی ہے تو پھر فرمائیے کہ جو حضرت اسمٰعیل علؑ کی مزار پر کھڑے ہو کر پکارے یا لات بزرگ کی قبر پر کھڑے ہو کر پکارے اور دُعا مانگے کہ خدا پاک سے میرے حق میں سوال کرو کہ میرا فلاں کام ہو جائے، یہ شرک تھا یا نہ؟ اگر شرک نہیں تھا تو خدا نے والذین تدعون من دون اللہ کے ساتھ من بعید کی قید کیوں نہیں لگائی؟ الخ (ندائے حق صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

الجواب :- مؤلف مذکور نے یہ جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی سطحی فہم کی واضح دلیل ہے اور محض ہوائی قلعہ ہے۔ اوّلاً اس لئے کہ کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں

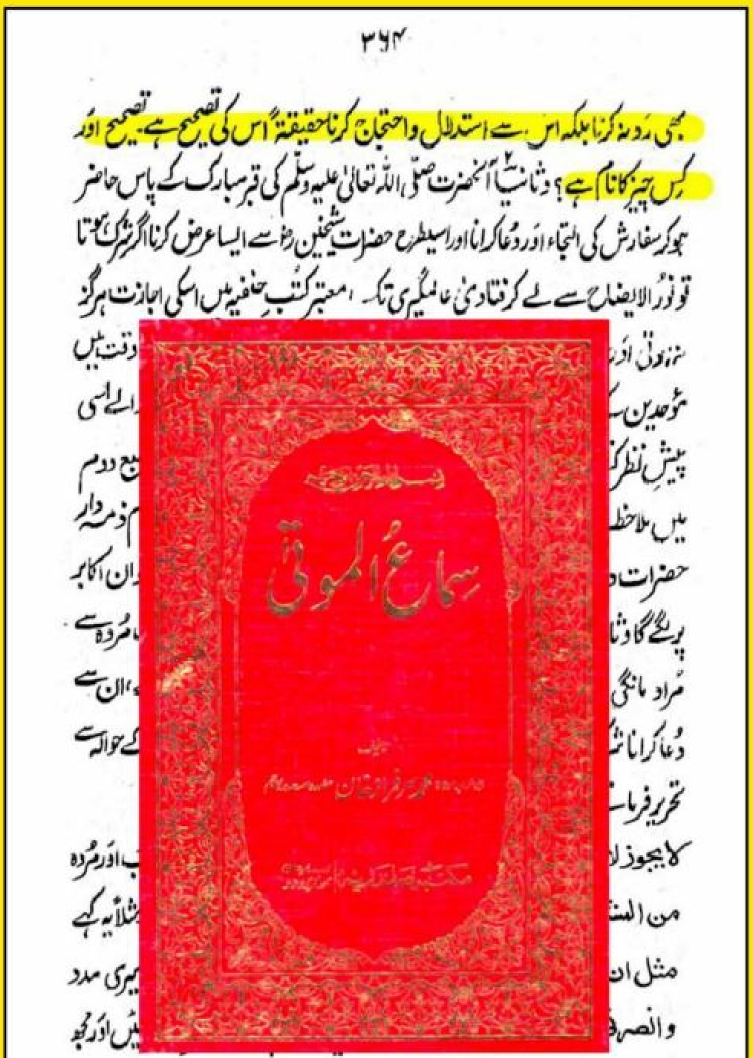

بھی رد نہ کرنا بلکہ اس سے استدلال و احتجاج کرنا حقیقۃً اس کی تصحیح ہے۔ تصحیح اور کس چیز کا نام ہے؟ وثانیاً آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر سفارش کی التجاء اور دُعا کرانا اور اسی طرح حضرات شیخین رض سے ایسا عرض کرنا اگر شرک ہوتا تو نور الایضاح سے لے کر فتاویٰ عالمگیری تک۔ معتبر کتبِ حنفیہ میں اس کی اجازت ہرگز

نہ ہوتی اور ... وقت میں
موحدین ... والے اسی
پیشِ نظر ... بع دوم
میں ملاحظ ... م ذمہ دار
حضرات ... ان اکابر
پڑیگے گا وثا ... مُردہ سے
مُراد مانگی ... ان سے
دُعا کرانا ... کے حوالہ سے
تحریر فرما
لا یجوز ... اور مُردہ
من السن ... مثلاً یہ کہے
مثل ان ... میری مدد
والصر ... ش اور مجھ

TAJALLIYAT E SAFDAR | JILD 3 | PAGE | 443

MASTER AMEEN OKADVI DEOBANDI

... MUSALMANO ME YE LOG AGAR INTESHAR PEDA NA KAREN TO INKA KHANA HAZAM NAHIE HOTA....

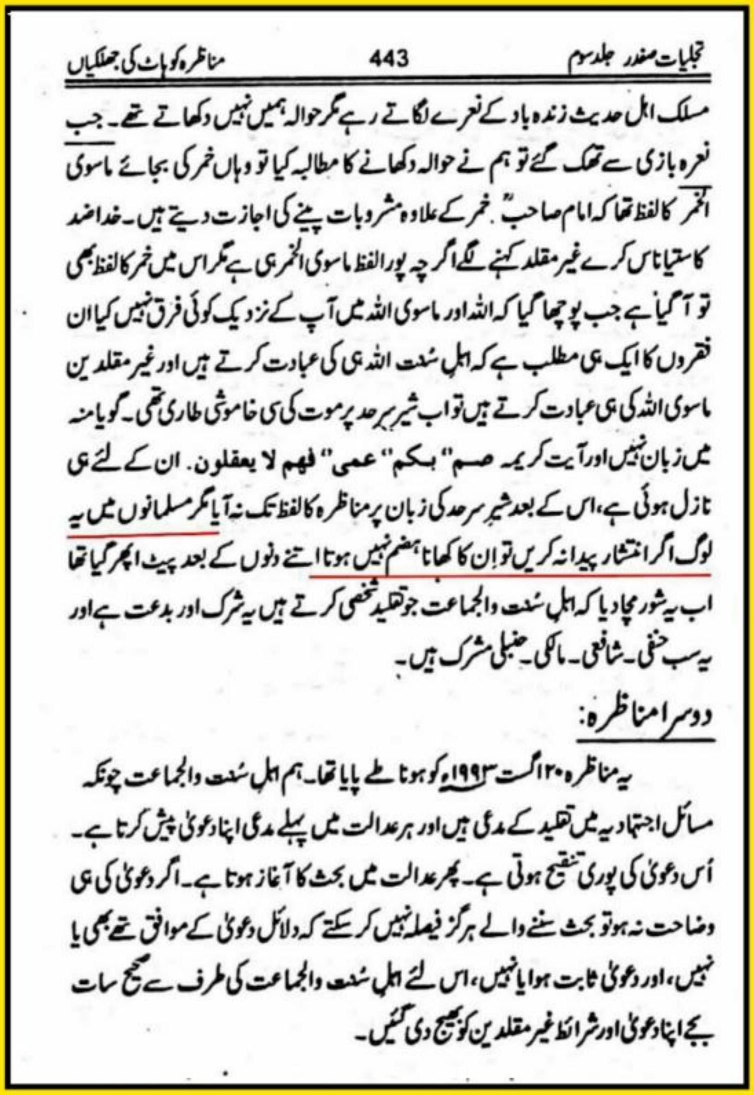

تجلیات صفدر جلد سوم 443 مناظرہ کوہاٹ کی جھلکیاں

مسلک اہل حدیث زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے مگر حوالہ ہمیں نہیں دکھاتے تھے۔ جب نعرہ بازی سے تھک گئے تو ہم نے حوالہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو وہاں خمر کی بجائے ماسوی الخمر کا لفظ تھا کہ امام صاحبؒ خمر کے علاوہ مشروبات پینے کی اجازت دیتے ہیں۔ خدا ضد کا ستیاناس کرے غیر مقلد کہنے لگے اگرچہ پورا لفظ ماسوی الخمر ہی ہے مگر اس میں خمر کا لفظ بھی تو آ گیا ہے جب پوچھا گیا کہ اللہ اور ماسوی اللہ میں آپ کے نزدیک کوئی فرق نہیں کیا ان فقروں کا ایک ہی مطلب ہے کہ اہل سنت اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور غیر مقلدین ماسوی اللہ کی ہی عبادت کرتے ہیں تو اب شیرِ سرحد پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ گویا منہ میں زبان نہیں اور آیت کریمہ صم" بکم" عمی" فهم لا يعقلون. ان کے لئے ہی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد شیرِ سرحد کی زبان پر مناظرہ کا لفظ تک نہ آیا مگر مسلمانوں میں یہ لوگ اگر انتشار پیدا نہ کریں تو اِن کا کھانا ہضم نہیں ہوتا اتنے دنوں کے بعد پیٹ اپھر گیا تھا اب یہ شور مچا دیا کہ اہل سنت والجماعت جو تقلید شخصی کرتے ہیں یہ شرک اور بدعت ہے اور یہ سب حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی مشرک ہیں۔

دوسرا مناظرہ:

یہ مناظرہ ۲۰ اگست ۱۹۹۳ء کو ہونا طے پایا تھا۔ ہم اہل سنت والجماعت چونکہ مسائل اجتہادیہ میں تقلید کے مدعی ہیں اور ہر عدالت میں پہلے مدعی اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اُس دعویٰ کی پوری تنقیح ہوتی ہے۔ پھر عدالت میں بحث کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر دعویٰ کی ہی وضاحت نہ ہو تو بحث سننے والے ہرگز فیصلہ نہیں کر سکتے کہ دلائل دعویٰ کے موافق تھے بھی یا نہیں، اور دعویٰ ثابت ہوا یا نہیں، اس لئے اہل سنت والجماعت کی طرف سے صحیح سات بجے اپنا دعویٰ اور شرائط غیر مقلدین کو بھیج دی گئیں۔

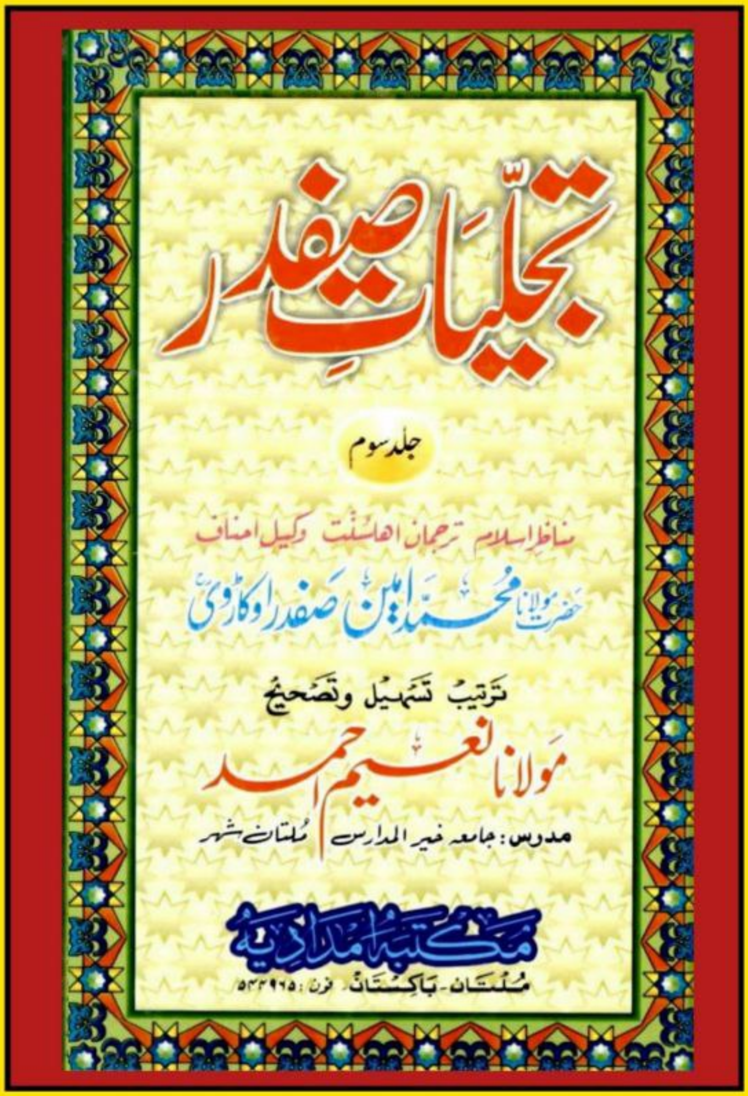

تجلّیاتِ صفدر

جلد سوم

مناظرِ اسلام ترجمانِ اہلسنّت وکیلِ احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

ترتیب تسہیل وتصحیح

مولانا نعیم احمد

مدرس: جامعہ خیر المدارس ملتان شہر

مکتبہ امدادیہ

ملتان۔ پاکستان فون: ۵۴۴۹۶۵

TANQEED MATEEN (Page : 137)

(Sarfaraz Khan Safdar deobandi)

QUDRAT KA TALLUK MUMKIN SE HAI NA KE WAJIB OR MUHAL SE

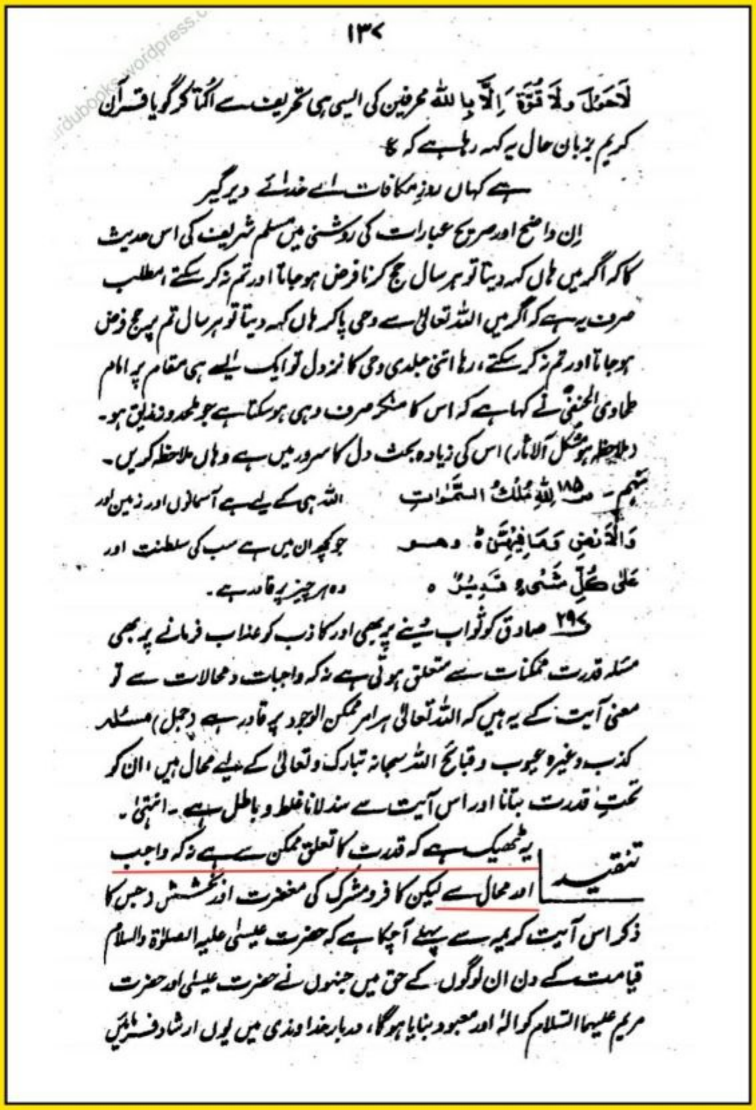

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ محرفین کی ایسی ہی تحریف سے اکتا کر گویا قرآن کریم بزبان حال یہ کہہ رہا ہے کہ ؎

ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیر گیر

ان واضح اور صریح عبارات کی روشنی میں مسلم شریف کی اس حدیث کا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے، مطلب صرف یہ ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر ہاں کہہ دیتا تو ہر سال تم پر حج فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے، رہا اتنی جلدی وحی کا نزول تو ایک ایسے ہی مقام پر امام طحاوی الحنفیؒ نے کہا ہے کہ اس کا منکر صرف وہی ہو سکتا ہے جو ملحد و زندیق ہو۔ (ملاحظہ ہو مشکل الآثار) اس کی زیادہ بحث دل کا سرور میں ہے وہاں ملاحظہ کریں۔

نعیم - ص ۱۸۵ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ؕ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ص ۲۹۷ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے (جمل) مسئلہ کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کے لیے محال ہیں، ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔ انتہیٰ۔

تنقید یہ ٹھیک ہے کہ قدرت کا تعلق ممکن سے ہے نہ کہ واجب اور محال سے لیکن کافر و مشرک کی مغفرت اور بخشش (جس کا ذکر اس آیت کریمہ سے پہلے آچکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن ان لوگوں کے حق میں جنہوں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کو الٰہ اور معبود بنایا ہو گا، دربارِ خداوندی میں یوں ارشاد فرمائیں

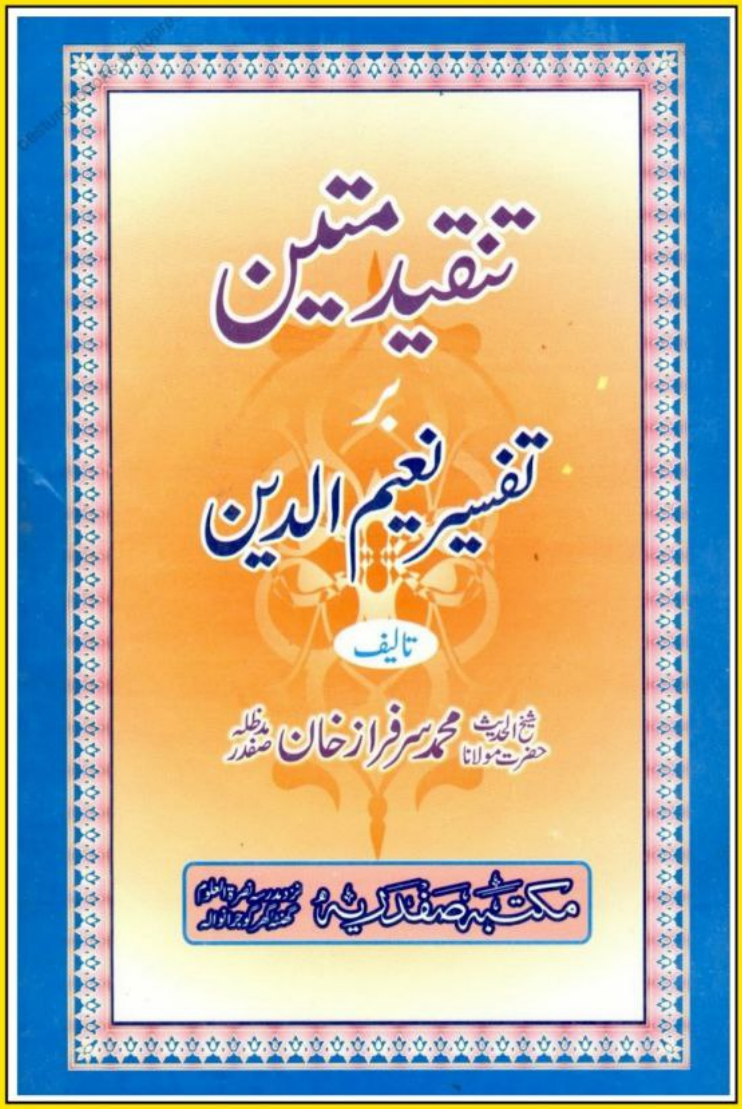

تنقید متین

بر

تفسیر نعیم الدین

تالیف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کسی کلام میں متکلم کی مراد کیا ہے اس کے لئے متکلم کے دوسرے بیانات کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے جب کوئی صحیح العقیدہ شخص کہے کہ موسم بہار نے سبزہ اگایا تو یہاں نسبت مجازی سمجھی جائے گی۔ اور جب یہی جملہ کوئی نیچری کہئے تو اس میں نسبت حقیقی مراد لی جائے گی۔ اور اس کی بات اس کے عقیدہ کی روشنی میں سمجھی جائے گی۔

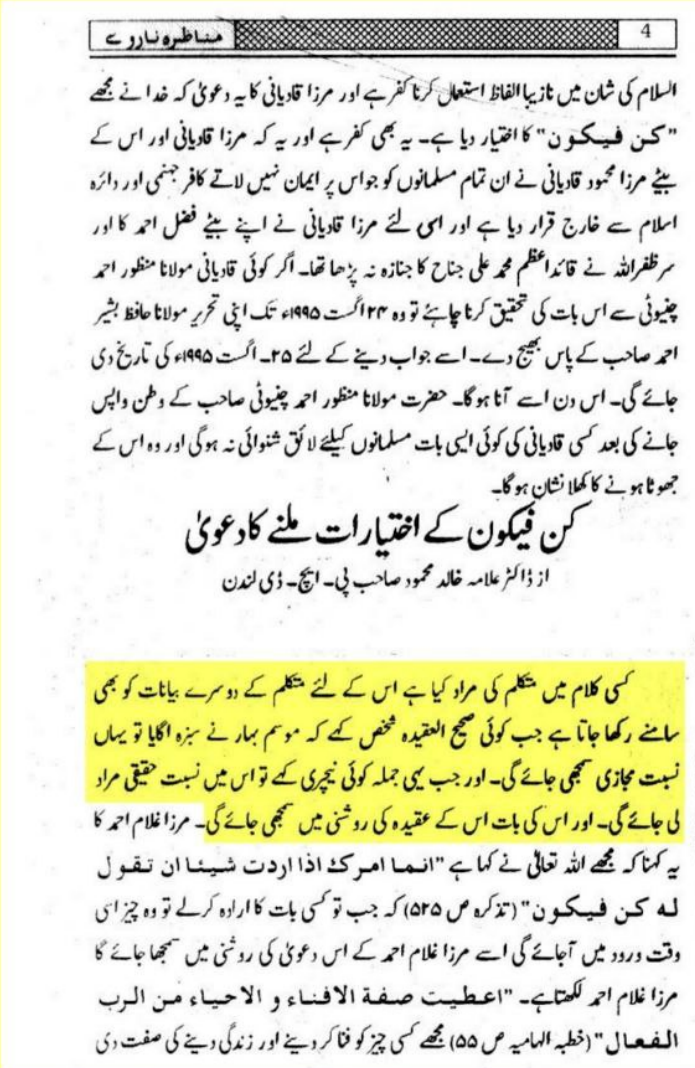

مناظرہ ناروے 4

السلام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرنا کفر ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ خدا نے مجھے "کن فیکون" کا اختیار دیا ہے۔ یہ بھی کفر ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود قادیانی نے ان تمام مسلمانوں کو جو اس پر ایمان نہیں لاتے کافر جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور اسی لئے مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کا اور سر ظفراللہ نے قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہ پڑھا تھا۔ اگر کوئی قادیانی مولانا منظور احمد چنیوٹی سے اس بات کی تحقیق کرنا چاہئے تو وہ ۲۴ اگست ۱۹۹۵ء تک اپنی تحریر مولانا حافظ بشیر احمد صاحب کے پاس بھیج دے۔ اسے جواب دینے کے لئے ۲۵۔ اگست ۱۹۹۵ء کی تاریخ دی جائے گی۔ اس دن اسے آنا ہوگا۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے وطن واپس جانے کی بعد کسی قادیانی کی کوئی ایسی بات مسلمانوں کیلئے لائق شنوائی نہ ہوگی اور وہ اس کے جھوٹا ہونے کا کھلا نشان ہوگا۔

کن فیکون کے اختیارات ملنے کا دعویٰ

از ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی لندن

کسی کلام میں متکلم کی مراد کیا ہے اس کے لئے متکلم کے دوسرے بیانات کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے جب کوئی صحیح العقیدہ شخص کہے کہ موسم بہار نے سبزہ اگایا تو یہاں نسبت مجازی سمجھی جائے گی۔ اور جب یہی جملہ کوئی نیچری کہے تو اس میں نسبت حقیقی مراد لی جائے گی۔ اور اس کی بات اس کے عقیدہ کی روشنی میں سمجھی جائے گی۔ مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ مجھے اللہ تعالٰی نے کہا ہے "انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون" (تذکرہ ص ۵۲۵) کہ جب تو کسی بات کا ارادہ کرلے تو وہ چیز اسی وقت ورود میں آجائے گی اسے مرزا غلام احمد کے اس دعویٰ کی روشنی میں سمجھا جائے گا مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔ "اعطیت صفة الافناء و الاحیاء من الرب الفعال" (خطبہ الہامیہ ص ۵۵) مجھے کسی چیز کو فنا کر دینے اور زندگی دینے کی صفت دی

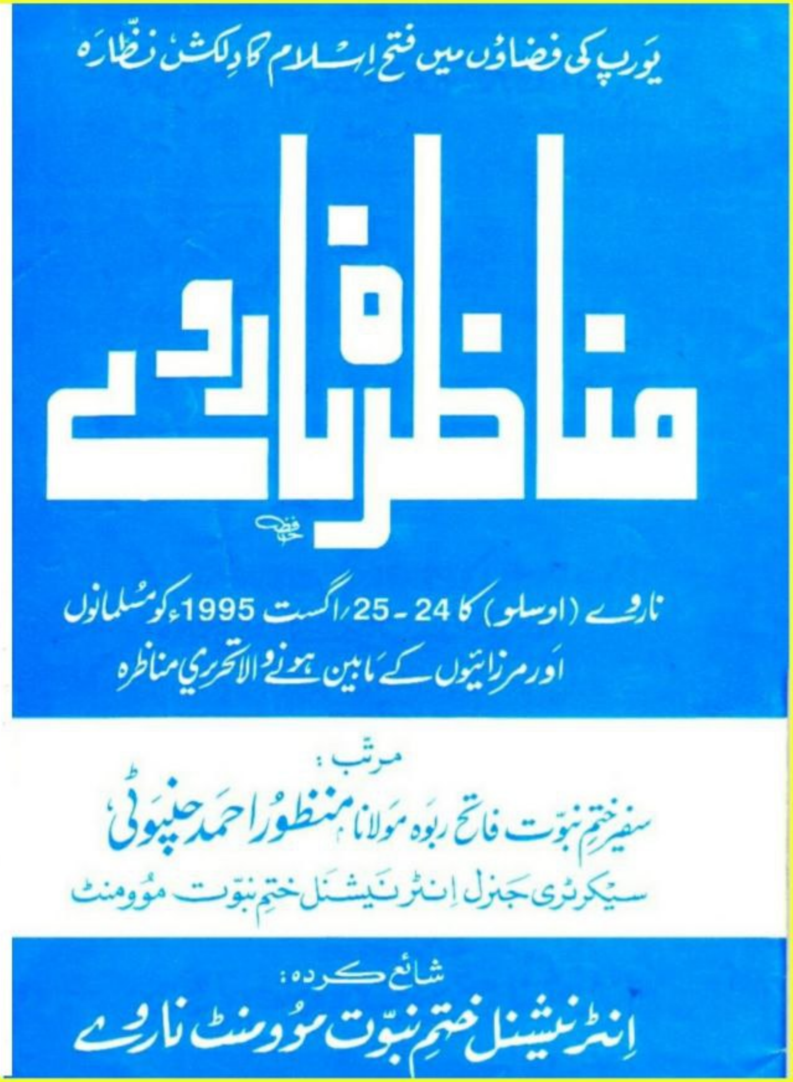

یورپ کی فضاؤں میں فتح اسلام کا دلکش نظارہ

مناظرہ ناروے

ناروے (اوسلو) کا 24 - 25 / اگست 1995ء کو مسلمانوں
اور مرزائیوں کے مابین ہونے والا تحریری مناظرہ

مرتب:
سفیر ختم نبوت فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی
سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

شائع کردہ:
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ناروے

AGARCHE IBARAT PEER NASEERUDDIN GOLADVI KI HAI MAGAR TABASSUM SAHEB NE USEY RADD KAHIE BHI NAHIE KIYA POORI KITAB ME TO YE AB TABASSUM SAHEB KE GALE KI HADDI HAI...

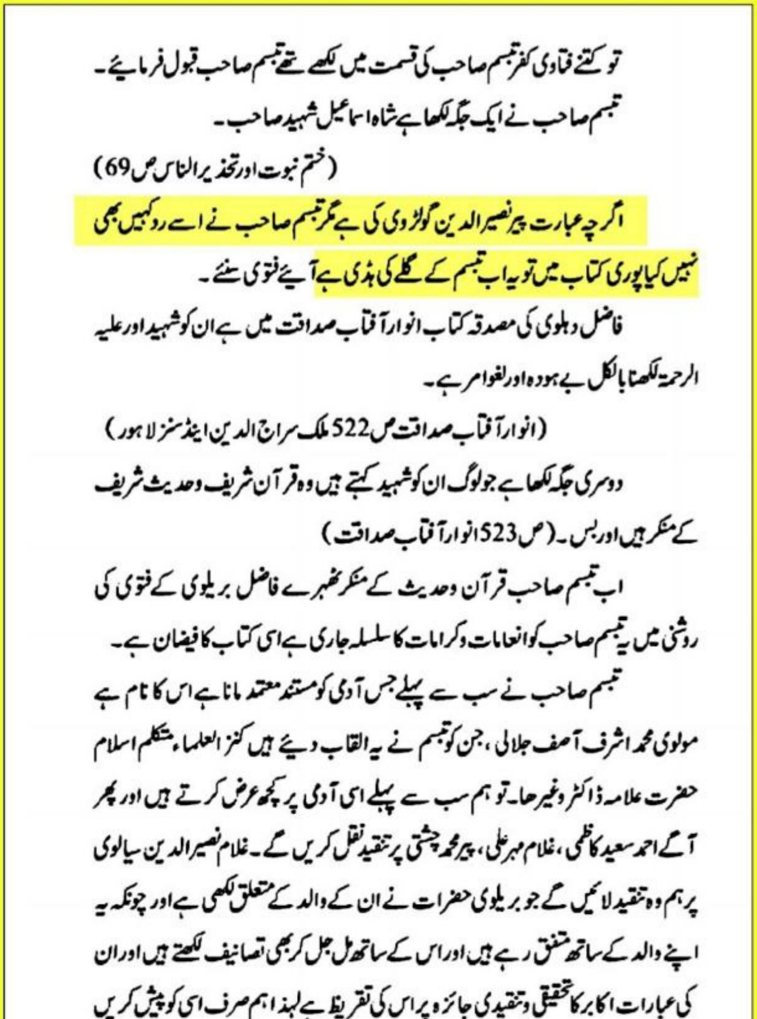

تو کتنے فتاوی کفر تبسم صاحب کی قسمت میں لکھے تھے تبسم صاحب قبول فرمائیے۔

تبسم صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے شاہ اسماعیل شہید صاحب۔

(ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 69)

اگر چہ عبارت پیر نصیر الدین گولڑوی کی ہے مگر تبسم صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں تو یہ اب تبسم کے گلے کی ہڈی ہے آیئے فتوی سنئے۔

فاضل دہلوی کی مصدقہ کتاب انوار آفتاب صداقت میں ہے ان کو شہید اور علیہ الرحمۃ لکھنا بالکل بے ہودہ اور لغو امر ہے۔

(انوار آفتاب صداقت ص 522 ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور)

دوسری جگہ لکھا ہے جو لوگ ان کو شہید کہتے ہیں وہ قرآن شریف وحدیث شریف کے منکر ہیں اور بس۔ (ص 523 انوار آفتاب صداقت)

اب تبسم صاحب قرآن وحدیث کے منکر ٹھہرے فاضل بریلوی کے فتوی کی روشنی میں یہ تبسم صاحب کو انعامات وکرامات کا سلسلہ جاری ہے اسی کتاب کا فیضان ہے۔

تبسم صاحب نے سب سے پہلے جس آدمی کو مستند معتمد مانا ہے اس کا نام ہے مولوی محمد اشرف آصف جلالی، جن کو تبسم نے یہ القاب دیئے ہیں کنز العلماء متکلم اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر وغیرھا۔ تو ہم سب سے پہلے اسی آدمی پر کچھ عرض کرتے ہیں اور پھر آگے احمد سعید کاظمی، غلام مہر علی، پیر محمد چشتی پر تنقید نقل کریں گے۔ غلام نصیر الدین سیالوی پر ہم وہ تنقید لائیں گے جو بریلوی حضرات نے ان کے والد کے متعلق لکھی ہے اور چونکہ یہ اپنے والد کے ساتھ متفق رہے ہیں اور اس کے ساتھ مل جل کر بھی تصانیف لکھتے ہیں اور ان کی عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پر اس کی تقریظ ہے لہذا ہم صرف اسی کو پیش کریں گے تو باپ بیٹا دونوں کی حجامت خود ہی جائے گی۔

دفاع ختمِ نبوت
اور
صاحبِ تحذیر الناس
حق پاسبان
مؤلف
مناظر اہلسنت حضرت مولانا
ابو ایوب قادری
Telegra

QEHR E HAQ | Page number | 20

[MUSANNIF ARSLAN SHAQEEL DEOBANDI]

AGAR BAZ JAHIL WA NAWAQIF LOG APNI JIHALAT OR KAM FEHMI KI WAJAH SE IS FITNE ME MUBTILA HO RAHE HAIN TO ISME MASLAK KA KYA KUSOOR ❓

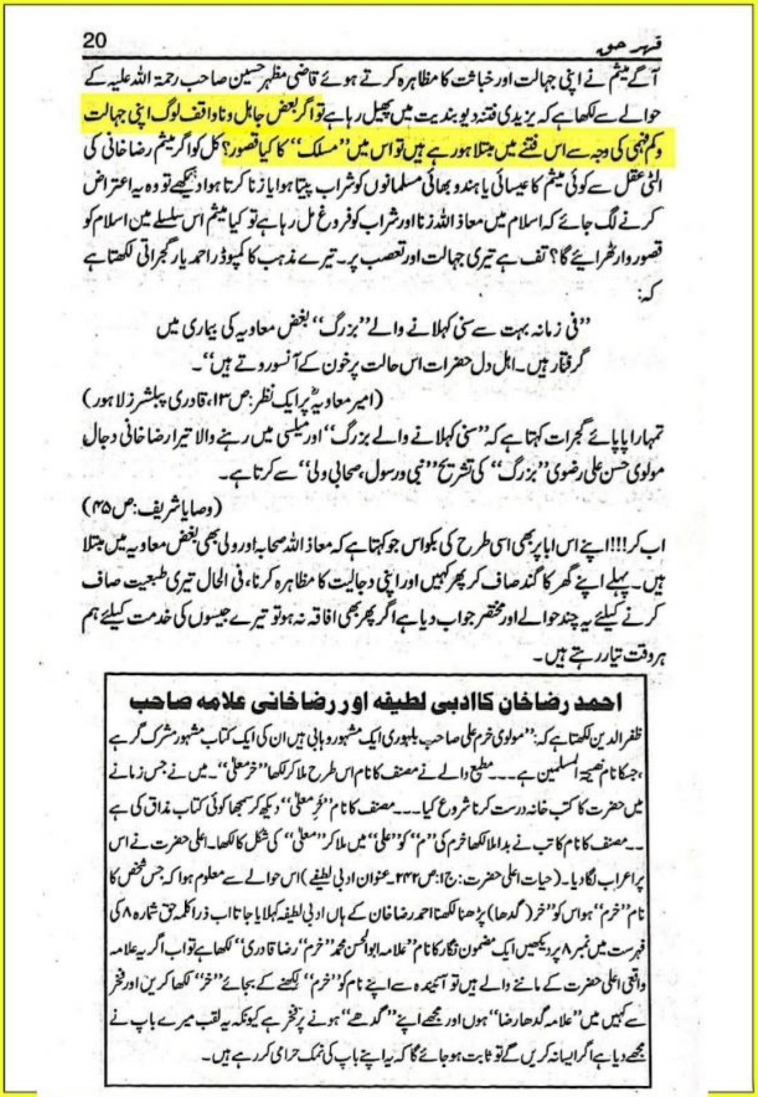

آگے میثم نے اپنی جہالت اور خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ یزیدی فتنہ دیوبندیت میں پھیل رہا ہے تو اگر بعض جاہل و ناواقف لوگ اپنی جہالت وکم فہمی کی وجہ سے اس فتنے میں مبتلا ہو رہے ہیں تو اس میں "مسلک" کا کیا قصور؟ کل کو اگر میثم رضاخانی کی الٹی عقل سے کوئی میثم کا عیسائی یا ہندو بھائی مسلمانوں کو شراب پیتا ہوا یا زنا کرتا ہوا دیکھے تو وہ یہ اعتراض کرنے لگ جائے کہ اسلام میں معاذ اللہ زنا اور شراب کو فروغ مل رہا ہے تو کیا میثم اس سلسلے مین اسلام کو قصوروار ٹھرائیے گا؟ تف ہے تیری جہالت اور تعصب پر۔ تیرے مذہب کا کمپوڈر احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

> "فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے "بزرگ" بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔ اہل دل حضرات اس حالت پر خون کے آنسو روتے ہیں"۔

(امیر معاویہؓ پر ایک نظر: ص ۱۳، قادری پبلشرز لاہور)

تمہارا پاپائے گجرات کہتا ہے کہ "سنی کہلانے والے بزرگ" اور میلسی میں رہنے والا تیرا رضاخانی دجال مولوی حسن علی رضوی "بزرگ" کی تشریح "نبی و رسول، صحابی و ولی" سے کرتا ہے۔

(وصایا شریف: ص ۴۵)

اب کر!!! اپنے اس ابا پر بھی اسی طرح کی بکواس جو کہتا ہے کہ معاذ اللہ صحابہ اور ولی بھی بغض معاویہ میں مبتلا ہیں۔ پہلے اپنے گھر کا گند صاف کر پھر کہیں اور اپنی دجالیت کا مظاہرہ کرنا، فی الحال تیری طبعیت صاف کرنے کیلئے یہ چند حوالے اور مختصر جواب دیا ہے اگر پھر بھی افاقہ نہ ہو تو تیرے جیسوں کی خدمت کیلئے ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

احمد رضاخان کا ادبی لطیفہ اور رضاخانی علامہ صاحب

ظفر الدین لکھتا ہے کہ: "مولوی خرم علی صاحب بلہوری ایک مشہور وہابی ہیں ان کی ایک کتاب مشہور مشرک گر ہے، جسکا نام نصیحۃ المسلمین ہے۔۔۔ مطبع والے نے مصنف کا نام اس طرح ملا کر لکھا "خرمعلی"۔ میں نے جس زمانے میں حضرت کا کتب خانہ درست کرنا شروع کیا۔۔۔ مصنف کا نام "خَرِمعلی" دیکھ کر سمجھا کوئی کتاب مذاق کی ہے۔۔۔ مصنف کا نام کاتب نے بد املا لکھا خرم کی "م" کو "علی" میں ملا کر "معلی" کی شکل کا لکھا۔ اعلی حضرت نے اس پر اعراب لگا دیا۔ (حیات اعلی حضرت: ج ۱: ص ۲۴۲۔ عنوان ادبی لطیفے) اس حوالے سے معلوم ہوا کہ جس شخص کا نام "خرم" ہو اس کو "خر (گدھا)" پڑھنا لکھنا احمد رضاخان کے ہاں ادبی لطیفہ کہلایا جاتا اب ذرا کلمہ حق شمارہ ۸ کی فہرست میں نمبر ۸ پر دیکھیں ایک مضمون نگار کا نام "علامہ ابوالحسن محمد "خرم" رضا قادری" لکھا ہے تو اب اگر یہ علامہ واقعی اعلی حضرت کے ماننے والے ہیں تو آئیندہ سے اپنے نام کو "خرم" لکھنے کے بجائے "خر" لکھا کریں اور فخر سے کہیں میں "علامہ گدھا رضا" ہوں اور مجھے اپنے "گدھے" ہونے پر فخر ہے کیونکہ یہ لقب میرے باپ نے مجھے دیا ہے اگر ایسا نہ کریں گے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ اپنے باپ کی نمک حرامی کر رہے ہیں۔

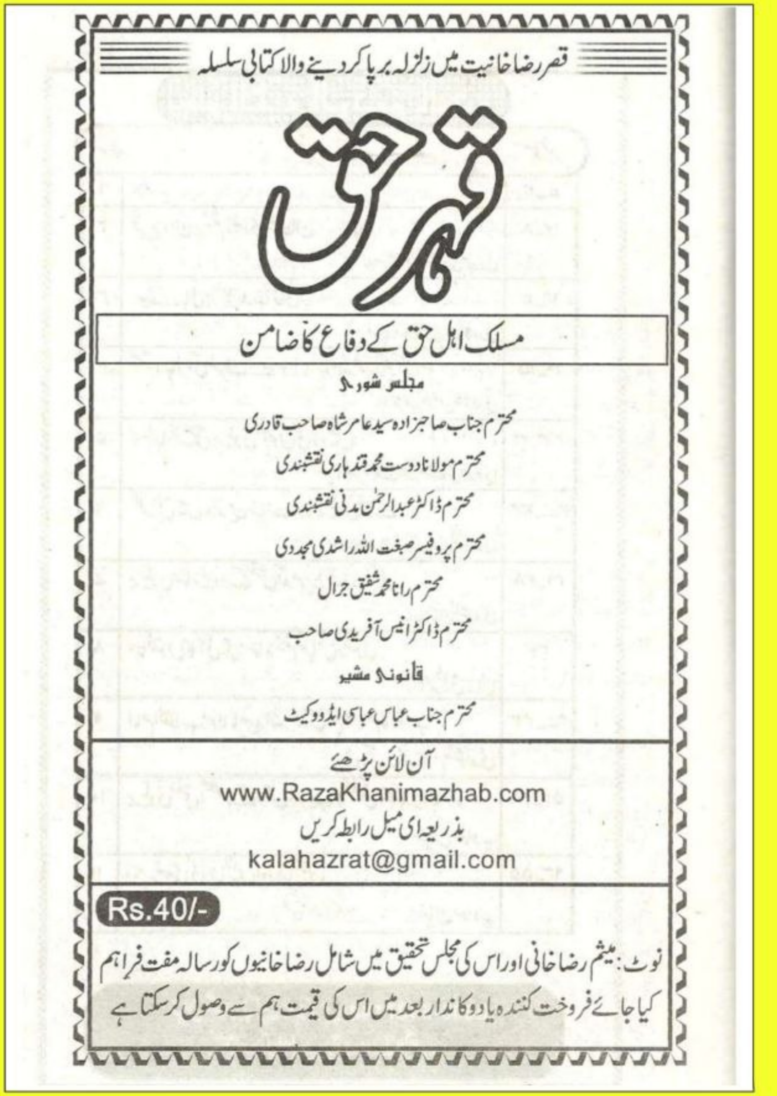

قصر رضاخانیت میں زلزلہ برپا کردینے والا کتابی سلسلہ

قہر حق

مسلک اہل حق کے دفاع کا ضامن

مجلس شوریٰ

محترم جناب صاحبزادہ سید عامر شاہ صاحب قادری
محترم مولانا دوست محمد قندہاری نقشبندی
محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی نقشبندی
محترم پروفیسر صبغت اللہ راشدی مجددی
محترم رانا محمد شفیق جرال
محترم ڈاکٹر انیس آفریدی صاحب

قانونی مشیر

محترم جناب عباس عباسی ایڈووکیٹ

آن لائن پڑھیے
www.RazaKhanimazhab.com
بذریعہ ای میل رابطہ کریں
kalahazrat@gmail.com

Rs.40/-

نوٹ: میثم رضاخانی اور اس کی مجلس تحقیق میں شامل رضاخانیوں کو رسالہ مفت فراہم کیا جائے فروخت کنندہ یا دوکاندار بعد میں اس کی قیمت ہم سے وصول کرسکتا ہے

BASHARATUDDARAIN | Page | 176

[Qazi Mazhar Hussein khalifa Hussein Ahmed Tandvi]

RAHA SUNNI AWAMW KA AMAL TO KHWAH WO BARELVI ULMA KE MO'TAQID HON YA DEOBANDI ULMA KE SHAR'AN KOI HUJJAT NAHIE HAI....

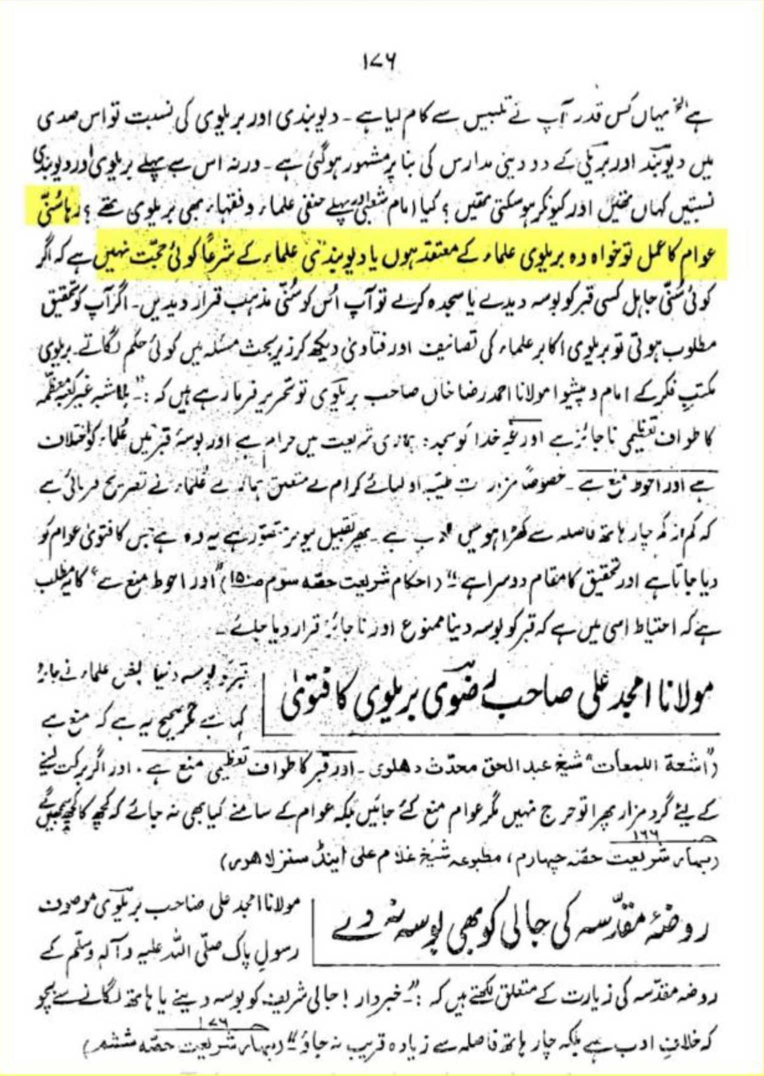

۱۷۶

ہے الخ میاں کس قدر آپ نے تلبیس سے کام لیا ہے۔ دیوبندی اور بریلوی کی نسبت تو اس صدی میں دیوبند اور بریلی کے دو دینی مدارس کی بنا پر مشہور ہوگئی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے بریلوی اور دیوبندی نسبتیں کہاں تھیں اور کیونکر ہو سکتی تھیں؟ کیا امام شعبیؒ وغیرہ پہلے حنفی علماء و فقہاء بھی بریلوی تھے؟ رہا سُنی عوام کا عمل تو خواہ وہ بریلوی علماء کے معتقد ہوں یا دیوبندی علماء کے شرعاً کوئی حجت نہیں ہے کہ اگر کوئی سُنی جاہل کسی قبر کو بوسہ دیدے یا سجدہ کرے تو آپ اُس کو سُنی مذہب قرار دیدیں۔ اگر آپ کو تحقیق مطلوب ہوتی تو بریلوی اکابر علماء کی تصانیف اور فتاویٰ دیکھ کر زیر بحث مسئلہ میں کوئی حکم لگاتے۔ بریلوی مکتبِ فکر کے امام و پیشوا مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی تو تحریر فرما رہے ہیں کہ:۔ "بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیرِ خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسۂ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔ خصوصاً مزاراتِ طیبہ اولیائے کرام کے متعلق ہمارے علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ کم از کم چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے۔ پھر تقبیل کیونکر متصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتویٰ عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔" (احکام شریعت حصہ سوم ص۱۵۰) "اور احوط منع ہے" کا یہ مطلب ہے کہ احتیاط اسی میں ہے کہ قبر کو بوسہ دینا ممنوع اور ناجائز قرار دیا جائے۔

مولانا امجد علی صاحب رضوی بریلوی کا فتویٰ

قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے (اشعۃ اللمعات" شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔ اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے۔ اور اگر برکت لینے کے لئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں مگر عوام منع کئے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے ص ۱۶۶ (بہار شریعت حصہ چہارم، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

روضۂ مقدسہ کی جالی کو بھی بوسہ نہ دے

مولانا امجد علی صاحب بریلوی موصوف رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔ "خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔" (بہار شریعت حصہ ششم ص ۱۷۶)

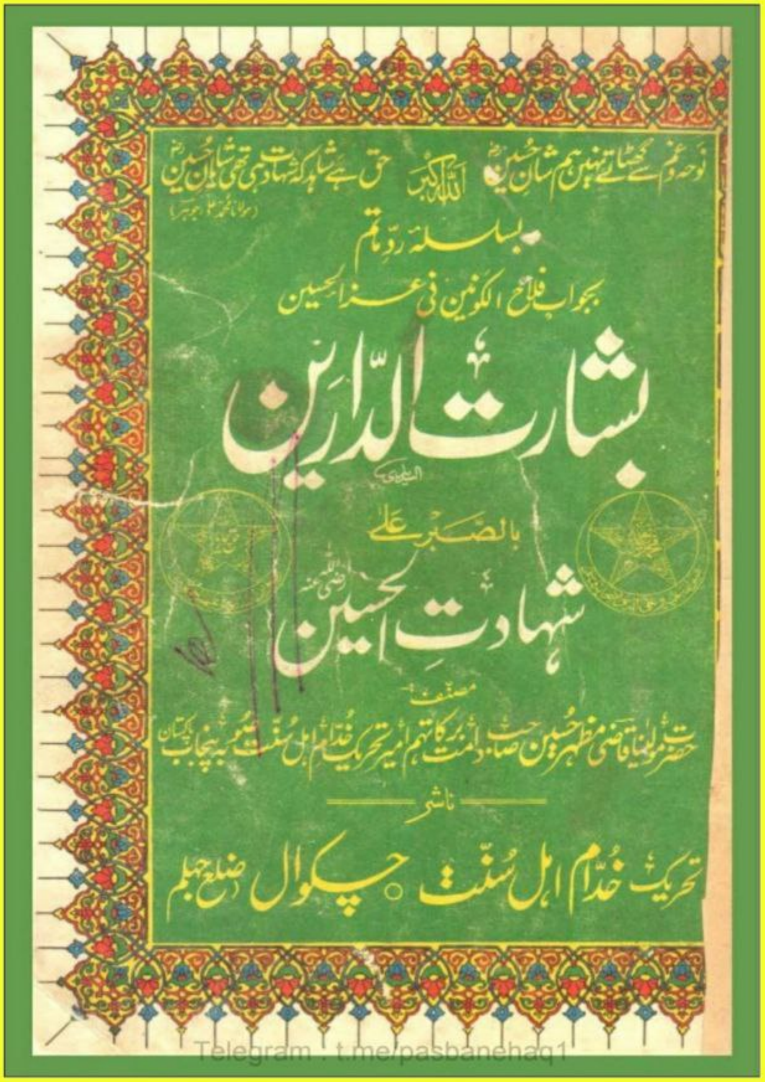

نوحہ و غم سے گھٹاتے نہیں ہم شانِ حسینؓ
اللہ اکبر
حق ہے شاہد کہ شہادت ہی تھی شایانِ حسینؓ
(مولانا محمد علی جوہر)

بسلسلہ ردِ ماتم

بجواب فلاح الکونین فی عزاء الحسین

بشارت الدارین

بالصبر علی

شہادت الحسین رضی اللہ عنہ

مصنف

حضرت مولینا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم امیر تحریک خدام اہل سنت صوبہ پنجاب پاکستان

ناشر

تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم

Telegram : t.me/pasbanehaq1

شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق | صفحہ ۲۷

مولانا منظور نعمانی دیوبندی لکھتے ہیں

مختلف لوگوں کی معلومات اور اطلاعات کسی شخص کے بارے میں مختلف بھی ہو سکتی ہیں اُسکی وجہ سے راویوں کا مختلف ہونا قدرتی بات ہے اور ایسا اختلاف باپ بیٹوں استادوں شاگردوں میں بھی ہو سکتا ہے

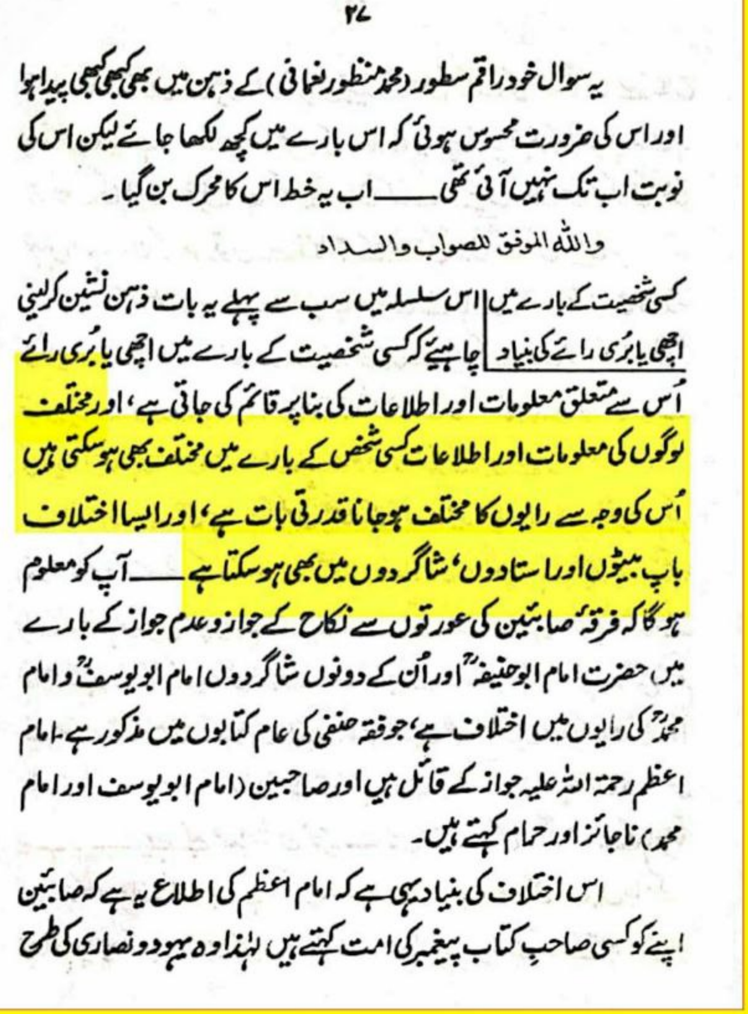

۲۷

یہ سوال خود راقم سطور (محمد منظور نعمانی) کے ذہن میں بھی کبھی کبھی پیدا ہوا اور اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس بارے میں کچھ لکھا جائے لیکن اس کی نوبت اب تک نہیں آئی تھی ــــــ اب یہ خط اس کا محرک بن گیا۔

واللہ الموفق للصواب والسداد

کسی شخصیت کے بارے میں اچھی یا بُری رائے کی بنیاد

اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ کسی شخصیت کے بارے میں اچھی یا بُری رائے اُس سے متعلق معلومات اور اطلاعات کی بنا پر قائم کی جاتی ہے، اور مختلف لوگوں کی معلومات اور اطلاعات کسی شخص کے بارے میں مختلف بھی ہو سکتی ہیں اُس کی وجہ سے رایوں کا مختلف ہوجانا قدرتی بات ہے، اور ایسا اختلاف باپ بیٹوں اور استادوں، شاگردوں میں بھی ہو سکتا ہے ــــــ آپ کو معلوم ہو گا کہ فرقۂ صابئین کی عورتوں سے نکاح کے جواز و عدم جواز کے بارے میں) حضرت امام ابوحنیفہؒ اور اُن کے دونوں شاگردوں امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کی رایوں میں اختلاف ہے، جو فقہ حنفی کی عام کتابوں میں مذکور ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جواز کے قائل ہیں اور صاحبین (امام ابویوسف اور امام محمد) ناجائز اور حرام کہتے ہیں۔

اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے کہ امام اعظم کی اطلاع یہ ہے کہ صابئین اپنے کو کسی صاحبِ کتاب پیغمبر کی امت کہتے ہیں لہٰذا وہ یہود و نصاریٰ کی طرح

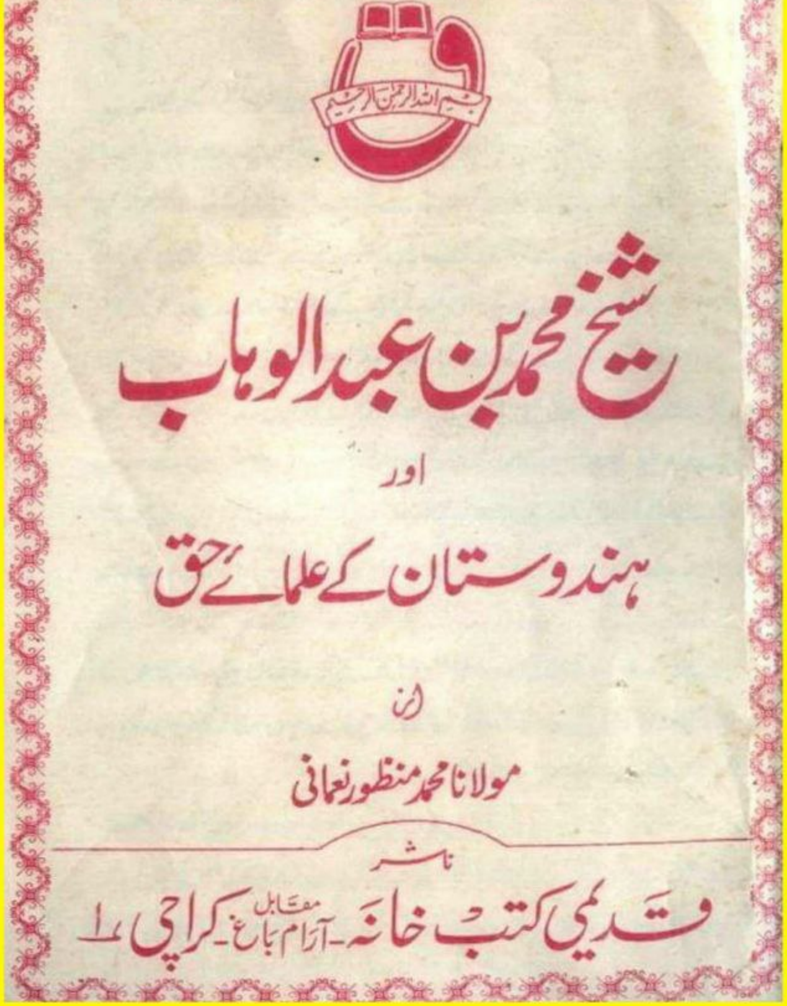

شیخ محمد بن عبدالوہاب

اور

ہندوستان کے علمائے حق

از

مولانا محمد منظور نعمانی

ناشر
قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱/

IZHAR UL GHUROOR | PAGE | 158

ABDUL QUDDUS KARAN DEOBANDI

QAYEDAH YE HAI KE KISI KI IBARAT KA MAFHOOM USKI DOOSRI IBAARAAT KE MAFHOOM KO PESHE NAZAR RAKH KAR HI MUTAIYAN KIYA JATA HAI.....

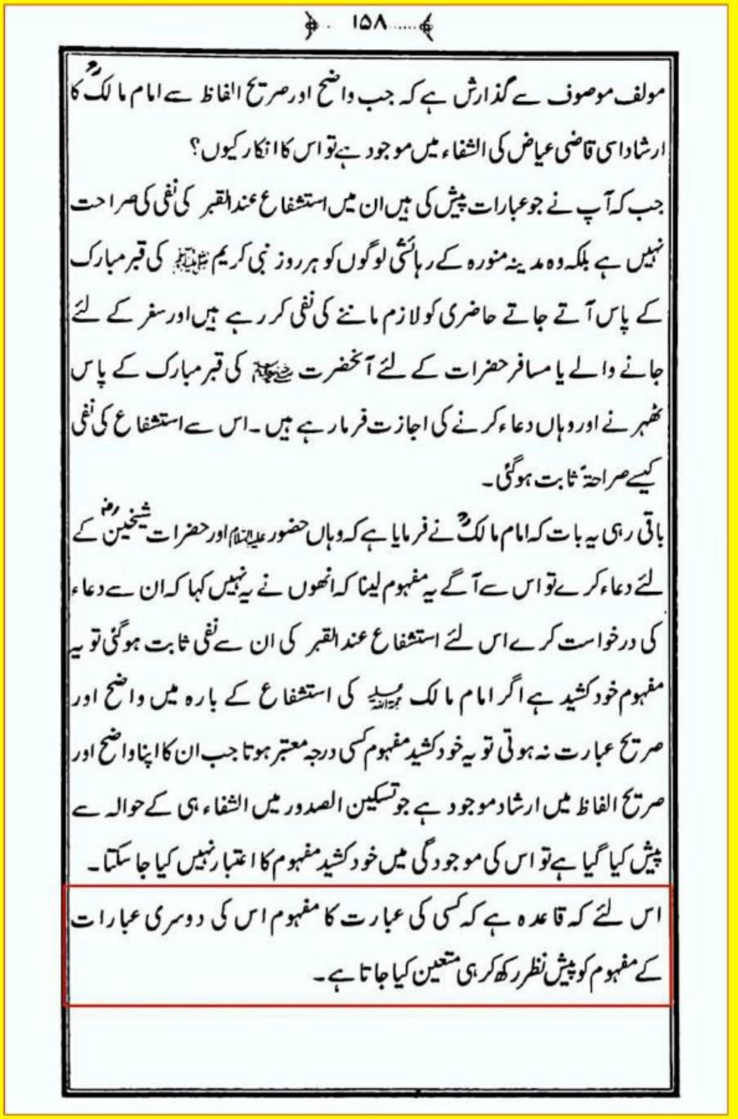

مولف موصوف سے گذارش ہے کہ جب واضح اور صریح الفاظ سے امام مالکؒ کا ارشاد اسی قاضی عیاض کی الشفاء میں موجود ہے تو اس کا انکار کیوں؟

جب کہ آپ نے جو عبارات پیش کی ہیں ان میں استشفاع عند القبر کی نفی کی صراحت نہیں ہے بلکہ وہ مدینہ منورہ کے رہائشی لوگوں کو ہر روز نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آتے جاتے حاضری کو لازم ماننے کی نفی کر رہے ہیں اور سفر کے لئے جانے والے یا مسافر حضرات کے لئے آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس ٹھہرنے اور وہاں دعاء کرنے کی اجازت فرما رہے ہیں۔ اس سے استشفاع کی نفی کیسے صراحۃً ثابت ہوگئی۔

باقی رہی یہ بات کہ امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ وہاں حضور علیہ السلام اور حضرات شیخینؓ کے لئے دعاء کرے تو اس سے آگے یہ مفہوم لینا کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ ان سے دعاء کی درخواست کرے اس لئے استشفاع عند القبر کی ان سے نفی ثابت ہوگئی تو یہ مفہوم خود کشید ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی استشفاع کے بارہ میں واضح اور صریح عبارت نہ ہوتی تو یہ خود کشید مفہوم کسی درجہ معتبر ہوتا جب ان کا اپنا واضح اور صریح الفاظ میں ارشاد موجود ہے جو تسکین الصدور میں الشفاء ہی کے حوالہ سے پیش کیا گیا ہے تو اس کی موجودگی میں خود کشید مفہوم کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ کسی کی عبارت کا مفہوم اس کی دوسری عبارات کے مفہوم کو پیش نظر رکھ کر ہی متعین کیا جاتا ہے۔

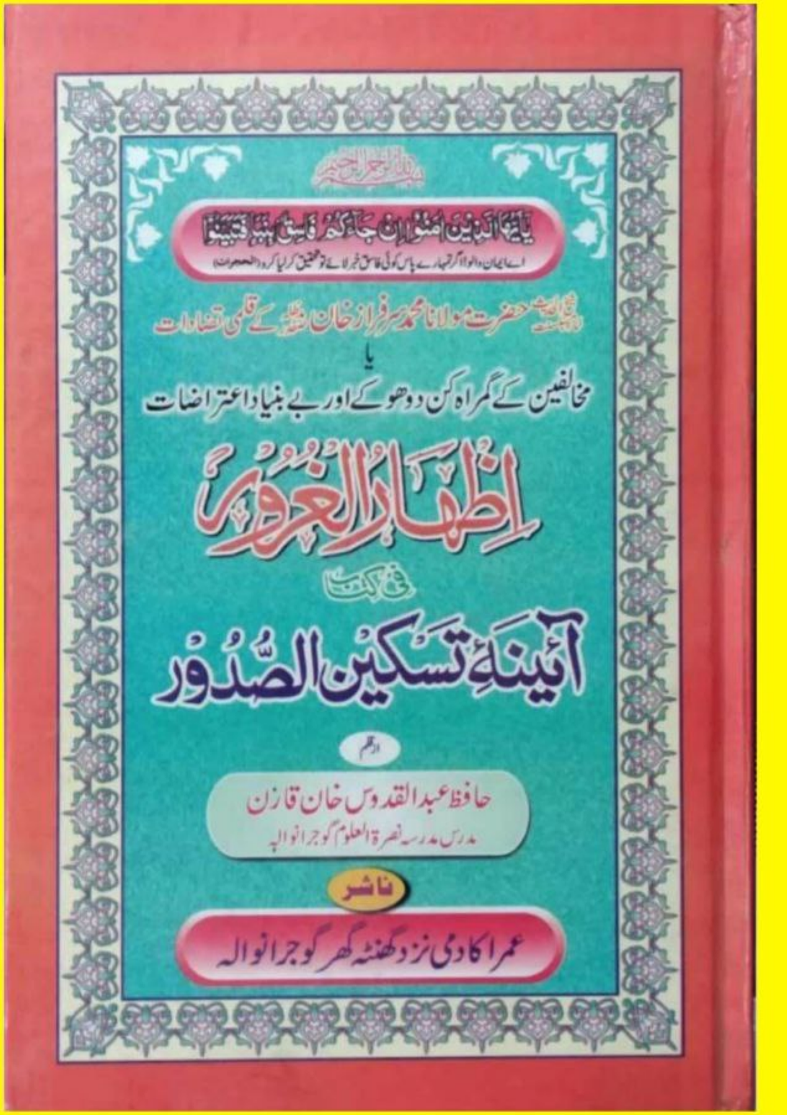

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان کے قلمی تضادات

یا

مخالفین کے گمراہ کن دھوکے اور بے بنیاد اعتراضات

اِظْہَارُ الغُرُوْر

فی کشف

آئینۂ تسکین الصدور

از قلم

حافظ عبد القدوس خان قارن

مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

عمر اکادمی نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

TAFREEHUL KHWATIR | PAGE | 29

SARFARAZ KHAN SARDAR DEOBANDI

JAB KOI MUSANNIF KISI KA HAWALA APNI TAEED ME PESH KARTA HAI OR USKE KISI HISSE SE IKHTELAF NAHIE KARTA TO WAHI MUSANNIF KA NAZARIYA HOTA HAI......

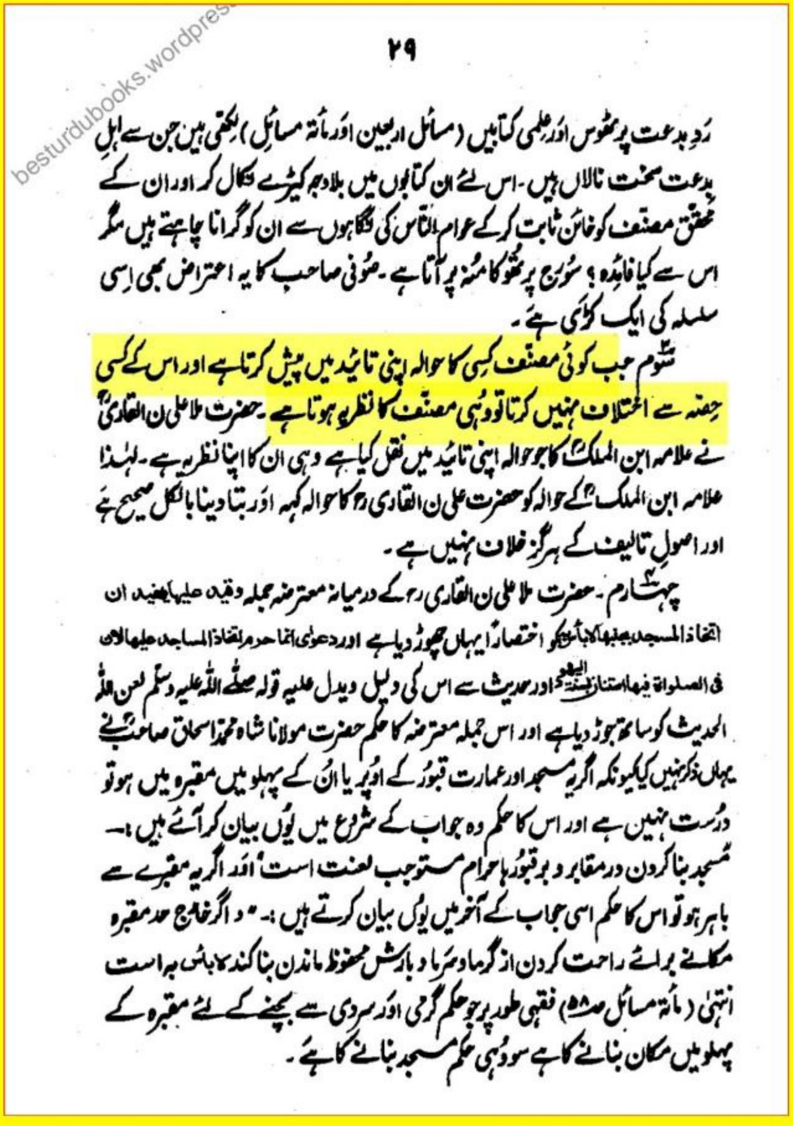

besturdubooks.wordpress

رَدِ بدعت پر ٹھوس اوَر علمی کتابیں (مسائل اربعین اوَر مائۃ مسائل) لکھی ہیں جن سے اہلِ بدعت سخت نالاں ہیں۔ اس لئے ان کتابوں میں بلاوجہ کیڑے نکال کر اور ان کے محقق مصنف کو خائن ثابت کر کے عوام الناس کی نگاہوں سے ان کو گرانا چاہتے ہیں مگر اس سے کیا فائدہ؟ سوُرج پر تھوکا مُنہ پر آتا ہے۔ صُوفی صاحب کا یہ اعتراض بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

سوم جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حِصّہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وُہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔ حضرت ملا علی ن القاریؒ نے علامہ ابن الملکؒ کا جو حوالہ اپنی تائید میں نقل کیا ہے وہی ان کا اپنا نظریہ ہے۔ لہٰذا علامہ ابن الملکؒ کے حوالہ کو حضرت علی ن القاری رحؒ کا حوالہ کہہ اوَر بتا دینا بالکل صحیح ہے اور اصولِ تالیف کے ہرگز خلاف نہیں ہے۔

چہارم۔ حضرت ملا علی ن القاری رحؒ کے درمیانہ معترضہ جملہ وقیل حلیہا بعینہ ان اتخاذ المسجد بجنبہا لا بأس بہ کو اختصاراً یہاں چھوڑ دیا ہے اور دعوٰی انما حرم اتخاذ المساجد علیہا لان فی الصلوٰۃ فیہا استنان بسنۃ الیہود کو اور حدیث سے اس کی دلیل ویدل علیہ قولہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لعن اللّٰہ الحدیث کو ساتھ جوڑ دیا ہے اور اس جملہ معترضہ کا حکم حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحبؒ نے یہاں ذکر نہیں کیا کیونکہ اگر یہ مسجد اور عمارت قبوُر کے اوُپر یا اُن کے پہلو میں مقبرہ میں ہو تو درُست نہیں ہے اور اس کا حکم وہ جواب کے شروع میں یوُں بیان کر آئے ہیں :۔ "مسجد بنا کردن در مقابر و بر قبوُرہا حرام مستوجب لعنت است" اوَر اگر یہ مقبرے سے باہر ہو تو اس کا حکم اسی جواب کے آخر میں یوُں بیان کرتے ہیں :۔ "و اگر خارج حد مقبرہ مکانے برائے راحت کردن از گرما و سَرما و بارش محفوظ ماندن بنا کند لا بأس بہ است انتہٰی (مائۃ مسائل صہ۵) فقہی طور پر جو حکم گرمی اوَر سردی سے بچنے کے لئے مقبرہ کے پہلو میں مکان بنانے کا ہے سو وُہی حکم مسجد بنانے کا ہے۔

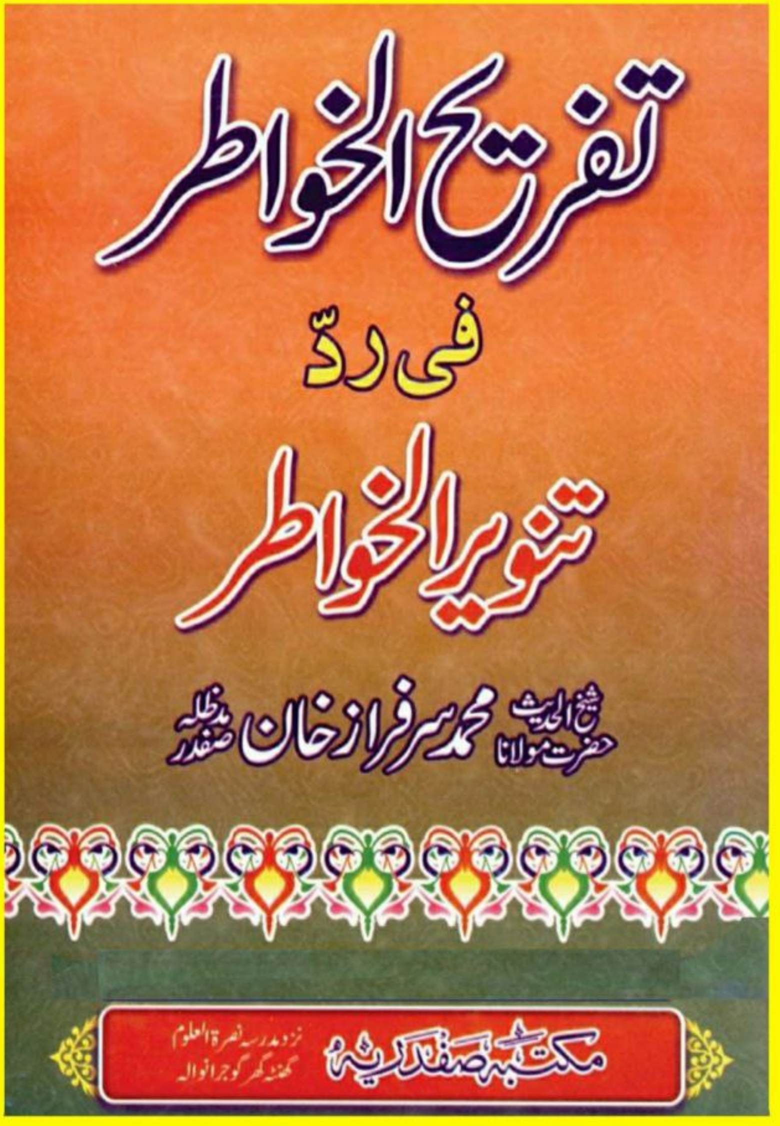

تفریح الخواطر

فی ردّ

تنویر الخواطر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

USOOL E MUNAZRAH[ILYAS GHUMMAN]P:5

Ahle batil Jab munazre ka challenge den to unko Kaha Jaye apni Jama't ke letter paid par Ye challenge tehreeri toror par likhwakar den jis Par unke Chand motbar Aadmiyo ke dastakhat hon is tehreer ko apne pas mehfooz Kar len or unke jawab me Ye tehreer likh de ke fula Gairmuqallid[Deobandi Az Naakil] ne hame tehreeri tor par munazre ka challenge diya hai hum is challenge ko kubool karte hain Sirf zubani challenge Par iktafa na karen....

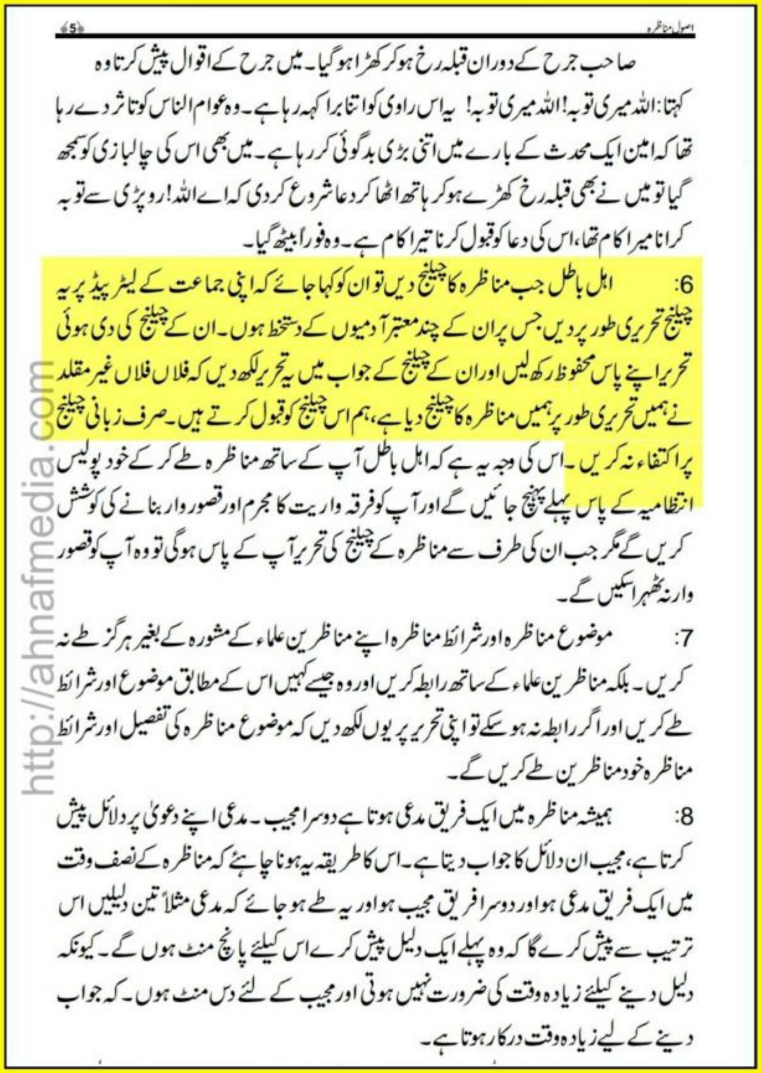

صاحب جرح کے دوران قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ میں جرح کے اقوال پیش کرتا وہ کہتا: اللہ میری توبہ! اللہ میری توبہ! یہ اس راوی کو اتنا برا کہہ رہا ہے۔ وہ عوام الناس کو تاثر دے رہا تھا کہ امین ایک محدث کے بارے میں اتنی بڑی بدگوئی کر رہا ہے۔ میں بھی اس کی چالبازی کو سمجھ گیا تو میں نے بھی قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کر دی کہ اے اللہ! رو پڑی سے توبہ کرانا میرا کام تھا، اس کی دعا کو قبول کرنا تیرا کام ہے۔ وہ فوراً بیٹھ گیا۔

6: اہل باطل جب مناظرہ کا چیلنج دیں تو ان کو کہا جائے کہ اپنی جماعت کے لیٹر پیڈ پر یہ چیلنج تحریری طور پر دیں جس پر ان کے چند معتبر آدمیوں کے دستخط ہوں۔ ان کے چیلنج کی دی ہوئی تحریر اپنے پاس محفوظ رکھ لیں اور ان کے چیلنج کے جواب میں یہ تحریر لکھ دیں کہ فلاں فلاں غیر مقلد نے ہمیں تحریری طور پر ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا ہے، ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ صرف زبانی چیلنج پر اکتفاء نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل باطل آپ کے ساتھ مناظرہ طے کر کے خود پولیس انتظامیہ کے پاس پہلے پہنچ جائیں گے اور آپ کو فرقہ واریت کا مجرم اور قصوروار بنانے کی کوشش کریں گے مگر جب ان کی طرف سے مناظرہ کے چیلنج کی تحریر آپ کے پاس ہوگی تو وہ آپ کو قصوروار نہ ٹھہرا سکیں گے۔

7: موضوع مناظرہ اور شرائط مناظرہ اپنے مناظرین علماء کے مشورہ کے بغیر ہرگز طے نہ کریں۔ بلکہ مناظرین علماء کے ساتھ رابطہ کریں اور وہ جیسے کہیں اس کے مطابق موضوع اور شرائط طے کریں اور اگر رابطہ نہ ہو سکے تو اپنی تحریر پر یوں لکھ دیں کہ موضوع مناظرہ کی تفصیل اور شرائط مناظرہ خود مناظرین طے کریں گے۔

8: ہمیشہ مناظرہ میں ایک فریق مدعی ہوتا ہے دوسرا مجیب۔ مدعی اپنے دعویٰ پر دلائل پیش کرتا ہے، مجیب ان دلائل کا جواب دیتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ مناظرہ کے نصف وقت میں ایک فریق مدعی ہو اور دوسرا فریق مجیب ہو اور یہ طے ہو جائے کہ مدعی مثلاً تین دلیلیں اس ترتیب سے پیش کرے گا کہ وہ پہلے ایک دلیل پیش کرے اس کیلئے پانچ منٹ ہوں گے۔ کیونکہ دلیل دینے کیلئے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہوتی اور مجیب کے لئے دس منٹ ہوں۔ کہ جواب دینے کے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

http://ahnafmedia.com

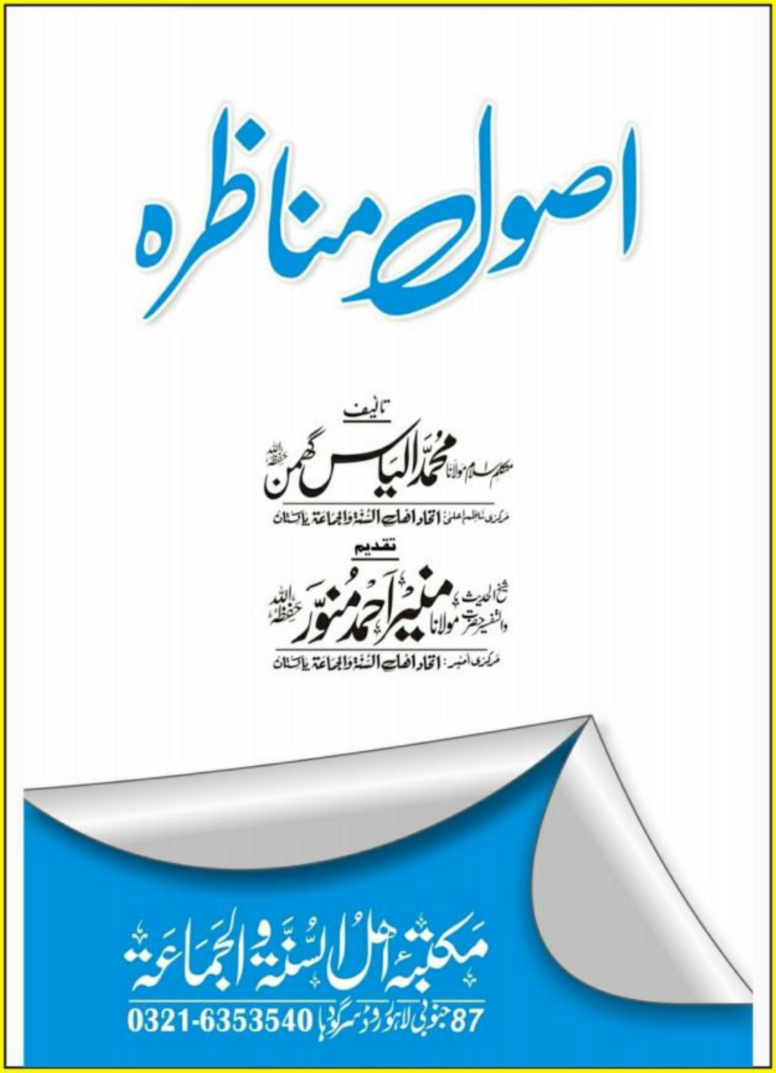

اصول مناظرہ

تالیف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

تقدیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ

مرکزی امیر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 0321-6353540

FAZL E KHUDAWANDI | Page | 232

(Mufti Umair Qasmi deobandi)

AWAM KA AMAL DALEEL NAHIE BANTA

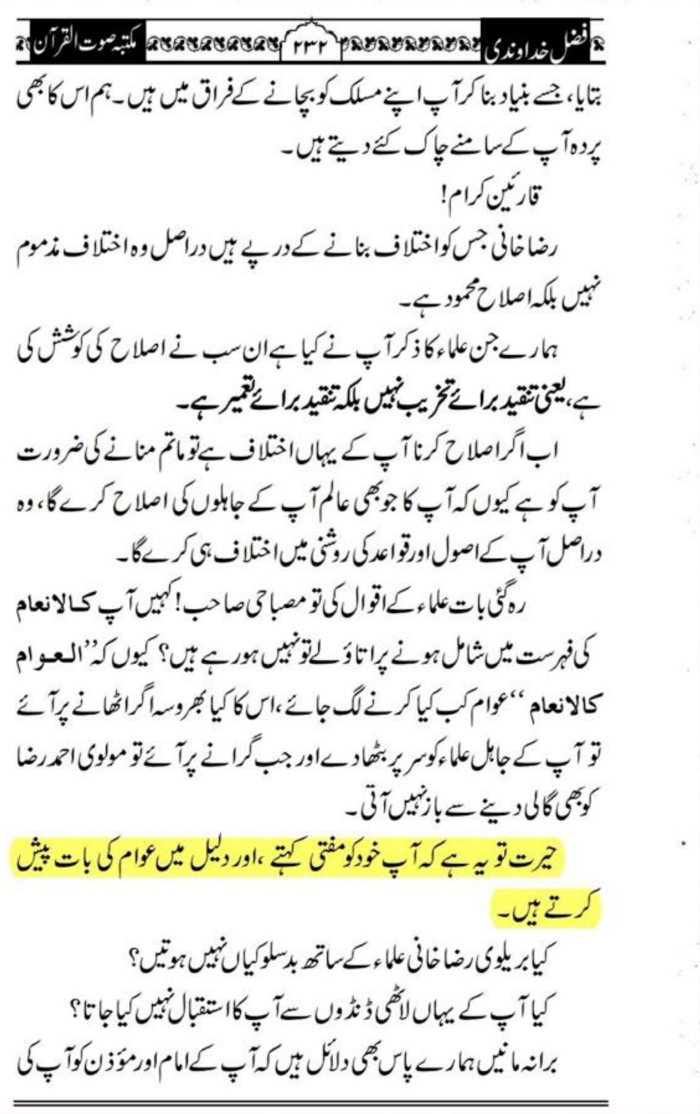

بتایا، جسے بنیاد بنا کر آپ اپنے مسلک کو بچانے کے فراق میں ہیں۔ ہم اس کا بھی پردہ آپ کے سامنے چاک کئے دیتے ہیں۔

قارئین کرام!

رضاخانی جس کو اختلاف بنانے کے درپے ہیں دراصل وہ اختلاف مذموم نہیں بلکہ اصلاح محمود ہے۔

ہمارے جن علماء کا ذکر آپ نے کیا ہے ان سب نے اصلاح کی کوشش کی ہے، **یعنی تنقید برائے تخریب نہیں بلکہ تنقید برائے تعمیر ہے۔**

اب اگر اصلاح کرنا آپ کے یہاں اختلاف ہے تو ماتم منانے کی ضرورت آپ کو ہے کیوں کہ آپ کا جو بھی عالم آپ کے جاہلوں کی اصلاح کرے گا، وہ دراصل آپ کے اصول اور قواعد کی روشنی میں اختلاف ہی کرے گا۔

رہ گئی بات علماء کے اقوال کی تو مصباحی صاحب! کہیں آپ **کالانعام** کی فہرست میں شامل ہونے پر اتاؤلے تو نہیں ہو رہے ہیں؟ کیوں کہ ''**العوام کالانعام**'' عوام کب کیا کرنے لگ جائے، اس کا کیا بھروسہ اگر اٹھانے پر آئے تو آپ کے جاہل علماء کو سر پر بٹھادے اور جب گرانے پر آئے تو مولوی احمد رضا کو بھی گالی دینے سے باز نہیں آتی۔

حیرت تو یہ ہے کہ آپ خود کو مفتی کہتے، اور دلیل میں عوام کی بات پیش کرتے ہیں۔

کیا بریلوی رضاخانی علماء کے ساتھ بدسلوکیاں نہیں ہوتیں؟

کیا آپ کے یہاں لاٹھی ڈنڈوں سے آپ کا استقبال نہیں کیا جاتا؟

برا نہ مانیں ہمارے پاس بھی دلائل ہیں کہ آپ کے امام اور مؤذن کو آپ کی

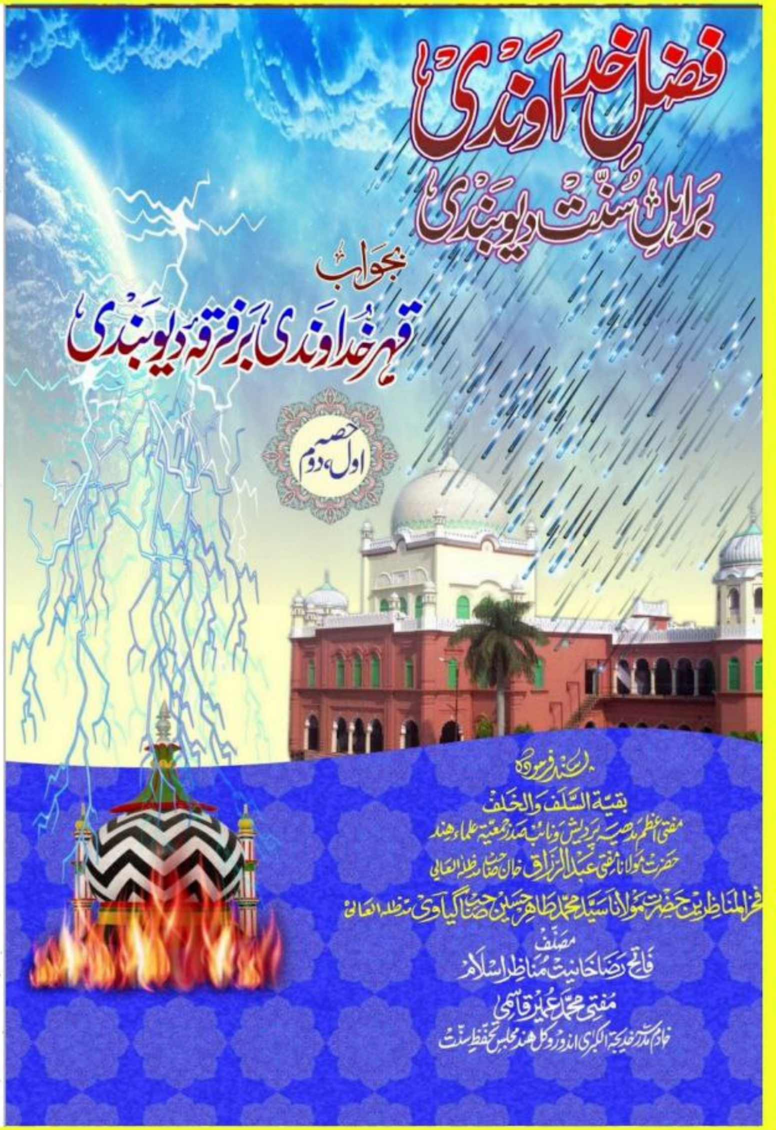
فضلِ خداوندی
بر اہلِ سنت دیوبندی
بجواب
قہرِ خداوندی بر فرقہ دیوبندی
حصہ اول، دوم
بسند فرمودہ
بقیۃ السلف والخلف
مفتی اعظم مدھیہ پردیش و نائب صدر جمعیۃ علماء ہند
حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق خان صاحب مدظلہ العالی
فخر المناظرین حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی مدظلہ العالی
مصنف
فاتح رضاخانیت مناظر اسلام
مفتی محمد عمیر قاسمی
خادم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ اندور و کل ھند مجلس تحفظ سنت

AHTESAB E QADIYANIYAT | PG | 253

(Murtaza Hasan darbhangi deobandi)

JO KAFIR OR MURTAD KO KAFIR OR MURTAD NA KAHE WO BHI KAFIR HAI

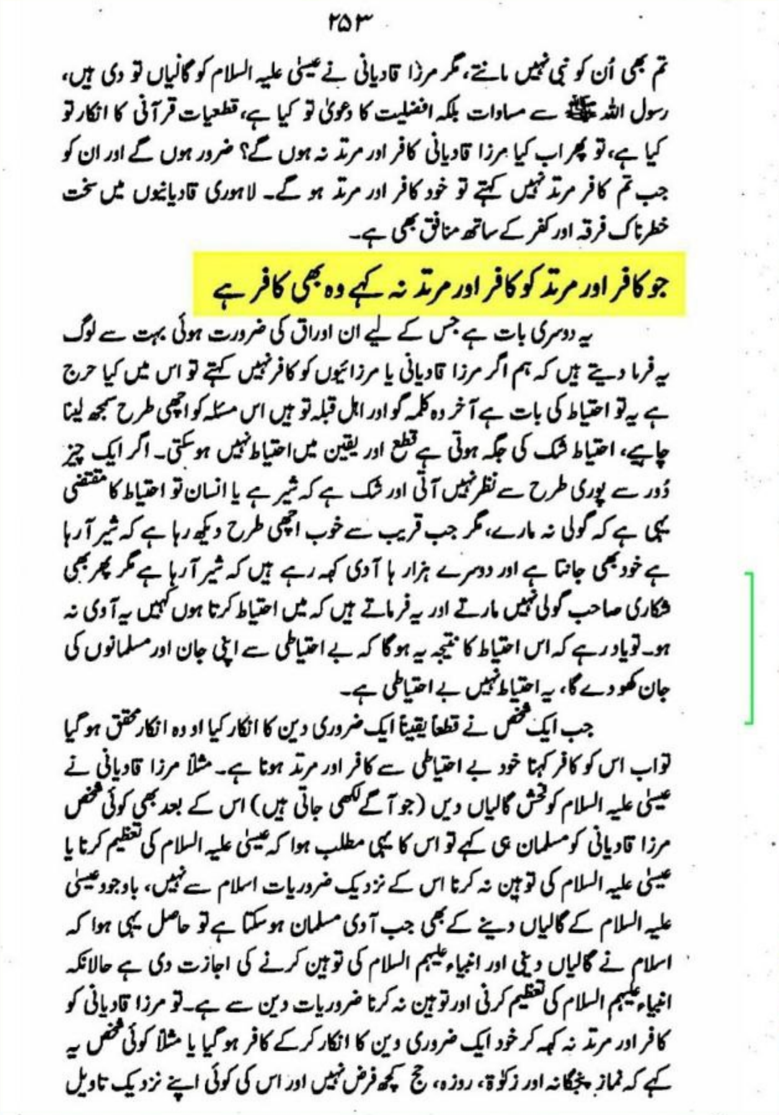

۲۵۳

تم بھی اُن کو نبی نہیں مانتے، مگر مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں تو دی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعویٰ تو کیا ہے، قطعیات قرآنی کا انکار تو کیا ہے، تو پھر اب کیا مرزا قادیانی کافر اور مرتد نہ ہوں گے؟ ضرور ہوں گے اور ان کو جب تم کافر مرتد نہیں کہتے تو خود کافر اور مرتد ہو گے۔ لاہوری قادیانیوں میں سخت خطرناک فرقہ اور کفر کے ساتھ منافق بھی ہے۔

جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے

یہ دوسری بات ہے جس کے لیے ان اوراق کی ضرورت ہوئی بہت سے لوگ یہ فرما دیتے ہیں کہ ہم اگر مرزا قادیانی یا مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے تو اس میں کیا حرج ہے یہ تو احتیاط کی بات ہے آخر وہ کلمہ گو اور اہل قبلہ تو ہیں اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، احتیاط شک کی جگہ ہوتی ہے قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دُور سے پوری طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے یا انسان تو احتیاط کا مقتضی یہی ہے کہ گولی نہ مارے، مگر جب قریب سے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آ رہا ہے خود بھی جانتا ہے اور دوسرے ہزار ہا آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آ رہا ہے مگر پھر بھی شکاری صاحب گولی نہیں مارتے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہیں یہ آدمی نہ ہو۔ تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بے احتیاطی سے اپنی جان اور مسلمانوں کی جان کھو دے گا، یہ احتیاط نہیں بے احتیاطی ہے۔

جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا او وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اس کو کافر کہنا خود بے احتیاطی سے کافر اور مرتد ہونا ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو فحش گالیاں دیں (جو آگے لکھی جاتی ہیں) اس کے بعد بھی کوئی شخص مرزا قادیانی کو مسلمان ہی کہے تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہ کرنا اس کے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں، باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے گالیاں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہی ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینی اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی اجازت دی ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔ تو مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد نہ کہہ کر خود ایک ضروری دین کا انکار کر کے کافر ہو گیا یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ، روزہ، حج کچھ فرض نہیں اور اس کی کوئی اپنے نزدیک تاویل

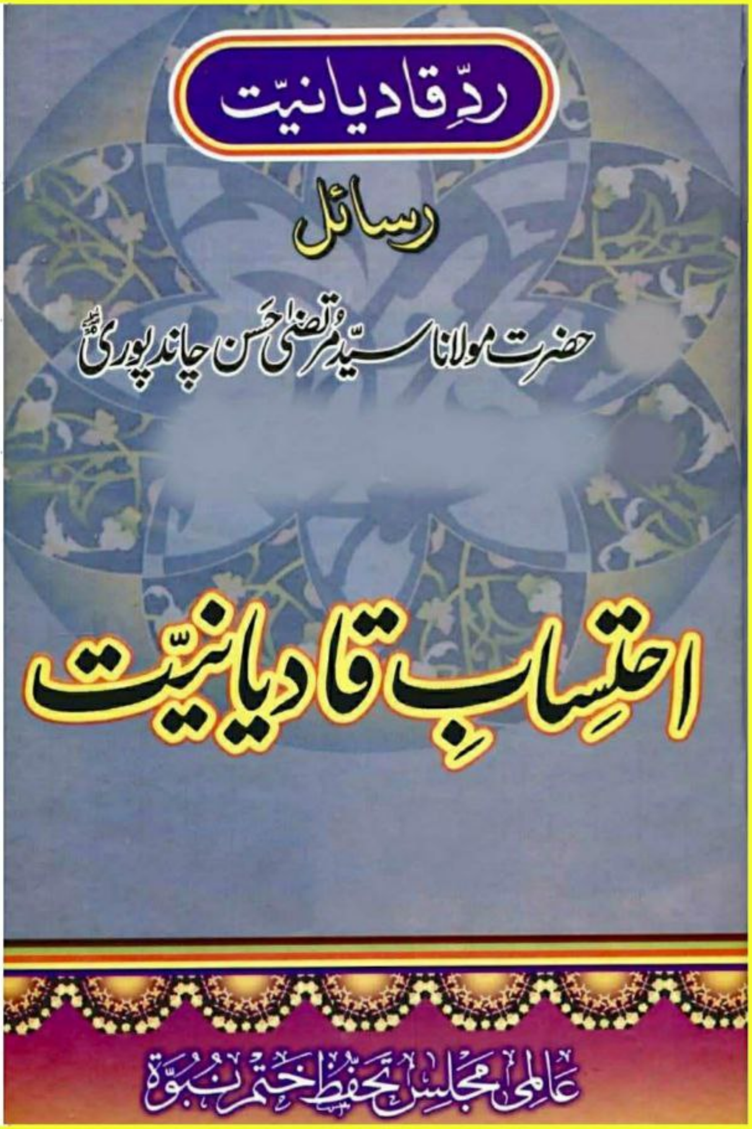

MASLAK DEOBAND KISI FIRKE KA NAME NAHIE ITTEBA SUNNAT KA NAME HAI | PAGE | 39

Jo Akabir deoband ke nakshe kadam Par na chale wo maslake deoband se hata huwa hai__by [Mufti rafi usmani]

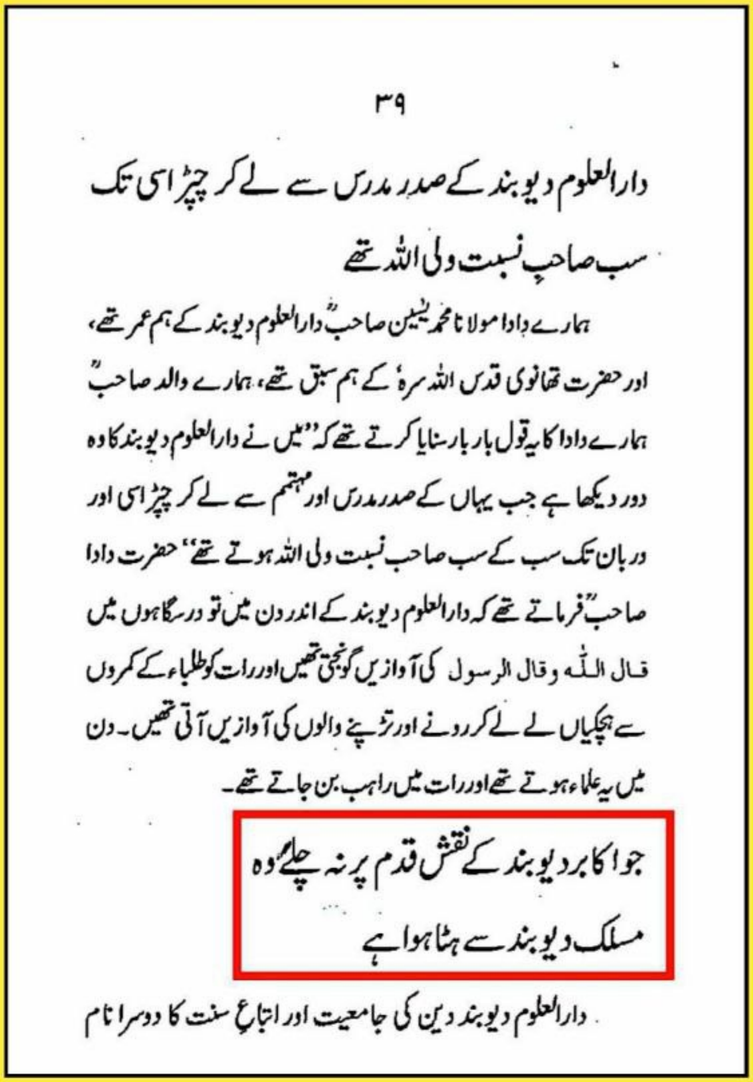

دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس سے لے کر چپڑاسی تک سب صاحبِ نسبت ولی اللہ تھے

ہمارے دادا مولانا محمد یٰسین صاحبؒ دارالعلوم دیوبند کے ہم عمر تھے، اور حضرت تھانوی قدس اللہ سرہٗ کے ہم سبق تھے، ہمارے والد صاحبؒ ہمارے دادا کا یہ قول بار بار سنایا کرتے تھے کہ ”میں نے دارالعلوم دیوبند کا وہ دور دیکھا ہے جب یہاں کے صدر مدرس اور مہتمم سے لے کر چپڑاسی اور دربان تک سب کے سب صاحب نسبت ولی اللہ ہوتے تھے“ حضرت دادا صاحبؒ فرماتے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کے اندر دن میں تو درسگاہوں میں قال اللّٰہ وقال الرسول کی آوازیں گونجتی تھیں اور رات کو طلباء کے کمروں سے ہچکیاں لے لے کر رونے اور تڑپنے والوں کی آوازیں آتی تھیں۔ دن میں یہ علماء ہوتے تھے اور رات میں راہب بن جاتے تھے۔

جو اکابر دیوبند کے نقش قدم پر نہ چلے وہ مسلک دیوبند سے ہٹا ہوا ہے

دارالعلوم دیوبند دین کی جامعیت اور اتباع سنت کا دوسرا نام

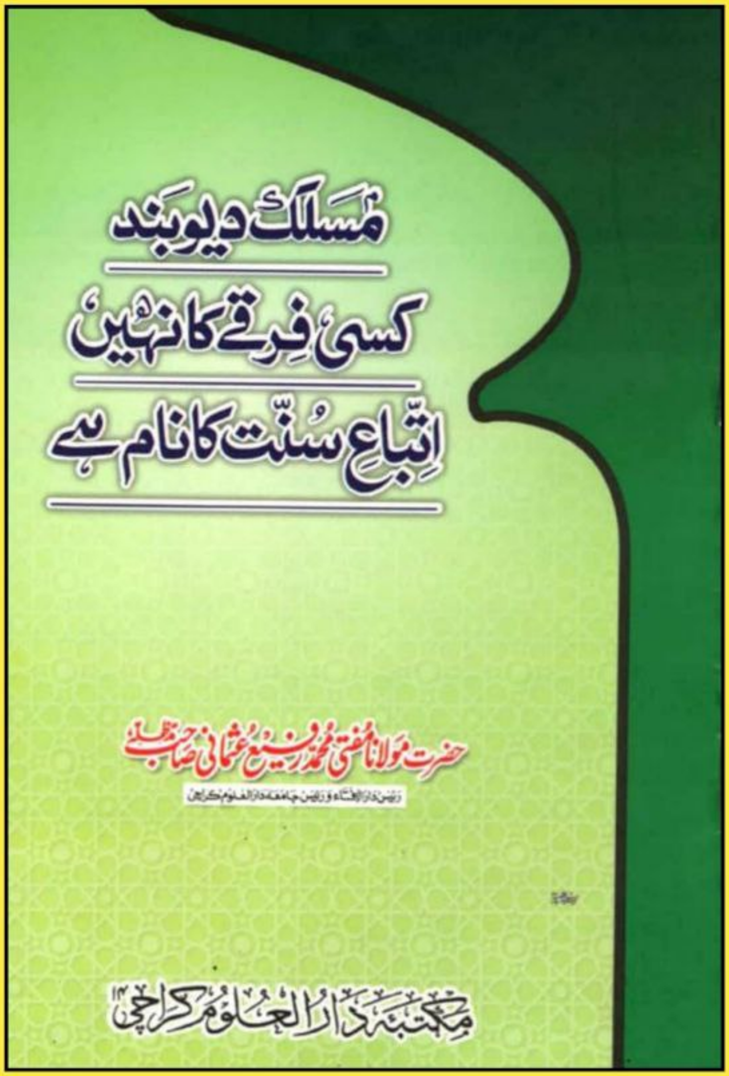

مسلک دیوبند
کسی فرقے کا نہیں
اتباعِ سنت کا نام ہے
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم
رئیس دارالافتاء و رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ دارالعلوم کراچی